U359. P 129-1-10

Title – ISLAM KI DASWEIN KITAB AL MALQAB~~B~~A TAREEKH LUBB-E-~~LABAAB~~ LABAAB.

Creator – Maulvi Raheem Bakhsh Sb.

Publisher – Dar Matba Rifa Aam (Lahore).

Date – 1329 H.

Pages – 272.

Subjects –

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

الحمد للہ والمنۃ کہ مسلمان بچوں کیلئے سلسلہ کتب اسلام سے

اسلام کی دسویں (۱۰) کتاب

الملقب بہ

تاریخ لب لباب

مصنفہ مولوی رحیم بخش صاحب مرحوم مولف سلسلہ کتب اسلام

سنہ ۱۳۲۹ھ

در مطبع رفاہ عام واقع لاہور مطبوع گردید

فہرست مضامین اسلام کی دسویں کتاب

تمت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الخالق الباریٔ المصور + العزیز الجبار المتکبر + کسر ظہور الاکاسرۃ عزہ وعلاؤہ وقصم ابدی القیاصرۃ + عظمت وکبریاؤہ + یحیی ویمیت وھو بکل شیٔ قدیر + ھو الاوّل والاخر وھو السمیع البصیر والسّلام علی الانبیاء والمرسلین + وعلی اتباعہم اوّلین والاخرین + خصوصًا علی سیّدنا ومولنا سیّد المرسلین محمّد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وجمیع المؤمنین والمسلمین

اما بعد چونکہ مسلمان بچّوں کے سلسلہ تعلیم اسلام مؤلفہ اس خاکسار رحیم بخش عفی عنہ میں تمام مسائل عقاید و اصول و فروع و اعمال مجملاً اسلام کی نو کتابوں میں بیان ہو چکے ہیں اور کتب مذکورہ واقفیت اسلام کے لیے کافی و افی ہیں اور اس ضروری فرض کے بعد اب انکو اسلامی تاریخ سے واقف ہونا بھی ضروری ہے پس اس لیے اسلام کی دسوٰیں کتاب میں تاریخی مضمون کا بیان کرنا مناسب ہے گو اس مضمون کی صدہا کتب متقدمین و متاخرین کی عالم دنیا میں موجود ہیں مگر ان میں سے کوئی ایسی نہیں جو ابتدا خلق اور آدم علیہ السلام کے زمانہ سے لیکر سنہ ۱۳۰۹ ہجری تک لکھی گئی ہو اور ساتھ اس کے اس میں اس بات کا بھی التزام ہو کہ جامع ہو اور مختصر اور صرف مضامین ضروری اور محتاج الیہ و غیر زاید پر مشتمل ہو اس کتاب میں انشاء اللہ تعالیٰ بفضلہ و کرمہ ان باتوں کی ضرور رعایت ہوگی۔ اور منصف بیا لہ میں نظر آئیگا یہ بات گو مسلم ہے کہ مجمل کتاب میں مفصل کتاب کا بعینہ یا بتفصیل مضمون نہیں آسکتا مگر یہ بھی اتفاقی مسئلہ ہے کہ مفصل کے پڑھنے اور دیکھنے سے اکثر لوگوں کی طبیعتیں رکتی ہیں۔ اور طلب الکل فوت الکل کا مضمون ہو جاتا ہے یہ جو اوپر کہا ہے کہ تاریخی مضمون کی اہل اسلام کو واقفی ضروری ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ قرآن شریف کا بہت سا حصہ تاریخی مضمون میں ہے اور بہت سی طرف مخاطبین کو غور اور تدبر کرنے کا ارشاد اور حکم دیا گیا۔ دنیا کی اشیا ارض و سماء و غیرہ اور اجناس کا قرآن میں ذکر ہے خصوصًا انسان کے اقسام انبیاء و

وصلحا وکفار وبدکاروں کا تو قرآن میں بہت ہی ذکر ہے انبیا، صالحین کا انجام خیر وبرکت و فلاح کے ساتھ مذکور ہے اور کفار اور بدکار کا بدنتیجہ و بدانجام ہلاکت کے ساتھ بیاں ہے اللہ تعالی کا اس بیان سے مقصود یہ ہے کہ آنے والی قومیں اور لوگ اپنے نیک انجام کا فکر کریں اور صلحا کے گروہ میں داخل ہو کر جنت میں جو عظمی مراد و غایت انسان ہے حاصل کریں اور کفار اور اعداء اللہ میں داخل ہو کر دوزخ کا ایندھن نہ بنیں اور ابدی شقاوت اور غضب الٰہی سے بچیں۔ اللہ تعالی فرماتا ہے اَفَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَتَکُوْنَ لَهُمْ قُلُوْبٌ یَّعْقِلُوْنَ بِهَآ اَوْ اٰذَانٌ یَّسْمَعُوْنَ بِهَا فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِیْ فِی الصُّدُوْرِ۔ آیا یہ لوگ زمین میں پھر کر ماضی امتوں کے حالات نہیں دیکھتے تو کہ ان کے لیے دل سمجھنے والے اور کان سننے والے پیدا ہوں کیونکہ یہ دل کے اندھے ہیں جو سینوں میں ہیں۔ ایک دوسری آیت شریف میں ہے قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِکُمْ سُنَنٌ فَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا کَیْفَ کَانَ عَاقِبَةُ الْمُکَذِّبِیْنَ تحقیق گذر گئی ہیں پہلے تمسے کئی امتیں پس سیر کرو زمین میں۔ پس دیکھو کیسا ہوا بدانجام جھٹلانے والوں کا اور ایک اور آیت شریف میں فرمایا تِلْکَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِیْنَ لَا یُرِیْدُوْنَ عُلُوًّا فِی الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ ہم قیامت کا گھر یعنے جنت اُن لوگوں کے لیے بناتے ہیں جو زمین میں تکبر اور علو اور فساد کا ارادہ نہیں کرتے اور نیک انجام متقیوں کے لیے ہیں۔ علیٰ ہذا القیاس قرآن شریف میں ایسے مضامین بہت ہیں۔ اور بار بار انبیا، آدم علیہ السلام و نوح علیہ السلام و ابراہیم علیہ السلام و موسی علیہ السلام و عیسی علیہ السلام و آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم و کفار قوم نوح و ثمود و فرعون و کفار قریش وغیرہ کے ذکر سے بھرا ہوا ہے یہ سب اس لیے ہے کہ آنے والی قومیں انبیا کا طریقہ اور پیروی اختیار کریں اور کفار اور فجار و بدکاروں کا رستہ نہ پکڑیں حدیث شریف میں ہے عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نزل القران علی خمسة اوجه حلال وحرام ومحکم ومتشابه وامثال فاحلوا الحلال وحرموا الحرام واعملوا بالمحکم وآمنوا بالمتشابه واعتبروا بالامثال حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے قرآن شریف پانچ مضمون میں اترا ہے حلال حرام محکم متشابہ امثال پس جس چیز کو قرآن حلال بتائے اسکو حلال جانو اور جس چیز کو حرام بتائے اسکو حرام جانو محکم آیت پر عمل کرو۔ محکم اُس آیت کو کہتے ہیں جسکے معنے اور کیفیت بخوبی معلوم ہوں جیسے صوم و صلوٰۃ کی آیات اور متشابہ وہ ہیں جنکے معنے یا کیفیت معلوم نہ ہو جیسے بعض سورہ کے فواتح الم وغیرہ یا آیات صفات باری۔ جیسے الرحمن علی العرش استوی انکی حقیقت اور کنہ بجز خدا تعالی کسیکو معلوم نہیں اور جو قرآن شریف میں امثال و قصص انبیاء و اقوام ماضیہ مندرج ہیں یا جزا و سزا کا ذکر ہے اس سے پند و نصیحت پکڑو۔ پس علم تاریخ کی نہایت

اور نتیجہ یہ ہے کہ اس سے فوائد آخرت اور دور اندیشی اور حق شناسی اور نجات کی تلاش اور ترک لہو و لعب دنیا اور بے ثباتی دنیا و اشیاء دنیا کا علم حاصل ہو اور پھر اس نتیجہ سے ایک اور نتیجہ پیدا ہوتا ہے کہ اس سے تجربہ کاری اور واقفی اور اصلی ذہانت اور فطانت اور متانت میں ترقی ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ میں نے اس کتاب کو اس مضمون میں لکھا۔ اب میں اپنے رب غفور الرحیم سے دعا کرتا ہوں کہ میری اس سعی کو قبول فرمائے۔ اور اپنے بھائیوں سے التجا ہے کہ اگر میرے سے کوئی خطا ہو جائے تو اس سے درگذر فرماویں اور میرے لیے دعا خیر فرماویں۔ و باللہ التوفیق و هو خیر الرفیق۔

جب اللہ تعالی نے چاہا کہ اپنی قدرت کا اظہار فرماوے تو عالم دنیا کو ایجاد کیا اور سب چیزوں سے پہلے پانی[۱] کو پھر ہوا کو پھر عرش و کرسی کو پھر لوح و قلم کو پیدا کیا اور قلم کو حکم کیا کہ جو کچھ ہے اور جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے سب لکھ دے پس قلم نے سب کچھ لکھ دیا اس تحریر کا نام تقدیر ہے پھر تقدیر کے بعد پچاس ہزار برس گذرے تو سبع ایام کو بنایا پہلے اتوار کو بنایا اور اس میں آسمان و ملائکہ وغیرہ کو پیدا کیا پھر پیر کو بنایا اور اس میں زمین کو بنایا پھر منگل کو بنایا اور اس میں پہاڑوں کو بنایا۔ پھر بدھ کو اس میں دریاؤں اور درختوں کو پیدا کیا پھر جمعرات کو بنایا اور اس میں تمام جانوروں اور درندوں کو اور حشرات الارض کو پیدا کیا۔ پھر جمعہ کے دن کو شرف دن بنایا اور اس میں اجناس کو پیدا کر دیا حضرت علی سے مروی ہے کہ اللہ تعالی نے زمین پر پہلے جنوں کو آباد کیا اور ان کے پینتیس قبیلے تھے مختلف کام کرتے تھے اور اللہ تعالی کی عبادت بھی کرتے تھے پانسو برس کے بعد انہوں نے اپنے میں ایک شملال بن ارش نامی کو بادشاہ بنا لیا پھر جب ان میں تفرقہ ہو گیا تو انہوں نے چار بادشاہ اور بھی مقرر کر لیے۔ عرصہ دراز تک اسی طرح رہے پھر جب اللہ تعالی کی زیادہ نافرمانی اور معصیت کرنے لگے اور آپس میں خونریزی اور طرح طرح کے فساد ڈالنے لگے تو اللہ تعالی نے ابلیس کو جو ملائکہ میں رہتا تھا اور مقرب تھا ملائکہ کی مدد کے ساتھ بھیجا اس نے انکو مار کر نکال دیا وہ جزیروں میں چلے گئے اور زمین کا بادشاہ ابلیس ہو گیا اور اللہ تعالی کی نہایت خوبی سے طاعت اور عبادت کرتا رہا۔ اور اس وقت اسکا نام حارث تھا اور اس کی کنیت ابو مرہ تھی۔

---

[۱] ابن عباس وغیرہ سے مروی ہے کہ پانی اللہ تعالی کی ایک بڑی مخلوق ہے اور چاروں طرف زمین کی آبادی کے پانی ہے اور عرش کے نیچے بھی پانی ہے اور آسمانوں میں دریا ہیں جیسے نوح کے قصہ کی آیات سے معلوم ہوتا ہے اور نوح کا طوفان اسکا ایک نمونہ اور ثبوت ہے [۲] اسکا یہ ثابت ہے کہ ہوا کے کئی مقام ہیں عرش کے نیچے ساتوں زمین کے نیچے اور دوسری زمین میں اور پہلی زمین پر جہاں ہم بستے ہیں۔ اور جنت میں جب اللہ تعالی نے قوم عاد پر عذاب نازل کیا تو ثانی زمین سے ہوا کو ایک انگشتری کی قدر کھول دیا اس تھوڑی سی ہوا نے قوم مذکور کو تہ و بالا کر کے مار دیا۔ دور نہ جایئے ہوا کا نمونہ دیکھئے کہ بعض وقت ایسی سخت آندھی آتی ہے کہ بڑے بڑے درختوں کو توڑ دیتی ہے اور بعض بڑی بڑی چیزوں کو اٹھا کر کے پھینک دیتی ہے [۳] اسکا ابن عباس سے مروی ہے کہ اللہ تعالی نے قلم کو نور سے پیدا کیا اور اسکا عرض اور طول پانسو برس کی مسافت ہے۔

آسمانوں میں اسکی بلا حجاب آمد و رفت تھی پس اللہ تعالیٰ نے اُس کی آزمائش کی کہ آدم علیہ السلام کو پیدا کیا
اور ملائکہ اور ابلیس کو حکم کیا کہ آدم کو سجدہ کریں ملائکہ نے تو بصد خوشی آدم علیہ السلام کو سجدہ کیا اور اپنے
خدا کو راضی کیا مگر ابلیس کے دل میں تکبر و حسد آگیا اور سجدہ سے انکار کیا اور ناحق قیل و قال کی پس اللہ تعالیٰ
اسپر غضبناک ہوا اور اُسکو حکومت زمین اور شرف مرتبہ سابقہ سے محروم و بدنصیب کر دیا اور قیامت تک اُسکو
ملعون بنا دیا اور اپنی درگاہ سے رد اور ذلیل کر کے ساتوں زمین کے نیچے ایک پانی پر پھینکدیا اور
وہیں اُسکی سکونت ہوگئی اور وہیں سے اپنے لشکر شیطون گردوں کو خلق بہکانے کو ہر جگہ بھیجتا ہے جو کوئی
شیطون گردہ بڑا گناہ کراتا ہے اُسکو زیادہ عزت دیتا ہے بعض مورخین نے لکھا ہے کہ آدم علیہ السلام سے
پہلے کئی آدم اور بھی ہو چکے ہیں اور ایک سو بیس[۲] اشخاص کے قریب اور بھی ہو چکی ہیں بعض نے ابن عربی کا اسکا کشف
بیان کیا ہے کہ انہوں نے کشفی حجر میں بعض آدمیوں کو دیکھا اور پوچھا کہ تم کون ہو اُن میں سے ایک
نے کہا میں تیرے اجداد سے ہوں۔ ابن عربی نے کہا وہ کب مرے ہیں کہا انکی مدت کو چالیس ہزار برس
گذرے ہیں ابن عربی نے کہا آدم علیہ السلام کو تو اتنے برس نہیں ہوئے اُس نے کہا کس آدم کو پوچھتے
ہو قریب کو یا بعید کو اور کہتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ بہت آدم اور بہت سی امتیں گذر چکی ہیں۔ اور
ایک حدیث بھی نقل کرتے ہیں جس میں یہ ذکر ہے کہ آدم علیہ السلام سے پہلے ایک لاکھ آدم ہو چکے
ہیں مگر مورخین کے یہ سب اقوال بے سند ہیں۔ ابن عربی کا اسکا کشف بھی کچھ حجت نہیں اور حدیث
مذکورہ بھی موضوع ہے بعض مورخین نے بعض روایات سے تمام عمر دنیا کا حساب لگایا ہے کوئی کہتا
ہے نو ہزار برس[۹۰۰۰] کا عرصہ ہے اور کوئی تیس ہزار برس کا کہتا ہے اور کوئی اٹھتیس ہزار برس اور کوئی ستر
ہزار برس اور کوئی اس سے بھی زیادہ عمر کا قائل ہے لیکن ان اقوال پر بھی کوئی کافی شافی دلیل نہیں اور
یہ اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے کہ عالم دنیا کب سے ہے اور کب تک رہیگا سو اس کے یہ ٹھیک ٹھیک کسی
کو معلوم نہیں کہ کب سے ہے اور کب تک رہیگی البتہ دلیل حدیث سے اتنا تو ثابت ہے کہ تقدیر خلق آدم
علیہ السلام سے پہلے پچاس ہزار برس ہو چکی ہے البتہ آدم علیہ السلام سے آگے سلسلہ وار تاریخ بالکل
تو نہیں مگر ہاں کسی قدر ثابت ہوتی ہے مبدا تاریخ ہر قوم کا علیحدہ ہے کسی کا آدم علیہ السلام سے شروع
ہوتا ہے اور کسی کا نوح علیہ السلام سے اور کسی کا سکندر وغیرہ سے لیکن اس ملک میں یعنی ہندوستان
میں جن تاریخوں کا رواج ہے یہ ہیں تاریخ ہجری یہ تاریخ قمری حساب سے ہے یہ اہل اسلام کی تاریخ
ہے یعنی جب سے آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم مکہ سے مدینہ شریف کی طرف ہجرت کر کے تشریف
لیگئے اسوقت سے یہ تاریخ ہجری شروع ہوئی تاریخ انگریزی اس تاریخ کا ابتدا حضرت عیسیٰ علیہ السلام

کی ولادت سے ہے یہہ تاریخ پہلے قمری حساب سے تھی پہر شمسی حساب سے مروج ہو گئی تاریخ ہندی جسکو سمت
کہتے ہیں یہ تاریخ بکرماجیت کے زمانہ سے شروع ہوئی اور یہہ بھی شمسی حساب پر چلتی ہے یہہ شخص ہندکا
ایک بڑا بادشاہ اور راجہ دہلی ہوا ہے اُسکا ذکر اپنے موقعہ پر آئیگا شمس کی حرکت کو جو فلک البروج
میں ایک خاص نقطہ سے شمال سے جنوب کو چلکر پہر اسی نقطہ پر آتا ہے اسکو سنہ کہتے ہیں اور یہہ شمسی
سال کہلاتا ہے اور اس شمس کی اتنی حرکت میں چاروں موسم ربیع صیف خریف شتا پورے ہو جاتے ہیں
اور یہہ دورہ شمس کا تین سو پینسٹھ اور ایک پہر یعنے چوتھے حصہ دن میں پورا ہوتا ہے اور چاند اتنے عرصہ میں
بارہ دورے کامل کرتا ہے اور کچھ نصف دورہ کے قریب اور بھی کر جاتا ہے لیکن قمری حساب والے
لوگ اس کسر کو جو قریباً گیارہ دن کی ہے اُس کو سال میں حساب نہیں کرتے۔ بلکہ کامل بارہ دوروں کو
اصطلاحاً سال کہتے ہیں پس اس لیے سال قمری سال شمسی سے اسقدر چھوٹا ہے جو سال میں دس
دن کا فرق جا پڑتا ہے شمسی سال دس دن زیادہ ہوتا ہے اور قمری دس دن کم اور شمس کی روزمرہ
کی حرکت کو جو (ایک خاص نقطہ مشرق سے چلکر آٹھ پہر میں پہر غربی جانب سے اسی نقطہ پر آتا ہے) دن
و رات کہتے ہیں اور جبتک غائب رہے اُسکو رات کہتے ہیں۔

ذکر بابرکت حضرت آدم علیہ السلام

اللہ تعالیٰ نے جب امت انسان کو پیدا کرنا چاہا پہلے اُنکے باپ آدم علیہ السلام کو بلا ماں باپ اور بلا
نظیر و مثال آب و گل سے پیدا کیا۔ یعنے روئے زمین کی مٹی اور پانی اور انکی خاصیتوں کے مجموعہ سے
سے انکو بنایا کچھ عرصہ اس مجموعہ اور خمیر میں رہے پہر ان میں روح پہونکی گئی اور اعراض وجود عنایت
کرکے کل مخلوق سے مشرف و بزرگ کیا یہانتک کہ ملائکہ کو بھی حکم کیا کہ آدم علیہ السلام کو سجدہ تعظیم کریں
انہوں نے انکو سجدہ کرکے خدا تعالیٰ کو راضی کیا۔ ابلیس نے انکو سجدہ کرنے سے انکار کیا اللہ تعالیٰ اسپر بہا
ناراض ہوا کہ اُسکو قیامت تک مغضوب اور ملعون کر دیا اور اکرام آدم علیہ السلام کا یہہ کیا کہ اُنکو جنت میں بسایا
ایک مدت تک رہے اور سیر کیے مگر پہر حسب آیت شریف اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ کَبَدٍ امتحان میں ڈالے گئے
تو انکو بروقت دخول جنت کے حکم ہوا تہا کہ فلاں درخت کا پہل نہ کہانا۔ اور سوا اسکے جو کچھ اس میں سے
چاہو کہاؤ اور عیش بہار کرو شیطان دشمن نے انکو دہوکے اور فریب سے اس درخت کا پہل کہلا دیا
اور اُن سے خدا کی نافرمانی کرا دی اور شیطان کے زیادہ تر فریب میں مائی حوا صاحبہ پہنسیں اسواسطے
عورتیں گناہ میں زیادہ واقع ہوتی ہیں پس اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام اور حوا کو اس گناہ کے غصے

ہیں جنت سے جمعہ کے دن عصر کے وقت زمین پر جزیرہ سراندیپ میں جسکو لنکا کہتے ہیں اور کوہ راون بھی کہتے ہیں اتار دیا اس مصیبت میں ایسے سخت حیران و پریشان ہوئے آپ کہیں اور بیوی کہیں دو سو برس اسی غم میں روتے رہے اور اتنے عرصہ تک خدا سے حیا کے مارے آسمان کی طرف نظر نہ کی ان برسوں کے رونے سے اللہ تعالی کو انپر رحم آیا۔ اور الطاف رحمت سے انکو کلمات استغفار الہام فرمائے۔ وہ کلمات یہہ ہیں رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ اور توبہ قبول فرمائی اور فرمایا دنیا میں کچھہ روز رہو سو اگر اللہ کی اطاعت و عبادت کروگے تو تم کو پھر اللہ تعالی قیامت کے دن جنت میں داخل کرے گا۔ اور اگر نافرمانی کروگے تو جہنم میں ڈالے جاؤگے۔ پس توبہ کے بعد فی الجملہ آپ کو آرام ملا۔ اور میاں بیوی اکٹھے ہوئے۔ اور کھیتی باڑی سے گذران کرنے لگے اور موضع مذکور انکی بود و باش کی جگہہ ہوئی اس جگہہ سے جاکر بیت اللہ شریف کا کئی دفعہ حج کیا اس لیے ہند کو یہہ فخر ہے کہ ملک ہند سب ملکوں سے افضل اور اول ہے اور انسان کا اصل دار السلطنت یہی ہے اور یہیں سے تمام دنیا پھیلی اور آباد ہوئی اور یہیں سے آپکی اولاد شروع ہوئی۔ آپکے بیٹے قابیل اور ہابیل میں لڑائی ہوگئی قابیل نے ہابیل کو ظلما مار دیا جب آدم علیہ السلام کی عمر دو سو برس کی ہوئی تو آپکے بیٹے شیث علیہ السلام پیدا ہوئے یہہ آپکے بیٹے نہایت صالح تھے اور نبی اور ولی عہد بھی تھے تمام انسانوں کی نسب انہیں سے جاکر ملتی ہے عربی زبان کے موجد بھی یہی ہیں۔ لباس جوتی ٹوپی پہلے انہوں ہی نے پہنا ہے اور داڑھی کے بال پہلے انکو آئے ہیں اور انپر پچاس صحیفے نازل ہوئے جب آدم علیہ السلام کی عمر آٹھہ سو پینتیس برس کی ہوئی تو شیث علیہ السلام کا بیٹا انوش پیدا ہوا۔ اور چھہ سو باون برس کی عمر کے ہوئے تو شیث کا بیٹا قینان پیدا ہوا۔ اور سات سو ترانویں برس کے ہوئے تو شیث علیہ السلام کا بیٹا مہلائیل پیدا ہوا آدم علیہ السلام کی کل عمر مع چالیس[1] برس کے جو جنت میں رہے قمری ماہ کے حساب سے ایک ہزار برس ہوئی۔ آپکا رنگ گندم گون اور قد ساٹھہ گز کا تھا جب آپ فوت ہوئے ہیں۔ آپکی صلبی اولاد اکیس[2] مرد اور بیس[3] لڑکیاں تھیں اور کل صلبی اولاد اور نواسے اور پوتے چالیس[4] ہزار آدمی ہوگئے تھے یعنے اتنی اولاد آپکے سامنے پیدا اور موجود ہوگئی شیث علیہ السلام نو سو برس تک زندہ رہ کر فوت ہوئے اسوقت آدم علیہ السلام کے ہبوط کو گیارہ سو چالیس برس ہوئے تھے۔ اور آگے مہلائیل کا بیٹا یرد ہوا۔ اور یرد کا بیٹا اخنوخ ہوا یعنے ادریس علیہ السلام کا متوشلخ نام بیٹا ہوا اُس کے زمانہ میں انوش ساڑھے نو سو برس کی عمر میں فوت ہوگیا۔ اور متوشلخ کا بیٹا لامخ پیدا ہوا لامخ کے زمانہ میں قینان نو سو برس کی عمر میں فوت ہوا اور ادریس کو آسمانوں کی طرف اٹھا لیا گیا اسوقت ادریس علیہ السلام کی عمر

ن سو پینسٹھ برس کی تہی اور اُنکے پوتے لامخ کی عمر اسوقت تیرہ برس کی تہی اور آدم علیہ السلام کے ہبوط کو چودہ سو ستاسٹھ برس ہوئے تہے۔ ادریس کو اللہ تعالی نے نبوت دی صحیفے دیے بادشاہ بنایا اور حکیم کیا علوم ہیئت ریاضی اور طبعی والہی کے بفضلہ تعالی آپ ہی موجد ہیں سلطنت اور حکومت کے آپنے قواعد تالیف کیے طلبا کو جمع کر کے اُنکو تعلیم دی۔ ایک سو اسی شہر بناۓ اور آباد کیے کسی کو آدم علیہ السلام کی شریعت کی مخالفت نہیں کرنے دیتے تہے جب آدم علیہ السلام کے ہبوط کو ایک ہزار چہہ سو برس ہوے تو لامخ کے گہر نوح علیہ السلام پیدا ہوئے نوح علیہ السلام چہہ سو برس کے ہوئے تو انکے دادا متوشلخ نوسو انہتر برس کی عمر میں فوت ہوئے اور نیز پچانویں برس کی عمر میں مہلائیل فوت ہوا اور نوسو برس کی عمر میں یرد بہی فوت ہوگیا۔ نوح علیہ السلام پانچسو برس کے ہوئے تو انکے بیٹے سام وحام و یافث پیدا ہوئے آپ نوسو برس کے ہوئے تو آپکے بددعا سے دنیا پر پانی کا طوفان آیا اسوقت اس وقت ہبوط آدم علیہ السلام کو دو ہزار دو سو بیالیس برس ہوئے تہے۔ اور طوفان کے بعد آپ پچاس برس زندہ رہے پس تمام عمر آپ کی نوسو پچاس برس کی ہوئی بعض نے کہا ہے ساڑہے دس سو برس کی ہوئی۔ اللہ جل شانہ نے نوح علیہ السلام کا قصہ قرآن شریف میں کئی جگہہ ذکر کیا ہے۔ آپ بہت بڑے برگزیدہ محبوب خدا نبی رسول ہوئے ہیں اور آپ کے پیدا ہونے سے قبل دنیا میں کفر و شرک اس کثرت سے پہیل گیا تہا۔ اور اللہ تعالی کا کوئی نام تک نہیں لیتا تہا چند بتوں کو جنکو انہوں نے خدا ٹہیرا لیا تہا۔ پوجتے تہے تمام خدائی اُنکے سپرد کر رکہی تہی۔ آپکو اللہ تعالی نے اس کفر کے مٹانے کے لیے ارسال کیا آپ نے قوم کو نرمی اور سختی ظاہر اور پوشیدہ سب طرح سے سمجہایا مگر قوم بدنصیب کا ہدایت قبول کرنا تو کجا صدہا اختراعی عیوب سے انکو متہم کیا اور آپ کو مارنے اور گالی گلوج ایذا دینے میں کوئی کمی نہ کی مگر جسقدر قوم آپ کو تکلیف دیتی تہی آپ اُسیقدر صبر کرتے تہے۔ اور جب قوم آپ کی ساڑہے نوسو برس کے وعظ میں کفر سے باز نہ آئی تو آپ نے قوم پر بددعا کی پانی کا طوفان چل پڑا آسمان اور زمین سے پانی کے فوارے چل پڑے روئے زمین پر پانی پہیل گیا اور ٹیلوں اور پہاڑوں اور درختوں اوپر تک چڑہہ گیا۔ ہر جگہہ پندرہ پندرہ ہاتہہ پانی اوپر چڑہہ گیا) اور چہہ ماہ دس رات تک یہ جوش رہا اور تمام مخلوق پانی میں ڈوب گئی اور آپ کے اتباع جو چالیس آدمی کے قریب تہے کشتی پر سوار ہو کر بچ گئے یہ لوگ کچہہ تو وہ تہے جو آپ پر ایمان لائے تہے اور کچہہ آپ کے عیال کے لوگ تہے یعنے آپ کا بیٹا سام اور حام اور یافث تہا اور انکی عورتیں تہیں اور کچہہ لوگ شیث عم کی اولاد سے تہے اور نوح علیہ السلام کا بیٹا یام جو کافر تہا اُسکو نوح علیہ السلام نے بہتیرا بلایا

پر وہ کشتی پر نہ چڑھا۔ اور پہاڑ پر چڑھ گیا پس طوفان میں ہلاک ہو گیا پرانی تاریخوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ طوفان
عام ہوا ہے اور ہندو بھی کہتے ہیں کہ سری کشن نے اپنی موت کے وقت رجو طوفان سے پہلے فوت
ہوا ہے) خبر دی تھی کہ طوفان آنیوالا ہے اور اسی واسطے طہمورث شاہ دیو بند نے کتب حکمت ولت
کوشتہ پہار ونہ میں دفن کر دیا تھا اور ہرمس نے مصر میں اہرام کی عمارت کو گرا دیا مقریزی نے خطط میں
لکھا ہے کہ تمام اہل کتاب قائل ہیں کہ نوح علیہ السلام ثانی آدم ہیں اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ طوفان
تمام دنیا پر آیا ہے اور تمام انسانوں کی نسل نوح علیہ السّلام سے شروع ہوئی ہے سام سے عرب اور
فارس اور روم پیدا ہوئے اور یافث سے ترک ہوئے اور حام سے سوڈان اور یاجوج ماجوج اور فرنج
اور قبط پیدا ہوئے طوفان کے بعد پہلے سام کا لڑکا ارفخشد پیدا ہوا۔ اور ایک سو سینتیس برس کے
بعد ارفخشد کا بیٹا قینان پیدا ہوا۔ اور تاریخ چہتر طوفان میں قینان کا بیٹا شالح پیدا ہوا اور سنہ چار سو
چھیاسٹھ طوفانی میں شالح کا بیٹا عابر پیدا ہوا اور سنہ پانسو چار طوفانی میں عابر کا بیٹا قالغ پیدا ہوا
پھر قالغ کا بیٹا رعو پیدا ہوا اور سنہ چھہ سو ستر میں زبانیں مختلف ہوگئیں اور اصلی زبان عربی جاتی
رہی اور نوح کی اولاد میں زمین تقسیم ہوگئی سام کی اولاد نے عراق اور فارس ہند تک لے لیا اور حام اولاد
نے مصر اور مغرب تک ملک لے لیا اور یافث کی اولاد نے تمام مشرق اور چین کا ملک لے لیا اور سنہ آٹھ سو
ساتھ میں رعو کا بیٹا ساروع پیدا ہوا اور نو سو بتیس میں ساروع کا بیٹا ناحور پیدا ہوا اور سنہ ایک ہزار
بارہ برس میں ناحور کا بیٹا تارخ پیدا ہوا۔ اور سنہ ایک ہزار اکاسی طوفانی میں تارخ کا بیٹا ابراہیم علیہ السلام
جہان میں ہدایت پھیلانے کے لیے دنیا میں تشریف لایا اسوقت ہبوط آدم علیہ السّلام کا سنہ تین ہزار
تین سو تیس تھا انکا ذکر ان کے موقعہ پر لکھا جائے گا یہاں انکا ذکر سلسلہ نسب میں آیا ہے۔

ہود علیہ السّلام آپ نوح کے بعد اور ابراہیم علیہ السلام کے قبل ہوئے ہیں ہود علیہ السلام وہی
عابر بن شالح بن قینان بن ارفخشد بن سام بن نوح علیہ السلام کے بیٹے ہیں جنکا نام عابر کے سلسلہ
نسب میں آچکا ہے پس آپکے اور نوح علیہ السلام کے درمیان چار واسطے ہیں جب نوحؑ کی نسل میں رفتہ
رفتہ پھر گمراہی پھیل گئی جو نوح علیہ السلام سے پہلے تھی اور کفر کی سیاہ رات نے پھر گروش کی تو اللہ تعالی
نے ہود علیہ السلام کو ارم بن سام کی اولاد کی طرف رسول کر کے بھیجا ارم بن سام کی اولاد قوم عاد اولی
کے نام سے مشہور ہے اور عاد اولی انکو اس لیے کہا گیا ہے کہ انکے بادشاہ کا نام عاد تھا اور یہہ پہلا عاد
ہے اس قوم کا ذکر قرآن شریف میں کئی جگہہ مفصل طور پر آیا ہے عاد کی بارہ سو برس کی عمر ہوئی چاند
کو پوجتا تھا وہ مرا تو اسکا بڑا بیٹا شدید نام بادشاہ ہوا۔ یہہ پانسو اسی برس رہا اس کے بعد اسکا بھائی

عاد کا چھوٹا لڑکا شداد بادشاہ ہوا یہ سات سو برس جیتا رہا ہود علیہ السلام اس کے عہد میں اس قوم کی طرف رسول ہوکر آئے اور شداد اور تمام کو اللہ تعالی کی طرف بلایا اور توحید کی دعوت کی اور سب طرح سے قوم کو وعظ کیا مگر قوم نے انپر سخت انکار کیا اور تکذیب کی۔ اس قوم کے تیرہ قبیلے تھے سواضع احقاف وعمان وحضر موت میں جو شام اور مدینہ شریف کے درمیان ہیں آباد تھے بڑے بڑے قد آور تھے اسّی ساٹھ گز کا قد وقامت رکھتے تھے سر انکے ایسے تھے جیسے قبہ انکے ناکوں کے اتنے اتنے بڑے کھلے جوف تھے کہ جانور اس میں گھونسلے ڈال لیتے علی ہذالقیاس انکے زور بھی ایسے تھے کئی پتھروں کو ایک ایک آدمی اٹھا لیتا تھا انکے وقت میں سب چیزیں بڑی بڑی تھیں حتے کہ ایک ایک دانہ انڈے کے برابر ہوتا تھا۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں بعض اصحاب نے وہ دانہ مدفونہ نکالکر دیکھے عاد وشداد اور انکی قوم کے تمام لوگ ستارہ پرست تھے اور صدہا گناہ اور شرکوں میں پھنسے ہوئے تھے ہود علیہ السلام نے انکو بدافعال سے روکا اور مدت تک سمجھایا اور وعظ سنایا وہ قوم برے کاموں سے باز نہ آئی اس نافرمانی کی شامت سے انپر تین برس کی قحط سالی پڑی۔ انسان اور جانور مرنے لگے پھر انپر ایک اور سخت عذاب آیا کہ ایک ابر ظاہر ہوا انہوں نے اس سے بارش کی امید کی مگر اس میں آگ بھری ہوئی تھی ایک بڑھیا عورت نے کہا اب ضرور ایمان لاؤ اس ابر میں عذاب ہے مگر قوم بدنصیب نے اس بڑھیا بیچاری کی بات نہ سنی پس ایک ایسی ہوا چلی وہ ایک ایک کو آسمان کی طرف اٹھالے گئی اور پھر اولٹا کرکے پھینکدیا اور گردنیں توڑ دیں جسم بلا سر رہ گئے میدان میں ایسے پڑے جیسے بڑی کھجوروں کے تنے اور بلّے زمین کے گڑھوں میں گھس گئے ہوا نے انکو وہاں سے بھی اوکھاڑ کر پھینکدیا آٹھ دن اور سات راتیں ایسی ہی عذاب کی سخت ہوا چلتی رہی اور ابر سے آگ برسی اس سے اور بھی زیادہ ذلیل ہوئے ہود علیہ السلام اور انکے ساتھ جو لوگ ایمان لائے تھے انکو اللہ تعالی نے اس عذاب سے نجات دی اور ہود علیہ السلام مع اتباع مکہ شریف میں آکر وہاں ڈیڑھ سو برس رہے پھر دار البقا اور جنت الفردوس میں تشریف لے گئے۔

دانیال علیہ السلام یہہ نبی ہود اور صالح کے درمیان ہوئے ہیں اور یہہ بھی قوم عاد سے ہی تھے بہر و جلہ اور فرات انہوں نے بنائے ہیں فرشتوں نے انکی مدد کی انکی قبر عراق میں ہے حضرت عمر رض کے زمانہ میں جب اصحاب عراق کے ملک میں جہاد کو گئے تو ابو موسی اشعری نے انکی ناک دیکھی ایک گز کی تھی۔ کیونکہ عادیوں کے بڑے قد تھے حضرت عمر کے حکم سے پھر آپکو کفن دیکر دفنا گیا اور جنازہ کی نماز پڑہی گئی۔

صالح علیہ السلام بن عبید بن عابر بن شالخ بن قینان بن ارفخشد بن سام بن نوح علیہ السلام آپ بڑے ذی مرتبہ نبی ہوئے ہیں بڑے عابد اور زاہد تھے نہ گھر رکھتے تھے نہ در کبھی آرام کرنے کو جی چاہتا تو مسجد میں جا لیٹتے تھے۔ ہود علیہ السلام کے سو برس بعد ہوئے ہیں ہود علیہ السلام کے پوتے ہیں قوم ثمود کے نبی تھے قوم ثمود میں چونکہ کچھ قوم عاد اولی کے رہے سہے بھی تھے اس لیئے قوم ثمود کو عاد ثانی بھی کہتے ہیں یہ قوم بھی بڑی زبردست اور قوی تھی حجاز اور شام کے درمیان انکی مسکن تھی بت پرست قوم تھی ظلم و تعدی میں حد سے بڑھی ہوئی تھی صالح علیہ السلام نے اس قوم کو جوں جوں وعظ کیا قوم کا توں توں انکار بڑھتا گیا سوا متعدد وغربا کے آپ پر کوئی ایمان نہ لایا۔ ایک دفعہ قوم نے یہ بھی کہا کہ ہمکو آپ پتھر سے اونٹنی نکال دیں تو ہم آپ کو سچا نبی مانیں گے۔ آپ نے اللہ کیسے دعا کی۔ اللہ تعالی نے آپ کی دعا قبول کی اور پتھر سے اونٹنی نکال دی اور فرمایا اسکی بے عزتی نہ کرنا ورنہ تمپر عذاب آجائے گا۔ لیکن قوم پھر بھی آپ پر ایمان نہ لائی۔ اور اونٹنی کی کوچیں کاٹ دیں اور اُس کے گوشت کھانے کا ارادہ کیا وہ اونٹنی چیخ کر پھر پتھر میں گھس گئی حالانکہ اُسکا دودھ تمام لوگ کہاتے پیتے تھے اور تمام سیر ہو جاتے تھے۔ اس تکذیب اور آیت الٰہی کی بے ادبی کی وجہ سے اُنپر عذاب آیا کہ آسمان سے ایک سخت آواز آئی اسکی ڈر وہول سے سب کے دل پھٹ گئے منہ اور گھٹنوں کے بل گر پڑے۔ اور گرتے ہی داخل فی النار ہوئے صالح علیہ السلام سمیت اپنے تابعداروں کے جو قریب چار ہزار آدمیوں کے تھے مکہ شریف میں تشریف لے گئے۔

ابرہیم علیہ السلام عراق میں بلدہ کوثی یا سوس یا بابل میں پیدا ہوئے اسوقت تمام لوگ بت پرست اور ستارہ پرست تھے خاصکر آپکا باپ تارخ نام بت پرستی اور بت سازی میں اول نمبر تھا۔ آپنے اپنے باپ اور قوم کو بت پرستی سے منع کیا اور قیامت کے عذابوں سے انکو ڈرایا اور دلائل توحید انپر واضح کیے مگر قوم بے نصیب نے اُن کی ایک بات بھی نہ مانی اور سب و شتم اور ایذا سے پیش آئے آپکا قصہ قرآن شریف میں مفصل وارد ہے۔ اور آپنے بادشاہ نمرود سے جو خدائی دعوی کرتا تھا بالمواجہہ مقابلہ کیا اور اُس کے دعوی خدائی کو توڑا۔ اور توحید کو دلائل حقہ سے ثابت کر دکھایا۔ آخر جب قوم اور بادشاہ مذکور سے کچھ نہ بن آئی تو ابرہیم علیہ السلام کو غصے کے مارے آگ کی چخہ میں ڈالدیا لیکن اللہ تعالی نے فضل و کرم جو اُس کے خاص بندوں کے ساتھ شامل رہتا ہے آگ کو انپر سرد اور گلزار بنا دیا۔ آگ کی چخہ سے نکلکر آبا و اجداد کے

وطن کو چھوڑ کر شام کی طرف ہجرت کی اور فلسطین مین جا کر سکونت کر لی اور نمرود اور اُسکی قوم پر اس بدعملی کی
یہہ سزا واقع ہوئی کہ مچھر کے عذاب سے تباہ ہوگئے اور ضحاک پادشاہ پر (جسکا نمرود نائب تھا) افریدوں
فارسی غالب ہو کر پادشاہ ہوگیا اُس کے بعد ابراہیم علیہ السلام اور جو کچھ اس عرصہ میں ابراہیم
علیہ السلام پر ایمان لائے تھے حران کی طرف ہجرت کر کے چلے گئے۔ اور کچھ مدت وہاں مقیم رہے
امام ابن تیمیہ اسی بستی میں ہوئے ہیں پھر آپ مصر کو گئے وہاں کے فرعون نے آپکی بیوی سارہ کو
بدنیتی سے بلایا مگر سارہ کی کرامات دیکھ کر عاجز ہوگیا۔ بلکہ مائی سارہ کو اپنی لونڈی ہاجرہ نام خدمت
کو دی آپ نے سارہ کی اجازت سے اُس سے بھی نکاح کر لیا حضرت اسماعیل علیہ السلام ہاجرہ
سے پیدا ہوئے تھے اور مائی سارہ سے جو آپکے چچا ہاران کی بیٹی اور لوط علیہ السلام کی بہن تھی
اس سے اسحاق پیدا ہوئے جب سارہ کا انتقال ہوگیا تو ابراہیم علیہ السلام نے ایک اور عورت
سے جو کنعانیوں سے تھی نکاح کر لیا اُس سے اور چھ بیٹے پیدا ہوئے ابراہیم علیہ السلام اپنے
بعد کے تمام انبیاء کے باپ ہیں آپ کے بعد جتنے نبی ہوئے ہیں وہ آپ کی اولاد سے ہوئے ہیں
آپ اللہ کے بڑے قریبی پیارے اور خلیل ہیں آپ کے عمل دنیا میں بھی ایسے قبول ہوئے ہیں
کہ ہر ایک فرقہ اپنے آپ کو انکی طرف منسوب کرنے کو اپنا بڑا فخر سمجھتا ہے آپ پر بیس صحیفے نازل
ہوئے تھے۔ اور سنت ختنہ و مصافحہ و حجامت و معانقہ و مسواک و طہارت وغیرہ آپ کی سنتیں ہیں
بیت اللہ کی عمارت کو جو طوفان نوح علیہ السلام میں نابود ہوگئی تھی آپ نے اپنے بیٹے اسمٰعیل
علیہ السلام کی شراکت سے بنایا ایک سو پچھتر برس کی عمر میں آپ فوت ہوئے ہیں ۲۴۹۸ سنہ ہبوط
تین ہزار چار سو اٹھانوے تھا۔

(لوط علیہ السلام) ابراہیم علیہ السلام کے چچا کے بیٹے تھے۔ آپ ابراہیم علیہ السلام پر
ایمان لائے اور انکے ساتھ مصر اور شام کی طرف ہجرت کر گئے اللہ تعالی نے آپ کو قوم سدوم کی
طرف رسول کر کے بھیجا۔ اس قوم کی یہ عادت تھی کہ لواطت میں تمام مرد مبتلا تھے اور شرک تو اُن کا
موروثی گناہ اور کفر تھا لوط علیہ السلام نے انکو توحید کی طرف دعوت کی اور لواطت سے بھی منع کیا
اور عذاب کے آنے سے ڈرایا اور یہہ وہ سخت گناہ اور فحش ہے کہ پہلے کسی قوم نے یہہ گناہ نہین کیا قوم نے
لوط علیہ السلام کو بہت سخت سست کہا اور ٹھٹھے کئے اور تکذیب کی۔ آخر اللہ جل شانہ نے اس قوم
پر بھی عذاب بھیجا کہ انکی زمین کا تختہ اُٹھا کر اوپر اولٹا کر کے مار دیا پھر اوپر سے پتھر برسائے اور لوط
علیہ السلام اور انکے اتباع کو اللہ تعالی نے نجات دی۔

اسمعیل علیہ السّلام حضرت ابراہیم کے بڑے صاحبزادے تھے جب ابراہیم علیہ السّلام شام کے ملک میں گئے تو وہاں یہہ پیدا ہوئے اللہ تعالی نے آپ کو عرب کے قبیلہ جرہم اور قبائل یمن اور عمالیق کی طرف رسول کیا تھا اس سے زیادہ کیا وصف ہو سکتی ہے کہ آپ نبی ہیں اور نبوت کا مرتبہ تمام صفات کمالیہ انسان کو شامل ہے ایک سو سینتیس ۱۳۷ برس آپکی عمر ہوئی ہے مکہ شریف میں فوت ہوئے اور اپنی والدہ ماجدہ ہاجرہ کے پاس حطیم کعبہ میں مدفون ہوئے۔ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور کل عرب کے جد امجد ہیں یہ آپکا معجزہ تھا کہ آپ کے ارشاد سے خار دار درخت سے میوہ پیدا ہوتا تھا اور خشک پستان سے دودھ جاری ہو جاتا تھا۔

(اسحق علیہ السلام) آپ ابراہیم علیہ السّلام کے چھوٹے بیٹے ہیں یہہ بھی شام کے ملک میں پیدا ہوئے اور وہاں ہی فوت ہوئے ایک سو اسی برس کی عمر میں وفات پائی اور آپ کے دو فرزند ہوئے ایک عیص اور دوسرا یعقوب یعقوب علیہ السّلام کو نبوت عنایت ہوئی اور عیص کو بادشاہی ملی۔ روم یونان عیص کی اولاد سے ہیں۔

یعقوب علیہ السلام سنہ تین ہزار چار سو تراسی سنہ ہبوط میں پیدا ہوئے تھے آپکو اسرائیل بھی کہا جاتا ہے اور آپکے بارہ بیٹے تھے روبیل۔ شمعون۔ لاوی۔ یہودا۔ یشاغر۔ زبولون۔ یوسف۔ بنیامین۔ دان۔ نفتالی۔ کاذ۔ اشار۔ آپ کے معجزہ سے پہاڑ پھٹ گیا تھا۔ ایک سو سنتالیس ۱۴۷ برس کی عمر میں فوت ہو گئے۔

ایوب علیہ السّلام عیص بن اسحاق اولاد سے ہیں دمشق کے شہروں کے واسطے نبی کیے گئے تھے یہ بڑے مالدار تھے۔ پانسو غلام رکھتے تھے ہر طرح کے اموال آپ کے ملک میں بکثرت موجود تھے اللہ تعالی نے انکو مصائب دیکر آزمایا۔ تمام اموال ہلاک ہو گئے۔ لڑکے مر گئے خود بیماری میں ایسے مبتلا ہوئے کہ بدن گل گیا۔ اور اس میں کیڑے پڑ گئے۔ اٹھارہ برس اس تکلیف میں گرفتار رہے لوگوں نے آپکو شہر سے باہر نکالدیا۔ ملنا جلنا سب نے چھوڑ دیا صرف آپکی عورت خبر گیری کرتی تھی باوجود ایسی سخت تکالیف کے اپنے خدا تعالی کی ناشکری نہیں کی۔ اور صبر کیا اور حتی الامکان طاعت الہی میں مصروف رہے آپ نے اس مصیبت میں خدائے تعالی کو پکارا اور درگاہ الہی میں تضرع کی اللہ تعالی نے آپ کی دعا قبول کر کے تمام مصائب کو دور کر دیا اور مال اولاد کو زندہ کر دیا اور بدن صحیح و سالم ہو گیا۔ آپ نے اُس وقت کے بادشاہ کو اسلام کی دعوت کی اُس نے کہا اگر معجزہ دکھاؤ کہ چھت کو بلا دیواروں کے کھڑا کرو تو ہم ایمان لاتے ہیں آپ نے یہہ معجزہ دکھا دیا۔ پس بادشاہ اور

تمام قوم ایمان لے آئی۔ آپ نے پیش گوئی کی کہ فلاں ریت کے میدان میں پانی آجائے گا پس وہاں پانی آگیا۔ آپکا قصہ مصیبت وغیرہ قرآن شریف کی تفاسیر میں بڑے بسط کے ساتھ لکھا ہوا ہے آپکے ایک بیٹے کا نام بشیر ہے اور اُسکو ذوالکفل کے نام سے بھی ذکر کیا گیا ہے وہ نبی ہوا ہے اسکی شام کے ملک میں اقامت تھی۔

ذوالکفل یہ وہی رسول ہے جنکا ابھی ذکر ہوا ہے یعنے آپ ایوب علیہ السلام کے صاحبزادے ہیں لوگ اُنپر بھی ایمان لائے انکو خدا کے اعدا سے جہاد کرنے کا حکم ہوا۔ انہوں نے دعا کی اے رب میری قوم کی عمر زیادہ کر اللہ تعالی نے دعا قبول کی اور قوم کی عمر زیادہ کر دی آپ کی عمر پچھتر برس کی ہوئی ہے

یوسف علیہ السّلام بن یعقوب علیہ السّلام جب آپ کی عمر اٹھارہ برس کی ہوئی تو آپ کے بھائیوں نے آپ سے حسد کے مارے جُدا کر دیا کوئیں میں ڈالدیا۔ تاجروں کے ہاتھ فروخت کر دیا تاجروں نے انکو مصر میں عزیز کے ہاتھ فروخت کر دیا اُس نے انکو متبنے بنا لیا عزیز کی عورت آپ پر عاشق ہو گئی بتیرا زور لگایا کہ یوسف علیہ السلام اُس سے بدکاری کرے۔ مگر اُس اللہ کے رسول مقبول مطیع اللہ نے اُس عورت کی اس بارے میں ایک نہ سنی۔ نہ خدا تعالی کی نافرمانی کی اور نہ عزیز محسن کی خیانت کی عزیز کی اُس عورت زلیخا نے مکروفریب کر کے آپ کو جیل خانہ میں قید کرا دیا۔ سات برس قید میں رہے آخر اُنکو بادشاہ مصر نے بلا کر نائب اور وزیر بنا لیا۔ وہ مر گیا تو آپ مصر کے مستقل بادشاہ ہو گئے آپ کے بھائی آپ کے پاس پہونچے تو آپ نے اپنے بھائیوں سے بدلہ نہیں لیا۔ بلکہ نہایت درجہ کا اکرام کیا اور خدا تعالی سے اُنکے گناہ بخشانے کے لیے دعا کی یہ مفصل قصہ قرآن شریف کی سورۂ یوسف میں لکھا ہے حسین ایسے تھے کہ تمام دنیا کے حسن کا نصف حصہ آپکو ملا ہوا تھا۔ آپکا معجزہ تھا کہ آپ کی دعا سے سوکھا درخت پھل لاتا تھا موسی علیہ السلام کے آنے کی پیشین گوئی کی تھی خواب کی تعبیر دینے میں کامل مہارت رکھتے تھے ابراہیم علیہ السّلام کی وفات کو دو سو اکاون برس ہوئے تھے جب آپ پیدا ہوئے ہیں اور تمام عمر آپکی ایک سو دس برس کی ہوئی تھی۔ موسی بن میشا علیہ السلام یہ بھی ایک نبی ہوئے ہیں یوسف علیہ السّلام کے پوتے ہیں۔

شعیب علیہ السّلام بعض کہتے ہیں یہ ابراہیم علیہ السّلام کی اولاد سے ہیں اور بعض کہتے کہ جو لوگ ابراہیم علیہ السّلام پر ایمان لائے انکی اولاد سے تھے اہل مدین اور ایکہ کے لوگوں

کی طرف رسُول تھے بڑے وعظ اور خطیب تھے انکی قوم بھی سخت بت پرست اور ماپ تول میں ظلم کرنے والی تھی۔ آپ نے قوم کو ان بُرے کاموں سے منع کیا قوم نے انکار کیا۔ اور بے ادبی سے پیش آئے اور کہا اگر تو اے شعیب اس کام سے باز نہ آئے گا تو ہم تجھکو سنگسار کر دینگے یا بار بار کر شہر سے نکالدینگے اسی انکار پر اہل مدینہ پر عذاب زلزلہ آیا اس سے وہ تباہ اور ہلاک ہوگئے اور اہل ایکہ پر یہ ایک ابر آیا جسنے انپر آگ برسائی اور ہلاک کیا جب انکی قوم پر عذاب آیا آپ مع اپنے تابعداروں کے مکہ شریف کو چلے گئے آپکا یہہ معجزہ تہا کہ پتھر کو تانبا بنا لیتے تہے۔ اور ریت دور تک پیچھے ہٹ جاتی تھی جب پہاڑ پر جاتے تو پہاڑ انکے آگے جھکجاتا پھر یہ اُس کے اوپر چڑھ جاتے تھے

موسیٰ علیہ السلام بن عمران بن قاہاث بن لاوی بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم ع

موسی علیہ السلام بڑے اکابر نبیوں سے ہیں ابراہیم کے بعد دوسو پچاس برس پیدا ہوئے منوچہر بادشاہ کا زمانہ تہا سنہ ہبوط کو تین ہزار سات سکو اٹھتالیس برس ہوئے تھے اللہ تعالی نے انکو بنی اسرائیل اور فرعون مصر اور اتباع فرعون کے لیے رسول کرکے بھیجا تہا یہہ بھی اللہ کی بڑی قدرت ہے کہ موسی علیہ السلام کو فرعون سے پلوایا جو بعض قرائن سے جانتا بھی تھا۔ کہ یہہ لڑکا میرا دشمن ہے اور میری تباہی اور ہلاکت اسی کے ہاتھ سے ہوگی۔ مگر خدا تعالی کے ارادہ کے سامنے کسکا چارہ پیش جاسکتا ہے۔ جب موسی علیہ السلام ذرا جوان ہوئے اور فرعون کو بکلی یقین ہوگیا کہ یہہ وہی شخص ہے جس سے میں ہلاک ہونگا۔ تو موسی علیہ السلام مصر سے مدین کو جو حضرت شعیب علیہ السلام کا شہر تہا چلے گئے مدت دس برس شعیب کے پاس رہے اور انکی خدمت کی اور انکی بکریاں چرائیں اور شعیب علیہ السلام نے انکو اپنی لڑکی نکاح میں دی دس برس کے بعد پھر موسی علیہ السلام مصر کو بمعہ عیال اور جو کچھ شعیب نے انکو مال اسباب دیا تہا لیکر روانہ ہوئے رستہ میں کوہ طور پر انکے لیے اللہ تعالی کی تجلے ہوئی نبوت اور رسالت عنایت ہوئی اور اللہ تعالی سے ہم کلام ہوئے۔ اور کلیم اللہ لقب ملا اور تجلی نور میں نورانی ہوئے اور خدا تعالی سے دعا کرکے بھائی ہارون علیہ السلام کو اللہ سے نبوت دلوائی۔ اور اپنے ہمراہ لیا اور دونو بھائی مصر میں پہونچے۔ اور فرعون کو اسلام کی دعوت کی اُس نے معجزہ طلب کیا عصاء اور ید بیضا کا معجزہ دکھایا فرعون نے ستر ہزار جادوگر کامل کو اکٹھا کرکے موسی علیہ السلام کے مقابلہ میں کھڑا کیا جب جادوگروں نے آپکا مقابلہ کیا تو وہ مغلوب ہوگئے اور جان گئے کہ موسیٰ علیہ السلام سچا رسُول ہے۔ اور ساحر

نہیں اور وہ سب کے سب موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے فرعون بدنصیب یہہ نشان الٰہی دیکھکر بھی
ایمان نہ لایا اور کہا تم سب جادوگر آپسمیں ملگئے ہو موسی علیہ السلام تم سب سے بڑا جادوگر ہے پھر کچھ
عرصہ کے بعد موسی علیہ السلام نے اور معجزہ دکھایا کہ انکی دعا سے پانی کا ایسا طوفان آیا کہ فرعونیوں
کے گھروں میں پانی پھر گیا بڑے عاجز ہوگئے اور بنی اسرائیل کے گھر خشک رہے پھر کچھ عرصہ
کے بعد ٹڈی کا طوفان آیا اُس نے انکو بڑا ستایا۔ ہر ایک چیز کو گھروں کے چھتوں تک کھا
گئی پھر کچھہ عرصہ کے بعد دیمک کا عذاب آیا اور وہ بھی سب چیزوں کو کھا گئی۔ پھر کچھ مدت کے بعد
مینڈکوں کا عذاب آیا وہ اُنکے گھروں اور کھانا دانا میں گھس گئیں۔ یہانتک کہ اگر کوئی ہنڈیا کا
منہ ننگا کرتا یا اپنے منہ میں لقمہ ڈالنے کو ہوتا اُس میں جھٹ مینڈک گھس پڑتا۔ اور علیٰ ہذا القیاس
بچھونوں اور کپڑوں میں لپٹے جاتے تھے اور ہٹانے سے نہیں ہٹتے تھے۔ پھر کچھ عرصہ کے
بعد تمام پانی خون ہوگیا۔ الغرض جب کوئی عذاب آتا تو فرعون اور تمام اُسکی قوم موسی علیہ السلام کے پاس
عاجزی اور تضرع کرتے تھے۔ کہ اس عذاب کو ہمسے خدا تعالی سے دعا کرکے موقوف کر پھر ہم تمپر ایمان
لاویں گے اور جب عذاب آپکی دعا سے ٹل جاتا تہا تو پھر ویسے ہی کفر پر جمے رہتے تہے مگر یہہ سب عذاب
فرعون اور اُسکی قوم پر آتا تہا۔ بنی اسرائیل کو اللہ تعالی اس سے محفوظ رکہتا تہا۔ موسی علیہ السلام نے
نہایت بُردباری اور حلم سے فرعون کو چالیس برس سمجھایا۔ اور معجزے دکھائے مگر وہ ایمان نہ لایا۔
اور اپنی قوم کو بہی مسلمان نہ ہونے دیا یہہ سب آفت لالچ دنیا سے تہی جسنے انکو ایمان لانے سے
روکا تہا نعوذ باللہ منہا حُبُّ الدنیا راس کل خطیئة[1] آخر موسی علیہ السلام بنی اسرائیل کو لیکر مصر سے نکلے
اور اُنکے لیے ایک اور معجزہ عنایت ہوا کہ انکے دریا سے پار اترنے کے لیے دریا پھٹ گیا تمام بنی اسرائیل
اس سے پار ہوگئے اور جب فرعون کی اور اُس کے لشکر کی باری آئی اور وہ اُنکے پکڑنے کو اُنکے پیچھے پڑے
اور اس میں داخل ہوئے تو فرعون سمیت تمام لشکر کے دریا میں ہی رہا اور غرق ہوا جب غرق ہونے
لگا کہا۔ اے رب موسی و ہارون کے میں موسی پر ایمان لایا مگر ایسی اضطراری کی حالت کا ایمان
اللہ قبول نہیں کرتا یہ ایک وہ قصہ ہے جو اللہ تعالی نے قرآن مجید مین بارہا بیان فرمایا ہے۔
موسی علیہ السلام کے ساتھ قارون نے بھی مخالفت اُٹھائی۔ اور انکو ناحق متہم کیا۔ باوجودیکہ
وہ اُنکے چچا کا بیٹا تہا مگر وہ بہی آخر زمین میں دہنسایا گیا یہہ بہی کثرت مال اور دولت کی وجہ سے
آپ سے پھر گیا تہا اور گمراہ ہوگیا تہا موسی علیہ السلام کی عمر ایک سو بیس برس کی ہوئی تہی جب
آپ فوت ہوئے ہیں سنہ ہبوط کا تین ہزار آٹھ سو اٹھاسٹھ[۳۸۶۸] برس تہا۔ اور بنی اسرائیل جسقدر مصر

[1] دنیا کی محبت کل گناہوں کی جڑھ ہے۔

میں رہے انکا تمام زمانہ دوسو پندرہ برس تھا آپ کی قبر بیت المقدس میں ہے موسیٰ علیہ السلام کا ایک یہہ بڑا قصہ ہے کہ آپ خضر علیہ السلام سے ملے۔ ایک دفعہ خطبہ فرما رہے تھے۔ اُس میں کسی شخص نے سوال کیا کہ اس وقت کوئی آپ سے زیادہ عالم ہے آپ نے فرمایا نہیں پس اللہ تعٰ کو یہہ کلام موسیٰ علیہ السلام کی ناخوش آئی اور فرمایا ہمارے بندوں میں سے ایک بندہ خضر ہے تم اُس سے جا کر کچھ سیکھو۔ سُوچ کا محل ہے کہ اللہ تعالیٰ کو تعلی کیسی ناپسند چیز ہے اور علم کیسی قدر والی چیز ہے آپ اُنکے پاس گئے اور عرض کی کہ مجھ کو اپنے علم سے فائدہ بخشو مگر موسیٰ علیہ السلام حضرت خضر علیہ السلام کے چند امر خلاف دیکھکر ا نیر خفا ہوئے اور انکار کیا حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا تجھ کو میرے ساتھ رہنے کی بردباری نہیں تم میرے ساتھ نہیں رہ سکتے اور ان امور کو بمقتضائے الٰہی ہونا بیان کرکے موسیٰ علیہ السلام کو رخصت کیا یہ قصہ بھی قرآن شریف میں بوضاحت بیان ہے۔

خضر علیہ السلام انکا نام ایلیا ہے نوح علیہ السلام کے بیٹے سام کی اولاد سے ہیں جس جگہ بیٹھ جاتے تھے وہ جگہ سبز ہو جاتی تھی اور خضر کے معنے بھی سبزی کے ہیں۔ اُن کے باپ ملکان نام حضرت ابراہیم پر ایمان لائے تھے بعض نے کہا ہے یوسف علیہ السلام کی اولاد سے ہیں انکی نسب یوں ہے۔ خضر بن میشا بن ابراہیم بن یوسف علیہ السلام بعض نے کہا ہے سکندر ذوالقرنین کے خالہ زاد بھائی ہیں اور اُسکے لشکر کے افسر تھے الغرض انکی نسب میں اختلاف ہے اس میں شک نہیں کہ وہ اہل اللہ اور کاملین اور مقربین سے تھے۔ بعض کہتے ہیں ابھی زندہ ہیں اور بعض کہتے ہیں فوت ہو چکے ہیں اکثر نے کہا ہے یہ نبی تھے اور بعض نے کہا ہے یہ ولی تھے

یوشع علیہ السلام بن نون یوسف علیہ السلام کی اولاد سے ہیں موسیٰ علیہ السلام کے نہایت بڑے حواری تھے۔ موسیٰ علیہ السلام کے سفر خضری اور سفر شام میں ساتھی تھے اور موسیٰ علیہ السلام کے بعد نبی ہوئے اور بنی اسرائیل میں اٹھائیس برس رہے کفار جبار سے جہاد کیا ایک دفعہ لڑتے لڑتے شام پڑنے لگی اُنکی دُعا سے آفتاب ڈوبنے سے تھم گیا تمام شام کا ملک فتح کر لیا۔ اور اپنے نائب مقرر کر دیئے اور شہر کفرحارس میں ایک سو دس برس کی عمر میں فوت ہوئے ان کے بعد **کالب** نام نبی خلیفہ ہوئے اور اُنکے بعد انکا بیٹا شانوش خلیفہ ہوا اُن کے بعد **خرقیل** علیہ السلام نبی ہوئے بنی اسرائیل کی اصلاح کما حقہ کرتے رہے ایک دفعہ بنی اسرائیل

ستر ہزار آدمی وبا سے ڈر کر بھاگ گئے اور اللہ تعالی نے اُن کو بھاگنے کی سزا دی کہ سب کو ایک دم مار دیا حزقیل علیہ السلام کو انپر رحم آیا۔ انہوں نے دعا کی۔ سب زندہ ہوگئے یہ قصہ قرآن شریف کے دوسرے پارہ کے اخیر میں مذکور ہے۔

شمویل علیہ السلام لاوی بن یعقوب علیہ السلام کی اولاد سے ہیں۔ یوشع بن نون کے بعد قریہ شیلوہ میں پیدا ہوئے اُن کے اور یوشع کے درمیان کئی بادشاہ ہوئے ہیں اُن میں سے ایک طالوت ہے جسکا قرآن شریف میں بھی ذکر ہے موسی علیہ السلام کو چار سو تیرہ برس گذرے تھے کہ یہہ پیدا ہوئے اور گیارہ برس بنی اسرائیل کی اصلاح میں رہے اور باون برس کی عمر میں فوت ہوئے قوم عمالقہ کا بادشاہ بنی اسرائیل پر غالب ہوگیا۔ بنی اسرائیل نے عرض کی کہ آپ دُعا کریں کہ ہمارے لیے اللہ تعالی کوئی بادشاہ پیدا کرے تاکہ ہم عمالقہ کے بادشاہ سے لڑیں آپ کی دُعا سے اللہ تعالی نے طالوت کو بادشاہ بنا دیا۔ طالوت بن یامین بن یعقوب علیہ السلام کی اولاد سے تھا۔ بنی اسرائیل نے اُسکے قبول کرنے میں کچھ اختلاف کیا مگر آخر انہوں نے انکو بادشاہ مان لیا۔ اور عمالقہ کے بادشاہ جالوت کے مقابلہ میں نکلے شمویل علیہ السلام پر یہان وحی ہوئی کہ جالوت کو داؤد علیہ السلام قتل کریں گے۔ پس داؤد علیہ السلام کو تلاش کر کے لشکر کا سپاہ سالار کیا اور طالوت نے وعدہ کیا کہ اگر جالوت کو داؤد علیہ السلام مار دیگا۔ تو میں اُسکو اپنی لڑکی نکاح میں دیدوں گا۔ اور ملک اُن کے سپرد کر دوں گا پس جب دو نو گروہ میدان لڑائی میں نکلے تو داؤد علیہ السلام نے اول حملہ میں پہلے جالوت کو قتل کر دیا اور فتح پائی طالوت نے حسب وعدہ داؤد علیہ السلام کو اپنی بیٹی دیدی اور کچھ جرح قدح کے بعد ملک بھی مستقل طور پر داؤد علیہ السلام کے نام کر دیا۔

داؤد علیہ السلام یہودا ابن یعقوب علیہ السلام کی اولاد سے ہیں سنہ ۴۳۳ھ چار ہزار تین سو تینتیس ہبوط میں پیدا ہوئے مقام حیرون میں مقیم رہے جب اٹھتیس برس کی عمر کو پہونچے تو بیت المقدس میں گئے اور علاوہ سابق ملک کے شام میں مقامات فلسطین اور عمان اور رباب اور حلب اور نصیبین اور ملک ارمنی کے کچھ شہروں کو فتح کیا اور چالیس برس حکومت کی اور ملک اپنے فرزند لائق سلیمان علیہ السلام کو دیکر ستر برس کی عمر میں فوت ہوئے آپکا معجزہ تہا کہ آپ کے ہاتھ میں لوہا موم جیسا نرم ہوجاتا تھا زرہ بناتے تھے حکیم لقمان علیہ السلام آپ کے شاگرد تھے۔ آپ پر کتاب زبور اتری نہایت خوش آواز تھے جب آپ زبور کو پڑھتے جن و انس جانور تمام

سینے کو اکٹھے ہو جاتے پانی بہنے سے رک جاتا۔ اور ہوا چلنے سے بند ہو جاتی تہی۔ صائم ایسے تھے کہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے تہے اکثر حصہ رات کا ہی عبادت میں گزارتے تہے اُسوقت دوسری طرف کنعانیوں سے کیقباد کی پادشاہی تہی۔

سلیمان علیہ السلام بن داؤد علیہ السلام سنہ چار ہزار تین سو اکاون ہبوط میں پیدا ہوئے اور بارہ برس کی عمر میں اپنے باپ کی وفات کے بعد بادشاہ ہوئے اور ایسے پادشاہ ہوئے کہ دنیا میں کوئی ایسا پادشاہ نہیں ہوا جن۔ انس۔ طیور۔ ہوا۔ وغیرہ ہر چیز کے پادشاہ تھے جہاں جانا چاہتے تہے وہاں ہی اُنکے تخت کو ہوا لے جاتی تھی۔ ایک ماہ کا سفر صبح اور ایک ماہ کا سفر شام کو طے کر جاتے تھے جن بڑے بڑے کام بناتے تہے اور حاضر رہتے تہے عہد حکومت کے چوتھے سال میں بیت المقدس کی عمارت بنائی تیس ہاتھ اونچا اور ساٹھ ہاتھ لمبا اور بیس ہاتھ چوڑا بنایا۔ اور اس کے گرد کی دیوار پانسو ہاتھ بنائی سات برس اس میں رہے اور عہد حکومت کے پچیسویں سال میں یمن کی ملکہ بلقیس آپ خدمت میں حاضر ہوئی اور آپنا ملک سلیمان علیہ السلام کے سپرد کر دیا اور آپ کے نکاح میں آگئی اور دیگر تمام دنیا کے پادشاہ آپ کے مطیع ہو گئے غرض کل دنیا میں آپکی پادشاہی ہو گئی اور باون برس کی عمر میں سنہ ۴۴۰۳ہبوط چار ہزار چار سو تہتر ہبوط میں فوت ہوئے اور آپ کے بعد آپ کی اولاد میں ملک رہا اور دو سو اکسٹھ برس تک پندرہ بادشاہ ہوئے پھر آپکی اولاد کے ہاتھ سے ملک نکل گیا اور کنعانیوں کا غلبہ ہو گیا اور سلطنت کو والی ہو گئے اس سے پہلے ہی کنعانی پادشاہ تہے مگر تابع اور کمزور۔

لقمان علیہ السلام بن عنقا آپ قبیلہ نوبہ سے تہے غلام حبشی تھے انکو اللہ تعالی نے علم فہم دانائی حکمت ایسی عنایت کی کہ از حد زیادہ۔ داؤد علیہ السلام کے شاگرد رشید تھے۔ نہایت درجہ کے پارسا زاہد تھے درزی کا کام اور بکریوں کی عیالی کرتے تہے انکی دانائی ایسی مسلم تھی کہ ہر فرقہ انکو مانتا ہے۔ اور انکی نصیحت قبول کرتا ہے اور قرآن شریف میں اُنکی تعریف موجود ہے بعض کہتے ہیں نبی تہے۔ بعض کہتے ہیں ولی اللہ تہے۔

شعیا علیہ السلام بن آموص بزرگ نبی ہوئے ہیں آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور عیسے علیہ السلام کے آنے کی پیشگوئی فرمائی تہی۔ انکی قوم نے انکی بھی تکذیب کی اور انکو قتل کرنے کا ارادہ کیا اور درخت اُنکے لیے پھٹ گیا آپ اُس میں چھپ گئے شیطان نے قوم کو انکا پتہ بتا دیا کہ اس درخت میں چھپ گئے ہیں انہوں نے سمیت شعیا علیہ السلام کے

اُس درخت کو آری سے چیر دیا۔

ارمیا علیہ السلام یہ بھی نبیوں میں سے ہیں شعیا علیہ السلام کے خلیفوں میں سے تھے۔ جب بنی اسرائیل بدعمل ہوگئے اور رسوم کفر و بدعت میں پڑ گئے تو ارمیا علیہ السلام کو وحی ہوئی کہ اب جلد اس قوم کو عذاب آنیوالا ہے اسبات کو تھوڑے ہی دن گذرے تھے کہ بخت نصر نے چھ لاکھ آدمی کے لشکر کے ساتھ اُنپر حملہ کیا اور بنی اسرائیل کو تباہ کر دیا۔ بیت المقدس کو بھی ویران کر دیا۔ اور ارمیا علیہ السلام وہاں سے نکل کر مصر تشریف لے گئے ایک زمانہ کے بعد جب ویران شدہ بیت المقدّس پر گذرے تو تعجب کیا کہ شہر پہلے جیسا پھر کیسے آباد ہوگا۔ یہہ گدہے پر سوار تھے گدہے کو باندھ کر وہاں ذرا دیر کے لیئے سو گئے اللہ تعالی نے انکی روح کو سو برس تک قبض کر لیا اور مار دیا اور گدھا بھی ساتھ ہی مر گیا۔ پھر انکو اللہ تعالی نے زندہ کر کے فرمایا تم کتنی مدت مرے رہے ہو انہوں نے کہا ایک ثابت دن یا کم اللہ تعالی نے فرمایا تم سو برس تک مرے رہے اپنے گدہے کو تو دیکھو اُسکی ہڈیاں بھی خاک ہو گئی ہیں جو سو برس تک ایسی ہو سکتی ہیں اور اپنے کھانے کو دیکھو جو جلدی بگڑ جاتا ہے وہ ابھی اچھا بھلا ہے پھر اللہ تعالی نے فرمایا دیکھو تمہارے سامنے ہم اُس کی ہڈیاں اور گوشت و پوست کو درست کرتے ہیں چنانچہ آناً فاناً الکاسب کچھ درست کر دیا پس ارمیا علیہ السلام نے کہا اے اللہ میں تیری قدرت کاملہ پر کامل یقین کے ساتھ ایمان لایا۔ اور مینے تعجب کرنیکا نتیجہ پالیا۔ یہہ قصہ قرآن مجید کے تیسرے پارے میں موجود ہے۔

عزیر علیہ السّلام بن شرحیا یہ ہارون علیہ السّلام کی اولاد سے ہیں انکو توریت تمام یاد تھی یہودی انکو ابن اللہ کہتے تھے جیسے عیسی علیہ السّلام کو نصاری ابن اللہ کہتے ہیں۔ سو برس مرنے کا قصہ جو ارمیا کی نسبت بیان کیا گیا ہے وہ بعض کے نزدیک انکا قصہ ہے جب زندہ ہوئے تو بوڑھے ہو گئے تھے اور انکی اولاد بھی بوڑھی ہو گئی تھی یہی وجہ ہے یہود انکو خدا کہنے لگے اُنکے بعد پھر شمعون علیہ السلام نبی ہوئے اور بنی اسرائیل کی نگرانی کرتے رہے اور بیت المقدس کی آبادی کی یہ بھی ہارون علیہ السلام کی اولاد سے ہیں۔

یونس علیہ السّلام حضرت بنیامین بن یعقوب علیہ السلام کی اولاد سے ہیں یونس علیہ السلام آٹھ سو پندرہ برس کے بعد اہل نینوی کی طرف نبی ہوئے جو موصل اور دجلہ کے قریب ہے۔ یہ قوم بھی بت پرست تھی آپ نے سالہا انکو وعظ کیا۔ مگر وہ بت پرستی سے باز نہ آئی۔ یونس علیہ السلام

نے فرمایا تمپر فلان دن عذاب آئے گا۔ اور یہہ کہہ کر چلے گئے جب وہ دن آیا تو عذاب کے آثار ظاہر
ہوئے قوم کو عذاب آنے سے یونس علیہ السلام کے نبی ہونے کا یقین ہو گیا اور میدان
میں نکلکر روئے چلائے اور توبہ کی اللہ تعالی اور یونس علیہ السلام پر ایمان لائے اس لیئے
عذاب ٹل گیا یونس علیہ السلام نے اپنی جگہہ یہہ خیال کیا کہ قوم ہلاک ہوگئی ہوگی جب اسبات
کو آزمانے کے لیے پھر نینوا کے قریب آئے تو قوم بدستور سابق آباد تھی۔ یونس علیہ السلام
نے سمجھا کہ انپر عذاب نہیں آیا اور میرا کہنا اور وعدہ پورا نہیں ہوا شرم کے مارے واپس چلے
گئے ارادہ کیا کہ یہہ وطن چھوڑ کر اور کہیں چلے جاویں رستہ میں ایک دریا سے عبور کرکے گذرنا
تھا ایک کشتی میں بیٹھ گئے جب کشتی وسط دریا میں پہونچی تو وہ کشتی رک گئی لوگوں نے کہا
کوئی اس کشتی میں غلام بھاگا ہوا ہے۔ اُس کی نحوست سے یہ رک گئی ہے پس قرعے ڈالے
گئے کہ غلام کون ہے وہ قرعہ یونس علیہ السلام کے نام پر پڑا انہوں نے پہلے ہی کہا تہا کہ غلام
اپنے آقا سے بہاگا ہوا میں ہوں پس اُنہوں نے انکو دریا میں پھینکدیا پس ایک مچھلی انکے لینے کو
تیار تھی اُس نے انکو نگل لیا مگر مچھلی کو اللہ کا حکم ہیں تہا کہ انکو کہا وے پس مچھلی کے پیٹ میں
یہ آیت شریف پڑھتے رہے لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظلمین۔ اللہ نے انکو اس
استغفار پر رحم کیا اور مچھلی کو حکم ہوا کہ انکو دریا سے باہر پھینکدے اُس نے انکو باہر پھینکدیا۔
اللہ تعالی نے انکے لیئے وہاں ایک کدو کا پیڑ لگایا اور ہرن کو حکم ہوا کہ انکو دودھ پلایا کرے
جب وہ تندرست اور قوی ہوگئے تو پھر اپنی قوم کی طرف آئے انکا یہہ قصہ قرآن شریف اور
تفاسیر میں موجود ہے۔

الیاس علیہ السلام یہہ نبی عیزار بن ہارون علیہ السلام کے پوتے ہیں اہل بعلبک کے لیے
نبی کیے گئے تہے بعلبک ایک بت کا نام ہے جو بیس گز لمبا تہا۔ یہہ لوگ اسکو پوجتے تہے اُن کا
بادشاہ اجب نام تھا۔ اُس کی بیوی اربیل نام بڑی کافرہ تھی یحیی علیہ السلام کو بھی اُسی نے قتل
کرایا تھا یہہ سات بادشاہوں کی جورو یکے بعد دیگرے ہوئی۔ جب کسی نے کے نکاح میں آتی
اُسکو دھوکہ اور دغہ سے قتل کر دیتی تہی نشتہ بچوں کی ماں تھی پس اس قوم نے الیاس علیہ السلام
کی اتباع نہ کی انہوں نے بد دعا کی تین برس کا قحط پڑ گیا انسان حیوان چرند پرند مرنے لگے
اسپر بھی قوم ایمان نہ لائی آخر آپ اپنے شاگرد والیسع کے ساتھ وہاں سے ہجرت کر گئے۔

الیسع علیہ السلام یہ الیاس علیہ السلام کے بعد بنی اسرائیل کے لیے نبی کیے گئے اور گ

انپر ایمان لائے اور انکی تابعداری بجالائے چار سو برس زندہ رہے۔

زکریا علیہ السلام آپ سلیمان علیہ السلام کی اولاد سے ہیں آپ بیت المقدس میں اللہ تعالی کی عبادت میں شب و روز مصروف رہتے تھے مریم کی پرورش کی مریم کی خالہ انکی بیوی تھی زکریا علیہ السلام کے بڑھاپے تک اولاد نہ ہوی لیکن اللہ تعالی سے دعا کی کہ اے پروردگا مجھکو اکیلا نہ چھوڑ مجھکو اولاد عنایت کر اللہ نے انکی دعا قبول کی بڑھاپے اور مایوسی کے زمانہ میں انکو یحیے علیہ السلام بیٹا عنایت کیا یہ قصہ انکا قرآن شریف میں سورہ آل عمران و سورہ مریم میں مفصل بیان ہے جب اللہ تعالی نے مریم علیہا السلام کو بلا باپ بیٹا عیسی علیہ السلام عنایت کیا تو بنی اسرائیل نے زکریا علیہ السلام کو مریم سے زنا کی تہمت لگادی اس سبے زکریا علیہ السلام بھاگ کر ایک درخت میں گھس گئے بنی اسرائیل نے درخت کو سمیت زکریا علیہ السلام کے آرے سے چیر دیا۔ آپ سو برس کی عمر پا کر بنی اسرائیل کے اس ظلم سے شہید ہوئے۔

یحیی علیہ السلام زکریا علیہ السلام کے صاحبزادے ہوئے ہیں آپ اللہ تعالی کی عبادت کرتے کرتے بہت لاغر ہو گئے تھے اور خدا تعالی کے خوف سے بہت روتے تھے۔ گناہ سے بالکل بری تھے تخلیہ اور تنہائی گزین تھے ساری عمر میں نکاح نہیں کیا۔ اور اُس وقت کی شریعت میں کنوارہ رہنا جائز تہا۔ انکے وقت میں ایک ہیرودس نام بنی اسرائیل کا پادشاہ تہا۔ اُس نے ارادہ کیا کہ اپنے سگے بہائی کی بیٹی سے نکاح کرے یحیے علیہ السلام نے اسکو اس ناجائز کام سے منع کیا اُس بادشاہ ظالم نے اس نبی معصوم کو اس عداوت میں قتل کر ڈالا انکو یوحنا بہی کہتے ہیں۔

عیسی علیہ السلام بن مریم انکی ولادت ۵۵۸۴ھ پانچہزار پانسو چوراسی ہبوط کی ہے سکندر کے عہد کو تین سو چار برس ہوئے تہے بیت المقدس کے قریب قریہ لحم نام میں پیدا ہوئے چونکہ آپ اللہ کی قدرت سے بلا باپ پیدا ہوئے اس لیے بنی اسرائیل نے مریم معصومہ پارسا کو زنا کی تہمت لگادی اور بُرا بہلا کہا مریم نے کہا تم مجہ سے کچھ مت کہو تم اس گود کے ننھے بچے سے پوچہو۔ عیسی علیہ السلام شیرخوارہ گود میں بولے کہ میں اللہ کا بندہ ہوں مجھ کو اللہ تعالی نے بے باپ پیدا کیا ہے۔ اور مجھکو نبی کیا ہے مگر قوم بنی اسرائیل اس معجزہ کو دیکھ کر لعن طعن سے باز نہ آئی۔ مریم علیہ السلام اپنے چچا کے بیٹے یوسف بن نجار کو ہمراہ لے کر مصر میں چلی گئی مریم اور عیسی علیہ السلام وہاں بارہ برس رہے پھر وہاں سے ماں بیٹا نے شام کی طرف سفر کیا اور وہاں پہونچکر قریہ ناصرہ میں اتر کر اقامت

اقامت کردی۔ نصاری کا لقب نصاری اس بستی کے نام سے ہے عیسی علیہ السلام جب تیس برس
کی عمر کو پہنچے تو اللہ تعالی نے انکو لوگوں کی طرف رسول کیا اور کتاب انجیل دی آپ کمبل اور اونی پہنتے
تھے اور زمین کی انگوریاں کہاتے تھے غرض دنیا کے تارک اور کمال زاہد تھے آپ کے بارہ آدمی حواری
تھے یہود کو آپ کی دعوت اسلام بری لگی تو انکے قتل پر امادہ ہوگئے جو شخص خاصکر کے انکے مارنے
کو تیار ہوا بادشاہ فیلاطوس تہا۔ اللہ تعالی نے عیسی علیہ السلام کی شکل میں اسکو کردیا۔ اور عیسی علیہ
السلام کو آسمان پر اٹہا لیا اکثر کہتے ہیں جیتے ہی اٹھائے گئے اور بعض کہتے ہیں تین ساعت
کے لیئے انکو مار اگیا پھر انکو زندہ کرکے آسمان کی طرف کھینچا گیا۔ یہ آپکا اٹہایا جانا ۵۶۱۷ھ ہبوط
پانچہزار چھ سو سترہ برس میں ہوا ہے۔ اور سکندر کے عہد کو تین سو تیس برس ہوئے تہے۔ اور آنحضرت
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے قبل پانچسو پینتالیس برس میں اٹھائے گئے اور تنتیس برس دنیا
میں رہے اور مریم کی کل عمر ترپن برس کی ہوئی اور عیسی علیہ السلام کے آسمان کو جانے کے بعد چھ برس
زندہ رہیں۔ فیلاطوس مذکور کے بعد طیطوس بادشاہ ہوا اس نے بیت المقدس کو خراب کیا اور لوٹ
لیا اور انکے کتب خانوں کو جلادیا اور بنی اسرائیل کے بڑوں کو قتل کیا اور بچوں اور عورتوں
کو قید کیا۔ اس کے بعد پہر بنی اسرائیل کبھی سرسبز نہیں ہوئے بلکہ دن بدن زیادہ ذلیل
ہوتے گئے ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ یہ وقوع عیسی کے بعد چالیس برس میں ہوا ہو
اس کے بعد پھر ایک روم کے بادشاہ نے بیت المقدس کی کسی قدر مرمت کی اور اسکا نام ایلیا
رکھا پہر تیسری بار قسطنطین کی ماں ہلانہ نے ویران کیا پہر حضرت عمر نے اپنے عہد میں اسکو
آباد کیا پھر ویران ہوگیا پھر ولید بن عبد الملک نے آباد کیا یہ آبادی اسکی ابتک موجود ہے

صادق صدوق سلوم جنکا ذکر سورہ یس میں آیا ہے یہ بھی عیسی علیہ السلام کے حواری ہیں انطاکیہ
کی طرف بھیجے گئے تھے جب انکی اہل انطاکیہ نے تکذیب کی تو کنارہ مدینہ سے حبیب
نجار دوڑتا ہوا انکی مدد کو آیا تو قوم نے اسکو پاؤں سے روندڈالا اللہ تعالی نے اسکو
زندہ کرکے جنت میں داخل کیا اور اس قوم کو ایک سخت آوازہ سے ہلاک کردیا۔

جرجیس یہ شخص نیکبخت عیسی علیہ السلام کے بعد گذرا ہے اس نے عیسی علیہ السلام کے بعض حواریوں
سے علم سیکھا تجارت پیشہ تہا اس کی دعا قبول ہوجاتی تہی موصل میں ایک بادشاہ بت پرست
تہا انہوں نے اسکو بت پرستی سے منع کیا تو اس نے اسکو قتل کردیا۔ پھر جی اٹھے اسیطرح اسنے
ستر بار انکو قتل کیا ستر بار ہی جی اٹھے آخر انہوں نے دعا کی کہ اے اللہ مجھکو اپنے پاس اٹھالے

اوراس قوم پر قہر نازل کر پس اللہ نے آسمان سے آگ اتاری آگ نے انکو جلاکر خاک سیاہ بنا دیا لیکن قوم نے انکو بھی اسی حادثہ میں قتل کر ڈالا جرجیس کی ہدایت سے چوبیس ہزار آدمی مسلمان ہوئے تھے۔ **اشمسون** یہہ ایک شخص عیسیٰ علیہ السلام کے بعد نیکبخت گذرا ہے اُسکو انجیل یاد تھی اس کے گاؤں والے بت پرست تھے کافروں سے ایک ہزار مہینہ جہاد کرتے رہے جب اُنکے لشکر کو پیاس لگتی تو جونسا پتھر اُنکے سامنے آجاتا تھا اس سے پانی نکال لیتے اور آخر کو ان کافروں پر بھی عذاب آیا ایک شہر کے نیچے دب کر مر گئے۔

حنظلہ بن صفوان عیسیٰ علیہ السلام کے بعد یہہ بھی ایک شخص نیکبخت گذرے ہیں جہالت کے زمانہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قبل یہہ چند لوگ اور بھی اچھے ہوئے ہیں توحید اور نبوت کے بھی قایل تھے اسعد ابو کرب حمیری **قیس** بن ساعد زید بن عمرو بن نفیل حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چچا کے بیٹے انکو غسان کے ایک بادشاہ نے زہر دیکر مار دیا امیہ بن صلت ثقفی یہ بڑے شاعر تھے انکے اشعار میں توحید تصدیق قیامت وغیرہ موجود ہے **ورقہ بن نوفل** اُس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مدد دینے کا وعدہ کیا تھا۔ **بحیرا**۔ راہب نصرانی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ابو طالب کے ساتھ جب شام کو گئے تو اُس نے آپ کو دیکھکر اسلام قبول کیا۔ یہاں تک تو از ابتداء آدم علیہ السلام تا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انبیاء اور اہل اللہ کا ذکر تہا۔ اب ابتدا سے دوسرا سلسلہ بادشاہوں کا ذکر کیا جاتا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے گذرے ہیں۔

سلسلہ ملوک فرس۔ اُنکے چار طبقے ہیں۔ پہلا فیشدادیہ قدیم ہے۔ اس لفظ کے معنے سیرت عدل ہیں۔ دوسرا طبقہ۔ کیانیہ۔ تیسرا اشغانیہ۔ چوتھا ساسانیہ انکو اکاسرہ بھی کہتے ہیں انکا تخت عراق میں تہا۔ چار ہزار اکاسی برس چھ مہینے انکا ملک رہا ہے انکی بادشاہت کیومرث ولد آدم علیہ السلام سے شروع ہوئی اور یزدجرد پر ختم ہوئی یہ حضرت عثمان کے عہد میں مارا گیا امام غزالی نے کہا ہے آدم علیہ السلام نے شیث علیہ السلام کو دین کی حفاظت کے لیے مقرر کیا۔ اور کیومرث کو ملک کی سیاست پر مقرر کیا۔ چنانچہ کیومرث دو سو تیس برس حکومت کی اور اُسکی ہزار برس کی عمر تہی اسکے بعد ایک عرصہ دراز تک دنیا بلا حکومت رہی **فیشدادیہ** مین کیومرث کے بعد نو بادشاہ ہوئے پہلے اُنمیں آدم علیہ السلام کے زمانہ میں ہوشنج بادشاہ ہوا۔ دو سو چالیس ۲۴۰ برس بادشاہ رہا۔ شہر بابل کو بنایا اور بسایا

اور سر پر تاج رکھا اور تخت پر بیٹھا اور قوانین ملک مرتب کیے اس سے پہلے لوگ غاروں اور
کھنڈروں میں رہتے تھے اُن سے گھر بنوائے ہزار برس جیا پھر مر گیا اُس کے بعد اسکی
اولاد سے **طہورث** ہفت اقلیم کا پادشاہ ہوا اور اپنے دادا کے قدم بقدم چلا احکام الٰہی
کا مطیع تھا زبان فارسی بولتا تھا۔ چالیس برس کے بعد مر گیا اُس کے بعد اُسکا سگا بھائی جمشید
پادشاہ ہوا۔ یہہ بھی ہفت اقلیم کا پادشاہ تھا۔ کیڑوں سے ریشم نکلوایا دربان اور کاتب مقرر
کیے نیروز کو عید کا دن بنایا پہلے اچھا تھا۔ پھر ظالم ہو گیا بیوراسپ جمشید کا عامل تھا۔ بیوراسپ
نے جمشید کو آرے سے چیر ڈالا اور خود والی ملک ہو گیا۔ اسکو ضحاک بھی کہتے ہیں یہ ساری دنیا کا
پادشاہ تھا عشر خراج راگ رنگ اور سولی دینے اور ہاتھ پیر کاٹنے کا یہی موجد ہے بعض کہتے ہیں
نمرود اسکا عامل تھا۔ کابی نام شخص لوہار نے ایک نیزہ تیار کیا اور ضحاک سے لڑا آخر ضحاک
نے شکست کھائی اور کابی مذکور نے **افریدون** کو جو جمشید کی اولاد سے تھا تخت پر بیٹھا
دیا۔ یہ شخص قد کا لمبا اور جسم کا موٹا آدمی تھا اُس نے ضحاک کو قتل کیا ضحاک نے ہزار برس کی عمر
پائی ہے عید مہرجان اُس کے قتل کے دن کا نام ہے ابراہیم علیہ السلام ضحاک کے اخیر زمانہ میں
اور افریدون کے ابتداء ایام میں تھے افریدون طب فلسفہ نجوم جانتا تھا جب مرا تو ملک کو
اپنے تین بیٹوں میں تقسیم کر گیا۔ **ایرج** کو عراق و ہند و حجاز دیا۔ **سلم** کو روم و شام و مصر
و مغرب دیا۔ **تور** کو چین و ترک دیا بعد ازاں سلم اور تور دو بھائیوں نے ملکر ایرج کو مار ڈالا
اور اس کے ملک کے بھی خود مالک بن گئے۔ پھر **منوچہر** بن ایران ایرج کے پوتے
نے زور پکڑا اور دادے کا ملک لے لیا۔ آلات حرب کا موجد یہی ہے۔ ہر گاؤں میں ایک دہقان
چوہدری مقرر کیا۔ اور تور اور سلم کو قتل کر ڈالا۔ پھر **افراسیاب** تور کا بیٹا ظاہر ہوا اور
اُس نے منوچہر کا مقابلہ کر کے ملک سے نصف لے لیا۔ اور اُس پر صلح ہوئی ترک اس کی طرف
منسوب ہیں پھر **زو** نے جو منوچہر کی اولاد سے تھا زور پکڑا۔ افراسیاب اس سے شکست
کھا کر بلاد ترک کو چلا۔ زو نے سواد میں نہر نکالی اور اُس کے کنارے شہر آباد کیا پھل پھول
کے درخت لگائے طرح طرح کی نعمتیں ایجاد کیں۔ ان چیزوں کا وہی موجد ہے تین برس حاکم رہا۔
گرشاسپ تور کی اولاد سے زو کا نائب تھا۔ اُس نے اس سے ملک چھین لیا یہاں تک فیشدادیہ
کا طبقہ ختم ہوا اور دوسرا طبقہ کیانیہ کا چلا کیقباد پہلا کیانی ہے کیانی کے معنے پاکیزگی ہی ہیں۔
منوچہر کی اولاد سے ہے۔ یہہ شخص شہر بلخ کے قریب رہتا تھا۔ اُس نے ترک کو فارس میں آنے

بعض لکھتے ہیں [illegible]

سے روکا اس کے زمانہ میں پیغمبر حزقیل علیہ السلام۔ آلیاس علیہ السلام۔ آلیسع علیہ السلام شیمویل
علیہ السلام موجود تھے۔ یہہ شخص ایک سو بیس برس کی عمر میں مرا پہر اسکا پوتا کیکاؤس اُسکی جگہہ
قائم ہوا اُس نے بڑے بڑے بزرگوں کو مار دیا اپنے بیٹے سیاوس پر چونکہ وہ نہایت خوبصورت
تہا اس کو رستم کے (جو اسکا نائب تہا) تعلیم کے لیے اسپرد کیا رستم نے اسکو گہوڑے کی سواری سکھلائی
کیکاؤس کی بیوی ابرخ نام سیاوس کی سکوتیلی ماں سیاوس پر عاشق ہوگئی اور زنا کی درخواست
کی سیاوس نے یہ بات منظور نہ کی پس اُس نے سیاوس کی بابت کیکاؤس سے چغلی کہائی
سیاوس افراسیاب کے پاس بہاگ کر چلا گیا اُس نے اُسکو اپنی بیٹی دیدی جب بیٹی کو حمل ہوا تو سیاوس
کو مار ڈالا اس خوف سے کہ ملک کا بادشاہ نہ بن بیٹھے اور بیٹی کو قیروان کے (جو وہ بھی ایک صاحب
مملکت تہا) سپرد کیا اور کہا جب میری لڑکی کو بچہ ہوا اُسکو مار دینا لیکن جب لڑکا پیدا ہوا اُس نے
اسکو نہ مارا اور چھپا رکھا اُس لڑکے کا نام کیخسرو تہا کیکاؤس کو اس بات کی خبر ہوئی تو اُس نے
کیخسرو اور اُس کی ماں کو چوری منگا لیا۔ کیکاؤس کا چونکہ کوئی اور بیٹا نہ تہا اُس نے اوس پوتے
کیخسرو کو اپنی جگہہ پر بیٹہا دیا کیخسرو نے جب زور پکڑا تو افراسیاب سے اپنے باپ سیاوش
کا بدلا لیا کہ افراسیاب کو ذبح کر ڈالا اور اسکا تمام مال لوٹ لیا۔ پھر تہوڑے دنوں کے بعد آپ
دنیا کو ترک کر کے بہراسف کو اپنی جگہہ بٹہا دیا یہہ سلیمان علیہ السلام کا زمانہ تہا۔ بہراسف
کے بعد بہراسپ کیکاؤس کا بھتیجا بادشاہ ہوا۔ بخت نصر بہراسپ کا سپاہ سالار تہا یہ ہواز۔
عراق۔ روم۔ پر ستاون برس حکمران رہا جب وہ مسخ ہوگیا۔ تو اس کا بیٹا رولاق ایک
سال والی ملک مذکور رہا پھر مارا گیا پہر اسکا بیٹا بطالس دو برس حاکم رہا پہر وہ بہی قتل ہوا اور
بخت نصر اور اُسکی نسل کا کام تمام ہوا۔ یہہ اُسکو اسکا نتیجہ ملا تہا جو اُس نے بیت المقدس کو ویران
کیا تہا۔ اور کتب خانے بنی اسرائیل کے جلا دیے تھے۔ یہہ حضرت ارمیا علیہ السلام کا وقت
تہا۔ بہراسپ مذکور زبردست بادشاہ تہا تمام ملوک اُسکو نذرانہ بھیجتے تھے اسکو شاہنشاہ
کہتے تھے آخر عمر میں دنیا کو ترک کر کے عابد پارسا ہوگیا۔ اور اسکا بیٹا گیشتاسب تخت
پر بیٹہا اُسنے بخت نصر کو معزول کر کے اُس کی جگہہ کورش کو مقرر کیا۔ اور بنی اسرائیل کے
ساتھ بہت سلوک کیا انکو سامان دیکر پھر بیت المقدس میں بھیجدیا گیشتاسب کے زمانہ میں زرادشت
حکیم نکلا یہ حضرت عزیر علیہ السلام کا شاگرد تہا پہر مخالف ہوگیا اُس نے ایک بارہ جلد کی کتاب بنائی
جسکا ایک جلد چھکڑے کا بوجھ تہا اُس نے اُس کتاب میں ماں بہن کا نکاح کرنا جائز لکہا اور شراب

پینا حلال بنا دیا آگ پوجنے کا حکم دیا بہت لوگ اس کے مذہب میں داخل ہوگئے ا
دین میں داخل ہوگیا مجوسی مذہب اسی نے نکالا ہے عزیر علیہ السلام نے زرا
کی اسکو جذام ہوگیا **فراسیاب** ترک کا حاکم کیشتاشپ سے اسبات پر لڑا کہ
زرادشت کا دین کیوں قبول کیا۔ اور ایسی لڑائی ہوئی کہ ایک جہان مارا گیا کیشتاشـ
ماں باپ کے سامنے مرگیا اور اپنا بیٹا **اردشیر بہمن** چھوڑ گیا۔ جب یہہ تخت
نے ہاتھ بڑھایا اور ساری دنیا کا بادشاہ ہوگیا۔ لیکن بنی اسرائیل سے سلوک یہہ بہ
یہہ اپنے دادے کے مذہب میں تہا یعنے مجوسی تہا اسلیے اپنی بیٹی خمانی سے
داراب پیدا ہوا خمانی نے اردشیر بہمن کو کہا کہ اسے بیٹے **ساسان** کو نکال دو او
داراب کو تاج شاہی پہنا دو چنانچہ ساسان اصطخر کو چلا گیا وہاں جاکر بکریاں چرا
یہ اکاسرہ کا باپ ہے پس خمانی نے اپنے بیٹے کی متوکلی ہوکر سترہ برس حکومت کی
اور اُسپر فتح پائی بڑی مدبرہ اور عقیلہ تہی جب اسکا بیٹا داراب جوان ہوا تو مال۔
سپرد کردیا داراب نے بارہ برس حکومت کی اُس کے بعد اُسکا بیٹا داراب ا
ہوا یہ شخص بڑا ظالم تہا لوگ اُس سے متنفر ہوئے اور سکندر نے لڑکر اُسکو شکست د
کا بادشاہ ہوگیا۔ یہاں طبقہ کیانیاں تمام ہوا۔ اور طبقہ اشغانیہ شروع ہوا۔ ش
کہتے ہیں اُسکی حقیقت یہہ ہے کہ جب سکندر نے ارادہ کیا کہ فرس کے تمام ملوک کو قت
حکیم ارسطاطالیس نے جو سکندر کے ساتھ تہا اُس نے منع کیا اور کہا کہ فرس ک
کو فرس کے بادشاہ بنادو وہ خود باہم لڑتے رہینگے تو یونان انکے شر سے بچا ر
سکندر نے ایسا ہی کیا اور انکا نام ملوک الطوائف رکہا طوائف یعنے طائفہ
سو برس تک یہی دستور رہا طوائف ملوک نوے بادشاہ ہوئے ہیں چونکہ چہو
بادشاہ تہے انکا تاریخ میں ضبط نہیں البتہ اُنمیں خاص گروہ اشغانیہ کا تاریخ ہم
سکندر سے دوسو چالیس برس کے بعد اشغا بن اشغان بادشاہ ہوا دس بر
پہر شاپور بن اشغان مالک ہوا اور ساٹھ برس بادشاہ رہا اُس سلطنت
جب گذرے عیسے علیہ السلام پیدا ہوئے پہر جور بن اشغان مالک ہوا اور دس
پہر **بیژن** اشغانی بادشاہ ہوا اور اکیس برس حاکم رہا پہر جودرز اشغانی حا
برس حکومت کی پہر نرسی اشغا ہوا اور چالیس برس حاکم رہا پہر ہرمز ہوا اور انیس برس حا

اور بارہ برس حکومت کی پھر خسرو ہوا اور چالیس برس حکومت کی پھر بلاش نکلا اور چوبیس برس حاکم رہا پھر
اردوان اصغر ہوا اور تیرہ برس حکومت کی پھر اردشیر بن بابک پیدا ہوا اُس نے
اردوان کو قتل کر ڈالا یہاں طبقہ ثالثہ اشغانیہ ختم ہوا۔ اور فرس کا چوتھا طبقہ اکاسرہ کا شروع
ہوا اکاسرہ کا پہلا شخص یہہ اردشیر ہے یہ اولاد ساسان بن بہمن سے ہے اس طبقہ میں اخیر
تک تیس ۳۰ بادشاہ ہوئے ہیں ان سے دو عورتیں بھی بادشاہ ہوئی ہیں اردشیر چودہ برس حاکم
رہا۔ اُسکے بعد اُسکا بیٹا ساپور حاکم ہوا یہہ نہایت خوبصورت آدمی تہا اُسکی زبان پہلوی تھی۔
اس زبان کو جاننے والا کوئی باقی نہیں رہا اسکے زمانے میں مانی نام زندیق پیدا ہوا۔ نبوت کا دعوی کیا۔
کتب فلاسفہ کو جمع کر کے فارسی ترجمہ کرایا بہت لوگ اُس کے تابع ہوگئے یہاں تک کہ ساپور نے
اپنا مجوسی دین کو چھوڑ کر اُس کے مذہب کو مان لیا لیکن کچھ عرصہ کے بعد پھر مجوس ہوگیا اور مانی
ہند کے ملک میں آگیا پھر اسکا بیٹا ہرمز حاکم ہوا۔ یہہ شخص بڑا زوراور بادشاہ ہوا اور اہواز میں
اپنے نام کا ایک شہر ہرمز نام بنایا ڈیڑہ برس حاکم رہا پھر اسکا بیٹا بہرام ہوا ساڑہے تین برس
حاکم رہا اُس کے پاس مانی مذکور پھر آیا بہرام نے اُسکو اور اسکے یاروں کو مار ڈالا مانی کو شہر کے
دروازہ پہ سولی دیدیا اُس کے بعد اُسکا بیٹا بہرام بن بہرام حاکم ہوا اور سترہ برس حکومت
کی پہلے لہو لعب میں مصروف تہا پہر اچہا ہوشیار اور عادل ہوگیا تہا۔ پہر اُسکا بیٹا بہرام بن
بہرام بن بہرام حاکم ہوا چار برس حاکم رہا عادل تہا۔ اُسکو شہنشا کہتے تہے اُس کے بعد پھر
اسکا بہائی نرسی بہرام حاکم ہوا نو برس حکومت کی پہر اسکا بیٹا ہرمز بن نرسی نو برس حاکم رہا پہر اسکا
بیٹا ساپور بن ہرمز حاکم ہوا اُسکے عہد میں عرب نے فرس پر لشکر کشی کی ساپور نے انکا مقابلہ کیا
آخر عرب پر غالب ہوا اور عرب کے ستر ہزار آدمی کے کاندہے کاٹ ڈلے اس لیے عرب اس کو
ذوالاکتاف کہتے ہیں یعنے عرب کا بادشاہ اسوقت حارث اعریادی نزار کی اولاد سے تہا ساپور بہتر
برس حکمران رہا۔ اُس کے بعد اسکا بہائی اردشیر بن ہرمز حاکم ہوا چار برس حاکم رہا پہر معزول
کیا گیا اور اُسکے بعد ساپور بن ساپور مقرر کیا گیا اُس نے بہی عرب سے لڑائی کی اُس کے اوپر
خیمہ گر امر گیا۔ اُس کے بعد اسکا بہائی بہرام بن ساپور حاکم ہوا اُسکو کرمان شاہ بہی کہتے ہیں گیارہ
برس حکومت کی پہر اُسکو فرس نے قتل کر دیا اور اُسکی جگہہ اسکے بیٹے یزدجرد کو حاکم کیا یہہ بخیل لئیم
آدمی تہا لوگ اسپر بددعا کرتے تہے پانچ ماہ اور اکیس ۲۱ برس حکومت کی پہر اسکا بیٹا بہرام بن جور
بن یزدجرد حاکم ہوا کہتے ہیں یہہ ہند میں آیا اور ہند کے بادشاہ سے لڑکر واپس گیا۔ اُسکو

ہند سے خراج جاتا تھا گورخر کا شکار بہت کرتا تھا اُس لیے اسکو بہرام گور کہتے ہیں تیئس ۲۳ برس گیارہ
مہینے حکومت کی اُسکے بعد یزدجرد بن بہرام حکمران ہوا چار ماہ اٹھارہ برس حکومت کی اسکے دو
بیٹے تھے **فیروز**۔ **ہرمز** جب باپ مرا فیروز سجستان میں گیا ہوا تھا اس لیے ہرمز بادشاہ ہوگیا
فیروز سُنکر لشکر لیکر آیا اُس نے لڑکر ہرمز کو پہلے قید کر لیا پھر اُسکو قتل کرکے آپ بادشاہ بن
گیا اُس کے عہد میں قحط بہت رہتا تھا یہانتک کہ نہریں بھی خشک ہوگئی تہیں ستائیس برس
حکومت کی اوسکے دو بیٹے ہوئے **قیاد**۔ **بلاش** انمیں نزاع واقع ہوا اور لڑائی ہوئی بلاش غالب
ہوگیا اور قیاد خاقان حاکم ترک کے پاس چلا گیا بلاش نے چار برس حکومت کی اس کے
بعد قیاد وہاں سے لشکر لیکر آیا اور بلاش کی جگہہ بیٹھ گیا اُس کے زمانہ میں **مزدق زندیق**
پیدا ہوا۔ یہہ کہتا تھا مال اور عورتوں میں سب لوگ شریک ہیں قیاد بھی اُس کے مذہب میں
آگیا ابن سنا جور نے مزدق کو قتل کرڈالا اور لوگوں نے قیاد کو معزول کردیا اور اُسکے بھتیجے
جاماسب بن فیروز کو حاکم مقرر کردیا قیاد ہیاطلہ میں پہونچا۔ وہاں سے لشکر لیکر آیا جاماسب
کو قید کرلیا۔ اور آپ مالک ہوگیا بنتالیس برس حکومت کی پہر عرب کے ہاتھ سے مارا گیا پھر اسکا
بیٹا **نوشیروان عادل** تخت نشین ہوا۔ اُس نے فرقہ مزدقیہ کو قتل کرکے دین مجوس
کو پہر قائم کیا۔ شہروں کو آباد کیا۔ بیوہ عورتوں کے وظیفے لگادیے یتیموں کی پرورش کی
مخالفوں سے لڑکر اُنکو شکست دی قیصر روم نے اُس کی اطاعت اختیار کرلی اُس کے
عہد کو چوبیس ۲۴ سال گذرے تھے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والد عبداللہ صاحب
پیدا ہوئے اور بیالیس ۴۲ برس ہوئے تھے جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم متولد ہوئے
اُس نے اٹھتالیس ۴۸ برس حکومت کی بزرجمہر حکیم اُسکا وزیر تہا۔ اُسکے بعد اسکا بیٹا ہرمز بن
نوشیروان ہوا یہہ بھی عادل تھا اُس نے ایک صندوق بنایا کہ اہل غرض اُس میں اپنے عرائض
ڈالدیا کریں اور ایک زنجیر بنائی کہ مستغیث اُسکو ہلادیا کرے دس ۱۰ برس کے بعد اسپر دشمن
نکلے ملک روم نے اسی ہزار فوج کے ساتھ چڑھائی کی اور ملک ترک وغیرہ بھی مقابلہ پر ہوئے
اُس نے بہرام کو اُنکے مقابلہ میں نکالا یہ شخص بڑا بہادر تھا اُس نے ترک کو قتل کیا اور انکا مال
لوٹ لیا ہرمز کو خوف ہوا کہ بہرام مذکور حاکم نہ بن جائے اُس کے مخالف ہوگیا لیکن تاہم
اکثر لشکر بہرام کی طرف ہوگیا ہرمز نے اپنے بیٹے پرویز کو نکال دیا تہا۔ وہ آذربائیجان میں
جا رہا تہا۔ جب اُس نے خبر سنی کہ اُسکا باپ بہرام سے مغلوب ہونیوالا ہے تو خود آگیا اور باپ

کو پکڑ کر اُسکی آنکھوں میں زہر کی سلائی ڈالکر اندھا کر دیا اور آپ تخت پر بیٹھ گیا ہرمز نے اُس وقت ساڑھے
تیرہ برس بادشاہی کی تھی۔ بہرام نے پرویز سے ہرمز کا بدلہ لینا چاہا تو پرویز نے باپ کا
گلا گھونٹ کر مار ڈالا اور باتفاق خواص ملک روم سے مدد لینے کو گیا۔ بہرام موقعہ پا کر سر پر تاج
رکھکر خود تخت پر بیٹھ گیا شاہ روم مورقش روم نے پرویز کو بڑی مدد دی کہ دو لاکھ دینار ہزار
سوار کپڑا دیبا سنہری دیا اور پادشاہ برجان جاثلقہ صقالبہ کی اولاد کو پرویز کے ہمراہ کیا اور اُن
پادشاہوں کے سروں پر تاج رکھے اور اپنی بیٹی ماریہ سے نکاح کر دیا پرویز وہاں سے آکر
بہرام سے لڑا بہرام خراسان کی طرف بھاگ گیا اور پرویز بن ہرمز تخت پر بیٹھ گیا۔ اور
روم لشکر کو بہت اکرام و تحائف کے ساتھ واپس کیا پھر اس کے پاس اس قدر مال جمع ہو
گیا کہ کسی کے پاس نہ تھا گیارہ ہزار لونڈی چھ ہزار خادم تین ہزار عورت بیس ہزار پانسو گھوڑے
پاس رکھتا تھا اُس کی سواری کے وقت دو سو آدمی خوشبو لیکر حاضر رہتا تھا اور ایک ہزار
چھڑکاؤ کرتا تھا۔ کہ گرد نہ اُٹھے۔ فرہاد کی معشوقہ شیریں کے ساتھ نکاح کر لیا۔ اُس کے قصہ
میں لوگوں نے کتابیں تالیف کی ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے پرویز کو اسلام کی
دعوت کا خط لکھا اور دحیہ کلبی کے ہاتھ بھیجا پرویز نے یہہ خط پھاڑ ڈالا آنحضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم نے بد دعا کی کہ اے اللہ اُسکے ملک کو پھاڑ ڈال پرویز نے یمن کے پادشاہ
باذان کو خط لکھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو مار ڈالے باذان نے آپ کے قتل کے
لیے مدینہ میں ایک آدمی بھیجا کہ جب وہ آدمی آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس پہنچا تو
آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے خبر دی کہ پرویز کو اُس کی اولاد نے مار ڈالا ہے پس یہہ
آدمی پریشان ہو کر واپس گیا پس اس معجزہ کو دیکھکر باذان مذکور یمن کا بادشاہ مسلمان ہو گیا
پرویز پہلے اچھا تھا پھر اُس نے ظلم پر کمر باندھی اکابروں کو حقیر جاننے لگا۔ زاذان نام شخص
جیلخانہ کا داروغہ اُس سے خفا ہو کر چھتیس ہزار قیدی لیکر پرویز کے گھر پر جا پڑا پرویز بھاگ گیا۔
اور تلاش کر کے اُس کو گھر میں پایا اور قید کر دیا اور اُس کے بیٹے شیرویہ بن پرویز کو تخت پر بٹھا دیا
سب خاص و عام نے شیرویہ کی اطاعت کر لی شیرویہ اور پرویز میں خط خطوط صفائی بابت آتے
جاتے رہے۔ آخر شیرویہ نے کہا کہ اگر میں تجھکو مار ڈالوں تو کچھ نئی بات نہیں کیونکہ تو نے بھی
اپنے باپ کو مار ڈالا تھا۔ پرویز کے اور شیرویہ کے سوا اٹھارہ بیٹے تھے شیرویہ نے سب کو
قتل کر ڈالا اور باپ کو بھی قتل کر ڈالا پرویز نے اڑتیس برس سلطنت کی شیرویہ شکل کا مکروہ

تہا۔ اُسکے اور بہائی خوبصورت تہے جب اوسنے اپنے باپ پرویز کو قتل کیا تو شیرین اسکی بیوی کو ملنا
چاہا شیرین نے انکار کیا شیرویہ نے اُسکو تنگ کیا اور اُسکو زنا کی تہمت لگا دی اور نیز کہا اگر تو میرا
کہنا نہ مانے گی تو میں تجہکو قتل کرڈالونگا۔ شیرین نے کہا میں اُسکو تین شرطوں پر قبول
کرتی ہوں ایک یہہ کہ جن لوگوں نے پرویز کو مارا ہے وہ میرے حوالے کیے جاویں میں انکو
مارڈالوں۔ دوسری شرط یہہ ہے کہ منبر پر کھڑے ہوکر میری برارت بیان کرو تیسری شرط یہہ ہے
کہ میں پرویز کی قبر پہ ہواؤں کیونکہ اسکی میرے پاس ایک امانت ہے اُسنے مجھسے عہد لیا
تہا کہ جب تو دوسرا خاوند کرے مجہکو میری امانت دیدینا شیرویہ نے یہہ سب شرطیں قبول
کرلیں۔ پس اُسنے پرویز کے قاتلوں کو قتل کرڈالا اور پرویز کی قبر پہ جاکر اُسکے گلے میں لپٹ
گئی۔ اور زہر بہرا نگینہ اُسکے ہاتھہ میں تہا اُسکو چاٹ کر فی الفور مرگئی۔ اور چونکہ شیرویہ روی المزاج
اور کثیر الامراض تہا۔ اور اُس کے باپ پرویز نے خزانے کی ایک دوا کی پڑیا پہ لکھہ رکہا تہا کہ یہہ
پڑیا جماع کے لیے بہت مفید اور مجرب ہے اور شیرویہ جماع کا بڑا حریص اور عاشق تہا اُس پڑیا
کا استعمال کیا پس فی الفور مرگیا۔ ابہی اٹہائیس برس کی عمر کو پہنچا اُس نے کل اٹہارہ مہینے
حکومت کی اس کے بعد اسکا بیٹا اردشیر بن شیرویہ سات برس کی عمر میں تخت نشین ہوا
ڈیڑہ برس اُسکی حکومت رہی پہر اُسکو شہریار نے قتل کرڈالا اور آپ بادشاہ بن بیٹہا۔ ایک دن
شکار کو نکلا چونکہ خاندان سلطنت سے نہ تہا ہمراہیوں نے اُسکو گہوڑے کے اوپر سے کہینچکر قتل
کرڈالا اور پاؤں میں رسی ڈالکر الٹا کہینچتے پہرے اس کے بعد بوران پرویز کی لڑکی حاکم
ہوئی اُس نے روم سے صلح کی اسکا برتاؤ اچہا تہا ایک سال چار ماہ حکومت کرکے یہہ بہی مرگئی اسکے
بعد جشنشدہ حاکم ہوا یہہ شخص پرویز کے چچا کی اولاد سے تہا۔ لیکن ملک کا تدبیر نہ کرسکا ایک ماہ
کے بعد مارا گیا پہر پرویز کی لڑکی آزرمیدخت حاکم ہوئی اسوقت فرخ ہرمز خراسان کا حاکم تہا فرخ نے
اس سے نکاح کرنا چاہا۔ یہہ خوبصورت لڑکی تہی۔ اُس نے نکاح کرنے سے انکار کیا۔ لیکن یہہ بات
ٹہیری کہ ایک رات کسی جگہہ اکٹہے ہوکر قضائے حاجت کریں جب فرخ آیا دربانوں سے کہکر مرڈا
ڈالا فرخ کے بیٹے رستم کو جب یہہ خبر پہونچی تو وہ اسپر لشکر لیکر آیا اور باپ کے عوض میں
اسکو مارڈالا اس لڑکی نے چھہ مہینے حکومت کی اس کے بعد ایک شخص کسریٰ نام بادشاہ بنا
یہہ شخص اردشیر کی اولاد سے تہا چند روز کے بعد یہہ بہی قتل کیا گیا اور اسکی جگہہ نوشیروان کی اولاد
سے فیروز نام بادشاہ ہوا اُسکا سر بڑا تہا اُس کے سر پر تاج رکہا گیا تو کہنے لگا تاج تنگ ہے لوگوں

نے اسبات کو بدفالی خیال کیا اور اُسکو مار ڈالا اور اُسکی جگہہ فیروز زاد خسرو حاکم ہوا۔ یہہ شخص بہی نوشیروان کی اولاد سے تہا تین ماہ تخت پر بیٹہا اُس کے بعد یزدجرد بن شہریار کو حاکم بنایا ضعیف آدمی تہا اسپر مخالفوں نے زور ڈالا اور اہل اسلام نے بہی اُس کے ساتہہ جہاد کیا اُن کے مقابلہ پر اسکا وزیر رستم جنگی دولاکہہ سپاہی پانچ ہزار ہاتہی جنگی لیکر آیا اور لشکر اسلام نے بہی تیاری کر دی اس لشکر کے سپاہ سالار حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ تہے جب دونوں لشکر مقابل ہوئے تو رستم نے خواب دیکہا کہ یزدجرد اپنے سارے لشکر کے ہتہیار جمع کر کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیتا ہے اور وہ حضرت عمر کو دیتے ہیں اور حضرت عمرؓ اپنے لشکر کو دیتے ہیں۔ اس خواب کو دیکہنے سے اُسکو اپنی شکست کا یقین ہو گیا۔ اور غمگین ہوا۔ اور جب لڑائی ہوئی بہاگ گیا۔ اور نہر عتیق میں گر پڑا ہلال بن علقمہ بہی اُسکے پیچہے نہر میں گہس گئے اور اُسکو باہر نکال کر قتل کر دیا رستم کا تاج ایک لاکہہ دینار کا تہا اس لڑائی میں رستم کے لشکر کا تیس ہزار آدمی مارا گیا۔ جب یزدجرد نے اس شکست کی خبر سنی تو وہ بہی اپنا تخت چہوڑ کر بہاگ گیا۔ اور اپنے خزانے چین کی طرف بہیجدیے پہر اہل اسلام نے اُسکو حضرت عثمان کے زمانہ میں جہاد کر کے قتل کر ڈالا یہہ فرس سے آخری پادشاہ تہا بیس برس کی عمر میں مارا گیا اور بہکام تمام ملک اہل اسلام کے ہاتہہ آگیا یہ واقعہ سنہ ۱۴ ہجری میں ہوا ہے فسبحان من لا یزال ملکہ ولا یحول

ذکر ملوک روم

یہ لوگ بنو اصفر کہلاتے ہیں انکے پادشاہوں کا لقب قیصر تہا جیسے فارس کے پادشاہوں کا کسری تہا انکو روم اس لیے کہتے کہ شہر رومیہ میں بستے تہے بعض نے کہا ہے انکو اسلیے روم کہتے ہیں کہ یہہ روم بن عیص بن اسحاق کی اولاد سے ہیں تین سو چہتر برس بعد موسی علیہ السلام کے پیدا ہوئے یہہ لوگ بت پرست تہے انکا پہلا پادشاہ بولوس ہے ساڑہے سات برس حاکم رہا پہر اغطش قیصر پادشاہ ہوا سب سے پہلے قیصر اُسنے کہلایا ہے یہ ماں کے پیٹ میں تہا کہ اسکی ماں مر گئی تہی اسکے شکم سے چیر کر نکالا گیا تہا۔ یہہ فخر کرتا تہا کہ مجہکو کسی ماں نے نہیں جنا اور یہہ خزائن ملوک اسکندریہ اور مقدونیہ کو رومیہ میں لے گیا بارہ برس کے بعد مصر وغیرہ پر غالب ہو گیا حضرت مسیح علیہ السلام کے ظہور کا یہی وقت ہے بیتالیس برس حاکم رہا اُسکے بعد طیباریوس حاکم ہوا بائیس برس حاکم رہا طبریہ شہر کو اُس نے بنایا ہے اور اسکا

نام اپنے سے نکالا ہے اُس کے بعد **غالبوس** بادشاہ بنا اور چار برس رہا اُس کے عہد میں حضرت
مسیح علیہ السلام آسمان پر اُٹھائے گئے بعد دوسو اٹھاون برس ملک سے حکومت رہا۔ پھر
طیاریس بادشاہ بن گیا۔ پھر فلوانوس حاکم ہوا اور چودہ برس حکومت کی اُس کے بعد
ساسالوس بادشاہ ہوا اور دس برس رہا پھر **طیطوس** قائم ہوا اور سات برس حکومت
کی اُس نے بنی اسرائیل کو قید کر لیا۔ اور غلام بنا کر فروخت کیا اور بیت المقدس کو ویران
کر دیا پہلے اُسکو بخت نصر نے ویران کیا تھا پھر آباد ہوا دوسری بار اُس نے ویران کر دیا جیسے پہلو
بہی ذکر ہوا ہے اُس کے بعد **ذوطینوس** حاکم ہوا اور پندرہ برس حکومت کی یہہ یہود
اور نصاری کا بڑا دشمن تھا۔ انکو جہاں پاتا تھا قتل کر ڈالتا تھا۔ اُس کے بعد ناروس
بادشاہ بنا ایک برس رہا اُس کے **ازدیانوس** بادشاہ ہوا اکیس ۲۱ برس حکومت کی پھر مرض
جذام میں مبتلا ہو کر مر گیا اس کے عہد میں جالینوس حکیم ہوا اُس نے سو کتاب کے قریب کتب
تالیف کیں حاذق طبیب تھا صقالیہ میں جا کر مر گیا۔ اُس کے بعد ترانانوس تخت پر بیٹھا۔
تینتیس ۳۳ برس حکومت کی پھر **مرقوس** ہوا انیس برس حاکم رہا پھر **فردوس** نے تیرہ برس حکومت
کی پھر اپنا گلا گھونٹ کر خود ہی مر گیا قوطنوس چھ ماہ حاکم رہا پھر سوریانوس نے اٹھارہ برس حکومت کی پھر
انطونیاوس سات برس حاکم رہا حران در میں مارا گیا پھر **مقدانوس** ایک برس حاکم رہا۔
اُسکو اُس کے غلاموں نے مار ڈالا پھر انطونیاوس ثانی ہوا چار برس حاکم رہا۔ پھر **سکندروس**
تیرہ برس حاکم رہا۔ پھر مکسلیلوس تین برس حاکم رہا یہ بہی نصاری کو قتل کرتا تھا پھر عوور**یانوس**
چھ ماہ حاکم رہا پھر مارا گیا۔ پھر **فیلبوس** ہوا اُس نے نصاری سے سلوک کیا پھر **وقیانوس**
ایک برس بادشاہ رہا اُس نے بت پرستی کو ترقی دی اپنے کو خدا کہلواتا تھا اور سجدہ کرواتا تھا۔
سات جوان اشراف رومی جنکا ذکر قرآن شریف کی سورہ کہف میں ہے اُنسے بہی سجدہ کرانا
چاہا مگر انہوں نے انکار کیا انکو آگ میں جلانے کا ارادہ کیا اس لیے وہ بیچارے ایک غار
میں جا چھپے اُن کے شہر کا نام افسوس تہا۔ پھر غالینوس تین برس حاکم ہوا پھر علیقوس اسکا بیٹا
حاکم ہوا۔ پھر **اوریانوس** مالک ہوا۔ سابورین ازدشیر نے اسکو قید کر کے بابل میں بھیجدیا
اس کے بعد غالینوس ثانی حاکم ہوا چھہ برس حاکم رہا پھر **تادونوس** ایک برس تک حاکم رہا۔ پھر
اردفلینوس ہوا چھ ماہ رہا اسپر بجلی گری مر گیا پھر طیطنوس چھہ ماہ رہا پھر فیلوریاس
دو مہینے رہا پھر **قروبوس** سات برس حاکم رہا ایک لڑائی میں مارا گیا پھر فلطیایونس حاکم ہوا اس نے حکم

دیا کہ نصاری کے گرجے گرا دیے جائیں اور انکے کتب خانے جلا دیے جائیں اور جم غفیر نصاری کو قتل کر ڈالا۔ اس کے عہد میں ایک قحط بہت سخت پڑا تہا۔ اکیس برس حاکم رہا پہر آخیر عمر تک معزول رہا روم کے پادشاہ یہانتک بت پرست تہے پہر وہ دین نصاری میں داخل ہو گئے ملوک رومیہ کی سلطنت چار سو ستاسی برس نو ماہ رہی۔

قسطنطین یہ شخص شہر رومیہ کو چہوڑ کر شہر بورنطا میں آبسا اور اُسکو بسایا اور بنایا اور اُسکا نام اپنے نام پر قسطنطینہ رکہا الملوک رومیہ سے سب سے پہلے یہ شخص نصرانی دین میں آیا ہے اُس کے بعد اور خواص عوام بھی دیکہا دیکہی اس دین مین آگئے اسکو خواب آیا تہا کہ ایک قلعہ مضبوط بنانا چاہیے جہاں استنبول ہے اس جگہہ کو اُس نے اس قلعے کے لیے پسند کیا اور بنایا پہلے یہ ایک غیر آباد مثلث جزیرہ سلیمان کا شکار گاہ تہا عیسیٰ کا بھی یہاں سے گذر ہوا اور دعا کی تہی سنہ پانچہزار آٹھ سو برس ہبوط آدم علیہ السلام میں اس کی بنا پڑی پہر قسطنطین نے شہر بعلبک بنایا پہر انطاکیہ بنایا قسطنطین کے بعد اسکا ملک کے سکے تین بیٹوں میں بٹ گیا۔ ان سب پر اُسکا بیٹا قسطس حکمرانی کرتا تہا۔ اُس نے بہت سے گرجا بنائے ملت نصرانی کو خوب مضبوط کیا پہر قسطنطین کا ملک اسکی اولاد کے ہاتھ سے نکل گیا اور اسکے ملک کا مالک اُس کے چچا کا بیٹا المیانس پادشاہ ہو گیا اُس نے نصرانی دین کو چہوڑ کر بت پرستی کو اختیار کر لیا سابور بن اردشیر بابک کے زمانہ مین عراق پر چڑہائی کی اور لڑا کسی عرب کا اس کو تیر لگا زمین فارس میں مر گیا دو برس حکومت کی پہر یونیانوس حاکم ہوا اُسنے ملت نصرانی کو مضبوط کیا ایک سال حاکم رہا اسکے بعد ادلیس حاکم ہوا پہلے نصرانی مذہب پر تہا پہر اُس نے نصرانیت کو چہوڑ دیا ایک لڑائی میں مارا گیا اُس نے چودہ برس حکومت کی اور اصحاب کہف اُسکے زمانے میں جاگے اور شہر اقسس میں جو روم سے ہے)

اُسکے پہر ادتیانوس حاکم ہوا تین برس حاکم رہا پہر خرطیانوس ہوا تین برس رہا پہر تارذیوس ثانی حاکم ہوا بیس برس حکومت کی اُس کے زمانہ میں فارس نے روم پر چڑہائی کی پہر مرقیانوس سات برس حاکم رہا پہر نیطیس ایک برس حکمران رہا۔ پہر الیون نے اٹھارہ برس حکومت کی۔ پہر لاون ہوا اور سترہ برس سلطنت کی۔ پہر اسطینوس ستائیس برس حاکم ہوا اور اُس کے عہد میں کال سخت پڑا۔ پہر تولسیطنوس نو برس حکمران رہا۔ پہر تولسیطنوس ثانی حاکم ہوا اڑتیس برس حاکم رہا اُس کے عہد میں روم و فارس میں بہت لڑائیں ہوئیں۔ پہر مورنقیس بیس برس تخت پر بیٹہا اُسنے کسریٰ پرویز کو بہرام چوبین پر فتح دلائی جیسے بیان ہو چکا ہے اُس کے بعد طبر یوس ہوا تین برس

رہا پہر ماریقوس ہوا آٹھ برس حکومت کی پھر برقوس ہوا بارہ برس رہا پھر قوقاؤس ہوا آٹھ برس رہا پھر
ہرقل پادشاہ ہوا اُسکو اٹھارہ برس ہوئے تہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اُسکو خط پہونچا۔
(اسلام کی پانچویں کتاب میں وہ خط منقول ہے) قریب تہا کہ اسلام لاوے مگر قوم کے بگڑنے اور ملک
کے ہاتھ سے نکل جانے کے خوف سے اسلام لانے سے باز رہا لیکن یہ جانتا تہا کہ آنحضرت صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم سچے پیغمبر ہیں جیسے حدیث بخاری سے ثابت ہوتا ہے جب مرا تو اسکا بیٹا قیصر تخت پر بیٹہا
یہ زمانہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ میں تہا حضرت ابوعبیدہ وخالد بن ولید وغیرہ رضی اللہ تعالی عنہم اس سے
لڑے بلاد شام کو فتح کر لیا۔ پھر موزق بن ہرقل پادشاہ ہوا یہ حضرت عثمان وعلی ومعاویہ رضی
اللہ عنہم کے زمانے میں تہا۔ پہر قلیط بن موزق تخت پر بیٹہا یہ شخص حضرت معاویہ کے اخیر زمانہ
میں تہا عبدالملک بن مروان کے زمانہ تک رہا پہر الیون ہوا حضرت عمر بن عبدالعزیز کے زمانہ
تک رہا مسلمانوں نے اس سے خشکی وتری میں جہاد کیا اسکے بعد جرجین جو اسی سلطنت کے
خاندان سے تہا بادشاہ ہوا اُسنے انیس برس حکومت کی اُس کے بعد قسطنطین بن الیون حاکم
ہوا یہ سفاح اور ابی جعفر منصور کے زمانہ میں تہا پہر الیون بن قسطنطین ہوا یہ ہارون الرشید کے زمانہ
میں تہا اسکی ماں اسکو تدبیر شاہی میں شریک تہی اس کے بعد نقفور بیٹہا ہارون الرشید سے
پہلے عہد کیا پہر توڑ ڈالا ہارون رشید نے اسپر چڑہائی کی اور اُسپر فتح پائی پہر اُسکا بیٹا استبراق
حاکم ہوا یہ محمد امین کے زمانہ میں تہا اسپر قسطنطین بن قلقط غالب ہوا۔ یہہ زمانہ مامون میں تہا۔
پہر نوفیل مقرر ہوا معتصم نے اسپر جہاد کیا پہر میخائیل بن نوفیل حاکم ہوا یہ زمانہ واثق اور
متوکل ومستعین میں تہا۔ پہر نوفیل بن میخائیل مالک ہوا اُس کے بعد شبیل صقلی
ہوا یہ سلطنت کے خاندان سے نہیں تہا۔ یہہ معتز ومہدی کے زمانہ میں تہا۔ پہر الیون بن شبیل
حاکم ہوا یہ خلافت معتضد میں تہا۔ پہر اُسکا بیٹا اسکندروس قائم ہوا یہہ لائق نہ تہا معزول کیا
گیا اسکی جگہہ لاوی بن الیون حاکم ہوا یہ خلیفہ مقتدر کے زمانہ تک تہا ایک چہوٹا لڑکا چہوڑکر مر گیا
اس لڑکے کا نام قسطنطین تہا۔ یہ زمانہ مقتفی تک تہا یہہ سب شاہان روم اہل اسلام کے باج گذار
تھے۔

ذکر ملوک عرب قبل از اسلام

عرب کے حصہ یمن میں سب سے پہلے قحطان بن عابر بن شالخ بن قینان بن ارفخشد بن سام
بن نوح علیہ السلام آیا ۔ عرب کی سلطنت اسی کی اولاد میں رہی اور اسلام کے ظہور کے وقت خاندان
عدنان میں سلطنت آگئی یہ بہی عرب کا ایک بڑا خاندان اور قبیلہ ہے قریش اسی کی طرف منسوب
ہیں قحطان کے بعد اُسکا بیٹا یعرب پادشاہ ہوا سب سے پہلے عربی زبان اسی نے بولی ہے
پہر اُسکا بیٹا یشجب حاکم ہوا پہر اُسکا بیٹا عبد شمس حاکم رہا اُسکو سبا بہی کہتے ہیں زمین مارب
میں اُس نے ایک سد بنائی تہی ۔ اُس سے ستر نہریں نکلی ہیں ۔ پہر اسکا بیٹا حمیر مالک ہوا ۔ غرض قحطان
کی اولاد اسیطرح نسلاً بعد نسل چلی آئی یہانتک کہ اسی سلسلہ سلطنت سے بلقیس بنت شرحبیل بن
مالک حاکم ہوئی اور بیس برس حکومت کی ۔ پہر حضرت سلیمان علیہ السلام کے نکاح میں آئی ۔ اسی
خاندان سے پہر یوسف ذو نواس حاکم ہوا یہ یہودی مذہب رکہتا تہا مسیحی دین مٹاتا تہا ۔ جو شخص ملت
یہودی میں داخل نہیں ہوتا تہا اُسکو آگ کی خندق میں ڈالدیتا تہا ۔ اس لیے اُسکو صاحب
اخدود کہتے ہیں پہر ذو جدن مالک ہوا اس خاندان سلطنت سے یہہ آخری بادشاہ تہا دو ہزار بیس
برس تک اُس کے خاندان میں حکومت رہی اور اس مدت میں چھبیس پادشاہ ہوئے پہر یمن میں چار
حبشیوں اور آٹھ پارسیوں نے حکومت کی پہر اسلام آیا ۔ اور اہل یمن مسلمان ہوگئے ۔
ملوک حیرہ بہی عرب کی زمین ہے جسکا ذکر احادیث میں ہے انمیں میں اول پادشاہ مالک بن
فہم ہوا ہے یہ شخص بہی یعرب بن قحطان کی اولاد سے ہے یہہ شخص کا سب سے پہلے ہوا ہے یہان
تک کہ اسلام کے وقت میں منذر بن نعمان بن مالک پادشاہ ہوا اور حضرت خالد بن ولید
نے حیرہ کو فتح کر لیا ۔

ملوک غسان

یہ لوگ عرب پر جو شام میں مالک تہے حکام روم کی طرف سے عامل تہے ان میں سے پہلا بادشاہ
جفنہ بن عمر تہا یہہ بہی قحطان کی اولاد سے تہا ۔ اور اُنکے پچہلا بادشاہ جبلہ بن ایہم تہا ۔ جو اہل
اسلام سے کئی لڑائیاں کرکے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں مسلمان ہوگیا ۔ اور کچہہ عرصہ
کے بعد پہر مرتد ہوگیا ۔ اُس کے مرتد ہونے کا قصہ ہم اسلام کی پانچویں کتاب میں لکہہ چکے

ہیں ملوک غسان کی حکومت چارسو یا چھ سو برس رہی۔
ملوک جرہم جرہم دو قسم ہیں ایک عاد کے زمانہ میں ہوئے ہیں یہ بہی عرب ہیں انکو عرب بادیہ کہتے ہیں انکی تاریخ کچھ نہیں ملتی بلکہ اکثر عرب کے ملوک کی ہم تک مفصل اور متصل تاریخ نہیں ملتی جیسے ملوک فارس اور روم وغیرہ کی ملتی ہے۔ دوسرا جرہم ثانی ہے کہ قحطان کا بیٹا یعرب یمن کا بادشاہ ہوا اور اسکا دوسرا بیٹا جرہم حجاز کا بادشاہ ہوا حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے اسی جرہم کے قبیلہ مین نکاح کیا اور اپنی عبرانی زبان چھوڑ کر جرہم سے عربی زبان سیکھی اسیواسطے حضرت اسمٰعیل کی اولاد کو عرب مستعربہ کہتے ہیں عرب کے بادشاہوں سے ایک عمر بن لحی نام بھی بادشاہ ہوا ہے کعبہ میں بت اُسی نے پہلے رکھے اقسام شرک کو پھیلایا اور عرب کو بتوں کا پوجاری بنایا عرب کے تین نسب ہیں ایک عدنان حضرت اسماعیل کی اولا ہے اس نسب کو ہم مفصل طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی نسب میں بیان کریں گے دوسرا قحطان جسکا ذکر ہو چکا ہے تیسرا خزاعہ۔ لیکن اعلی جد اُسکا بھی قحطان ہی ہے اس لیے اُسکے ذکر کی ضرورت نہین۔
ملوک عاد منجملہ عرب کے بادشاہوں کے ایک یہ قوم بہی صاحب حکومت تہی عاد بن عوص بن سام بن نوح علیہ السلام عاد ایک جبار و سرکش بے رحم آدمی تہا ایک ہزار دوسو برس زندہ رہا اپنی اولاد کے چار ہزار آدمی کو دیکھکر مرا ہزار عورت کنواری سے نکاح کیا۔ قرآن شریف میں جہاں قوم عاد کا ذکر ہے اُس سے یہی لوگ مراد ہیں یہہ بڑے مضبوط اور سخت تہے اور بڑے عقیل تہے بڑی عمر تک زندہ رہتے تہے۔ دوسو برس میں صرف انکا بچہ بالغ ہی ہوتا تہا کہجور کے پیڑوں کی طرح اونچے تہے بڑی مضبوط عمارات بناتے تہے اُنکے شہر یمن کے قریب عمان سے حضرموت تک تہے اس قطعہ کو بلاد احقاف بہی کہتے ہیں سورت احقاف نام جو سورت قرآن میں ہے اسی قوم کے ذکر کے لحاظ سے ہے نوح علیہ السلام کے بعد سب سے پہلے یہی لوگ زمین کے مالک ہوئے عاد قمر کو پوجتا تہا۔ اُس کے بعد اُسکا بیٹا **شدید** نام بادشاہ ہوا اور تمام جہان پر غالب ہوگیا پانسو برس تک حکمران رہا پہر اُسکا بہائی **شداد** بن عاد بادشاہ ہوا۔ اُس نے بہی تمام دنیا کی بادشاہی کی اور تمام بادشاہ زمین اس سے دبنے لگے ملک فارس کا بادشاہ بیوراسپ جسکو ضحاک بہی کہتے ہیں اسکا عامل تہا یمن ہند تک پہنچا بڑی لڑائیاں ہوئیں۔ ہود علیہ السلام جو انکی قوم سے تہے اُنکو خدا تعالی کی توحید و عبادت کی طرف بلایا اُس نے آپ کے ہدایت اور نبوت کو نہ مانا اور تکبر کیا اور کفر پر جما رہا اس نے جنت کی تعریف سنکر جنت کے نمونے پر ایک شہر بنایا بیوراسپ کی معرفت اطراف سے اسکی

عمارات کا سامان منگایا۔ اس عمارات اور باغ کو ارم کہتے ہیں جب وہ بن چکا اور وہ اُس کے دیکھنے کو اسکے دروازے پر پہنچا تو آسمان سے چنگاڑیں برسے پس اُسکے ساتھہ تمام اسکا لشکر مر گیا۔ اور شہر خالی پڑا رہا اُسکے جنت کے قصے کو بعض موضوع بھی کہتے ہیں۔ غرض نوسو برس زندہ رہا اُس کے بعد اسکا بیٹا مرشد حضر موت ہوا۔

ذکر ملوک مصر آدم علیہ السلام کے بیٹے قابیل کی اولاد جب آدم علیہ السلام کے اور لڑکوں کی اولاد پر غالب ہو گئی تو نقراوش بن مصرائم بن مرکائیل بن رویل بن عریاب بن آدم علیہ السلام کچھہ اوپر ستر آدمی لیکر علیحدہ بسنے کی نیت سے نیل کے کنارے پر آکر اتر پڑا اور مصرائم کے نام پر مصر شہر آباد کیا۔ نقراوش بادشاہ بڑا سخت آدمی تھا جوگی پن اور طلسمات کا ماہر تھا اُس نے کالے پتھر کے دو بت بنا کر شہر کے درمیان کھڑے کیے جو کوئی چور آتا اُنکو ناچار اُن بتوں کے درمیان سے نکلنا پڑتا۔ وہ دونو بت اُس کو پکڑ لیتے تھے اور طلسمات کے ذریعہ سے تمام روئے زمین کے بادشاہوں پر غالب ہو گیا پھر اُسکا بیٹا **نقاوش** بادشاہ ہوا یہ بھی علوم مذکورہ میں باپ جیسا ماہر تھا مصر میں ایک باغ بنایا اور ایسے شہر تیار کیے جو اُن کے دیکھنے والوں کی عقل حیران ہوتی تھی طوفان نوح علیہ السلام میں یہہ سب چیزیں ریت میں دب گئیں اور تمام طلسمات خاک میں مل گئے۔ اُس نے نوسو برس زندگی پائی اُسکے بعد اُسکا بھائی مصرائم بن نقراوش بادشاہ ہوا یہہ بھی باپ کے عادات پر تھا۔ اُسنے ایک ایسا درخت لگایا تھا جس سے سب طرح کے میوے نکلتے تھے ایک دفعہ اُس نے جادو سے اپنے مُنہ کو ایسا روشن کیا کہ کوئی اُسکو دیکھہ نہ سکتا تھا پس کہنے لگا کہ میں خدا ہوں۔ پھر اپنے خاندان سے عیقام نام آدمی کو تخت پر خلیفہ کر کے بیس برس غائب ہو گیا تھا اور پھر نہیں آیا۔ اسکے بعد عیقام پھر کچھہ مدت حاکم رہا اور ادریس علیہ السلام اسی کے زمانہ میں آسمان پر اُٹھائے گئے تھے پھر اسکا بیٹا عریاق بادشاہ ہوا اُسکو شکار کا بڑا شوق تھا۔ ہاروت ماروت اسی کے زمانہ میں تھے۔ یہ شخص بڑا فاسق تھا جادوگری سے لوگوں کی عورتوں کو چھین لیتا تھا لیکن اُسکو بھی ایک عورت استاد ملی کہ ایک حیلہ سے اُسکو زہر دیکر مار ڈالا پھر نقاوش بادشاہ مذکور کا بیٹا لوجیم بادشاہ ہوا اور باپ کا تاج سر پر رکھا یہ رعیت پر مہربانی کرتا تھا اُس کے زمانے میں غربان وغرانیق اس کثرت سے پیدا ہوئے کہ تمام کھیتیاں کھا گئے اُس نے شہر اسوس کے چاروں کونوں میں تانبے کے منارے کھڑے کیے ہر منار پر ایک کوے کی شکل بنائی اور ہر کوے کے منہ میں ایک سانپ بنایا جو اُس کوے پر لپٹا ہوا

نظر آتا تہا۔ اس عمل سے پہر کوئی پرندہ نظر نہ آیا اور کھیتیاں اچھی ہونے لگیں یہ منارے نوح علیہ
السلام کے طوفان کے وقت میں گر گئے۔ پہر حصیلم پادشاہ ہوا۔ پہر ہوصال ہوا اُس نے
دو شہر بنائے ایک مشرق میں وہاں ایک بت بنایا جو سورج کے ساتھ نکلتا اور غروب ہوتا
تہا دوسرا مغرب میں بہی اسیطرح ایک شہر بنایا نوح علیہ السلام اسی کے زمانہ میں پیدا ہوئے
تہے اُسکے بیس بیٹے تہے ہر ایک کے پاس ایک بڑا کاہن رہتا تہا یہ شخص بہی ستارہ پرست
تہا پہر غائب ہوگیا سات برس غائب رہا اُسکے بیٹے اپنے اپنے ملک میں حکومت کرتے رہے پہر اُن میں باہم
نزاع ہوئی رؤسا وقت نے مشورہ کرکے تدرسان کو جو سب سے بڑا تہا پادشاہ کر دیا یہ بہی باپ
دادا کی آئین پہ ہوا پہر اُسکا بہائی شمرود تخت پر بیٹہا ایک سو ساٹھ برس حکومت کی جاہل
ستارہ پرست تہا پہر اُسکا بیٹا شریاق پیدا ہوا اُس کے زمانہ میں کئی چیزیں ایجاد ہوئیں شہر کے
ہر دروازے پر ایک تانبے کی بطخ بنا کر رکھی گئی جو کوئی مسافر آتا تہا وہ آواز کر دیتی تہی مسافر
پکڑا جاتا تہا پہر اُسکا بیٹا شہلوق پادشاہ ہوا اُس نے قبہ بنایا اُس کے سات دروازے رکھے ہر
دروازے پر ایک صورت بنائی جب دو جہگڑالو اُس کے پاس آتے وہ ظالم کو پکڑ لیتی۔ پہر اُسکا بیٹا
سُوریدہ تخت نشین ہوا اُس نے بہی عجیب غریب اشیا پیدا کیں بڑی مضبوط عمارات بنائیں۔
طلسمات تیار کیے جنکا ذکر تاریخ کی بڑی کتب میں موجود ہے۔ پہر اُسکے پیچہے ہرجیب پادشاہ
ہوا اُس نے بہی عمارت کی طرف توجہ رکہی پہر اُسکے بعد اُسکا بیٹا مناوس تخت پہ بیٹہا یہ بہت
بڑا آدمی اور خونریز تہا لوگوں کی عورتوں کو چہین کر جبراً زنا کرتا تہا۔ باپ دادے کے خزانے
نکالکر چاندی سونے کے مکان بنائے اُن میں کنکروں کی جگہہ جواہر ڈالے جو اُسکا کہنا نہیں
مانتا تہا اُس کو آگ میں جلاتا تہا کچہہ اوپر ستر برس کی عمر میں مرگیا پہر اُسکا بیٹا افروش پادشاہ
ہوا۔ یہہ عادل تہا وسط شہر میں ایک بہت اونچا منارہ بنایا اُسپر انسان کی شکل بنائی جو رات
دن کے اوقات میں گہڑی کا کام دیتی تہی ایسی اور بہی بہت عجیب چیزیں بنائیں اُسکی
تین سو عورت تہی مگر اولاد کسی سے نہ ہوئی نہ کوئی بہائی رہا اس لیے خاندان سلطنت سے ایک
اور شخص ارمالینوس نام کو رعایا نے پادشاہ بنایا پہر اُسکی جگہہ فرعان تخت نشین ہوا۔ اُس نے
وہ وہ ظلم و فساد کیے جو پہلوں نے ہی نہیں کیے تہے اُس کے عہد میں ایک بڑا قحط ہوگیا۔
نوح علیہ السلام کا طوفان اُسی کے زمانہ میں ہوا ہے اُس نے بابل شہر کے حاکم کو لکہا کہ
نوح علیہ السلام کو قتل کر ڈالے جب طوفان آیا تو فرعان نشے میں تہا چاہا کہ کہیں مضبوط عمارت

میں جا گھسے مگر ناگاہ سر پر پانی چڑھ گیا۔ اور ڈوبکر فنا ہوگیا۔ یہ بادشاہ جب مرتے تھے اُنکے خزانے ساتھ دفن کیے جاتے تھے۔

ذکر ملوک مصر بعد طوفان

طوفان کے بعد نوح علیہ السّلام کی اولاد سے ہی ایک شخص مصرائم پیدا ہوا اُس ہی کے نام سے مصر شہر بنایا گیا۔ یعنے مصرائم بن بیصر بن حام بن نوح علیہ السّلام اور وہ مصر کا بادشاہ ہوا مومن آدمی تھا۔ سات سو برس زندہ رہا پھر اپنے بیٹے قبیطم کو اپنا ولیعہد کر گیا۔ قبطی قوم اسی کی طرف منسوب ہے اور زبان قبطی کا موجد بھی یہی ہے چار برس حکومت کی عجائب تھیا پیدا کیں۔ اُس کے بعد اُسکا بیٹا قفط ریم بادشاہ ہوا۔ یہہ متکبر تھا اُس نے بھی نئی نئی چیزوں ایجاد کیں یہ شہر بسائے کہتے ہیں طوفان کے بعد شرک اور بت پرستی اسی کے زمانہ میں ظاہر ہوئی قوم عاد اسی کے زمانہ میں ریح سے ہلاک ہوئے چار سو اسی برس جیا پھر اُسکا بیٹا بودسیر حاکم ہوا یہہ بھی ظالم اور جوگی تھا تمام ملوک اس کے تابع ہوگئے صنعتیں ایجاد کیں۔ پھر اسکا بیٹا علویم ہوا یہہ بھی باپ کی طرح پر تھا کہتے ہیں کہ سولی کا طریق اسی نے نکالا ہے۔ اور بارہ ہزار عجوبہ اور طلسم ایجاد کیے پھر اسکا بیٹا شداد تخت نشین ہوا۔ یہہ بھی باپ دادے کے طریق پہ تھا گھوڑے پر سوار ہو کر شکار کو گیا۔ ایک گڑھے میں گر کر مر گیا۔ چار سو چالیس ۴۴۰ برس کی عمر ہوئی اُسکے بعد اُسکا بیٹا منقادش بادشاہ ہوا شہر منف اسی کا بنایا ہوا ہے خزانے دولت بہت جمع کیے۔ ایک صورت بنائی جو زانیہ عورت یا زانی مرد وہاں سے گذرتا تھا وہ صورت اُسکا پتہ دے دیتی تھی اکاون برس جیا پھر اُسکا بیٹا مناوش حاکم ہوا یہ حکیم تھا۔ اور حکماء کا قدردان تھا گائے کو پہلے اسی نے پوجا ہے قمطیر نام شہر اُسیکا بنایا ہوا ہے اس میں ایک قبہ بنایا بادل کی طرح وہ گرمی سردی میں مینہ برساتا تھا۔ اس کے بعد اشمون بادشاہ ہوا۔ پھر اُسکا بیٹا منافیوس بیٹھا کچھ اوپر چالیس برس کی عمر میں مر گیا پھر اُسکا بیٹا الملک بادشاہ ہوا اُس نے ساٹھ برس حکومت کی پھر اُسکا بیٹا مرقورہ تخت پر بیٹھا۔ پہلے درندوں پر یہی سوار ہوا ہے قریبًا تین ۳ برس حکومت کی پھر اسکا بیٹا بلاطس بادشاہ ہوا تیرہ برس حاکم رہا۔ چیچک سے مر گیا اسپر قبطیہ کا سلسلہ ختم ہوا۔ اور ملک ٹریب نام ایک شخص کے ہاتھ چلا گیا پھر اُسکی بیٹی تدرورہ حاکم ہوئی پینتیس برس حکومت کی پھر اُسکا بھائی اقلیموں بادشاہ ہوا اُس کے زمانہ میں شہر دمیاط بنا نوّے برس حاکم رہا پھر اُسکا بیٹا

فرسون ہوا خوبصورت جوان تہا اُسنے کئی صنعتیں بنائیں پہر مرقونس ہوا پہر اُسکا بیٹا ایساد ہوا لعب ہو ہیں عمر صرف کی خزانہ تباہ کیا پہر اسکا بیٹا صا نام تخت پر بیٹہا اُسکے بعد اسکا بیٹا مالیق ہوا وہ موحد مُسلمان ہو گیا۔ پہر اُس کی جگہہ اسکا بیٹا خرمتیا پہلے موحد تہا۔ پہر بت پرست ہوا پہر اسکا بیٹا کلکن ہوا اُسکو حکیم ملوک کہتے تہے نمرود اسی کے زمانہ میں ہوا نمرود اُس سے لڑا آخر شکست کہا کر بہا گا۔ حالانکہ نمرود خود بھی متکبر اور جبار تہا۔ پہر اسکا بہائی مالیا بادشاہ ہوا۔ یہہ عیاش آدمی تھا ملک وزیر کے سپرد کردیا اُسکے ایک بیٹے نے اُس کو ماردیا اور خود بادشاہ بن گیا اسکا نام طوطیس تہا جبار اور جری اور مہیب آدمی تہا مصر میں جو سات فرعون ہوئے ہیں یہ سب سے پہلا فرعون ہے حضرت ابراہیم علیہ السّلام فارس سے جب نمرود کے خوف سے سارہ کو لیکر نکلے اور مصر میں آئے تو اُس فرعون ظالم نے چاہا کہ سارہ کو پکڑ لے اس وجہ سے کہ سارہ یوسف علیہ السلام سے بھی زیادہ حسینہ تھی لیکن وہ کافر سارہ پر قادر نہ ہوسکا۔ جب اُسنے بدی کا ارادہ کرتا تہا۔ تو اللہ اُسکو سخت عذاب میں پکڑ لیتا تہا پس اُسنے عاجز ہوکر انکی تعظیم کی اور ہاجرہ کو انکی خدمت میں دیا اور معتقد ہوگیا۔ یہہ قصہ تفسیروں میں مذکور ہے پہر ہاجرہ کو مکہ میں یہ شخص ہمیشہ غلہ بہیجتا رہا ستر برس اُس نے حکومت کی پہر اُس کی بیٹی حوریہ حاکمہ ہوئی پہر اُس کے چچا کی بیٹی زلیخا نام حاکمہ ہوئی۔ یہہ بڑی عقلمند عورت تہی رعیت پر ایک سال کا محصول معاف کردیا۔ اُسپر ایک شخص امین نام لشکر لیکر آیا اور مصر کا مالک ہوگیا۔ اور زلیخا بہاگ گئی اور زہر کہا کر مر گئی اور امین تخت پر بیٹھ گیا۔ یہہ بڑا ظالم تہا۔ بڑی خلقت کو مار ڈالا پہر اُسپر ولید بن دومع عمیلقی غالب ہوگیا۔ اور دور دراز تک مارتا ملتا پہونچا۔ پہلے اپنا نائب مصر پر بیٹھایا۔ اور آپ لڑتا رہا پہر خود تخت پر بیٹھ گیا۔ ایک سو بیس ۱۲۰ برس حکمران رہا پہر اُسکا بیٹا ریان تخت نشین ہوا یہہ ثانی فرعون ہے یہ باپ کی چال کو ناپسند کرتا تہا۔ ملوک پر نو لاکھ فوج لے کر نکلا ملوک نے جب اُسکی خبر سنی کوئی سرک گیا کوئی مطیع ہوگیا پس یہہ بہت ہی دور دراز کے ملوک تک پہنچا اور گیارہ برس تک اسی سفر میں رہا۔ جہاں کوئی نہ پہنچا تہا وہاں یہی پہنچا پہلے اُسکا وزیر قطفیر تہا۔ جو عزیز مصر کہلاتا تہا۔ اور جس نے یوسف علیہ السلام کو خرید کیا تہا۔ پہر اُس کی جگہہ یوسف علیہ السّلام وزیر ہوگئے اور آپکی صحبت کی برکت سے ریان اخیر عمر میں مسلمان ہوگیا اور یوسف علیہ السّلام کے زمانہ میں مرگیا۔ پہر اُسکی جگہہ اُسکا بیٹا دارم تخت پر بیٹہا جب تک یوسف علیہ السّلام رہے اچہا رہا اُنکے بعد بت پرست ہوگیا نیل میں ایک دفعہ کشتی میں بیٹھکر سیر

کر رہا تہا کشتی ڈوب گئی اور خود بہی ڈوب کر مر گیا۔ پہر اسکا بیٹا فرعون سعدان پادشاہ ہوا یہ باپ کی نسبت
سے اچہا تہا اُس کے زمانہ میں ایک طوفان آیا بعض شہر تباہ ہو گئے اُسکے بعد اسکا بیٹا
فرعون کاشم حاکم ہوا اُسکے زمانہ میں قبطے نے بنی اسرائیل کی شکایت کی اُس نے حکم دیا کہ بنی
اسرائیل کو مارو اور غلام بنا لو بنی اسرائیل پر ظلم کی بنیاد اسی نے ڈالی ہے۔ اُس کے زمانہ
میں ایک تنور بنایا گیا جس میں بے آگ کے گوشت بہون لیتے روٹی پکا لیتے تہے ایک ہانڈی تہی
جو بے آگ پک جاتی تہی ایک چہری تہی جب اُسکو لگا دیتے اسپر ہاتہ خود بخود آکر ذبح ہو جاتے
پہر اسکا بیٹا فرعون لاطیس تخت پر بیٹہا اُس نے بت پرستی کو ترقی دی۔ اور تکبر اور تجبر اختیار کیا لوگوں
کو حکم کیا کہ مجلس دربار میں تعظیم کے لیے سب کہڑے رہا کریں بنی اسرائیل کو غلام بنا لیا کہتے ہیں
انا ربکم الاعلے کا اُس نے دعوی کیا تہا۔ موسٰی علیہ الصلوۃ والسلام کے مقابلہ میں یہی فرعون
تہا اہل اثر اُسکا نام ولید بن مصعب بتلاتے ہیں پست قد دراز ریش بائیں آنکہ چہوٹی تہی پاؤں
سے لنگڑا تہا۔ بڑی عمر والا تہا تین قرن اُسکے سامنے گذرے چار سو برس حاکم رہا اس عرصہ
میں کبہی بیمار نہیں ہوا اور ساری عمر اسکی چہہ سو برس کی ہوئی ہے موسی ؑ نے اسکو چالیس برس
وعظ کیا اور معجزات دکہائے مگر ایمان نہ لایا آخر معہ لشکر کے دریا میں ڈوب گیا اُسکا قصہ قرآن
شریف میں کئی جگہہ آیا ہے اُس کے بعد جب کوئی مردوں سے لائق نہ رہا تو عورتوں نے مشورہ
کرکے ایک عورت دلوکا بنت زبار کو اپنے اوپر حاکمہ مقرر کیا۔ یہہ عورت تجربہ کار عقلمند تہی بڑی
ہوشیاری کے ساتھہ بیس برس حکومت کی شریف مردوں کی قلت یہانتک ہوئی کہ کوئی نکاح
کو نہیں ملتا تہا۔ آخر لاچار ہوکر عورتوں نے اپنے غلام آزاد کرکے اُنسے نکاح کر لیے۔ پہر ان
میں ایک شریف آدمی ودرکون بن بلوس نام اُگیا اُسکو پادشاہ بنا لیا جب وہ مر گیا اسکا بیٹا
بودس مدت تک حکمران رہا پہر اسکا بہائی لقاس حاکم رہا تین برس کے بعد مر گیا۔۔۔ پہر اسکا
بہائی مرینا ہوا وہ بہی مر گیا پہر اسکا بیٹا استمارس تخت پر بیٹہا چونکہ یہ ظالم نکلا مارا گیا اور
ایک شریف آدمی بلوطس تخت آرا ہوا یہہ چالیس برس حکومت کرکے مر گیا۔ پہر اسکا بہائی منا
پادشاہ ہوا اور چالیس برس رہا پہر اسکا بیٹا بولہ پادشاہ ہوا ایک سو بیس ۱۲۰ برس رہا پہر اسکا
بیٹا مرنیوس ایک زمانے تک رہا پہر اُسکا بہائی فرفورہ ساٹھ برس رہا۔ پہر اسکا بہائی نقاس ہوا
پہر اُسکا بیٹا قومس مدت تک حاکم رہا جب بخت نصر نے بیت المقدس کو لے لیا اور بنی اسرائیل
کو قید کر لیا تہا سہے بنی اسرائیل حضرت ارمیا علیہ السلام کو اسی ویرانہ جگہہ میں چہوڑ کر اسی

قومس کے پاس چلے آئے بخت نصر نے قومس سے بنی اسرائیل کو مانگا قومس نے دینے سے انکار کیا۔ اسپر بخت نصر نے قومس سے لڑائی کی اور قومس پر غالب آگیا۔ اور قومس مارا گیا اور تمام اہل مصر کو قید کر لیا اور تمام علاقہ مصر چالیس برس ویران رہا۔ پھر آباد ہوا۔ پھر روم و فارس کی اُسپر لڑائیاں اور جھگڑے ہوئے آخر روم نے لے لیا۔ یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے زمانہ کا واقعہ ہے اسوقت مصر کا حاکم روم ہرقل کی طرف سے منقوقس قبطہ تھا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حاطب بن بلتعہ کے ہاتھ ایک خط اُس کی طرف بھیجا۔ اور اسلام کی دعوت کی اس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بڑی تعظیم کی اور حاطب کے ہاتھ تحائف کیھبجے یہ خط اور اسکا جواب اسلام کی پانچویں کتاب میں درج ہے۔

ملوک بنی اسرائیل

یعقوب علیہ السّلام کی اولاد کو بنی اسرائیل کہتے ہیں یہ لوگ یعقوب علیہ السلام کے وقت سے بیت المقدس میں آباد رہے یوسف علیہ السّلام کے زمانہ میں مصر میں آگئے اور زمانہ دراز تک یہاں رہے جب موسی علیہ السّلام کا وقت آیا تو آپ فرعون کو ہلاک کر کے بنی اسرائیل پر متولی ہوئے۔ اُنکے بعد یوشع علیہ السلام اُنکے نبی اور حاکم ہوئے پھر اُنکے میں کوئی بادشاہ نہ تھا یہاں تک طالوت بادشاہ ہوا اسکے بعد داؤد علیہ السلام بادشاہ ہوئے اُن کے بعد سُلیمان علیہ السلام بادشاہ ہوئے اُنکے بعد انکا بیٹا رجعم بادشاہ ہوا اُس کے وقت میں ملک کا انتظام بگڑ گیا۔ بنی اسرائیل دو سبط اُس کے مطیع رہے۔ اور دس سبط اطاعت سے خارج ہو گئے اور خود مستقل بادشاہ بن گئے اُنکو ملوک الاسباط کہتے ہیں دوسو اکسٹھ برس تک یہی حال رہا پھر یہ لوگ فلسطین وغیرہ شام کے شہروں میں چلے آئے اور رجعم بیت المقدس میں سترہ برس تک حاکم رہا اُس کے بعد اسکا بیٹا افیا بادشاہ ہوا۔ اور تین برس حکومت کر کے مر گیا۔ پھر اُسکا بیٹا آسا بادشاہ ہوا۔ اور اکتالیس برس حاکم رہا۔ پھر اُسکا بیٹا یہوشافاط تخت پر بیٹھا بہت صالح مرد تھا علما بنی اسرائیل کی بڑی خاطر کرتا اُسپر دشمن ایک بڑی فوج لے کر آیا۔ لیکن دشمن کے لوگ آپس میں لڑمرے اور انکی فتح ہوئی۔ اور غنیمت کا مال اُنکے ہاتھ آیا پچیس برس حکومت کی۔ پھر اُنکے پیچھے انکا بیٹا یہورام آٹھ برس حکمران رہا۔ پھر فریا ہو دو برس حاکم رہا اُسکے بعد ملک بے سر رہا۔ پھر سلیمان علیہ السلام کی لونڈیوں سے ایک لونڈی عثلیا ہو نام بادشاہ ہوئی اُس نے بنی اسرائیل کو ایسا ڈھونڈ ڈھونڈ کر مارا کہ نفس تک

باقی نہ رکہا صرف ایک بچہ کہیں چھپا ہوا رہگیا یہ لڑکا فریا ہو پادشاہ مذکور کا لڑکا تہا۔ اُسکا نام یورش تہا۔ اس عورت نے سات برس حکومت کی اُس کے بعد لڑکا مذکور یورش پادشاہ ہوا اور چالیس برس حاکم رہا۔ پھر امصیا ہو حاکم ہوا انتیس برس حاکم رہا جب وہ مارا گیا تو عزیا ہو باون برس تک مالک رہا پھر اُس کا بیٹا یوتم والی ملک ہوا۔ یونس علیہ السلام اسی کے زمانہ میں ہوئے ہیں پھر اُسکا بیٹا احاز چھتیس برس مالک رہا اُس کے زمانہ میں شعیا علیہ السلام ہوئے ہیں پھر اُسکا بیٹا خرقیا ہو تخت نشین ہوا۔ یہہ اچھا با اقبال آدمی تہا۔ جہاں جاتا تہا فتح کے ساتھ واپس آتا تہا ملوک ہے باطا اس کے زمانہ میں ختم ہوگئے یہ ستر پادشاہ ہوئے ہیں سبکا مالک اُس کے ہاتھ آگیا اللہ تعالی نے اسکی شعیا علیہ السلام کی دعا سے پندرہ برس عمر اور بڑہا دی اور حکم دیا کہ بیاہ کر لے۔ پھر اُسکا بیٹا منشا پادشاہ ہوا۔ اسکے حالات اچھے نہیں تہے۔ پھر نیک اور توبہ تائب ہوگیا۔ پچپن برس حاکم رہا پھر اُسکا بیٹا یوشیا پادشاہ ہوا یہہ نیک آدمی تہا بیت المقدس کو آباد کیا اکتیس برس حاکم رہا۔ پھر اسکا بیٹا یہویاز حاکم ہوا مصر کے ایک فرعون نے اُس سے لڑائی کی اور اُسکو قید کر لیا۔ اور مصر میں مر گیا اُس نے تین برس حکومت کی اُس کے بعد اُسکا بہائی الیاقیم پادشاہ ہوا اُسکو چوتہا برس ہوا تہا کہ بخت نصر نے اُسپر فوج کشی کی۔ یہہ بہی لڑائی کے بعد مطیع ہوگیا اس لیے بخت نصر نے اُسکو قائم رکہا۔ لیکن پھر اُس کی اطاعت سے خارج ہوگیا اُس کے بعد اُسکا بیٹا یخنیتو پادشاہ ہوا بخت نصر نے اُسکو عراق میں پکڑ منگایا۔ اُس کے ساتھہ ایک جماعت علماء بنی اسرائیل کی ہمراہ گئی وہ بہی قید ہوگئی۔ اور یخنیتو قید میں مر گیا۔ جب یہہ پکڑا گیا تہا اپنے بیٹے صدقیا کو اپنی جگہہ بٹھا گیا تہا اُس زمانہ میں ارمیا ع تہے نو برس کے بعد یہہ بخت نصر سے پھر گیا پھر بخت نصر کا لشکر دوبارہ آیا اور صدقیا کو قید کر لیا۔ بنی اسرائیل قتل کیے گئے بیت المقدس کو ویران کر دیا یہہ شخص بنی اسرائیل سے آخر پادشاہ تہا۔ ہمیشہ کے لیے اللہ تعالی ہی کے لیے بادشاہی ہے۔

ملوک یونان

یونان نوح علیہ السلام کا پوتا تہا یعنی یونان بن یافث بن نوح علیہ السلام یہ ملوک اور حکماء یونان کے نام سے مشہور ہیں یہہ لوگ عقل میں سب سے بڑہے ہوئے تہے۔ تمام علوم منطق طبعی الٰہی ریاضی انہیں سے لیے گئے اُنکے ملوک کا کتب خانہ قبرس میں تہا۔ خلیفہ مامون نے منگا کر اسکا عربی میں ترجمہ کرایا وہی تراجم ابتک لوگوں کے ہاتھوں میں ہیں ان علوم کے عالم کو فیلسوف کہتے

ہیں (یعنے دوست حکمت) انکی سلطنت قدیم اور اعلیٰ درجہ کی سلطنت تہی یہان تک کہ روم اُسپر غالب ہو گئے
انکا پہلا بادشاہ فیلقوس بن مصر بن ہرمز بن ہردس بن منصور رومی بن لیطی بن یونان بن یافث
بن نوح علیہ السلام ہے دار السلطنت اُنکا شہر مقدونیہ تہا اُس نے سات برس حکومت کی پہر اسکا
بیٹا اسکندر بادشاہ ہوا اُس سے پہلے ملوک یونان ملوک فارس کے مطیع تہے ہر سال خراج بہیجتے تہے۔
جب سکندر مالک ہوا بدستور سابق دارا بن دارا مالک فارس نے اُس سے بہی خراج طلب کیا۔
اسکندر نے کہا وہ مرغی جو انڈے دیتی تہی مینے اسکو ذبح کر ڈالا ہے۔ اور یہہ کہکر شام پر چڑہائی
کی دارا مارا گیا اسکندر تمام فارس کا پادشاہ ہوگیا اور دارا کی لڑکی سے بیاہ کر لیا۔ وہاں سے ہند
کی طرف آیا یہاں کے ملوک کو پائمال کیا۔ اُسکا معلم ارسطاطالیس حکیم تہا۔ اسکندر کے بعد اسکا بیٹا
عابد ہوگیا اسکندر کا ملک ملوک طوائف اور ملوک یونان میں بٹ گیا اُن کے ہر ایک پادشاہ کو
بطلیموس کہتے ہیں یعنے لڑائی کے شیر یہ کل تیرہ بادشاہ ہوئے ہیں اُنمیں پہلا بطلیموس شنشوس
بن لاغوث ہے۔ بیس برس رہا پہر فیلوذفوس حاکم ہوا توریت عبرانی زبان سے یونانی زبان
میں اُسی کے لیے ہوئی ہے اُسنے یہود کو قید سے چہوڑایا۔ اور اڑتیس برس حاکم رہا۔ پہر اورانخطیس پادشاہ
ہوا پچیس برس حاکم رہا۔ پہر فیلوبطول ہوا سترہ برس حاکم رہا پہر افیفتوس ہوا اُس نے چوبیس
برس حکومت کی کتاب مجسطی اسی نے بنائی ہے علوم نجوم و فلک میں ماہر تہا۔ پہر فیلوضطول ہوا
پینتیس برس رہا۔ پہر اورانخطیس ہوا انتیس برس حکومت کی پہر سوطیر اہوا سولہ برس رہا پہر سدیہ الطبیر
ہوا نو برس رہا۔ پہر اسکندروس ہوا تین برس رہا پہر فیلوذفوس ثانی ہوا آٹھ برس حکومت کی
پہر سوسنوس ہوا انتیس برس رہا پہر اُس کی بیٹی قیلو نطورا حاکم ہوئی اُس نے بائیس برس حکومت
کی بڑی حلیمہ تہی علما و حکما کو ہمراہ رکہتی تہی طب وغیرہ اُس نے کتاب تالیف کی ہے۔ پہر اُس ملک
پر روم غالب ہو گئے۔ ملوک یونان اور اُنکے علوم مٹ گئے۔ مگر اسی قدر جو اب لوگوں کے ہاتہہ
میں ہیں باقی رہ گئے ہیں۔ [۱]

ملوک ہند

اہل ہند قدیم قوم ہے کیونکہ آدم علیہ السلام جنت سے ہند میں جزیرہ سراندیپ پر اوتارے
گئے تہے سب آدمی یہیں سے زمین کیں پہیلے ہیں اور بنی آدم کی پہلی ریاست یہی ہے۔ قنوج
جو ہند میں ایک نامی شہر ہے وہ قابیل نے بنایا ہے اُنکا پہلا پادشاہ برہمن اکبر نامی ہے اُسنے

[۱] اس ملک کا باقی حال ورثے سلطنت ... ہوگا

اطبا علما جمع کیے لوہے کی معدن سے لوہا نکالا۔ تلوار خنجر وغیرہ لڑائی کے آلات بنائے اُسکی اولاد ہرا
ہمہ کہلاتی ہے تین سو ساٹھہ برس حکومت کی پہر اُسکا بیٹا باہبور تخت پر بیٹہا اور باپ کی چال چلا
کہیل نرد اُسی کے زمانہ میں نکلی ہے پہر رامان پادشاہ ہوا اُس نے ملوک چین سے لڑائی کی۔ ڈیڑہ
سو برس رہا پہر فور پادشاہ ہوا تخت گاہ اُسکا قنوج تہا ایک سو چالیس برس رہا۔ پہر سکندر ہند میں آیا
اُس نے اُسکو شکست دی اور قتل کر کے قنوج پر قبضہ کر کے واپس چلا گیا۔ پہر دبشلیم پادشاہ ہوا۔
کلیلہ و منہ اُسی نے بنائی ہے جسکا ترجمہ ابن مقفع نے کیا ہے ایک سو بیس برس حاکم رہا پہر بلیت
حاکم ہوا۔ اُس کے زمانہ میں شطرنج نکلی ہے۔ یہہ اسی برس رہا پہر کورشن حاکم ہوا اُسنے ہند کے لیے
وقت کی مصلحت کے مطابق مذہب نکالا یہہ ایک سو بیس برس حاکم رہا اُسکے مرنے کے بعد
ہند کی رائے مختلف ہوگئی ہر ناحیہ کا رئیس و راجہ جدا ہو گیا۔ سندھ کا راجہ جدا کشمیر کا علیحدہ
اور قنوج کا علیحدہ اور سب سے پہلا راجہ جو دہلی پر تخت نشین ہوا ہے وہ جدہشتر پسر راجہ پانڈ کے تہا
بلکہ بعض کہتے ہیں طوفان نوح علیہ السلام کے بعد نوح کے بیٹے سام کی اولاد سے ملک ہند آباد ہوا ہے
قبل اسکے ہند میں کبھی آبادی نہیں ہوئی اور ہند کے راجوں کا سلسلہ اسی سے شروع ہوا ہے جیسے
نقشہ ذیل میں راجوں کا ذکر نسلاً بعد نسل درج ہے۔

نمبر	نام راجگان	دار الخلافہ	سنہ جلوس	نمبر	نام راجگان	دار الخلافہ	سنہ جلوس	نمبر	نام راجگان	دار الخلافہ	سنہ جلوس
١	راجہ پانڈو	[illegible][1]	٣٢٧ طوفانی	١٠	اودکرسین	دہلی	٦٦٤	١٩	سرتی	دہلی	١٢١٦
٢	جدہشتر	"	٣٦ پہلا سن	١١	سورسن	"	٧٤٤	٢٠	سدہاوی	"	١٢٨٦
٣	پرکشت بن ارجن بن پانڈو	"	٤٩ سنہ جدہشتر	١٢	سنونتھ	"	٨١٣	٢١	سترون جیتر	"	١٣٢٤
٤	جنمیجہ	"	١٨١	١٣	سیمی بجی	"	٨٨٢	٢٢	پہیکم	"	١٣٧٢
٥	تتانیک	"	٢٦٤	١٤	برچہل	"	٩٤٦	٢٣	بیدار کتھ	"	١٤١٨
٦	ادہمن	"	٣٥٤	١٥	سکھپال	"	١٠٠٩	٢٤	دسران	"	١٤٦٣
٧	جہاجی	"	٤٣٤	١٦	سنہر برتہو	"	١٠٦٠	٢٥	اودنی پال	"	١٥٠٨
٨	چترزتھ	"	٥٠٩	١٧	سوبج رتھ	"	١١٠٢	٢٦	دبی دہیر	"	١
٩	دہشت اودن	"	٥٨٥	١٨	بھوبت	"	١١٤٠	٢٧	دنڈپان	"	١٥٥٩

[1] اسکا نام ہستنا پور تہا پہر اندرپت ہوا پہر دہلی پڑ گیا۔

سن جلوس	دار الحکومت	نام راجگان معہ القاب	نمبر شمار	سن جلوس	دار الحکومت	نام راجگان معہ القاب	نمبر شمار	سن جلوس	دار الحکومت	نام راجگان معہ القاب	نمبر شمار
۹۴۰ ب ۸۸۳ ع ۲۷۵ ھ	دہلی	جیپال	۱۲۷	۶۵۵ ب ۶۰۲ ع	دہلی	ہرسنگھ	۱۱۲	۴۸۰ ب ۴۳۰ ع	دہلی	گوپال پریم	۹۷
۹۵۸ ب ۹۰۱ ع ۲۸۹ ھ	"	کنورپال	۱۲۸	۶۶۸ ب ۶۱۱ ع	"	جیون سنگھ	۱۱۳	۴۹۶ ب ۴۳۹ ع		دی سین	۹۸
۹۹۳ ب ۹۳۶ ع ۳۲۴ ھ	"	انگپال	۱۲۹	۷۱۳ ب ۶۵۶ ع ۳۶ ھ	"	انگپال	۱۱۴	۵۰۳ ب ۴۴۶ ع	"	بلاول سین	۹۹
۱۰۰۰ ب ۹۴۳ ع ۳۳۲ ھ	"	بجے پال	۱۳۰	۷۱۶ ب ۶۵۹ ع ۳۹ ھ	"	باسدیو	۱۱۵	۵۲۱ ب ۴۶۴ ع	۰	کنور سین	۱۰۰
۱۰۳۹ ب ۹۸۲ ع ۳۷۲ ھ	"	مہی پال	۱۳۱	۷۳۳ ب ۶۷۶ ع ۵۷ ھ	"	گنگپال	۱۱۶	۵۳۳ ب ۴۷۶ ع	"	مادہو سین	۱۰۱
۱۰۵۵ ب ۱۰۰۲ ع ۳۹۳ ھ	"	اکھرپال	۱۳۲	۷۵۱ ب ۶۹۴ ع ۷۵ ھ	"	پرتھی پال	۱۱۷	۵۴۸ ب ۴۹۱ ع	"	ہور سین	۱۰۲
۱۰۸۳ ب ۱۰۲۶ ع ۴۱۷ ھ	"	پرتھی پال	۱۳۳	۷۷۰ ب ۷۱۳ ع ۹۵ ھ	"	سجے دیو	۱۱۸	۵۶۳ ب ۵۰۶ ع	"	بہیم سین	۱۰۳
۱۱۰۸ ب ۱۰۵۱ ع ۴۴۳ ھ	"	بلدیو	۱۳۴	۷۹۲ ب ۷۳۵ ع ۱۱۷ ھ	"	ہرپال	۱۱۹	۵۶۹ ب ۵۱۲ ع	"	کان سین	۱۰۴
۱۱۲۹ ب ۱۰۷۲ ع ۴۶۵ ھ	"	امرگنگو	۱۳۵	۸۱۱ ب ۷۵۴ ع ۱۳۷ ھ	"	امرراج	۱۲۰	۵۷۴ ب ۵۱۷ ع	"	مہر سین	۱۰۵
۱۱۵۲ ب ۱۰۹۵ ع ۴۸۹ ھ	"	گہرپال	۱۳۶	۸۳۲ ب ۷۷۵ ع ۱۵۹ ھ	"	بجہراج	۱۲۱	۵۷۹ ب ۵۲۲ ع	"	گہن سین	۱۰۶
۱۱۵۸ ب ۱۱۰۱ ع ۴۹۹ ھ	"	سمنیر	۱۳۷	۸۴۶ ب ۷۹۹ ع ۱۷۳ ھ	"	انگپال	۱۲۲	۵۸۸ ب ۵۳۱ ع	"	نرائن سین	۱۰۷
۱۱۶۳ ب ۱۱۰۶ ع ۵۰۰ ھ	"	جاہرا	۱۳۸	۸۷۲ ب ۸۱۸ ع ۲۰۱ ھ	"	لکھپال	۱۲۳	۵۹۰ ب ۵۳۳ ع	"	دمودر سین	۱۰۸
۱۱۸۳ ب ۱۱۲۶ ع ۵۲۰ ھ	"	ناگھدیو	۱۳۹	۸۹۳ ب ۸۳۶ ع ۲۲۳ ھ	"	پتنگپال	۱۲۴	۶۱۷ ب ۵۶۰ ع	"	دیپ سنگھ	۱۰۹
۱۱۹۰ ب ۱۱۳۳ ع ۵۲۵ ھ	"	رائے پتھورا	۱۴۰	۹۱۶ ب ۸۵۹ ع ۲۴۵ ھ	"	گوپال	۱۲۵	۶۲۸ ب ۵۷۱ ع	"	مرن سنگھ	۱۱۰
۱۱۹۵ ب ۱۱۳۸ ع ۵۳۳ ھ	"	شہاب الدین	۱۴۱	۹۳۸ ب ۸۸۱ ع ۲۶۸ ھ	"	سلکھن	۱۲۶	۶۴۵ ب ۵۸۸ ع	"	شیر سنگھ	۱۱۱

نقشہ بالا سے ثابت ہوگیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت میں ہند میں بکرماجیت راجہ تھا

اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں ہند کا راجہ اوجین میں بہوج تہا اور دہلی میں راجہ انگپال تہا اور آخری راجہ جسکو سلطان شہاب الدین غوری نے مارا اور ہند اہل اسلام کے قبضہ میں آیا وہ راجہ پتھورا تہا اور راجہ جدھشٹر سے لیکر راجہ پتھورا تک ایک سو چالیس۱۴۰ راجہ نے چار ہزار

۱؎ گوپال پریم کے بعد مہاتر راجہ ہوا گدی چہوڑ فقیر ہوگیا اسپر یہہ خاندان ختم ہوا اور حاکم بنگالہ دی سین کا خاندان شروع ہوا۔ ۲؎ اسپر یہہ خاندان ختم ہوا کوہستان کا راجہ سہپر غالب ہوگیا اور اسکا خاندان شروع ہوا ۱۲۔

۳؎ پہر یہہ خاندان ختم ہوا بلدیو چوہان نے فتح پائی ۱۲ ۴؎ تہانسر کی لڑائی میں شہاب الدین نے رائے پتہورا کو سنہ ۵۸۹ھ میں قتل کیا اور اہل اسلام کا دور شروع ہوا ۱۲

چار سو آٹھ برس حکومت کی ہے۔

ملوک چین

یہ لوگ عامور بن شوئیل بن یافث بن نوح علیہ السلام کی اولاد سے ہیں جب عامور کی اولاد میں زمین تقسیم ہوئی تو یہہ لوگ چند ممالک میں پھیل گئے۔ ویلم جبل طیلسان بربر فرغان۔ وغیرہ انہوں نے شہر و دیہات آباد کیے اُن میں اول عامور کا بیٹا نطر صامن پادشاہ ہوا۔ اسکا دار سلطنت شہر انموا تھا یہہ بہت بڑا شہر ہے اُس نے تین سو برس حکومت کی لوگوں کو جا بجا پھیلایا نہریں نکالیں درندے مارے درخت لگائے پھر اسکا بیٹا غروان پادشاہ ہوا باپ کی مورت سونے کی بنا کر تخت پر رکھی اُسکو آپ بھی پوجتا اور لوگوں کو بھی پوجاتا تھا۔ اڑھائی سو برس زندہ رہا۔ پھر اسکا بیٹا غیروز پادشاہ ہوا یہہ بھی باپ کی مورت کو پوجتا اور پوجاتا تھا دو سو برس حکومت کی پھر اُسکا بیٹا عینان تخت پر بیٹھا اس نے بھی باپ کو پوجا تھا اور ملک کو بڑھایا یہانتک کہ بلاد ترک سے جا ملا یہہ چار سو برس جیا پھر اُسکا بیٹا بوبایان تخت پر بیٹھا ڈیڑھ سو برس حکومت کی پھر کچھ جھگڑے فساد کے بعد اُسکا بیٹا لیغفور پادشاہ ہوا نوشیروان کے ساتھ خط و کتابت جاری کی کہ اُسکا مطیع ہو گیا اور اپنے ملک میں قابض رہا اسوقت تک یہہ سلطنت موجود ہے اُسوقت چین کا پادشاہ لٹیجو نام شخص ہے چینی لوگ ہمیشہ سے اور ابتک اپنے پادشاہ کو سجدہ کرتے اور پوجتے ہیں انکی سلطنت قدیم سے ہے صنائع بدائع میں بے نظیر ہیں اُنکا ملک بھی بہت مشرق و مغرب کی لمبائی میں دو ماہ سے زیادہ راہ ہے یہانتک کہ لمبائی میں ساتوں اقلیم کو شامل ہے۔

ملوک سُریانین

یہہ قوم سب سے پہلے تھی آدم علیہ السلام اور انکی اولاد کی بھی زبان تھی کسی نے کہا یہہ نبط ہیں کسی نے کہا اس کے بھائی ہیں ان میں پہلا پادشاہ سوسان ہوا ہے اُس نے سب سے پہلے سر پر تاج رکھا تمام زمین کے پادشاہ اُس کی تابع ہو گئے سولہ برس تک حکومت کی پھر اُس کے بعد اسکا بیٹا برید ۲۵ برس حاکم رہا پھر سماسیر پادشاہ ہوا اُس نے سات برس حکومت کی پھر اہر بموز دس برس حاکم رہا ایکسال تک ہند کے پادشاہوں سے لڑا

مارا گیا اور ہند کا بادشاہ اُس ملک کا مالک ہو گیا۔ عرب اور فارس نے اُسکا ملک واپس کرا کر اُس کے بیٹے سمراکو دیگر بادشاہ کر دیا اور آٹھ برس حاکم رہا۔ پھر ہرمیوں بارہ برس رہا پھر اسکا بیٹا ہورپا بادشاہ ہوا رعیت سے سلوک کیا بائیس برس حکومت کی پھر ماروت حاکم ہوا پھر انرد اور جلجاس حاکم ہوئے یہ دونوں بھائی تھے مگر اُن سے کچھ نہ بنا کام بگڑ گیا۔

ملوک بابل

یہ لوگ بھی پُرانے بادشاہ ہیں شہر آباد کیے نہریں کھودیں۔ درخت لگائے جنگ کے قواعد ایجاد کیے فارس کے پہلے پادشاہوں نے انہیں سے ملک لیا تھا۔ نمرود بادشاہ بھی بابلی تھا۔ آٹھ سو برس جیتا رہا چار سو برس تندرست اور چار سو برس بیمار رہا بعض کہتے ہیں ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اسی نمرود نے آگ میں ڈالا تھا۔ ابراہیم علیہ السلام پر چار سو برس ظلم ستم کرتا رہا یہاں تک کہ اُس کے پاس ایک فرشتہ آیا اور کہا کہ تو مسلمان ہو جا اُس نے نہ مانا فرشتے نے کہا اللہ کا لشکر تیرے ساتھ لڑے گا تو اپنا لشکر تین دن میں اکٹھا کر لے۔ نمرود نے کہا میں لشکر لاتا ہوں۔ پس تیسرے دن اللہ تعالیٰ کا لشکر ولوں کے دل مچھر وہاں آ گیا سب نمرودیوں کا گوشت و پوست کھا گئے اُس کے لشکر کو ہلاک کر ڈالا اور صرف نمرود کو باقی چھوڑا فرشتے نے کہا کیا اب بھی تو اللہ پر ایمان لاتا ہے کہا نہیں۔ پس ایک مچھر اُس کے ناک میں گھس گیا۔۔۔ اور دماغ میں پہنچ کر اُسکے دماغ کو کھا گیا اور چوہے کے برابر بڑا ہو گیا۔ جب اُسکے سر کو ہتھوڑوں سے کوٹتے تب کہیں اُسکو آرام ہوتا آخر اسی عذاب اور بلا میں مر گیا۔

عہد ظہور اسلام

آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سنہ ہبوط آدم علیہ السلام چھ ہزار تین سو اکاون برس سات مہینے قمری میں پیدا ہوئے عیسیٰ علیہ السلام کے رفع کو پانسو پینتالیس برس قمری گزری تھے آپ اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد سے ہیں جو ابو العرب ہیں یعنی محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدالمناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان بن اد بن اود بن الیسع بن ہمیسع بن سلامان بن بنت بن حمل بن قیدار بن اسمٰعیل

علیہ السلام بن ابراہیم دنیامیں کوئی اس سے بہتر اور بزرگ خاندان نہین - فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے آدم علیہ السلام کے سب قرنوں سے بہتر قرن وہ ہے جسمیں مین نبی کیا گیا ہوں -
اور میں بہتر قبیلہ اور بہتر گھر میں پیدا کیا گیا ہوں - اور سب سے بہتر بنایا گیا ہوں اور فرمایا اللہ
تعالی نے مخلوق کو پیدا کیا اور سب مخلوق سے بنی آدم کو بہتر بنایا اور بنی آدم سے عرب کو چن لیا
اور عرب سے قریش کو چنا اور قریش سے بنی ہاشم کو چنا اور بنی ہاشم سے مجھکو چن لیا حضرت
ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ قریش اللہ تعالی کے سامنے ایک نور تھا اللہ کی تسبیح کہتا تھا -
اور فرشتے بھی اس کی تسبیح کہتے تھے دو ہزار برس کے بعد اللہ تعالی نے آدم علیہ السلام کو
پیدا کر کے اس نور کو اس کی پشت میں ڈالدیا پھر وہ نور پشت بپشت نوح علیہ السلام کی پشت
میں آیا - پھر ابراہیم علیہ السلام میں پھر ہمیشہ کریم پشتوں میں چلا آیا یہاں تک کہ میں اپنے
والدین سے پیدا ہوا آدم علیہ السلام سے لیکر میرے والدین تک اس نسب میں کوئی معیوب
والد نہیں آیا یعنے ان میں کوئی ولد الزنا جد نہیں ہوا جیسے بعض عرب بلا نکاح عورت گھر میں
رکھ لیتے تھے آپ کی تعریف میں اللہ تعالی فرماتا ہے - وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ -
یعنے تجھکو تمام دنیا کی رحمت کے لیے بھیجا ہے اور فرمایا اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّ
نَذِیْرًا وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا آپ کے رحمت ہونے کے سبب سے کافروں
پر عذاب نہیں آتا اور فرمایا اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ اور فرمایا قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ
اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ توریت میں آپ کی تعریف یوں آئی ہے کہ وہ شاہد اور بشیر نذیر ہے
نہ بدخلق ہے نہ سخت دل نہ بازاروں میں اونچے بولتا ہے اور جو شخص اسکو ایذا دی وہ اسکو ایذا
نہیں دیتا - بلکہ اسکو معاف کرتا ہے اللہ تعالی اس کے ساتھ دین کو سیدھا کریگا اندھی آنکھ کو بینا
کرے گا بہرے کان کو شنوا کرے گا سیاہ دل کو نورانی کرے گا - اور منتشر دلوں کو اکٹھا
کرے گا - اور آپکی امت سب امتوں سے بہتر ہوگی نرم کلام ہوگا نہ فحش کہنے والا پہلی امتوں اور اپنی
امت پر گواہ ہوگا - آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے انا سید ولد آدم ولا فخر
اور اللہ تعالی نے فرمایا ہے ولسوف یعطیک ربک فترضی یعنی آپ تمام بنی آدم کی سفارش کرینگے
اور سب کے سردار ہیں اور اللہ آپ کو راضی کریگا - اور آپکی تعریف میں اللہ تعالی فرماتا ہے -
اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ اللہ تعالی نے ہر ایک نبی سے عہد لیا ہے کہ اگر محمد صلے اللہ علیہ و
آلہ وسلم تمہارے زمانہ میں آئے تو اسکی مددگار و اور اسپر ایمان لاؤ اس سے آپ کی تمام انبیا

پر بزرگی ثابت ہوتی ہے پہلے رسول خاص خاص قوموں کے رسول تھے آپ تمام دنیا کے رسول ہیں
قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا **حلیہ شریف** آپ روشن چہرہ اور سیاہ
پتلی اور کشادہ چشم تھے اور آنکھ کی سفیدی بھی سرخی تھی۔ بھویں باریک اور پلک لمبی تھیں
دونوں ابرو کا درمیان کھلا تھا۔ ناک اونچا تھا۔ دانت فرق فرق پر تھے۔ داڑھی بہت گھنی اور
لمبی تھی سینہ پر پڑتی تھی سینہ اور پیٹ ہموار تھا سینہ اور کاندھے کھلے تھے ہڈیوں پر گوشت
وافر تھا۔ بازو اور ساعد اور پنڈلی مضبوط تھیں۔ دونوں ہاتھ اور قدم فراخ تھے انگلیاں لمبی لمبی
تھیں کپڑے کو آپ سے زینت تھی۔ نہ آپ کو کپڑے سے سینہ سے ناف تک بالوں کی دھاری
تھی میانہ قد تھے۔ نہ بہت لمبے تھے نہ بہت پست قد باوجود اس کے جو لمبے قد والا آپکے ساتھ
کھڑا ہوتا آپ اُس سے لمبے معلوم ہوتے تھے۔ بال آپ کے نہایت خوبصورت تھے۔ کبھی کندھے
کی درمیان اور کبھی کاندھے تک رہتے تھے۔ نہ بہت گھنگرالے تھے۔ نہ بہت سیدھے تھے
بلکہ اوسط تھے جب تبسم فرماتے بجلی کے چمکارے کی طرح روشنی ہوتی۔ جب کلام کرتے تھے دانتوں
کے درمیان نکلتا تھا۔ آپ کی گردن نہایت خوبصورت تھی۔ چہرہ آپکا گول تھا۔ لیکن مناسب گول
تھا۔ نہ نہایت درجہ کا گول سورج اور چاند کی طرح روشن تھا دہان وسیع تھا رنگ سفید سرخی
مائل تھا بہت گوشت دار جسم نہیں تھا بلکہ مناسب بھاری اور مناسب اعضا تھے بال آپ کے بہت
کم سفید تھے۔ جب بالوں کو روغن لگاتے تھے وہ بھی نہیں معلوم ہوتے تھے۔ سر مبارک اونچا
تھا آپ کے بدن مبارک سے ایسی خوشبو آتی تھی نہ ایسی عنبر کی خوشبو ہے نہ کستوری وغیرہ
کی جس سے مصافحہ کرتے تھے اُس کے ہاتھ سے خوشبو آتی تھی جس بچے کے سر پر ہاتھ رکھتے تھے
وہ بچہ خوشبو کی وجہ سے اوروں سے پہچانا جاتا تھا۔ ایک دفعہ آپ سوئے انس رضی اللہ عنہ کی
والدہ نے آپکا پسینہ ایک شیشہ میں جمع کر لیا۔ اُس سے وہ خوشبو لگایا کرتی تھی۔ جہاں بول
براز بیٹھتے وہ زمین میں غائب ہو جاتا تھا۔ اور وہاں سے خوشبو آتی تھی جس گلی سے آپ
جاتے تھے خوشبو سے مہک جاتی تھی ایک برکت نام عورت نے آپکا پیشاب پی لیا۔ آپ نے فرمایا
تو کبھی پیٹ کی بیماری سے بیمار نہ ہو گی احد کی لڑائی میں جب آپ زخمی ہوئے اور خون نکلا۔ مالک
بن سنان نے آپکا خون پی لیا۔ اس سے بعض نے کہا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم
کا بول و براز وغیرہ ناپاک نہیں تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ہاتھ ریشم اور دیباج سے نرم تھے
آپ سو جاتے تھے تو آپکا وضو نہیں ٹوٹتا تھا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی والدہ فرماتی تھیں جب

جینے انکو جنا ہے آپ کے ساتھ کوئی پلیدی نجاست نہ تہی

تیزی عقل

وہب بن منبہ نے فرمایا ہے مینے اکہتر کتب آسمانی دیکھی ہیں مینے اُن میں پایا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عقل اور رائے میں تمام مخلوق میں اول ہیں اور سب کی عقل آپ کی عقل کے مقابلہ میں ریت کا ایک دانہ کی برابر ہے جب آپ نماز میں کھڑے ہوتے اپنے پیچھے ایسا دیکھتے جیسے آگے دیکھتے تھے اور اندھیرے میں ایسا دیکھتے جیسے روشنی میں دیکھتے آپ کہکشان کے گیارہ ستاروں کو گن لیتے تھے آپ ایسے تیز چلتے تھے کہ لوگ دوڑتے تھے اور آپ آہستہ چلتے تھے گویا زمین آپ کے لیے اکٹھی کی جاتی تھی آپ ایسے فصیح بیان تھے کہ بڑے بڑے فصیح بلیغ آپ کی کلام سنکر حیران رہجاتے تھے کتب احادیث کی عبارات آپ کی خوش بیانی کا ثبوت دے رہی ہیں آپ کے حلم کی یہ حالت تھی کہ کوئی کیسا ہی ایذا دیتا ہو آپ اُس سے اپنے نفس کے لیے بدلہ نہ لیتے مگر جو شخص اللہ تعالی کی حکم عدولی کرتا اُسکو سزا دیتے تھے احد کے دن کفار نے آپ کو زخمی کیا تو بھی آپ نے اللّٰہم اھد قومی فانہم لا یعلمون فرمایا اور انتقام نہ لیا آپ ایک دفعہ غزوہ تبوک کے رستہ میں ایک درخت کے نیچے قیلولہ فرما رہے تھے غورث بن حارث نام ایک شخص سر پر ننگی تلوار کھینچ کر کھڑا ہو گیا۔ اور کہا اے محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) اب تجھکو مجھ سے کون بچا دے گا۔ فرمایا اللہ تعالی پس اُس کے ہاتھ سے تلوار گر پڑی۔ پھر آپ نے وہی تلوار پکڑ لی اور فرمایا اب تجھکو مجھسے کون بچا دے گا۔ کہا آپ اگر مہربانی کریں پس آپ نے باوجود قادر ہونے کے اس کو چھوڑ دیا پس آپ کے اس حلم کو دیکھ کر اُس نے اپنی قوم میں کہا یہ شخص تمام لوگوں سے بہتر ہے اور یہی واقع اسکے اسلام لانے کا موجب ہو گیا۔ ایک شخص نے آپ کے قتل کا ارادہ کیا اور وہ شخص پکڑ کر آپ کے سامنے لایا گیا اور اس شخص کے خوف کے مارے کاندھے پھڑکنے لگے فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اے شخص مت ڈر اور تو جان کہ تو مجھکو قتل نہ کر سکے گا۔ علی ہذا القیاس آپ کے اخلاق کے صدہا ایسے نمونہ ہیں آپ **سخی** ایسے تھے کہ دنیا میں کوئی شخص ایسا سخی نہیں ہوا اور نہ ہوگا جو کچھ آپ کو اللہ تعالی دیتا تھا وہ سب اللہ کی راہ میں دیدیتے تھے ایک شخص نے آپ سے سوال کیا آپ نے فرمایا جو فلاں دو پہاڑوں میں ہماری بکریوں کے ریوڑ ہیں وہ سب لے جا اس شخص نے اپنی قوم میں جا کر مشہور کر دیا کہ یہہ شخص تو ایسا دیتا ہے کہ پھر فقر کا نام نہیں چھوڑتا اور بہت لوگوں کو آپ سو سو اونٹ دے دیتے تھے صفوان کو آپ نے ایک دفعہ تین سو اونٹ دیدیا۔ آپ کے پاس قبیلہ ہوازن کے چھ ہزار قیدی آئے آپ نے سب کو مفت چھوڑ دیا۔

ایک دفعہ آپ کے پاس نوے ہزار درم آئے آپ اسی جلسہ میں اُنکو تقسیم کرکے اُٹھے۔ علی ہذا القیاس آپ
شجاع ایسے تھے کہ آپکا نظیر نہیں گذرا اور نہ ہوگا جب کسی مخالف سے لڑائی ہوتی تو سب سے پہلے
آپ ہوتے اور پہلی ضرب آپکی ہوتی مدینہ میں ایک رات شور ہوا لوگوں نے خیال کیا کوئی دشمن آگیا لوگ
اُٹھ دوڑے آپ اکیلے گھوڑے پر آتے ہوئے ملے اور فرمایا واپس چلو میں دیکھ آیا ہوں ادھر
کچھ نہیں ہے ابی بن خلف جب وہ بدر کی لڑائی میں آنحضرت کے قتل کو نکلا اور پکڑا گیا تو آنحضرت نے اُسکو چھوڑ
دیا اُس نے نذر مانی تھی کہ میں محمد کو قتل کروں گا اور اسلام کے واسطے ایک عمدہ گھوڑا تیار کیا۔
ہر دن اسکو تین صاع دانہ ڈالتا تھا پس جب احد کی لڑائی ہوئی تو اُس نے اُس گھوڑے کو آنحضرت
صلے اللہ علیہ والہ وسلم پر چھوڑا اصحاب اُسکو روکنے لگے آپ نے فرمایا اُسکو مت روکو اُسکو مجھ تک آنے
دو پس آپ اپنے ہاتھ میں نیزہ لے کر اُس کی طرف متوجہ ہوئے اور اُسکو نیزہ مار کر گھوڑے سے
گرا دیا۔ اور اُسکی پسلی ٹوٹ گئی پس قریش کی طرف دوڑ کر چلا گیا۔ اور کہا مجھے محمد نے مار ڈالا قریش
نے کہا خیر ہے کوئی خیر نہیں میں اب نہیں بچتا یہ تو زخم ہے اگر وہ مجھپر تھوک دیتا تو میں اُسکی تھوک
سے بھی مر جاتا چنانچہ اسی درد سے وہ موضع سرف میں مر گیا حیا آپکا کنواری عورتوں سے بھی زیادہ
تھا جب کسی کی طرف سے کوئی آپ کو شکایت پہونچتی تو آپ یہہ نہ فرماتے کہ اُسکو کیا ہوا بلکہ فرماتے قوم
کو کیا ہوا یعنی کسی خاص کا نام نہ لیتے کسی کی طرف بہت دیر تک نظر نہیں کرتے تھے حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں کہ میں نے کبھی آپ کے ستر کو نہیں دیکھا **خوش معاملہ** ایسے تھے
کہ حضرت انس فرماتے تھے میں نے آپکی دس برس خدمت کی مجھکو کبھی آپ نے نہیں جھڑکا۔ جو کوئی
کام کیا تو کبھی یہہ نہیں فرمایا کہ یہہ کام کیوں کیا۔ اور کسی کام کے نہ کرنے پر یہہ نہیں فرمایا کہ تو نے
یہہ کام کیوں نہیں کیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے آپکو جب کوئی اصحاب سے
یا گھر کے آدمیوں سے بلاتا تو فرماتے لبیک یعنی حاضر ہوں۔ جب اپنے اصحابوں سے خوشطبعی
کی باتیں کرتے تھے اُنکے لڑکوں سے ہنستے تھے اور اُنکو گودی میں بٹھا لیتے تھے مسکینوں
اور غلاموں کی دعوت قبول کر لیتے تھے بیماروں کو دور تک پوچھتے جاتے جو شخص آپ سے بات
کرنا چاہتا تھا اُس کی طرف اپنا کان جھکا دیتے تھے کسی کے ساتھ مصافحہ کرتے تو جب تک وہ خود
جدا نہ ہوتا اُس سے ہاتھ نہ چھوڑاتے کسی کے آگے نہ بیٹھتے پہلے آپ سلام کرتے اور مصافحہ کرتے تھے
کوئی زیارت کو آتا تو اُسکی خاطر کرتے کبھی اُسکے نیچے اپنی چادر بچھا دیتے اور کبھی اپنے نیچے سے بچھونا
اُسکو دیدیتے انکار کرتا تو بھی اُسکو خواہ مخواہ بٹھا دیتے اصحابوں کے اچھے نام رکھتے کسی کی کلام

کو قطع نہ کرتے تبسم بہت فرماتے تھے غرض طبیعت کے نہایت ہی نرم اور کریم تھے ۔ آپ کی شفقت امت
پر ایسی تھی کہ ہر امر میں سہولت چاہتے فرمایا اگر امت کا حرج نہ ہوتا تو میں ہر وضو کے لیے مسواک مقرر
کرتا اس لیے مسواک کو ہر نماز کے لیے سنت رکھا۔ امت کو ہمیشہ وصال کے روزے سے منع کر دیا
اور فرمایا اے اللہ میں نے جسکو گالی دی ہو یا لعنت کی ہو اسکو اُس شخص کے حق میں رحمت کر آپکو طائف
کے لوگوں نے ایذا دی تو جبریل آئے کہا اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے اگر محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم
چاہے تو اُس قوم پر پہاڑ ڈالا جائے آپ نے فرمایا نہ شاید اُنکی اولاد سے کوئی اللہ کا بندہ مسلمان
پیدا ہو جاوے **عہد** کے ایسے وفادار تھے کہ عبد اللہ بن ابی الحسماء کہتا ہے کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نبی ہوئے تھے میں نے آپ سے کوئی چیز خریدی میں نے کچھ آپ کا دینا تھا میں نے
عرض کی کہ آپ ذرا یہاں ٹھیریے میں ابھی لاتا ہوں اور پھر میں بھول گیا تین دن کے بعد مجھکو
وہ بات یاد آئی جب میں وہاں گیا تو ابھی ایفا وعدہ کے لیے وہاں ہی کھڑے تھے فرمانے لگے
تو نے مجھ کو تکلیف دی تیری انتظاری کے لیے یہاں ٹھیرنا پڑا **قرابت** کی ایسی قدر کرتے
تھے کہ آپ کی دائی آئی آپ نے اُس کے نیچے اپنی چادر بچھا دی ۔ آپکا رضاعی بھائی عبد اللہ حارث
آپ کے پاس آیا آپ اُس کی تعظیم کے لیے اُٹھ کھڑے ہوئے اور اُسکو اپنے آگے بٹھا لیا ۔ آپ
متواضع ایسے تھے کہ آپ کی تعظیم کے لیے اصحاب کھڑے ہوتے تو فرماتے مت کھڑے ہو ۔
یہ عجمیوں کی عادت ہے آپ فرماتے تھے میری تعریف میں مبالغہ نہ کیا کرو ۔ اور نہ مجھکو انبیاء
سے بزرگی دو گھر کا کام کاج بکری کو دودھ لینا گھاس ڈالنا آٹا گوندلینا خادم کے ساتھ کھا لینا ۔
بازار سے سودا اُٹھا لانا کوئی آدمی ساتھ اُٹھائے تو اُسکو نہ اُٹھانے دینا ۔ اپنا کپڑا سی لینا جوتی
گانٹھ لینا ۔ گھر میں جھاڑو دیدینا ۔ اونٹ کو باندھ دینا ۔ کپڑے سے جوئیں نکالنا ۔ وغیرہ سب
کر لیتے تھے ۔ ادنی سی ادنی کوئی عورت بھی کسی کام کو لیجاتی تو اُسکے ساتھ ہو لیتے ۔ بیت اللہ
شریف میں لشکر لے کر جب اُسکی فتح کرنے کو اس میں داخل ہوئے تو تواضع سے اپنے سر کو ایسا
نیچا کیا کہ آپ کا . . . سر کاٹھی کے ہنے کو لگتا تھا آپ **عادل** ایسے تھے کہ کفار نبوت کے
قبل جھگڑے اور مقدمات آپ کے پاس لاتے تھے اور امین اور صادق پکارتے تھے ۔ آپکا زہد
و ورع اور خوف الٰہی اسلام کی آٹھویں کتاب میں بیان ہو چکا ہے ۔ آپ ایسے ظاہر باہر نبی
ہیں کہ کتب الٰہی سابقہ میں آپ کے آنے کی پیشگوئیاں موجود ہیں علماء اہل کتاب اور عقلاء و شعراء
عرب اور کعب بن لوی و سفیان بن مجاشع وغیرہ سلاطین ہرقل وغیرہ آپ کے آنے کے

منتظر تھے درخت اور پتھر اور اصنام اور حیوان اور جن اور پیٹ کے بچے بھی بولے کہ نبی آخر الزمان اب آنیوالا ہے اور آپ کے پیدا ہونیکے وقت بھی آپ کے صدہا نشان ظاہر ہوئے جب آپ پیدا ہوئے آپ کے ساتھہ ایک نور نکلا جس سے مشرق مغرب میں روشنی ہوگئی اور کسریٰ نوشیرواں کے ایوان لرز گئے شیاطین کا آسمان پر جانا بند ہوگیا۔ جب آپ اپنے چچا ابو طالب کے ساتھ کھانا کھاتے تھے تو ساتھ والے سب سیر ہوجاتے تھے۔ جب اکیلے کھاتے تھے تو ساتھ والے بھوکے رہتے بعض اوقات میں آپ کو ابر سایہ کرتا تھا۔ جب کوئی خواب دیکھتے تو جلدی سچا ہوجاتا۔ آپکا **معجزہ معراج** بہت بڑا معجزہ ہے آپ کو اللہ تعالی نے جبرئیل علیہ السلام فرشتہ کو بھیجکر اپنے پاس بلایا اور اُس کے ساتھہ براق یعنے گھوڑا بھیجا یہہ ایسا تیز چالاک گھوڑا تھا کہ کسی کو اپنے اوپر سوار نہیں ہونے دیتا تھا جب آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا نام آیا تو فرماں بردار ہوگیا۔ اُسکا قدم اُسکی نظر تک پہونچتا تھا۔ آپ فرماتے تہے میں اُسپر سوار ہوکر بیت المقدس پر پہنچا اور براق کو اُس کے حلقہ سے باندھ دیا اور اس میں دو رکعت نماز پڑہی اور مجھکو جبرئیل علیہ السلام نے دودھ لاکر پلایا اور پھر مجھکو پہلے آسمان میں لے گیا۔ وہاں آدمؑ کو دیکھا اُس نے میرے جانے کی قدر کی اور دعا کی پھر مجھکو دوسرے آسمان میں لے گیا وہاں عیسی علیہ السلام اور یحیی علیہ السلام کی ملاقات ہوئی اور دونوں خوش ہوئے اور دعا دی پھر تیسرے آسمان پر گیا اور یوسف علیہ السلام کی ملاقات ہوئی پھر چوتھے آسمان میں ادریس علیہ السلام سے اور پانچویں میں ہارون علیہ السلام اور چھٹے میں موسی علیہ السلام سے اور ساتویں میں ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی یہہ بھی مجھکو دیکھکر بہت خوش ہوئے اور دعائیں کیں بیت المعمور کی بھی زیارت کی اُس میں ستتر ہزار فرشتہ ہر روز عبادت کے لیے آتا ہے اور یہہ ہر روز نیا گروہ آتا ہے ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اُس کے ساتھ ٹیک لگا بیٹھے ہوئے ہیں پھر آپکو سدرۃ المنتہی کی زیارت کرائی گئی وہاں آپ کو اور بھی زیادہ عجائبات دکھلائے گئے اور آپکو دن رات میں پچاس نمازوں کا حکم ہوا۔ آپ جب چھٹے آسمان میں پھر واپس آئے تو موسی علیہ السلام نے فرمایا آپ کی امت اتنی نمازیں نہیں پڑھ سکے گی آپ پھر واپس آگئے۔ اور اللہ تعالی سے تخفیف کی التجا کی۔ پھر گئے پھر تخفیف کرائی۔ پھر پچاس کی پانچ رہ گئیں اور ثواب میں وہی پچاس کی پچاس ہیں اور نیز معراج میں آپ کو جنت اور دوزخ کا سیر کرایا گیا۔ اور نیز آپ نے انبیاء کو نماز پڑھائی اُنکے امام و پیشوا ہے۔

ایک دفعہ نماز کا وقت آگیا اور پانی نہ ملا آپ نے فرمایا کسی کے پاس کچھ پانی ہے تو تلاش کرو پس تھوڑا سا پانی ایک شخص کے پاس ایک برتن میں پایا گیا آپ نے اُس میں ہاتہہ ڈالا آپ کی انگلیوں سے پانی کے فوارے چلے اَسّی آدمیوں نے اُس سے وضو کر لیا۔ حدیبیہ میں اصحاب پیاس کے مارے بے تاب ہوئے آپ نے ایک پانی کے برتن میں ہاتہہ ڈالا۔ آپکی انگلیوں سے پانی دریا کی طرح چلپڑا پندرہ سو آدمی، . . . . . . اُس پانی سے سیر ہو گئے راوی کہتا ہے اگر لاکھ آدمی ہوتے تو بہی اُس سے سیر ہو جاتے آپ کے معجزات سے یہہ بہی ایک معجزہ ہے کہ تہوڑے کہانے میں برکت ہو کر بہت کہانا ہو جاتا تھا خندق کی لڑائی میں آپ اور آپ کے اصحاب فاقہ میں تھے۔ ابی طلحہ نے آپ کی دعوت کی اور وہ دعوت آپ کے قوت کے ہی لائق تہی۔ مگر آپ نے اَسّی آدمیوں کو سیر کر دیا۔ اور جابر رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ آپ کی دعوت کی جَو کے تین سیر اناج میں آپ نے ایک ہزار اصحاب کو کہانا کہلا دیا درخت بہی آپ کے مطیع تہے۔ ایک شخص نے عرض کی کہ آپ فلان درخت کو اپنے پاس بلا دیں تو میں آپ پہ ایمان لاؤں گا آپ نے اُس کو فرمایا . . . . . . کہ اُس درخت کو کہہ کہ تجہکو محمد (صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم) بلاتا ہے پس جب اُس نے درخت کو اسطرح بلایا تو وہ دائیں بائیں اور آگے پیچہے ہلا اور جڑوں کے سمیت زمین کو پہاڑتا ہوا آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے سامنے آکھڑا ہوا۔ اور سلام عرض کیا۔ پہر اُس شخص نے عرض کی کہ اب اس درخت کو فرمایئے کہ پہر اپنی جگہہ چلا جاوے پس حکم ہونے کی دیر تہی کہ وہ پہر وہان چلا گیا اور اپنی جگہہ جا کر جم گیا۔ تب اس شخص نے معجزہ دیکہہ کر عرض کی کہ مجہکو اجازت دیجیے کہ میں آپکو سجدہ کروں آپ نے فرمایا خدا تعالی کے سوا کسی کو سجدہ کرنا جائز نہیں۔ یعنی وہ مسلمان ہو گیا ایک دفعہ آپ پاخانہ کے لیے باہر گئے اور وہاں کوئی پردے کی جگہہ نہ تہی۔ آپ نے درختوں کی شاخوں کو پکڑ کر فرمایا کہ تم اللہ کے حکم سے دونوں مع جڑہوں کے اکہڑ کر پردہ کر دو پس وہ دونو درخت اکہڑ کر آئے اور پردہ کیا۔ جب آپ حاجت سے فارغ ہوئے تو پہر وہ اپنی اپنی جگہہ چلے گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنی مسجد میں ایک کہجور کی لکڑی کے ساتھ کہڑے ہو کر جمعہ کا خطبہ فرمایا کرتے تہے جب آپ کے لیے منبر بنایا گیا اور آپ نے اس پر خطبہ فرمایا تو وہ کہجور کی لکڑی بڑی آواز سے روئی اور اُس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی دوری کو گوارہ نہ کیا جب آپ نے اسکو گلے سے لگایا۔ تو اُسکا رونا تہم گیا امام حسن بصری فرماتے تہے افسوس آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے عشق میں لکڑی تو روئی اور انسان نہ روئے۔ آپکے ہاتہہ مبارک میں کہانا ذکر کرتا تہا اور کنکر

تسبیح پڑہتے تھے۔ شجر حجر۔ درودیوار آپ کو سلام کرتے تھے۔ اور آپ کے نیچے پہاڑ کانپتے تھے اور حیوانات آپ سے باتیں کرتے تھے اور مردے آپ سے بولتے تھے ہر طرح کے بیمار آپ سے شفا پاتے تھے دعائیں آپکی قبول ہوتی تھیں۔ بارش آپ کے ہاتھ اُٹھانے سے شروع ہوجاتی تھی۔ منجانب اللہ غیب کی خبریں دیتے تھے قیامت کے حالات معاینہ کرا دیتے تھے ہر ایک علم دین و دنیا سے ماہر تھے ملائکہ اور جن آپ کی مدد میں ہوتے تھے۔ غرض آپکے خصائص و معجزات بے حد و حساب ہیں۔ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر۔ آپ کے غزوات کا ذکر یہاں اس لیے بیان نہیں کیا کہ اسلام کی پانچویں کتاب میں انکا مفصل بیان ہوچکا ہے۔

ذکر خلافت و فضائل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

سنہ ۱۱ ہجری میں بارہویں ربیع الاول میں جب آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی وفات ہوئی تو باتفاق جمیع اصحاب آپ خلیفہ ہوئے اور سب نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی وفات کے بعد اعراب جو مدینہ کے آس پاس رہتے تھے مرتد ہوگئے زکوٰۃ دینے سے انکار کر بیٹھے۔ حضرت ابوبکر نے اُن سے لڑائی کی موضع نقع تک جو نجد کے مقابلہ میں ہے۔ مخالفوں کو شکست دی پھر خالد بن ولید کو وہاں چھوڑ کر آپ مدینہ کو واپس تشریف لاتے خالد بن ولید نے بنی اسد اور غطفان وغیرہ پر جو منحرف ہوگئے تھے فتح پائی اور قتل کیے اور جو اُن سے باقی رہے وہ مسلمان ہوگئے اور زکوٰۃ دینے لگے لیکن چند اصحاب بھی شہید ہوئے پھر اسامہ بن زید کو سات سو آدمی کے لشکر پر امیر کرکے شام کی طرف روانہ کیا وہ بھی شام پر فتح پاکر واپس آئے پھر خالد بن ولید مسیلمہ کذاب کے مقابلہ کے لیے ملک یمامہ کی طرف لشکر لے کر گئے چند روز میں اہل یمامہ پر فتح پائی مسیلمہ کذاب کو قتل کر ڈالا اس کذاب کی عمر ڈیڑھ سو برس کی تھی اس لڑائی میں کئی اصحاب بھی شہید ہوئے پھر سنہ ۱۲ ہجری میں علا حضرمی کو بحرین کی طرف بھیجا یہ لوگ بھی مرتد ہوگئے تھے علا حضرمی بھی فتح کے ساتھ واپس آئے اور عکرمہ بن ابوجہل کو عمان کی طرف بھیجا یہاں کے لوگ بھی اسلام سے پھر گئے تھے اور مہاجرین امیہ کو اہل نجیر کی طرف روانہ کیا اور زیاد بن لبید انصاری کو ایک اور گروہ کی طرف بھیجا جب سب عرب و اطراف کے لوگ مطیع ہوگئے تو خالد بن ولید کو بصرہ کی طرف روانہ کیا۔ اُنہوں نے ابلہ اور مدائن کسریٰ کو جو عراق میں تھے فتح کیا۔ اور سنہ ۱۳ ہجری میں اجنادین اور مرج الصفر کو فتح کیا آپ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اول خلیفہ ہیں آپکا نام مبارک عبداللہ ہے آپکی نسب یہ ہے عبداللہ بن ابی قحافہ عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ

بن کعب بن لوی بن غالب القرشی آپکا لقب صدیق اس لیے ہوا کہ آپ نے سب سے پہلے
آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تصدیق کی اہل و عیال مال وطن چھوڑ کر آپ کے ساتھ ہوئے
اور جان و مال آپ پر قربان کر دیا۔ جب لوگون نے آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے معراج
کو تعجب کے طور پر ذکر کیا تو آپ نے کہا میں ایمان لایا ہوں کہ آپ کو معراج ضرور ہوا ہے۔
آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جبرائیل علیہ السلام سے کہا میری قوم معراج سے انکار
کرے گی جبرئیل علیہ السلام نے کہا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تصدیق کرے گا۔ آنحضرت صلے
اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنی حیاتی میں کئی دفعہ آپ کو امام بنایا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آنحضرت
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ہر ایک حکم کو بلا چون و چرا تسلیم کیا آپ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ
سفر و حضر میں ہمیشہ ساتھ رہتے تھے حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے تھے ابوبکر صدیق رضی اللہ
عنہ سب اصحاب سے بڑھ کر بہادر مرد تھے۔ جب کوئی کہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو تکلیف
دیتا تو حضرت ابوبکر آپ کی حمایت کے لیے تیار ہو جاتے جنگ احد میں جب صحابہ کو شکست ہوئی
تو آپ تلوار نکالکر آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے سر پر کھڑے ہوئے جسدن آپ ایمان لائے
آپ کے پاس چالیس ہزار دینار تھا وہ سب آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نصرت میں خرچ
کر دیا۔ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جس کسی نے احسان کیا ہے ہمنے اسکا بدلہ دیدیا
ہے۔ مگر ابوبکر کے احسان کا ہم عوض نہیں دے سکتے اسکے احسان کا عوض قیامت کے دن
اللہ تعالی دے گا۔ اور مجھکو جسقدر ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ کے مال نے نفع دیا ہے اور کسی کے
مال نے نفع نہین دیا اُس نے اپنی جان کو مجھپر قربان کیا اپنی بیٹی عائشہ میرے نکاح میں دی
اور مال بھی سب دیدیا آپ سب اصحابوں سے کتاب و سنت میں بڑے عالم تھے۔ قرآن شریف
کے حافظ تھے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے خطبہ فرمایا کہ ایک بندے کو اللہ تعالی نے اختیار
دیا کہ وہ دنیا میں رہے یا خدا کے پاس کی چیزیں اختیار کرلے اُس بندے نے خدا کے پاس کی
چیزیں اختیار کیں۔ یہ بات سنکر حضرت ابوبکر رضے اللہ عنہ روئے اور سمجھ گئے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم کی مدت وفات قریب ہے۔ اور کسی اصحاب نے اس بات کو نہ سمجھا۔ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم نے جس قوم میں ابوبکر رضی اللہ عنہ موجود ہو اس کے سوا کوئی شخص امام نہ بنے آپ خصوصاً نسب
کے علم میں بڑے ماہر تھے فصیح اور بلیغ کمال درجہ کے تھے خواب کی تعبیر کرنے میں لاثانی تھے
مقدمات کے فیصلوں میں مصیب ہوتے تھے۔ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اللہ تعالی

مکروہ جانتا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے خطا واقع ہو۔ قرآن شریف کو آپکی رائے مبارک سے جمع کیا گیا۔ تمام اہل سنت کا اجماع ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تمام امت محمدیہ سے افضل ہیں۔ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوبکرؓ تمام لوگوں سے بہتر ہے۔ حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ فرماتے تھے حضرت ابوبکرؓ ہم سب سے بہتر ہے۔ جو اسکے خلاف عقیدہ رکھے وہ مفتری اور سزا کے لائق ہے آپ کے حال قال میں قرآن شریف کی آیات نازل ہیں اور احادیث کی کتب میں آپ کے فضائل بیشمار ہیں حلم آپکا ایسا تھا کہ محلے کی لڑکیاں بکریاں لاتی تھیں آپ اُنکا دودھ دوہ دیتے تھے آپ ایک مجلس میں بیٹھے تھے ایک شخص نے آپ کو سلام کیا۔ آپ نے فرمایا مجھ کو خاص کر کے کیوں سلام کیا ہے۔ سلام میں خصوصیت نہیں چاہیے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک بوڑھیا کی خبر گیری کیا کرتے تھے جب اُس کی خبر گیری کو آتے تو اُنسے پہلے ایک شخص اُسکی خبر لے آیا کرتا تھا۔ ایک دن حضرت عمرؓ نے امتحان کیا تو وہ شخص جو اُن سے پہلے بڑھیا کی خبر لیتا تھا وہ حضرت ابوبکرؓ تھے۔ حالانکہ آپ اُسوقت خلافت پر تھے۔ ایک دفعہ حضرت ابوبکرؓ منبر پر خطبہ فرما رہے تھے حضرت حسن بن حضرت علیؓ آئے اور کہا اترو یہ میرے باپ کا منبر ہے فرمایا تو سچ کہتا ہے یہ تیرے باپ کا ہی منبر ہے اور اُسکو اپنی گود میں بٹھا لیا۔ آپ کی بیماری میں لوگوں نے عرض کی آپ کے لیے کسی طبیب کو بلاویں فرمایا مجھ کو میرے طبیب نے دیکھ لیا ہے۔ لوگوں نے کہا پھر اُس نے کیا کہا فرمایا اُس نے فرمایا اِنّی فعال لما یرید۔ آپ کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کا اتنا غم تھا کہ اسی غم میں فوت ہو گئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جدائی کی وجہ سے دن بدن لاغر اور دبلے ہوتے گئے اپنی وفات کے وقت اپنی بیٹی عائشہؓ سے کہا اے بیٹی میرے اوپر کے دونو کپڑے دھو ڈال اور مجھ کو انہی دو کپڑوں میں کفن دیدینا۔ جب آپ فوت ہوئے تو بیت اللہ شریف کانپا آپ کے باپ ابو قحافہ نے پوچھا کعبہ آج کیوں کانپا ہے لوگوں نے کہا آج تیرے بیٹے ابوبکرؓ کا انتقال ہو گیا ہے۔ حضرت عمرؓ کے پاس ایک دن حضرت ابوبکرؓ کا ذکر آیا حضرت عمرؓ رو دیے اور فرمایا میں آرزو رکھتا ہوں کہ میری تمام عمر کے عمل ابوبکر کی ایک رات اور ایک دن کے عملوں کے برابر ہوں رات وہ جس میں اُنہوں نے غار میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ساتھ دیا اور غار کی سوراخوں کو اپنا تہ بند پھاڑ پھاڑ کر بند کیا اور دو سوراخ جو بچ رہے اس میں اپنے دونوں پاؤں رکھ دیے تاکہ اس میں کوئی چیز آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایذا نہ دے پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی گود میں سلایا

پس حضرت ابوبکرؓ کے پاؤں کو سانپ یا بچھو وغیرہ نے کاٹ کھایا لیکن حضرت ابوبکرؓ ہلے تک نہیں کہ آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بے آرام نہ ہوں جب حضرت ابوبکر کے رونے کے آنسو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرے مبارک پر گرے۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جاگے اور فرمایا ای ابوبکرؓ یہ رونا کیسا ہے ابوبکرؓ نے عرض کی کہ میرے پاؤں کو کسی سانپ بچھو نے کاٹ کھایا ہے پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لب مبارک زخم کی جگہہ لگا دی اور وہ زخم فوراً اچھا ہو گیا اور دن وہ تہا کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فوت ہو گئے جو بعض عرب مرتد ہو گئے اور زکوۃ دینے سے انکار کیا اسوقت ابوبکرؓ نے کہا میں اُن سے جہاد کرتا ہوں میں نے انکو روکا گروہ نہ رُکے اور جہاد کر کے منکروں کو سیدھا کیا۔ اور حق بھی یہی تہا۔ آپ تریسٹھ برس کی عمر میں پیر کے دن جمادی الآخر سنہ ۱۳ ہجری میں فوت ہوئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

خلافت حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد جمادی الآخر سنہ ۱۳ھ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے حضرت عمرؓ کے عہد میں دن بدن اسلام ترقی میں رہا چنانچہ سنہ ۱۴ ہجری میں بلاد دمشق اور حمص اور بعلبک اور بصرہ اور ابلّہ فتح ہوئے اور سنہ ۱۵ ہجری میں اُردن اور طبریہ فتح ہوئی اور اس سال میں لڑائی یرموک اور قادسیہ واقع ہوئی اور سنہ ۱۶ھ میں اہواز اور مدائن فتح ہوا اور سعد بن ابی وقاص نے ایوان کسریٰ میں جمعہ پڑھا یا یہ پہلا جمعہ ہے جو عراق میں پڑھا گیا ہے اس سال میں جلولا میں لڑائی ہوئی اور اس میں یزدجرد بن کسریٰ کو شکست ہوئی اور اس سال میں تکریت فتح ہوا۔ اور حضرت عمرؓ نے بیت المقدس کیطرف سفر کیا۔ اور اسکو فتح کیا اور جابیہ میں خطبہ پڑھا۔ اور اسی سال میں قنسرین اور حلب اور انطاکیہ اور منبج اور سروج اور قرقیسیا فتح ہوا۔ اور اسی سال میں حضرت علیؓ کے مشورہ سے تاریخ ہجری لکہی گئی۔ اور سنہ ۱۷ ہجری میں آپ نے مسجد نبوی کو زیادہ کیا اور قحط واقع ہوا۔ اور اُسکا نام عام الرمادہ پڑا اور حضرت عباسؓ سے استسقا کی نماز پڑہائی اور سنہ ۱۸ ہجری میں جندیسا پور۔ اور حلوان۔ اور رہا۔ اور سیمساط اور حران۔ اور نصیبین اور موصل و اطراف موصل فتح ہوئی اور اس سال میں وبا عمواس واقع ہوئی۔ اور سنہ ۱۹ ہجری میں قیسار بہ فتح ہوا۔ اور سنہ ۲۰ ہجری میں مصر و اسکندریہ فتح ہوا۔ اور روم کا بادشاہ مر گیا۔ اور یہود کو خیبر اور نجران کو نکال دیا۔ اور سنہ ۲۱ ہجری میں نہاوند۔ اور مہجان اور دینورہ اور ماسبذان اور ہمدان اور طرابلس اور رَی اور عسکر اور قومس فتح ہوئے ان فتوحات کا ذکر اسلام

کی پانچوین کتاب میں بتصریح بیان ہےاور جن جن امرا اصحاب نے بہہ فتوحات کی ہیں انکا بہی اس میں ذکر ہے۔ ان فتوحات کے بعد عجم میں پھر کوئی لشکر اصحاب کے مقابلہ میں کھڑا نہیں ہوا اور ۲۳ھ میں۔ کرمان اور سجستان۔ اور مکران اور اصبحان فتح ہوئے اور اسی سال میں آپ نے حج کیا۔ اور واپس آکر شہید ہوئے آپ کی موت کا قصہ یہہ ہے کہ مغیرہ بن شعبہ امیر کوفہ نے لکھا کہ میرے پاس ایک غلام بہت بڑا کاریگر ہے۔ لوہار اتر کھانا نقاشی کا کام خوب جانتا ہے اور مدینہ میں آنا چاہتا ہے اور کہتا ہے کہ میری صنعت سے لوگوں کو فائدہ پہنچیگا۔ آپ نے اُس کو مدینہ میں آنے کی اجازت دی ایک دن اس غلام ابو لولو نام نے حضرت عمر سے عرض کی کہ میرے مالک مغیرہ نے میرے پر ہر مہینہ میں سو درم لگائے ہوئے ہیں آپ مجہ سے اس سے کہہ کر تخفیف کرا دیں۔ حضرت عمر نے فرمایا ایسے کاریگر آدمی پر کچھ سو درہم کا دینا مشکل نہیں اس سے وہ غلام خفا ہوا۔ اور جب آپ صبح کی نماز میں کہڑے ہوئے تو صبح کے اندہیرے میں اُس نے آپ کے پہلو اور بازو میں خنجر مارا جس سے آپ گر گئے اور عبد الرحمان بن عوف کو امام کر دیا۔ اور تیرہ آدمی اور کو بہی زخمی کیا آپ نے اپنے بیٹے کو فرمایا کہ ای عبد اللہ عائشہ رض کے پاس جاؤ اور عرض کرو عمر چاہتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اور ابو بکر رض کے پاس دفن کیا جاؤں حضرت عائشہ رض نے کہا یہ جگہہ میں نے اپنے لیے رکہی تہی۔ لیکن یہ جگہہ میں آپ کو دیدیتی ہوں حضرت عمر رض اس سے بہت خوش ہوئے پس جب آپ فوت ہوئے تو وہاں ہی دفن کیے گئے۔ فرمایا آن حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جسنے عمر رض سے بغض کیا اُس نے مجہ سے بغض کیا اور جسنے عمر رض کو دوست رکہا اس نے مجہ کو دوست رکہا اور فرمایا پہلی امتوں میں ملہم ہوئے ہیں اور اگر میری امت میں کوئی ملہم ہے تو عمر ہے۔ اور فرمایا میرے بعد کوئی نبی نہیں اور اگر ہوتا تو عمر ہوتا۔ اور فرمایا اللہ تعالے نے حق کو عمر کی زبان اور دل پر رکہا ہے اور حق نے اس سے اول مصافحہ اور سلام کیا ہے اور قیامت میں سب سے پہلے عمر رض کا ہاتہہ پکڑ کر جنت میں داخل کرے گا۔ صواب رائے ایسے تہے کہ قرآن شریف بہت آپ کی رائے پر نازل ہوا ہے اور فرمایا جس راستے سے عمر رض نکلتا ہے شیطان اس راستے اور گلی سے ہٹ جاتا ہے اور اس سے ڈرتا ہے ایک روایت میں ہے انکو دیکہہ کر گر پڑتا ہے اور فرمایا یہہ فتنوں کے آگے ڈہال ہے۔ جب تک یہہ ہے کوئی فتنہ نہ آوے گا۔ اللہ تعالی کے حکم سے آسمان کے تمام فرشتے عمر رض کی تعظیم کرتے ہیں اور اللہ تعالی نے عمر رض

کو عرفہ کے دن خاص یاد کیا۔ اور باقی تمام لوگوں کو علیحدہ یاد کیا۔ اور فرمایا عمر کی موت پر اسلام روئے گا۔ اور فرمایا مینے معراج کی رات میں جنت میں عمر رضہ کا محل دیکھا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چند خواب بیان کیے جنکا مطلب یہہ ہے کہ عمر دین اور سیاست اور خلافت میں کامل اور قوی ہے حضرت ابوبکر فرماتے ہیں مجھکو عمر جیسا کوئی پیارا نہیں حضرت علی فرماتے تھے۔ بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مجھ کو عمر جیسا کوئی پیارا نہیں حضرت عمر رضہ کی خوبیوں کے سب اصحاب قائل اور ثناخواں تھے آپ کی کرامات سے ہے ایک دفعہ جمعہ کا خطبہ پڑہا رہے تھے اثنا خطبہ میں آپ نے منادی کی یا ساریۃ الجبل لوگ اس میں حیران ہو گئے اور آپ پہر خطبہ میں شروع ہو گئے اس فرمانے کی وجہ یہہ تہی کہ آپ نے ایک ساریہ نامی شخص کو لشکر کا امیر کرکے زمین عجم کی طرف بہیجا ہوا تہا اور لشکر کو کفار نے گہیر لیا۔ اور قریب تہا کہ اُنکو شکست ہو حضرت عمر کو اللہ تعالیٰ نے اس واقعہ سے اطلاع دی آپ نے فرمایا یا ساریۃ الجبل یعنے اے ساریہ پہاڑ کی طرف پہر اور پہاڑ کی اوٹ میں ہو۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی اس آواز کو دور دراز تک پہنچا دیا اور ساریہ نے سنکر پہاڑ کا بچاؤ لے لیا۔ اور پھر لشکر اسلام نے کفار پر حملہ کیا اور دشمن پر فتحیاب ہوا۔ الحمد للہ۔ اور منجملہ آپ کی کرامات سے ایک یہہ ہے کہ آپ کو ایک شخص ملنے آیا آپ نے اُسکا سب پتہ پوچھکر فرمایا تو جلد اپنے گہر کو واپس جا تیرے گہر کے لوگ آگ میں جلتے ہیں۔ پس وہ شخص جب گہر میں آیا تو آپ کے ارشاد کے موافق گہر والوں کو جلا ہوا پایا۔ اور یہہ بہی آپکی کرامات میں سے ہے کہ آپ سے جو شخص جہوٹی بات کہتا تہا آپ کہتے تہے یہ بات مت کر۔ خنیف بن قیس سے مروی ہے کہ ہم ایک دفعہ حضرت عمر کے دروازے پر بیٹہے ہوئے تہے۔ دروازہ سے ایک لونڈی گذری لوگوں نے کہا یہہ حضرت عمر کی لونڈی ہے آپ نے فرمایا یہ امیر المومنین کی لونڈی نہیں ہے یہہ بیت المال سے ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کا مال ہے اور فرمایا عمر کے واسطے بیت المال سے حلال نہیں مگر ایک موسم سرما کا جوڑا اور ایک موسم گرما کا۔ اور اگر حج یا عمرہ کرے تو حج یا عمرہ کا زاد راہ اور اپنے عیال کا خرچ اور فرمایا میں ایک آدمی ہوں آدمیوں سے مجھکو کچھہ دوسروں سے فخر نہیں جب آپ کسی کو کہیں عامل کرکے بہیجتے تو اُسکو وصیت کرتے کہ عمدہ گہوڑے پر سوار نہ ہونا میدے کی روٹی نہ کہانا۔ باریک کپڑے نہ پہننا کسی حاجت سے دروازہ بند نہ کرنا آپکی بیٹی حفصہ اور بیٹے عبد اللہ نے عرض کی کہ آپ اچھا کہائیں تو آپ حق کے جاری کرنے میں زیادہ قوی ہوں آپ نے لوگوں سے دریافت کیا کہ تم سب

لوگوں میں یہہ عادت ہے لوگوں نے کہا ہاں پس امیر المومنین نے کہا یہ بات تو تم درست کہتے ہو۔ مگر میرے دو صاحب جو آگے گذر گئے ہیں یعنے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابوبکر رضہ انکی یہ عادت نہ تہی اور اگر میں ایسا کروں تو میں انکو مل نہیں سکوں گا۔ کپڑا پہننے کی یہ عادت تہی کہ حضرت انس فرماتے ہیں کہ مینے حضرت عمر کے کپڑے کے دو کاندہوں میں چار پیوند لگے ہوئے دیکہے ہیں اور آپ کے تہ بند کو چمڑے کا پیوند لگا ہوا تہا۔ روتے روتے آپکا چہرہ پر دو سیاہ داغ ہو گئے تہے قرآن مجید کی آیات میں تدبر کرکے رو رو کر زمین پر گر پڑتے تہے۔ ایک دفعہ آپ نے اپنے کاندہے پر مشک ڈال لی لوگوں نے کہا یہ آپ کیا کرتے ہیں فرمایا میرے نفس میں خود پسندی آگئی تہی میں اُسکو ذلیل کرتا ہوں آپ فرماتے تہے جو شخص مجہکو میرے عیبوں پر اطلاع دے میں اُسپر بہت خوش ہوتا ہوں جب آپ کسی پر غضے ہوتے اور وہ آگے سے قرآن پڑہ دیتا تو آپکا غصہ فوراً فرو ہو جاتا تہا آپ کے خسر نے بیت المال سے کچہہ مال طلب کیا۔ آپ اُس پر خفا ہوئے اور فرمایا تو چاہتا ہے کہ میں اللہ تعالی سے خائن بادشاہ ہو کر ملوں اور پہر خاص اپنے پاس سے اسکو دس ہزار درہم . . . دیدیا آپ باوجود بادشاہ اور خلیفہ ہونے کے کچہہ تجارت بہی کر لیا کرتے تہے۔ ایک دفعہ حضرت عمر رضہ خطبہ پڑہ رہے تہے آپکو امام حسین رضی اللہ عنہ نے کہا۔ میرے باپ کے منبر سے (یعنے آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم) اتر جا حضرت عمر رضہ نے کہا ہاں بہائی تو سچ کہتا ہے۔ یہ تیرے باپ ہی کا منبر ہے۔ میرے باپ کا نہیں۔ اور فرمایا آیا یہ بات تجہکو کسی نے سکہلائی ہے یا اپنی طرف سے کہتے ہو حضرت علی نے کہڑے ہو کر فرمایا یہ بات اسکو کسی نے نہیں سکہلائی۔ اور حضرت علی رضہ نے امام حسین کو جہڑکا حضرت عمر نے کہا کہ بچے کو کچہہ نہ کہو۔ آپ کے عہد میں اصحاب ذیل فوت ہوئے۔ عتبہ بن غزوان وعلا حضرمی۔ وقیس بن سکن۔ وابو قحافہ والد ابوبکر صدیق۔ وسعد بن عبادہ۔ وسہیل بن عمرو وابن ام مکتوم۔ وعیاش بن ابی ربیعہ۔ وعبد الرحمن برادر زبیر۔ ونوفل بن حارث۔ ویزید بن ابی سفیان۔ وشرجیل بن جعفر۔ وفضل بن عباس۔ ابو الجندل بن سہیل۔ وابو مالک اشعری وصفوان بن المعطل۔ وابی بن کعب۔ وبلال مؤذن۔ واسید بن حضیر۔ وبرا بن مالک۔ وزینب بنت جحش۔ وعیاض بن غنم۔ وابو الہیثم۔ وخالد بن ولید۔ نعمان بن مقرن وغیرہ

ذکر خلافت حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ

بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب القرشی الاموی۔ حضرت عمر رضہ کی وفات کے تین دن کے بعد سنہ ۲۳ ہجری میں خلیفہ ہوئے اور امیر المومنین قرار دیے گئے اور آپ کے ہاتھ پر تمام اصحاب مہاجر و انصار نے بالاتفاق بیعت کر لی۔ اور حضرت عمر کے بعد سب سے زیادہ انکو بزرگ سمجھا گیا آپ کی خلافت کا ایام سنہ ۲۳ ہجری میں رَےْ[1] فتح ہوا۔ اور نکسیر کی مرض کثرت سے واقع ہوئی حتی کہ اسکا نام سنہ رعاف پڑ گیا۔ اور خود حضرت عثمان رضہ کو بھی نکسیر کا مرض ہو گیا۔ اور آپ کے عہد میں بہت سے قلعے روم کے مفتوح ہوئے۔ اور سنہ ۲۴ ہجری میں آپ نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کوفہ کی حکومت دے دی۔ اور مغیرہ کو موقوف کر دیا۔ اور سنہ ۲۵ھ میں کوفہ سے سعد کو موقوف کر کے اپنے مادری بھائی ولید بن عقبہ بن ابی معیط کو کوفہ کا حاکم کر دیا۔ مگر یہہ امر لوگوں کو ناگوار گذرا اور رفتہ رفتہ فتنہ کا موجب ہو گیا۔ اور چرچہ ہو گیا۔ کہ عثمان قرابتیوں کو ترجیح دیتا ہے اور سنہ ۲٦ ہجری میں آپ نے بیت اللہ شریف کو فراخ کر دیا اور اسی سال میں سابور مفتوح ہوا۔ اور سنہ ۲۸ ہجری میں حضرت معاویہ نے قبرس پر چڑہائی کی اور دریا کے اوپر سے لشکر کو لے گئے۔ اور اُس کو فتح کیا اور معاویہ کے ساتھ عبادہ بن صامت اور اُس کی بیوی ام حرام بنت ملحان بھی تھی ام حرام سواری سے گر کر مر گئی اور اسی میں ارجان اور دارابجرد مفتوح ہوا۔ اور اسی سال میں حضرت عثمان رضہ نے عمرو بن العاص کو مصر سے معزول کر کے اُسپر عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح کو مصر کا حاکم کر دیا اور افریقہ کو فتح کیا۔ اور وہاں سے اس قدر غنیمت آئی کہ ایک ایک غازی کو تین تین ہزار دینار ملے اور اسی سال میں اندلس[2] کو فتح کیا۔ اور سنہ ۲۹ ہجری میں صطخر و فسا وغیرہ کو فتح کیا۔ اور مسجد نبوی کو عمدہ طور پر بنایا اور سنہ ۳۰ھ میں جور اور بلاد خراسان اور اور بھی بہت ممالک فتح کئے اور نیشاپور اور طوس اور سرخس اور مرو اور بیہق وغیرہ مفتوح ہوئے اور ہر طرف سے اتنا مال آیا کہ ایک آدمی کو لاکھہ لاکھہ بدرہ حصہ میں آیا اور ہر بدرہ میں چار ہزار اوقیہ تہا۔ اور سنہ ۳۵ھ میں آپ شہید ہوئے اس کی کیفیت عنقریب ذکر ہو گی (انا للہ و انا الیہ راجعون)۔ بارہ برس آپ نے

[1] رے کو پہلے حضرت عمر نے فتح کیا۔ پھر قبضہ اہل اسلام نکل گیا پھر حضرت عثمان کے عہد میں دوبارہ فتح ہوا۔

[2] اس کی فتح کی کیفیت بنی امیہ کی خلافت میں مفصل ذکر ہو گی ۱۲

خلافت کی اس سے چھ برس تک آپ پر کسی نے اعتراض نہیں کیا اور پچھلے چھ برس مین چونکہ آپ نے
اپنے اقرباء کو عامل بنایا اور انکو ترجیح دی حتی کہ مروان کو جو تہا حصہ افریقہ کا لکھہ دیا اور اپنے اقارب
کو بیت المال سے بہت سا مال دیا اور اس کی وجہ یہہ بیان کی میں اپنے حق سے صلہ رحمی کرتا
ہوں حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ نے اپنا حق نہیں لیا۔ اور میں لیتا ہوں اس لیے انپر اعتراض
ہونے لگے اصحاب بھی اس بات کو اچھا نہیں جانتے تہے جب آپ نے عبداللہ بن سعد بن ابی
سرح کو مصر کا امیر کر دیا اور وہ کئی برس وہاں امیر رہا تو وہاں کے لوگ انکے ظلم کی وجہ سے شاکی ہوئے۔
حضرت عائشہؓ اور حضرت علی رضہ اور طلحہ رضہ بن عبیداللہ وغیرہ نے حضرت عثمان سے عرض کی کہ
اس شخص کو مصر سے موقوف کر دو پہلے حضرت عثمان رضہ نے اُس کے موقوف کرنے میں توقف کیا۔ مگر آخر
فرمایا اچھا کوئی اور آدمی پیش کرو جو امارت کے لائق ہوتا کہ عبداللہ بن سعد بن ابی سرح کو موقوف
کیا جاوے صحابہ نے محمد بن ابی بکر رضہ کو پیش کیا حضرت عثمان رضہ نے منظور کر کے مصر کی حکومت
کے لیے بھیجا اور اُن کے ہمراہ کچھہ اصحاب بھی گئے تاکہ اہل مصر کی حالت دیکھیں کہ ابن ابی
سرح کے ساتھہ انکا کیا برتاؤ ہے۔ جب محمد بن ابی بکر رضہ تین دن کے راستے پر پہنچا تو اُسکے
ہمراہی اصحابوں نے ایک غلام کو دیکھا کہ وہ مصر کی جانب اونٹ پر سوار ہو کر جلدی چلا جاتا
ہے جیسے کوئی سخت گھبرایا ہوا ہے۔ اصحابوں نے اُسکو پکڑ لیا اور پوچھا تو کہاں جاتا ہے
اُس نے کہا میں مصر کے امیر کی طرف جاتا ہوں مجھکو حضرت عثمان رضہ نے انکی طرف ایک خط
دیکر بھیجا ہے۔ جب وہ کھول کر دیکھا گیا تو اُس میں امیر کو لکھا ہوا تھا۔ کہ جب محمد بن ابی بکر رضہ
وغیرہ وہاں آئیں تو کسی حیلہ سے انکو قتل کر دے محمد بن ابی بکر رضہ نے اس خط کو سب کے سامنے
پڑھ کر اسپر سب کے دستخط کرا لئے اور ایک صحابی کے پاس امانت رکھہ دیا اور مدینہ کی طرف واپس
ہوئے مدینہ میں آکر طلحہ اور زبیر اور علی اور سعد وغیرہ کو جمع کر کے یہہ خط سنایا اور غلام کا قصہ بیان کیا
یہہ خط سنکر تمام اہل مدینہ حضرت عثمان رضہ پر ناراض ہوئے اور اس سے پہلے ہی یہہ لوگ عثمان رضہ
رنجیدہ تہے کہ اُس نے ابن مسعود رضہ اور ابی ذر و عمار بن یاسر کو کچھہ تکلیف دی تہی۔ الغرض
اسی غصہ اور جوش میں تمام اصحاب حضرت عثمان رضہ کے پاس گئے اور حضرت علی رضہ نے محمد بن
ابی بکر اور غلام اور خط اور اونٹ مذکور کو ساتھہ لیا اور کہا اے عثمان رضہ یہہ غلام اور اونٹ
آپکا ہے کہا اونٹ اور غلام تو میرا ہے مگر یہہ خط میرا نہیں علی نے کہا خط پر مہر تو آپ کی ہے
کہا ہاں بے شک میری ہے مگر مجھہ کو علم نہیں کہ یہہ مہر کس طرح اس خط پر لگ گئی ہے۔

جب لوگوں نے غور کیا تو معلوم ہوا کہ مروان کی جعلسازی ہے لوگوں نے کہا مروان کو ہمارے
حوالے کرو حضرت عثمان رضؓ نے اس بات سے انکار کیا اور ڈرے کہ مروان کو لوگ مار کر ٹکڑے کر دیں
اس وجہ سے بعض لوگ عثمان پر اور زیادہ رنجیدہ ہوئے آخر نوبت یہاں تک پہونچی کہ چار ہزار
عوام اوباش اور بنی تمیم وغیرہ عثمان رضؓ پر حملہ آور ہوئے اس اثنا میں بعض انصار اور مہاجر وغیرہ
نے عثمان رضؓ سے عرض کی کہ اگر آپ فرماویں تو ہم آپ کی حمایت میں تلوار اٹھاویں۔ اور حضرت علی
نے امام حسن وحسین کو فرمایا کہ تم دونوں تلواریں لے کر عثمان رضؓ کے دروازے پر کھڑے رہو
جو عثمان پر حملہ کرے اسکو روکو اور حضرت طلحہ اور زبیر اور بہت اصحاب نے اپنے اپنے لڑکوں
کو عثمان رضؓ کی حمایت کے لیے بھیجا باغیوں کو یہ لوگ ہتھیار روکتے رہے مگر وہ خونی ظالم نہ رکے
بلکہ انہوں نے امام حسن رضؓ وحسین رضؓ و محمد بن طلحہ وغیرہ کو بھی زخمی کیا اور گھر کے اوپر سے کود کر عثمان
کے گھر میں گھس پڑے اور محمد بن ابی بکر رضؓ نے عثمان کی ڈاڑھی پکڑ لی عثمان رضؓ نے کہا اے محمد
اگر تیرا باپ اس ڈاڑھی کو دیکھتا تو اسپر رحم کرتا۔ اور یہ بات کو نہ دیکھہ سکتا اتنے میں اور بدمعاش باغی
عثمان رضؓ پر کود پڑے اور آپ کو ذبح کر کے شہید کیا اور بھاگ گئے حضرت عثمان کی بیوی نے آواز دیا
کہ امیر المومنین قتل کیا گیا یہ پہلا فتنہ عظیم ہے جس سے پھر اور بھی صدہا فتنے اس میں شروع ہوئے
اور اسلام میں تغیر شروع ہوا اور یہ وہ فتنہ ہوا جسکے پڑھنے لکھنے سے دل کانپتے ہیں۔

الغرض جب یہ شور ہوا کہ امیر المومنین قتل ہوا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحابوں
کی ہوشیں اڑ گئیں اور تمام دوڑے گئے دیکھا تو واقع میں شہید کیے گئے ہیں حضرت علی رضؓ
امام حسن رضؓ وحسین رضؓ پر بڑے خفا ہوئے اور انکو مارا اور کہا تمہاری موجودگی میں امیر المومنین مارا
گیا۔ اور دیگر اصحاب بھی اپنے اپنے لڑکوں پر ناراض ہوئے اور سخت کہا اور حضرت علی رضؓ نے
...... حضرت عثمان کی بیوی سے پوچھا کہ عثمان رضؓ کو کس نے قتل کیا عورت نے کہا کہ میں
نہیں جانتی کہ کس نے قتل کیا مگر یہ جانتی ہوں کہ اسپر دو آدمی داخل ہوئے جنکو میں نہیں پہچانتی۔
اور محمد بن ابی بکر بھی انکے ساتھ داخل ہوا ہے حضرت علی نے محمد سے کہا یہ عورت کیا کہتی ہے۔
محمد نے کہا سچ کہتی ہے بے شک میں عثمان کے قتل کے ارادے پر آیا تھا مگر اس نے جب میرے
باپ کا ذکر کیا میں اس ارادے سے نادم ہوا اور اس گناہ سے توبہ کی عورت نے کہا سچ کہتا
ہے مگر قاتل اسی کے ذریعہ سے گھر میں داخل ہوئے ہیں۔ اس اثنا میں ہجوم در ہجوم خلق حضرت
علی کے گرد ہوئے کہ اب خلیفہ بنو مگر آپ اس سے انکار کرتے رہے آخر کار آپ نے اسکام

کو اختیار کیا۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے مناقب۔ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اے عثمان اگر اللہ تعالیٰ تجھ کو کرتہ پہنا دے۔ اور منافق اس کرتے کو تیرے سے اتاریں تو تو اُس کرتے کو نہ دینا اس سے مراد آپ کی خلافت اور اُس پر صبر کرنے کی طرف اشارہ ہے۔ حضرت عثمان کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک بالخصوصیت یہ تعلق اور قرب بھی تھا کہ آپ نے اُنکو اپنی بیٹی رقیہ نکاح میں دی جب وہ فوت ہوگئی تو دوسری لڑکی ام کلثوم نکاح میں دی اس لیے آپ کو ذوالنورین کے لقب کے ساتھ پکارا جاتا تھا۔ حضرت ابوبکر اور علی اور زید بن حارثہ کے بعد پھر آپ ہی پہلے مسلمان ہیں۔ آپ نے دو ہجرت کی ہیں۔ ایک مکہ سے حبشہ کی طرف اور پھر حبشہ سے مدینہ کی طرف آپ کامل درجے کے حسین تھے۔ آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنت کی خوشخبری دی ہے۔ آپ نے قرآن شریف جمع کیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب جنگ رقاع میں تشریف لے گئے تو عثمان رض کو مدینہ کا امیر کر گئے۔ ایک دفعہ حضرت عثمان رض آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے آپ نے اپنے کپڑے درست کر لیے اور فرمایا اِس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لڑکی ام کلثوم انکی بیوی فوت ہوگئی تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر میری لڑکیاں اور ہوتیں تو میں عثمان کو ایک کے بعد دوسری اور دوسری کے بعد تیسری اور تیسری کے بعد چوتھی نکاح میں دیتا۔ جب آپ کو باغیوں نے آپ کے قتل کے لیئے گھیر لیا۔ اور نماز پڑھانے اور امامت کرانے سے روکدیا اور پانی تک بند کر دیا تو آپ نے اپنے مکان پر کھڑے ہو کر فرمایا اے لوگو تم جانتے نہیں کہ میں کون ہوں میں وہ ہوں جس کے حق میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا۔ کون شخص ہے جو جنگ تبوک کے لیے لڑائی کا سامان تیار کر دے اور اُس کے لیے جنت ہو مینے تیں اونٹ معہ اُنکے اسباب کے دیدیا اور ہزار دینار آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آگے ڈالدیا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عثمان رض کو اللہ تعالیٰ نے بخشدیا۔ اب اللہ تعالیٰ اُس کے گناہوں سے کبھی مواخذہ نہ کرے گا۔ اور ایک دفعہ فرمایا بیر رومہ[1] کو تیار کر کے مسلمانوں کے لیے وقف کرتا ہے مینے عرض کی میں اُسکو وقف کرتا ہوں اور کر دیا۔

غرض حضرت عثمان کے فضائل نامتناہی ہیں۔

---

[1] بیر رومہ مدینہ شریف کے ایک کنوئیں کا نام ہے۔

ذکر خلافت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی طالب

حضرت عثمانؓ کے بعد آپ ۳۵ سنہ ہجری میں خلیفہ ہوئے اور سب اصحاب نے آپ سے بیعت کر لی حتیٰ کہ طلحہ اور زبیر نے بھی بیعت کر لی مگر یہ دو نو بیعت کر کے نادم ہوئے اور حضرت علیؓ سے درخواست کی کہ حضرت عثمانؓ کے قاتلوں کو قتل کرنا چاہیے حضرت علی نے انکو اس امر میں کچھ جواب نہ دیا اس لیے کہ انکو حضرت عثمانؓ کے قاتل خصوصیت کے ساتھ بالیقین معلوم نہیں ہوئے تھے۔ اور نیز منتظر تھے کہ عثمانؓ کے وارث عثمانؓ کے قاتلین کی نسبت مقدمہ دائر کریں گے۔ مگر طلحہؓ اور زبیرؓ اسی ناراضگی میں حضرت علیؓ سے اذن لیکر مکہ شریف میں عمرہ کرنے کو آئے اور حضرت عائشہؓ کو بھی ہمراہ لے آئے اور پھر مکہ سے بصرہ کو آئے اہل بصرہ طلحہ اور زبیرؓ اور حضرت عائشہؓ کے بصرہ میں آنے سے بڑے متعجب ہوئے اور آنے کی وجہ پوچھی انہوں نے جواب دیا کہ ہم علیؓ سے ناراض ہو کر عثمانؓ کا بدلہ لینے کی غرض سے یہاں آئے ہیں۔ اور حضرت علیؓ کی طرف سے جو ابن احنف بصرہ میں عامل تھا اُسکو قید کر لیا۔ اور اہل بصرہ طلحہؓ اور زبیر کے ساتھ مل گئے۔ حضرت علیؓ کو جب اس امر کی خبر ملی تو آپ بھی مدینہ سے نوسو آدمی لیکر اس فتنہ کے انسداد کے لیے بصرہ کی طرف روانہ ہوئے اور حضرت امام حسنؓ اور عمار کو کوفہ کی طرف بھیجا کہ وہ لوگ علی کی مدد کریں حضرت امام حسنؓ نے کوفہ کے منبر پر کھڑے ہو کر یہہ تمام ماجرا سنایا اس لیے اہل کوفہ سے بارہ ہزار آدمی امام حسن کے ساتھ علی کی مدد کے لیے آئے اور حضرت علیؓ بھی بصرہ میں پہونچے۔ اور طلحہؓ اور زبیر کو تین دن دعوت اطاعت کی مگر چونکہ عثمانؓ کے قاتل مفسد دونوں لشکروں میں ملے ہوئے تھے۔ انہوں نے خیال کیا کہ اگر طلحہؓ اور زبیرؓ نے علیؓ سے صلح کر لی تو ہم مارے جائیں گے انہوں نے جھوٹ سچ کہکر دونوں طرف سے جنگ و جدل شروع کرا دیا۔ تاہم حضرت علیؓ نے اپنے لشکریوں کو فرمایا۔ جو شخص زبیر اور طلحہ کے لشکر سے بھاگ جائے اُسکو مت پکڑو اور جو زخمی ہو جائے اُسکو جان سے مت مارو۔ اور پھر ایسی لڑائی ہوئی کہ ہزار آدمی تہ تیغ ہوا۔ اور حضرت علیؓ نے حضرت زبیر کو آواز دیا کہ تو میرے پاس آجا میں تجھ کو امان دوں گا۔ پس زبیر آیا تو اُس سے حضرت علیؓ نے تخلیہ میں کہا میں تجھ کو قسم دیتا ہوں آیا تو نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہیں سنا کہ فرماتے تھے کہ تو علیؓ

سے مقابلہ کرے گا۔ اور تو ظالم ہوگا اور علی رضہ تیرے پر غالب ہوگا زبیر نے کہا تو نے مجھکو وہ بات یاد کرائی ہے جو زمانے نے مجھکو بھلادی تھی اب میں تجھ سے لڑائی نہیں کرتا۔ لیکن جب اُسنے دیکھا کہ لوگ لڑائی سے باز نہیں آتے آپ دونوں لشکروں سے باہر چلا گیا۔ اور حضرت علی رضہ کو فتح ہوئی اور دوسری طرف عمرو بن جرموز نے زبیر کو قتل کرکے حضرت علی رضہ کو یہ آکر خبر دی مگر حضرت علی نے اسپر ناخوش ہوکر کہا کہ تو نے بہت بُرا کام کیا۔ اور فرمایا میںنے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ زبیر کا قاتل دوزخی ہے تو میرے سامنے سے دور ہوجا اور آخر اسکی لڑائی میں حضرت طلحہ رضہ بھی قتل کیے گئے طلحہ رضہ کی کچھ جان باقی تھی اُس کے پاس سے ثور بن بحزاۃ گذرا طلحہ نے کہا تو علی رضہ کا آدمی ہے اس نے کہا ہاں پھر فرمایا علی رضہ کی طرف سے ہاتھ پھیلا میں بیعت کروں اور رو کر بیعت کی اور نادم ہوا اور حضرت عائشہ رضہ جو اس واقعہ میں طلحہ اور زبیر کی طرف تھیں۔ عائشہ رضہ کے اونٹ کو لوگ حضرت علی کے پاس لائے حضرت علی رضہ نے حکم دیا کہ یہہ ہماری ماں ہے۔ اور فرمایا اس کو اکرام سے مدینہ میں پہونچادو اور ادب کے مارے اُنکو کچھ ملامت نہ کی چونکہ حضرت عائشہ رضہ اس لڑائی میں اونٹ پر سوار تھیں اور عربی میں اونٹ کو جمل کہتے ہیں اس لیے اس واقعہ اور جنگ کو واقعہ جمل کہتے ہیں اور یہہ واقعہ جمادی الآخر ۳۶ھ ہجری میں ہوا ہے بعد ازاں حضرت علی رضہ پندرہ دن بصرہ میں ٹھہرے اور مدینہ کا ابن عباس رضہ کو امیر کردیا اور آپ کوفہ کو آئے۔ حضرت علی رضہ سے کسی نے پوچھا اہل کا جس سے آپ نے لڑائی کی ہے .... یہہ لوگ مشرک تھے اس لیے آپ نے اُن سے لڑائی کی ہے۔ فرمایا نہیں۔ پھر سائل نے کہا کیا منافق تھے کہا نہیں۔ پھر کہا یہہ کون ہیں کہا ہمارے بھائی ہیں ہمپر انہوں نے بغاوت کی ہے ہم اس لیے اُن سے لڑتے ہیں اور نیز طلحہ رضہ اور زبیر بیعت کرکے مجھ سے پھر گئے ہیں اور جو شخص امیر المومنین اور خلیفہ سے بیعت کرکے پھر جائے اور فساد کرے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اُس کو قتل کر ڈالو۔

الغرض اس لڑائی میں حق حضرت علی رضہ کی طرف تھا۔ مگر طلحہ اور زبیر کی اپنے اجتہاد میں غلطی تھی۔ کہ انہوں نے عثمان کے خون کا بدلہ وصول کرنے کو علی رضہ سے لڑائی کرنے کو جائز سمجھا اور لڑائی کی۔ اور جو مجتہد اجتہاد سے کوئی کام کرے گو واقع میں غلطی ہو۔ اُس کو ایک نیکی ملتی ہے۔ اور مجتہد تو اب کو پہنچا اُسکو دو نیکیاں ملتی ہیں پس طلحہ رضہ اور زبیر کو ایک ایک نیکی ملی۔ اور حضرت علی رضہ کو دو نیکیاں ملیں۔ اور ہمکو چاہیے کہ اصحاب کے بارہ میں کوئی بدظنی نکریں

اور نہ کبھی کو برا کہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصحاب کو برا کہنے سے سخت منع کیا ہے حضرت علی رضہ جب جنگ جمل سے فارغ ہوئے اور کوفہ میں آئے تو آپ نے جریر بن عبداللہ بجلی کو شام میں معاویہ کی طرف بہیجا کہ آپ مجھ سے بیعت کرو اور حکومت شام سے علیحدہ ہو جاؤ۔ معاویہ نے بیعت سے انکار کیا۔ اور کہا میں عثمان کے وارثوں سے ہوں۔ اگر علی رضہ عثمان رضہ کے قاتل ہمیں سپرد کرے تو میں اُس کی بیعت کر سکتا ہوں اور حکومت چھوڑنے سے انکار کیا حضرت علی رضہ نے کہا پہلے وہ مجھ سے بیعت کرے اور پھر عثمان کے قاتلوں کا مقدمہ پیش کرے تو میں اسکام کا انتظام کر سکتا ہوں۔ آخر اس کشمکش میں معاویہ رضہ نے حضرت علی رضہ پر لشکر کشی کی۔ اور ادھر سے حضرت علی رضہ نے بھی جنگ کی تیاریاں کر دیں حتی کہ دونو لشکر موضع صفین میں جمع ہو گئے اور عمرو بن عاص مصر کے امیر کو بھی معاویہ رضہ نے اپنے ساتھہ گانٹھہ لیا وہ بھی معاویہ کے ہمراہ علی رضہ سے لڑنے کو آیا اور لڑائی طرفین سے موضع مذکور میں واقع ہوئی اور ایسی لڑائی ہوئی کہ تیس ہزار آدمی مارا گیا جب معاویہ کے آدمیوں نے حضرت علی کا غلبہ دیکہا تو معاویہ نے عمرو بن عاص کو حضرت علی رضہ سے صلح کرنے کی درخواست کی لیے بہیجا اور کتاب اللہ پیش کی حضرت علی رضہ نے اس درخواست کو تسلیم کر لیا۔ اور ابو موسی اشعری کو اپنی طرف سے حکم مقرر کیا۔ اور ان دونوں حکموں نے اپنی جگہہ یہہ تجویز کی کہ علی رضہ اور معاویہ رضہ دونو کو امارت سے علیحدہ کیا جاوے چونکہ عمرو بن عاص نے چالاکی کی کہ ابو موسیٰ کو مقدم کیا اور کہا تو پہلے علی رضہ میں فیصلہ دے ابو موسیٰ نے علی رضہ کو امارت سے علیحدہ کر دیا اور پیچھے سے عمرو بن عاص نے کہا میں معاویہ کو امارت سے علیحدہ نہیں کرتا ابو موسیٰ رضہ اسکی اس چالاکی سے بہت ناراض ہوا۔ اس کی وجہ یہہ تہی کہ حضرت علی رضہ نے اسکی نسبت بہی پہلے حکم دیا تہا کہ مصر کی حکومت چھوڑ دے۔ مگر چونکہ یہہ امیر معاویہ رضہ کے ساتھہ ملگیا تہا امارت سے علیحدہ نہ ہوا۔ اور اُسوقت اُسکو حضرت علی کی مخالفت کا ایک موقعہ ملگیا۔ لیکن اس اختلاف کی وجہ سے اُسوقت پہر مجمع جنود ٹوٹ گیا حضرت علی رضہ کوفہ کو روانہ ہوئے۔ اور حضرت معاویہ شام کو اپنی جگہہ چلے گئے یہہ واقعہ ۳۷ھ میں ہوا تہا بعد ازاں حضرت علی رضہ نے معاویہ سے پہر جنگ کی تیاری کی مگر چونکہ خوارج کے ساتھہ لڑائی پیش آگئی اس لیے یہ ارادہ ملتوی ہو گیا خوارج کی لڑائی کا ذکر عنقریب آتا ہے بعد ازاں ۳۹ھ میں پہر معاویہ رضہ سے لڑائی کا ارادہ کیا مگر لوگوں کے اختلاف کی وجہ سے پہر بہی عزم ملتوی رہا۔ بعد ازاں ۴۰ھ میں معاویہ سے پہر لڑائی کا ارادہ کیا

اور معاویہ نے اپنی طرف سے عمرو بن العاص کو حکم مقرر کیا

اور اس دفعہ چالیس ہزار آدمی نے علی کے ساتھ موت پر بیعت کرلی تھی اور مقدمۃ الجیش قیس بن سعد بن عبادہ کو مقرر کیا تھا۔ لیکن چونکہ اس اثنا میں تقدیر ایزدی سے حضرت علی رضہ کی موت پیش آگئی۔ لڑائی رک گئی۔ عروہ بن ادیم سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک اعرابی آیا اور کہا اے محمد تو مجھسے کشتی کر معاویہ رضہ اسوقت موجود تھا اُس نے اعرابی سے کہا تو میرے ساتھ کشتی کر۔ اور معاویہ رضہ نے اُسکو کشتی کرکے پچھاڑ ڈالا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معاویہ رضہ کو دعا دی کہ تو کبھی مغلوب نہوگا حضرت علی رضہ نے جب یہہ حدیث سنی تو کہا اگر میں پہلے یہہ حدیث سنتا تو معاویہ رضہ سے مقابلہ نہ کرتا۔ صفین کی لڑائی کے بعد حضرت علی رضہ اصحاب معاویہ رضہ پر (جو مقتول ہوگئے تھے) کھڑے ہوئے اور کہا تمپر خدا رحم کرے پھر اپنی طرف کے مقتولوں پر کھڑے ہوئے اور انپر بھی رحم کہا یا۔ اور کہا جو کچھ تقدیر الٰہی میں لکھا تھا ہوا۔ انشاء اللہ تعالی دونوں گروہوں کے مقتولین جنت میں ہونگے صفین کی لڑائی میں بھی حق علی کی طرف تھا۔ اور معاویہ رضہ اپنے اجتہاد سے علی کو امام حق نہیں جانتا تھا۔ لیکن ہمکو چاہیے کہ اس مقدمہ میں حضرت معاویہ کو بُرا نہ کہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صحابی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خسر اور کاتب تھا۔ اور اُس کے لیے ہادی مہدی فرمایا ہے اور فرمایا اللّٰھم علمہ الکتاب و مکن لہ فی البلاد وقہ العذاب اور فرمایا اللّٰھُم اجعلہ ھادیا و مھدیا و اھد بہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصحاب کو بُرا کہنے سے منع کیا ہے۔ اور فرمایا ہے قیامت قائم نہوگی یہاں تک کہ دو گروہ عظیم باہم جنگ نہ کریں گے اور انکا دعوی ایک ہوگا۔ یعنی دونوں مسلمان ہونگے۔ اور اسلام کو لڑینگے۔ اس میں اتباع معاویہ اور علی رضہ اور اُنکے جنگ کی طرف اشارہ ہے کہ شام کے ایک قاضی نے خواب دیکھا اور امیر المومنین حضرت عمر رضہ کی خدمت میں بیان کی کہ میںنے دیکھا ہے کہ آفتاب اور ماہتاب دونوں باہم لڑتے ہیں۔ اور ستارے آدھے آفتاب کی طرف ہیں۔ اور آدھے چاند کی طرف اور میں ماہتاب کی طرف ہوں اور اتفاق ایسا ہوا کہ یہہ قاضی صفین کی لڑائی میں معاویہ کی طرف سے لڑا اور مارا گیا۔ حضرت علی صفین کی جنگ سے فارغ ہوکر کوفہ کو آئے تو ایک گروہ جو خارجی کے نام سے مشہور ہے جسکی نسبت لفظ مارقہ کا بھی حدیث میں آیا ہے علی رضہ کی اطاعت سے خارج ہوگیا۔ اور علی اور معاویہ دونو کو کافر کہنے لگا۔ اور ایک موضع حرورا میں آکر اکٹھا ہوگیا۔ یہہ گروہ کچھ اوپر دس ہزار آدمی کا گروہ تھا۔ حضرت علی نے ابن عباس رض کو اُن کی طرف بھیجا ابن عباس رض نے انکو سمجھایا اُس سے کچھ لوگ

توحضرت علی کی طرف ہوگئے اور کچہہ لوگ پہر بہی باغی رہے حضرت علیؓ نے انہیں ۳۸ ہجری میں موضع نہروان میں چڑہائی کی۔ اور تمام کو قتل کر ڈالا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی پیشین گوئیوں میں سے ایک یہہ بہی پیشین گوئی تہی۔ کہ علی رضہ اس گروہ کو مارے گا۔ ایک پیشینگوئی میں ہے کہ دو گروہ ہونگے جو حق کے قریب تر ہے وہ اُسکو قتل کرے گا۔ اس سے مراد بہی حضرت علی کا گروہ ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے خارجی گروہ کی نسبت یہہ بہی فرمایا تہا کہ یہہ لوگ قرآن پڑہیں گے اُنکے حلقوں سے نیچے نہ اُترے گا اور یہہ دین سے نکل جاوینگے جیسے تیر شکار سے۔ پس آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ان پیشینگوئی سے جو اوپر گذری ہے کہ اس گروہ کو اہل حق کا طائفہ قتل کرے گا۔ صاف صاف ظاہر ہے کہ حضرت علی رضہ صفین وغیرہ کی لڑائی میں حق پر تہے اور مخالفین خطا پر تہے۔ **الغرض** حضرت علی رضہ ۳۵ ہجری میں خلیفہ ہوئے اور ۳۶ ہجری میں جنگ جمل بصرہ میں واقع ہوا۔ اور ۳۷ ہجری میں جنگ صفین ہوا۔ اور ۳۸ ہجری میں جنگ نہروان واقع ہوا۔ اور ۴۰ ہجری میں ابن ملجم نے آپ کو شہید کیا۔ اور آپ کی خلافت کل پانچ برس رہی۔ وجہ شہادت حضرت علی رضی اللہ عنہ کی یہہ ہے کہ خارجیوں سے تین آدمی عبدالرحمن بن ملجم المرادی اور برک بن عبداللہ التیمی اور عمرو بن بکر التیمی نے مکہ شریف میں جاکر باہم عہد و پیمان اسبات پر کیا کہ علی رضہ اور معاویہ اور عمرو بن عاص تینوں خلیفوں کو قتل کرڈالیں اور خلق کو آرام دیں چنانچہ ابن ملجم نے کہا میں علی رضہ کو قتل کروں گا۔ اور برک نے کہا میں معاویہ کو قتل کروں گا۔ عمر نے عمرو بن عاص کے مارنے کا بیڑا اُٹھایا۔ اور تینوں نے اتفاق کیا کہ یہہ تینوں امیر ایک رات میں ۴۰ ہجری ماہ رمضان کی گیارہویں یا ستارہویں تاریخ میں قتل کیے جاویں پس ابن ملجم کوفہ کو آیا اور اپنے دوستوں خارجیوں میں ٹہیرا اور حضرت علی رضہ کی تاڑ میں لگ گیا پس ایک دن صبح کی نماز کو نکلے تو لوگوں کو نماز کے لیے بلاتے جاتے تہے ناگاہ ابن ملجم شقی نے آپکو تلوار ماری اور تلوار آپ کی پیشانی پر لگی اور دماغ تک پہونچ گئی۔ لوگ چاروں طرف سے ابن ملجم پر دوڑے اور اُسکو پکڑ کر باندہ دیا۔ اور آخر حضرت علی رضہ امیر المومنین نے اسی زخم سے اتوار کے دن وفات پائی انا للہ و انا الیہ راجعون۔ حضرت امام حسنؓ اور امام حسینؓ اور عبداللہ بن جعفر نے آپ کو غسل دیا اور کوفہ کے قضاخانہ میں رات کو دفن کیا۔ اور سدی سے مروی ہے کہ ابن ملجم خارجیوں کی ایک عورت قطام نام پر عاشق ہوگیا تہا۔ یہہ عورت اس کو اس شرط پر ملسکتی تہی کہ ایک غلام اور ایک لونڈی اور تین ہزار درم مہر دے اور علی رضہ کو قتل کرے

اس لیے اُس نے حضرت علی رضہ کا خون پیا۔ جب ابن ملجم پکڑا گیا تو اُسکو جگڑ کر آگ میں جلا دیا گیا۔ اور خسر الدنیا والآخرۃ کا مصداق ہوا۔ شاعر فرزدق نے اس میں شعر کہا ہے۔

فلم ار مهرا ساقه ذو سماحة ۞ کمهر قطام بين غير معجم
ثلاثة آلاف وعبد وقينة ۞ وضرب علي بالحسام المصمم
فلا مهر اعلى من علي وان غلا ۞ ولا فتك الا دون فتك ابن ملجم[1]

مناقب حضرت علی کرم اللہ وجہہ

حضرت علی رضہ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی پیاری بیٹی فاطمہ رضہ نکاح میں دی شجاعت کا منبع اور علم اور زہد کی کان تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تمام قرآن شریف پڑھا۔ اور پھر اُن سے کئی اصحاب نے یاد کیا۔ اور سب سے اول دس برس کی عمر میں اسلام ظاہر کیا۔ اور بت پرستی سے بچپن سے بچے رہے۔ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ میں آئے علی رضہ کو اس لیے چند دنوں کے لیے چھوڑ آئے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امانتیں وغیرہ ادا کریں۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جنگ بدر و احد وغیرہ میں حاضر ہوئے۔ اور جنگ تبوک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی رضہ کو مدینہ میں خلیفہ کر گئے۔ اور کئی موقعہ پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی رضہ کو علم جہاد عنایت کیا۔ آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پانسو چھیالیس حدیثیں روایت کی ہیں۔ حضرت علی کو جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ کا خلیفہ کیا تو علی رضہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ مجھ کو آپ عورتوں اور بچوں میں نکارہ جانکر چھوڑ چلے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آیا تو خوش نہیں کہ تو مجھ سے ایسے مرتبہ میں ہو جیسے ہارون اور موسیٰ مگر میرے بعد نبی نہیں ہے۔ خیبر کی لڑائی میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں کل ایسے آدمی کو علم دونگا جسکو اللہ تعالیٰ اور اُسکا رسول دوست رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ اُس کے ہاتھ پر خیبر کو فتح کرے گا۔ پس ہر ایک نے امید کی کہ مجھ کو عنایت ہوگا۔ پس صبح کو علی رضہ کو بلایا اور اُسکو

[1] میں نے نہیں دیکھا کہ کسی جوانمرد نے ایسا روشن مہر دیا ہو جیسے ابن ملجم نے قطام کو دیا اُس نے تین ہزار درم اور ایک غلام اور ایک ڈومنی اور علی رضہ کو عمدہ تلوار سے قتل کرنا معشوقہ قطام کا مہر دیا گیا پس اگرچہ کوئی گران سے گراں مہر ہو مگر علی کے قتل سے کم ہے اور کیسے ہی کوئی اچانک دھوکہ کا قتل ہو مگر علی کے ناگاہ قتل کرنے سے کم ہے ۱۲

علم دیا۔ علی رضہ نے شکایت کی کہ میری آنکھیں دکھتی ہیں آپ نے اُن کی آنکھوں پر لب مبارک لگائی آنکھیں اچھی ہوگئیں اور برکت کی دعا کی۔ جب آیت شریف مباہلہ کی نازل ہوئی تو اسوقت بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علی اور حضرت فاطمہ اور امام حسن اور حسین کو ساتھ لے گئے مگر قوم نصاری نجران مباہلے سے ڈر گئے اور مباہلہ نہ کیا اور جزیہ دینا مقرر کیا۔ تفاسیر میں یہ قصہ مفصل بیان ہوا ہے۔ اور فرمایا جسکا میں دوست ہوں اسکا علی بھی دوست ہے۔ اور فرمایا اے اللہ جو شخص علی کو دوست رکھے تو بھی اسکو دوست رکھ اور جو اُس سے دشمنی کرے تو اُس سے دشمنی کر۔ اور فرمایا علی میرے سے ہے اور میں علی سے ہوں۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصحابوں میں اُنکے درمیان بھائی چارہ بنایا تو علی اکیلے رہ گئے اور رونے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں تیرا دنیا و دین میں بھائی ہوں۔ اور فرمایا علی کو مومن دوست رکھے گا۔ اور منافق اسکو دشمن جانے گا۔ اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میں علم کا مدینہ ہوں اور علی اسکا دروازہ ہے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی کو یمن کے ملک کی طرف بھیجا تو حضرت علی نے عرض کی یا رسول اللہ میں جوان ہوں اور قضا کا علم نہیں جانتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی کے سینہ پر ہاتھ مارا اور فرمایا اللّٰھم اھد قلبہ و ثبت لسانہ اس کے بعد علی کہتے ہیں میں نے دو آدمی کے مقدمہ میں بھی کبھی غلطی نہیں کی حضرت عمر رضہ اور ابن مسعود رضہ اور ابن عباس فرماتے تھے علی رضی اللہ عنہ قاضی ہے اور آپ فرائض کے بھی بڑے عالم تھے اور سنت کے ماہر تھے۔ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی رضہ کی طرف نظر کرنی عبادت ہے۔ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جسنے علی رضہ کو ایذا دی اُس نے مجھکو ایذا دی۔ اور جسنے علی کو دوست رکھا اُس نے مجھکو دوست رکھا اور جسنے مجھکو دوست رکھا اُس نے خدا تعالیٰ کو دوست رکھا اور جس نے علی کو دشمن رکھا اُس نے مجھکو دشمن رکھا اور جسنے مجھکو دشمن رکھا اُس نے خدا تعالیٰ کو دشمن رکھا۔ اور جس نے علی کو گالی دی اُس نے مجھکو گالی دی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اے علی تیری مثال عیسیٰ کی مثال ہے یہودیوں نے اُسکو ایسا بُرا جانا کہ اُس کی ماں کو بھی بہتان لگایا اور نصاری نے اُسکو بڑھایا کہ اُسکو اللہ اور ابن اللہ بنایا اسیطرح کوئی علی رضہ کی زیادہ محبت میں ہلاک ہوا۔ اور کوئی اس کی دشمنی میں۔ اور فرمایا علی قرآن کے ساتھ ہے۔ اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو آدمی سب لوگوں سے شقی ہیں۔ صالح کی اونٹنی کا قاتل اور علی رضہ کا قاتل۔ حضرت علی کے اخلاق سے ہے کہ جنگ صفین میں ایک زرہ گم گئی اور ایک یہودی کے ہاتھ آ گئی بعدازاں آپ نے وہ اپنی زرہ ایک یہودی کے پاس پہچانی۔ اور کہا ای یہودی

یہہ زرہ تو ہماری ہے یہودی نے کہا یہہ زرہ میری ہے اور میرے قبضہ مین ہے یہودی نے کہا یہہ مقدمہ قاضی کے پاس جانا چاہیے۔ اسوقت قاضی حضرت شریح حضرت علی کی طرف سے مقرر تھے علی رضہ اور یہودی شریح کے پاس آئے۔ علی رضہ نے بیان کیا کہ زرہ میری ہے یہہ زرہ مینے نہ فروخت کی ہے اور نہ ہبہ کی ہے۔ پہر شریح نے یہودی سے دریافت کیا یہودی نے کہا یہہ زرہ میری ہے اور میرے قبضہ میں ہے۔ شریح نے کہا یا امیر المومنین آپ کے پاس گواہ ہیں۔ علی رضہ نے کہا میرا گواہ ایک شخص قنبر نام ہے اور ایک حسن شریح نے کہا یا امیر المومنین باپ کے حق مین بیٹے کی شہادت درست نہیں یہودی نے کہا کہ امیر المومنین اپنے قاضی کے پاس مقدمہ لے گیا اور قاضی نے اسپر ڈگری کی پس یہودی نے آپ کا صبر دیکہکر کہا یا امیر المومنین یہ زرہ آپ کی ہے اور میں اسلام لایا۔ علی رضہ نے فیاض دلی سے یہود کو ہی زرہ واپس دیدی۔

حضرت امام حسن رضی اللہ تعالی عنہ

حضرت علی کی وفات کے بعد ۴۱ہجری میں خلیفہ ہوئے اور اہل کوفہ نے آپ کے ہاتہہ پر بیعت کی اور چہہ مہینے کوفے میں رہے بعد ازان معاویہ نے آپ پر لشکر کشی کی امام حسن رضی اللہ عنہ نے معاویہ سے صلح کر لی اس شرط پر کہ معاویہ کے بعد آپ خلیفہ ہوں مدینہ میں تشریف لے آئے اور خرچ اخراجات اہل بیت کی خبر گیری کرتے رہے لوگ آپ کو کہتے تہے آپ نے ہمکو صلح سے عار دلائی ہے آپ فرماتے تہے آگ سے عار اچہی ہے۔ اور فرمایا میں مکروہ جانتا ہوں کہ ملک کے لیے لڑوں اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ آلہ وسلم کا ارشاد پیشینگوئی کا صادق ہوا کہ آپ نے فرمایا تہا لعل اللہ یصلح بہ بین فئتین من المسلمین ۴۹ھ یا ۵۱ھ میں آپ کی وفات ہوئی آپ کی بی بی جعدہ بنت اشعث نے یزید بن معاویہ کے کہنے سے آپ کو زہر دیدی یزید نے اُسکو نکاح میں لے آنے کا وعدہ کیا تہا جب اس ظالمہ نے امام موصوف کو زہر دیکر مار دیا تو یزید کو کہلا بہیجا کہ اب تو اپنا وعدہ پورا کر یزید نے کہا جب میں تجہ کو امام موصوف کے لیے پسند نہیں کرتا تو اپنے لیے کب پسند کرتا ہوں پس خسر الدنیا و الآخرۃ کی مصداق بن گئی۔ نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم۔ جسوقت آپنے امارت حضرت معاویہ کے سپرد کردی اُس وقت سے اہل اسلام کا نام سنت و الجماعت مقرر ہوگیا یعنی ایک امیر کے ساتہہ مقرر ہوگئے اور معاویہ پر امیر المومنین کا لفظ درست ہوگیا اور مخالفت وغیرہ کا لفظ اُن سے اُٹھ گیا۔

مناقب حضرت امام حسن رضے اللہ تعالے عنہ

حضرت امام حسن کی ولادت ۳ھ میں ہوئی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے حدیث کی روایات کیں اور ان سے آگے بہت سے تابعینوں نے روایات کیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے آپ کا ساتویں دن ولادت سے عقیقہ کیا۔ براء سے مروی ہے کہ آں حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنے کاندہے پر امام حسن کو اُٹھایا۔ اور کہا اے اللہ میں اُسکو دوست رکہتا ہوں تو بہی اُسکو دوست رکھ۔ حضرت ابی بکر سے مروی ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے اور حسن رضہ آپ کے پاس کھڑا ہوا تہا۔ ایک دفعہ آپ حسن رضہ کی طرف دیکھتے تہے اور ایک دفعہ لوگوں کی طرف دیکھتے تہے اور فرماتے تھے میرا یہہ بیٹا سردار ہے شاید اللہ اسکی وجہ سے دو گروہ مسلمانوں میں صلح کردے اور فرماتے تہے حسنؓ حسینؓ دنیا میں میرے لیے خوشبو ہیں اور یہہ دونو اہل جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔ اور دعا کی یا اللہ جو شخص ان دونوں کو دوست رکہے تو اس کو دوست رکھ۔ ابن عباس رضہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ایک دفعہ حضرت حسن کو اپنے کاندہے پر اُٹھائے تہے ایک شخص نے کہا ای لڑکے تیری سواری عمدہ ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا سوار بھی بہت اچھا ہے۔ عبداللہ بن زبیر فرماتے تہے حسن کی آنحضرتؐ کے ساتہ بہت مشابہت ہے کبہی آں حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نماز میں ہوتے تہے۔ اور حسن رضہ آکر آپ کی گردن پر بیٹھ جاتے تہے جبتک حسنؓ آپ نہ اترتے تہے آن حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم انکو نہیں اتارتے تہے۔

امام حسن رضہ حلیم الطبع اور بڑے سخی تہے۔ ایک ایک آدمی کو لاکھ لاکھ دینار بخشدیتے تہے۔ آپ نے پچیس حج پیدل جاکر کیے ہیں۔ کبہی آپ نے کسی کی نسبت سخت کلمہ نہیں کہا تہا مروان اپنی امارات کے وقت مدینہ میں حضرت علی کو گالی دیتا تہا حسن رضہ سُنتا تہا اور اُسکو کچھ نہیں کہتا تہا اور نہ جواب دیتا تہا۔ ایک دفعہ مروان نے حسن رضہ کی طرف ایک آدمی کو بہیجا اور گالیاں دیں۔ کہ علی ایسا اور ایسا تہا۔ اور تو ایسا اور ایسا ہے۔ حضرت حسن رضہ نے اُس شخص سے کہا کہ تو جاکر مروان کو کہہ کہ میں تجہہ کو ان گالیوں کے عوض میں کچھ نہیں کہتا میرا تیرا معاملہ اللہ کے سامنے ہوگا۔ اگر تو سچا ہے تو اللہ تعالی تجھکو تیرے صدق کی جزا دیگا۔ اور اگر جھوٹ کہتا ہے تو اللہ تعالی سخت انتقام لینے والا ہے۔ امام حسن رضہ اپنے مال سے دو تین دفعہ علیحدہ ہوگئے اور تمام اللہ کے راہ لٹادیا۔ یہاں تک فیاض تہے کہ کبہی ایک پاؤں کی جوتی اپنے پاس رکہتے اور ایک اللہ کے

واسطے دیدیتے تھے۔ سوا عورت مذکورہ کے آپ جس سے نکاح کرتے وہ آپ سے بڑی محبت کرتی
تھی اور عاشق ہوجاتی تھی۔ جب آپ شہید ہوگئے تو مروان آپ کے جنازہ پر بہت رویا امام حسین رضہ
نے کہا۔ اب تو روتا ہے حالانکہ تو اُسکا دشمن تھا۔ کہا میں پہاڑ سے زیادہ حلیم کے ساتھہ سختی
کرتا تھا۔

ذکر امارت بنی امیہ

معاویہ بن ابی سفیان بن صخر بن حرب بن امیہ بن عبد الشمس بن
عبد المناف بن قصی۔ حضرت ابوبکر نے جب لشکر شام کیطرف
بھیجا تو یزید بن ابی سفیان کو بھی ایک دستہ فوج پر امیر کر کے بھیجا اور معاویہ بھی اپنے بھائی
یزید کے ساتھہ گیا۔ جب یزید بن ابی سفیان کا انتقال ہوگیا۔ تو اُس کی جگہہ معاویہ بن ابی
سفیان مقرر ہو گیا۔ اور حضرت عمر رضہ اور حضرت عثمان نے اپنے عہد میں اُنکو قائم رکھا چنانچہ
شام کے تمام ملک کا حاکم اور امیر ہو گیا۔ بیس برس امیر رہا اور جب حضرت علی رضہ اور حسن رضہ پر خروج
کیا تب سے خلیفہ پکارا گیا۔ اور اس کے بعد بھی بیس برس خلیفہ رہا۔ اہل اسلام سے جس
قدر معاویہ امیر رہا ہے اس قدر کوئی امیر نہیں رہا۔ اور سنہ ۴۱ھ میں حسن رضہ کی صلح کے بعد مسلم
خلیفہ ہوگیا۔ اور اُسی سنہ میں معاویہ نے مروان بن حکم کو مدینہ پر امیر کر دیا اور سنہ ۴۳ھ میں بلاد
سجستان سے حجج کو اور بلاد سودان سے کوزائی کو اور بلاد برقہ سے ودان کو فتح کیا۔ اور اسی
سال میں معاویہ نے زیاد بن ابیہ کو خلیفہ کر دیا۔ اول واقع ہے کہ اُس نے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے حکم کو بدل دیا اور سنہ ۴۵ھ میں قیقان فتح کیا اور سنہ ۵۰ھ میں کوہستان فتح ہوا
اور اسی سال میں معاویہ نے تمام اہل شام کو اس لیے بلایا کہ وہ اُس کے بیٹے یزید سے بیعت
کریں۔ اور اُسکو ولی عہد خلافت کیا۔ اور سب لوگوں نے اُس سے بیعت کر لی۔ معاویہ اول
وہ شخص ہے جس نے اپنے بیٹے کو اپنی زندگی میں ولی عہد کیا۔ اور پھر مروان کو لکھا کہ یزید کے
لیے اہل مدینہ سے بیعت لے پس مروان نے مدینہ میں خطبہ پڑھا اور کہا امیر المومنین کی رائے
ہے کہ وہ اپنے بیٹے یزید کو اپنے بعد خلیفہ کرے یہہ حضرت ابوبکر رضہ اور عمر کی سُنت ہے
پس عبد الرحمن بن ابی بکر رضہ نے کھڑے ہو کر کہا نہیں یہ کسریٰ اور قیصر کی سُنت ہے ابوبکر رضہ
اور عمر رضہ کی سُنت نہیں۔ انھوں نے ایسا نہیں کہا پھر معاویہ نے سنہ ۵۱ھ ہجری میں حج کا
ارادہ کیا اور یزید کی بیعت کے لیے عبد اللہ بن عمر اور عبد الرحمن بن ابی بکر رضہ اور عبد اللہ بن
زبیر کو بلایا اور کہا تم یزید کی بیعت کرو۔ عبد اللہ بن عمر نے کہا تیرے سے پہلے جو خلیفے گذرے

ہیں انہوں نے اپنی اولاد کو خلیفہ نہیں کیا۔ اور تیرا بیٹا ان کے بیٹوں سے بہتر نہیں غرض اس میں ایسے ہی ہست نیست رہی اور معاویہ شام کو آیا اور بدستور امیر رہا حتی کہ ۱۸ھ میں معاویہ کا انتقال ہوا اور باب جابیہ میں دفن کیا گیا۔

معاویہ کے حالات یہ ہیں معاویہ اور اسکا باپ فتح مکہ کے دن ایمان لائے اُسوقت انکا اسلام سرسری تہا۔ پیچھے سے عمدہ ہو گیا۔ جنگ حنین میں حاضر ہوا۔ آنحضرت صلعم کا کاتب رہا اور آنحضرت صلعم سے ایک سو تریسٹھ حدیث روایت کی۔ پھر اُس سے آگے بعض اصحاب و تابعین نے روایت کیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا اللّٰھم اجعلہ ھادیا مھدیا اللّٰھم علمہ معاویۃ الکتاب و الحساب وقہ العذاب و قال یا معاویۃ اذا ملکت فاحسن حضرت عمر رضہ معاویہ کو دیکھ کر فرماتے تھے یہ عرب کا کسریٰ ہے حضرت علی رضہ لوگوں کو کہتے تھے تم لوگ معاویہ کی امارت کو مکروہ نہ جانو۔ معاویہ کی صفت ہے کہ بڑا حلیم تہا۔ ایک شخص نے کہا معاویہ تو خود سیدہا ہو جا ورنہ ہم تجھکو سیدہا کر دینگے جواب میں کہا تو کس چیز کے ساتھ مجھکو سیدہا کرے گا۔ اس شخص نے کہا ہم تجھکو لکڑی سے سیدہا کرینگے۔ معاویہ نے کہا پھر تو ہم ضرور سیدہے ہو جائیں گے۔ قبیصہ بن جابر کہتا ہے میںنے معاویہ جیسا کوئی شخص حلیم بردبار نہیں دیکھا۔

یزید بن معاویہ ۲۶ھ ہجری میں پیدا ہوا۔ بڑا موٹا اور کثیر الشعر آدمی تہا۔ معاویہ نے اسکو اپنا ولی عہد کر دیا لوگوں نے اسبات سے انکار کیا۔ حسن بصری کہتے ہیں لوگوں کو دو آدمیوں نے خراب کیا ایک عمرو بن عاص نے جب اُسنے معاویہ کو حضرت علی رضہ کی مخالفت کے لیے بھڑکایا۔ اور دوسرے شخص مغیرہ بن شعبہ عامل کوفہ نے جب اُسکو معاویہ نے معزول کر دیا تو کہا میںنے تیری موت کے بعد یزید سے بیعت کر لی ہے پس معاویہ نے اُسکو بحال رکھا عمرو بن حزم نے کہا اے معاویہ تو کیسے شخص کو امت محمدیہ پر امیر کرتا ہے معاویہ نے کہا تو سچ کہتا ہے مگر میں دیکھتا ہوں کہ اب اگلے مشائخ اصحاب فوت ہو گئے ہیں۔ اور انکے پیچھے انکی اولادیں رہ گئی ہیں اور میری بھی اولاد ہے میں امارت کے لیے اپنے بیٹے کو زیادہ مستحق جانتا ہوں معاویہ نے خطبہ پڑہا اور فرمایا اے اللہ اگر میںنے یزید کو اسکی بزرگی اور استحقاق کی وجہ سے خلیفہ کیا ہے تو تو اُس کو اس مراد تک پہنچا جس کی میں امید کرتا ہوں اور اسکی مدد کر اور اگر مجھ کو اس امر پر بیٹے کی محبت نے مجبور کیا ہے اور وہ اس کا اہل نہیں تو تو اُسکو مار دے الغرض

جب معاویہ فوت ہوا تو یزید ۶۰ھ میں خلیفہ ہو گیا اور ہر اقلیم کی طرف خط لکھے کہ میری بیعت کرو اور عامل مدینہ عقبہ بن ولید کو لکھا کہ امام حسین وغیرہ سے بیعت کر لے امام حسینؓ اور عبداللہ بن زبیر نے بیعت نہ کی اور کہا یزید فاسق فاجر ظالم مدمن خمر ہے اُسکی بیعت ناجائز ہے اور دونوں مکہ شریف چلے گئے۔ اہل کوفہ کو جب اسباب کی خبر پہونچی تو انہوں نے امام حسین رضہ کو خط لکھا کہ تم یہاں چلے آؤ ہم تمہاری جان و مال سے مدد کرینگے۔ اور قریباً ڈیڑھ سو خط پے در پے لکھے یہ لوگ امام موصوف کو معاویہ کی امارت میں بھی بلاتے تھے مگر امام صاحب انکار کرتے تھے جب امام حسین نے انکی درخواست کمال درجہ کی خواہش کی دیکھی تو انہوں نے اپنے چچا زاد بھائی مسلم بن عقیل کو اُن کی طرف بھیجا مسلم بن عقیل مختار بن عبید کے گھر جا اترے اور امام حسین کے لیے قریب بارہ ہزار آدمی نے مسلم کے ہاتھ پر بیعت کی اُسوقت یزید کی طرف سے کوفہ کا امیر نعمان بن بشیر صحابی تھا جب اُس کو اس بیعت کی خبر ہوئی تو اُس نے لوگوں کو بیعت سے دہمکایا۔ لیکن کسی پر کچھ سختی نہ کی پس مسلم بن یزید حضرمی اور عمار بن ولید بن عقبہ نے یزید کی طرف خط لکھا کہ کوفہ کے لوگ امام حسین رضہ کی طرف بہت مائل ہو گئے ہیں۔ اور نعمان بن بشیر اس معاملہ میں سستی کرتا ہے یزید نے نعمان کو کوفہ سے معزول کر دیا اور اس کی جگہہ عبیداللہ بن زیاد کو جو بصرہ کا حاکم تھا کوفہ پر مقرر کر دیا۔ پس یہہ شخص رات کو مکیوں کا لباس پہنکر امام حسین رضہ کی ہیئت پر کوفہ میں داخل ہوا۔ اہل کوفہ اُسکو اندھیری رات میں جا ملے خیال کیا کہ یہہ حسین رضہ ہے۔ اس لیے تعظیم کی اور کہا مرحبا یا ابن رسول اللہ صلعم یہہ آگے سے چپ رہا اور دار حکومت میں جا ٹھیرا۔ جب صبح ہوئی تو لوگوں کو جمع کیا۔ اور اپنی سند حکومت کوفہ پیش کی اور لوگوں کو یزید کی مخالفت سے ڈرایا۔ اور مسلم بن عقیل کی جماعت کو توڑ دیا۔ اور مسلم بن عقیل ہانی بن عروہ کے گھر چھپ گیا۔ اور عبیداللہ نے محمد اشعث کو ہانی بن عروہ کے پکڑنے کو بھیجا جب وہ آیا تو اُس کے اور تمام رؤسا کوفہ کو اپنے پاس قصر میں قید کر لیا۔ جب مسلم کو اس قصہ کی خبر پہونچی تو اُس نے لوگوں کو اپنی حمایت کرنے کو بلایا قریب چالیس ہزار آدمی کے اسکے پاس جمع ہو گیا۔ اور عبیداللہ کے قصر کو گھیر لیا۔ عبیداللہ نے رؤسا کو جو قید کیے تھے کہا تم لوگ ان لوگوں کو متفرق کر دو۔ انہوں نے ایسا ہی کیا لوگ مسلم سے سب ہٹ گئے اُس کے ساتھہ کل پانچ سو آدمی رہ گیا۔ جب رات پڑی تو یہہ پانسو ۵۰۰ بھی اُسکو چھوڑ گئے۔ اور مسلم تنہا رہ گیا۔ پس مسلم ایک عورت کے گھر میں چھپ گیا اس عورت کا بیٹا محمد بن اشعث کا چیلا تھا۔ اُس نے عبیداللہ کو مسلم کی مخبری کر دی عبیداللہ نے کوفہ کے کوتوا

اور محمد بن اشعث کو بھیجکر مسلم کو پکڑ منگوایا۔ جب مسلم عبید اللہ کے سامنے آیا تو اُس نے مسلم کو تلوار سے قتل کر دیا اور اُسکی لاش لوگوں کے سامنے پھینک دی اور مسلم کے بیٹے محمد اور ابراہیم کو بھی قتل کر دیا یہہ قتل سنہ ۶۰ھ میں ہوا۔ ادھر یہ صورت ہوئی۔ اور اودھر چونکہ مسلم نے امام حسین کو کوفہ میں بلانے کے لیے خط لکھا ہوا تھا وہ بھی مکہ سے کوفہ کو چل پڑے۔ گو اُن کے اس ارادے سے ابن عباس رضہ اور ابن عمر اور جابر رضہ اور ابو سعید خدری رضہ نے منع کیا مگر امام موصوف اس عزم سے باز نہ آئے العرض امام حسین رضہ کو خبر نہ تھی کہ کوفہ میں مسلم کے ساتھہ کیا ہوا ہے اہل بیت سے بیاسی ۸۲ آدمی اور خادم اور غلاموں کو ساتھہ لے کر کوفہ کو چلے جب راستے میں آکر سُنا کہ مسلم قتل کیا گیا ہے اور اُس سے لوگ متفرق ہو گئے ہیں تو واپس ہونے کا ارادہ کیا مگر بنو عقیل نے کہا ہم تو واپس نہیں ہونگے۔ جبتک کہ ہم مسلم بن عقیل کا بدلہ نہ لیں یا خود نہ ماری جائیں امام حسین رض نے کہا تم مارے گئے تو تمہارے پیچھے ہمارا جینا بھی کچھہ مزے کا نہیں جب امام موصوف سے کوفہ دو منزل پر رہ گیا تو حر بن یزید ریاحی ہزار سوار ہتھیار بند کے ساتھہ امام حسین رض کے مقابلے کو آپہونچا اور کہا مجھکو عبید اللہ نے آپ کی طرف بھیجا ہے کہ آپ کو اُس کے پاس لے چلوں امام صاحب نے جواب دیا کہ میرے پاس بہت سے خطوط اہل کوفہ کے پہنچے ہیں تو میں اسطرف آیا ہوں اب اگر تم اس بیعت پر قائم ہو تو میں کوفے میں چلوں ورنہ واپس جاؤں۔ حر نے کہا مجھکو اہل کوفہ کے خطوط کی تو کچھہ خبر نہیں مگر میں مامور ہوں کہ آپ کو عبید اللہ کے پاس لے چلوں۔ امام حسین رض نے اصرار کیا نہ گئے اور راستے سے پھر کر موضع کربلا میں اتر پڑے اور اُنکے بالمقابل حر بھی مع لشکر وہاں اتر پڑا یہ دوسرا دن محرم سنہ ۶۱ھ کا تھا۔ پھر ابن زیاد نے امام موصوف کی طرف خط لکھا کہ یزید بن معاویہ کی بیعت کرو امام حسین نے یہ خط دیکھکر پھینکدیا اور قاصد کو کہا کہ اسکا میرے پاس کچھہ جواب نہیں۔ جب وہ قاصد ابن زیاد کے پاس واپس آیا تو ابن زیاد اور زیادہ غضبناک ہوا۔ اور لشکر کشی کی تیاری کر دی اور لشکر کا امیر عمرو بن سعد کو بنایا۔ اس میں اُس نے سستی کی تو کہا کہ تو یا رے کی حکومت کو چھوڑ یا اُن سے لڑائی کر اُسنے حکومت نہ چھوڑی اور دنیا کو اختیار کر کے امام حسین کے مقابلے میں لشکر لے کر نکلا حُبُّ الدُّنیا رأسُ کُلِّ خطیئۃ۔ اور ابن زیاد نے جسقدر اور لشکر بھیجے وہ بھی عمرو کے پاس جمع ہو گئے یہاں تک کہ اُس کے پاس بائیس ۲۲ ہزار سوار پیدل جمع ہو گیا۔ اور نہر فرات کے کنارے پر ڈیرہ کر دیا اور فرات کا پانی امام اور امام کے ساتھیوں پر بند کر دیا اور اہل بیت پیاس سے بہت تنگ آ گئے۔

امام ہمدانی امام حسین ؑ سے اجازت لیکر عمر کے پاس گئے اور کہا افسوس کہ نہر کا پانی کتے بلے خنزیر
تو پئیں اور اہل بیت رسول اللہ کو اس پانی سے ایک قطرہ نہ ملے۔ اس نے کہا تو بات تو سچ کہتے
ہو مگر میں رے کی حکومت چھوڑ نہیں سکتا۔ آخر جب امام نے دیکھا کہ بے جنگ لڑائی کے کچھ چارہ نہیں
تو انہوں نے اپنے گرد خندق کھدوائی اور اسکا ایک راستہ رکھا عمر نے اسوقت بھی امام حسین
پر یزید کی بیعت پیش کی مگر امام حسین ؑ نے بیعت نہ کی اور حق اور دین کو نہیں چھوڑا۔ اور عذر کیا
کہ میں فاسق کی بیعت نہیں کرتا۔ پس عمرو کا لشکر میدان میں نکلا۔ اور امام حسین ؑ کا محاصرہ کر لیا
اور لڑائی شروع کر دی۔ اور آپ کے آدمیوں کو قتل کرنا شروع کیا۔ یہاں تک کہ پچاس آدمی سے
زیادہ مارے گئے۔ اسوقت امام حسین مظلوم نے باآواز بلند کہا آیا کوئی اللہ کا بندہ ہے کہ اس
وقت جو ہم مظلوموں کی خدا کے واسطے مدد کرے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حرم
کو بچاوے۔ پس حر بن یزید ریاحی جسکا ذکر پہلے ہو چکا ہے اسکو جوش آگیا اور گھوڑے پر سوار ہو کر
آگیا۔ اور عرض کی اے امام میں وہ شخص ہوں کہ پہلے تیرے سے لڑنے کو نکلا ہوں۔ اب
میں وہ ہوں جو تمہیں سب سے پہلے اپنی جان قربان کرنے کو تیار ہوں آپ مجھکو حکم فرمائیے کہ
میں آپکی طرف سے لڑوں اور آپکی نصرت میں شہید ہوں شاید تیرے جد امجد کی شفاعت
کا مستحق ہوں۔ پس یہہ کہکر عمر کے لشکر کی طرف ہوا اور خوب لڑا اسکا بھائی اور غلام اور بیٹا بھی
امام کی حمایت میں لڑے اور آخر یہہ سب شہید ہوئے اور امام حسین کے بھی سب آدمی شہید
ہو گئے یہاں تک کہ امام صاحب کا بیٹا اور بھائی اور چچیرا بھائی بھی شہید ہو گئے۔ اور امام حسین ؑ
تنہا رہ گئے اور خود بذاتہ میدان میں ننگی تلوار لیکر نکلے۔ دشمنوں میں سے جو کوئی آپکے
سامنے آتا اسکو قتل کرتے تھے یہاں تک کہ بہت آدمیوں کو قتل کیا۔ اور دشمنوں نے بھی آپ
پر بہت واریں کیں۔ ہر طرف سے تیر اور نیزہ آپ پر مینہ کی طرح برسے اور شمر پلید اپنے
لشکر کے ساتھ امام کے حرم کی طرف بڑھا امام حسین ؑ نے باآواز بلند پکارا کہ اے گروہ دشمن میں
تمسے لڑتا ہوں تم میرے ہی سے لڑو تم کو عورتوں سے کیا تعلق پس شمر نے اپنے آدمیوں
کو ادہر آنے سے رد کر دیا۔ اور کہا حسین ؑ کی خبر لو پس اسکا کہنا تھا کہ امام موصوف پر سب ٹوٹ ہی
جھک پڑے اور دشمن امام حسین ؑ پر تیر اور نیزہ کی بچھاڑ کرنے لگے چنانچہ شمر کا تیر آپکے تالو
مبارک میں جا لگا۔ پس آپ گھوڑے سے گر پڑے پھر شمر پلید نے آپکے منہ پر تلوار ماری
اور سنان بن انس نے بھی نیزہ مارا اور خولہ بن یزید آپکا سر کاٹنے لگا۔ اس کے ہاتھ میں لرزہ

اور غش ہو گیا۔ پھر اسکا بھائی سبل بن یزید اترا اور اُسنے امام کا سر کاٹ کر اپنے بھائی خولہ کو دیدیا
پھر دشمن حرم کی طرف گئے بارہ لڑکیوں اور تمام بی بیوں کو قید کر لیا۔ اور عمر و اور شمر نے ایک
جماعت کو حکم کیا کہ حسین کی لاش کو گھوڑوں کے پاؤں میں روند ڈالو۔ اور آپکا سر مبارک بشیر بن مالک
اور خولی بن یزید کے ہمراہ ابن زیاد کی طرف بھیجدیا۔ شہادت امام حسینؑ کی عاشورہ کے دن ۶۱ھ
میں ہوئی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ یہ واقعہ اہل بیت بلکہ تمام مسلمانوں کے لیے ایسا بڑا ہے کہ
دنیا بھر میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ یہہ واقعہ وہ ہے جو بیان کرتے اور لکھتے ہوئے دل پارہ پارہ
ہوتا ہے اور مصائب زمانہ پر صبر کرنے کا ایک بڑا بھاری سبق ملتا ہے جب آپکا سر مبارک ابن
زیاد کے پاس پہنچا تو اُس نے اس سر مبارک کو کوفہ کی گلیوں میں پھرایا پھر ابن زیاد نے سر مبارک
اور دیگر شہدا کے سروں کو ملا کر اور نیز قیدیاں اہل بیت کو شمر کے ساتھہ یزید کے پاس دمشق میں
بھیجدیا۔ اور پھر یزید نے علی بن حسین یعنے حضرت امام زین العابدین کو جو طفل صغیر اتفاقاً رہ گئے
تھے۔ اور بقیہ چند ذریہ اور نساء اہل بیت کو مدینہ کی طرف روانہ کر دیا۔ اور جنت البقیع میں امام
کا سر اپنی ماں فاطمہؓ اور بھائی حسن کے پہلو میں دفن کیا گیا۔ اور پیشینگوئی آنحضرت صلے اللہ
علیہ و آلہ وسلم کی جو کئی حدیثوں میں وارد ہے صادق ہوئی فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم
نے جبریل نے مجھکو خبر دی ہے کہ تیرا بیٹا امام حسینؓ تیرے بعد زمین طف یعنی کربلا میں شہید
ہوگا اور میرے پاس اس زمین کی مٹی لایا ہے اور کہا کہ یہہ اُس کے لیٹنے کی جگہہ ہے۔ اور ایک
روایت میں ہے کہا کہ تیرے امت اسکو تیری بعد شہید کرے گی۔ اور ایک روایت میں ہے کہ آپ
ایک دفعہ امام حسین کو گود میں لیے ہوئے رو رہے تھے اور فرماتے تھے مجھکو جبریل نے میری
امت کے ہاتھہ سے اسکے مقتول ہونے کی خبر دی ہے۔ حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ
میں نے دوپہر کو حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ پراگندہ بال ہیں اور آپ
کے ہاتھوں میں ایک شیشہ ہے اور اس میں خون ہے اور میں نے عرض کی یا رسول اللہ یہ کیا
چیز ہے فرمایا یہ حسین کا خون ہے میں صبح سے اسکو اکٹھا کرتا پھرتا ہوں پس اُسیدن خبر آئی
کہ امام حسینؓ شہید ہو گئے ہیں۔ اُم سلمہ   کو خواب آیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے
سر اور ڈاڑھی میں مٹی پڑی ہوئی ہے میں نے عرض کی یا رسول اللہ یہہ کیا حالت ہے فرمایا میں اس
وقت حسینؓ کے قتل میں حاضر ہوا تھا۔ بعض نے لکھا ہے کہ آسمان نے خون برسایا
اور ہر چیز کے ظروف خون سے بھر گئے تھے جس   اینٹ یا پتھر کو اُٹھایا جاتا تھا وہاں سے

خون نکلتا تہا۔ اور اُسدن دنیا میں اندہیرا رہا اور آسمان کئی دن تک روتا رہا۔ اور تمام کہانے پکے ہوئے کڑوے ہوگئے۔ اور جنون نے مرثیے پڑہے۔ گو اکثر یہہ روایات اور اقوال ضعیف ہیں مگر تاہم امام حسینؓ اور اُنکے اس واقعہ کے شر کا کی مصیبت و غم کی کوئی حد نہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ امام مظلوم تہے اور حق اُن کی طرف تہا کیونکہ انہوں نے جب راستے میں سُنا کہ مسلم بن عقیل شہید ہوگئے ہیں تو مکہ شریف کو واپس ہونا چاہا۔ مگر جب بنو عقیل نے کہا کہ ہم تو بدون انتقام مسلم واپس نہ ہونگے تو اس لیے آپ کو بھی اُن کی حمایت کرنی پڑی اور انکو تنہا چھوڑنا مناسب نہ جانا۔ اور نیز جب ابن زیاد کا لشکر آپ سے لڑنے کو آیا تو آپ نے لشکر کے سپہ سالار حر بن یزید ریاحی کو کہا کہ میں لڑنے کو نہیں آیا۔ اور واپس ہونے کا ارادہ کیا۔ مگر حر بن یزید نے آپ کو واپس ہونے نہیں دیا اور جب آپ نے ابن زیاد کے پاس جانا چاہا تو اُس نے آپ کو اُس کے پاس نہ جانے دیا۔ **الغرض** جب سر پر بلا چاروں طرف سے آہی گئی تب لاچار دفع ظلم کے لیے آپ کو لڑنا ہی پڑا۔ کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ ایسے وقت میں جان اور آبرو و بچانے کے لیے لڑنا اور مرنا شہادت ہے۔ مَن قُتِلَ دُونَ نَفْسِہٖ فَہُوَ شَہِیدٌ۔ اور سنہ ۶۳ میں یزید نے ایک اور ظلم کیا کہ مدینہ پر فوج کشی کی۔ وجہ اسکی یہہ تہی کہ جب یزید کے ظلم و فسق و فجور کی بڑی کثرت ہوئی اور امام حسینؓ بہی شہید ہوگئے تو اہل مدینہ نے بالاتفاق یزید کی بیعت توڑدی اور عبد اللہ بن مطیع کو قریش کا اور عبد اللہ بن حنظلہ کو انصار کا امیر کر دیا اور مروان کو جو معاویہ کے وقت سے مدینہ پر امیر تہا اُسکو گہر میں بند کر دیا اور عبد اللہ بن زبیر نے بھی یزید کے مخالف مکہ شریف میں خلافت کا استحقاق ظاہر کیا اور اسطرف کے لوگوں نے اسکے ہاتھ پر بیعت بہی کر لی اس واقعہ کو مروان نے یزید کی طرف لکہا اور اس سے اہل مدینہ کی لڑائی پر لشکر طلب کیا۔ یزید نے جب یہہ واقعہ سُنا تو نہایت غیظ میں آیا اور بارہ ہزار آدمی کا لشکر تیار کیا۔ اور سپہ سالار مسلم بن عقبہ کو جو یزید کا معتمد تہا حاکم کیا۔ اور ہر ایک سپاہی کو تمام اسباب جنگ اور سو سو دینار سونیکا انعام دیا۔ اور مسلم بن عقبہ کو وصیت کی کہ اگر تجھکو شکست ہوجائے تو حصین بن نمیر سکونی کو اپنے قائم مقام کرنا۔ اور تین دن لڑائی سے پہلے اہل مدینہ کو میری بیعت کی طرف بلانا اگر اطاعت کریں تو جنگ نہ کرنا۔ اور نہ اُن سے لڑائی کرنا اور تمام اموال لوٹ لینا مگر علی بن حسینؓ سے تعرض نہ کرنا کہ وہ لڑنے والی جماعت سے خارج ہے جب اہل مدینہ کو اس تیاری کی خبر پہونچی تو وہ بہی لڑائی کو تیار ہوئے جب مسلم بن عقبہ

اور اُس کا لشکر مدینہ میں پہنچا تو مروان نے اہل مدینہ کو کہا کہ تم لوگ یزید کی بیعت کر لو اور لڑائی نہ کرو۔ اہل مدینہ نے اُس کی بات کو نہ مانا اور لڑائی پر کمربستہ ہوئے پس موضع حرہ میں جو مدینہ کے قریب ایک میل پر ہے فریقین کی صف بندی ہو کر لڑائی ہوئی ایک طرف سے مسلم بن عقبہ مع لشکر نکلا اور دوسری طرف سے عبداللہ بن مطیع اپنے سات بیٹوں اور اہل مدینہ کے ساتھ میدان جنگ میں نکلا۔ اور نہایت سخت لڑائی ہوئی لیکن آخر اہل مدینہ کو ہی شکست ہوئی اور عبداللہ بن مطیع شہید ہوگئے۔ اور مسلم بن عقبہ نے اسکا سر یزید کے پاس بھیجدیا۔ اور سترہ سو آدمی اصحاب مہاجرین و انصار و علما تابعین سے شہید ہوئے۔ اور سات سو قاری قرآن شریف کے شہید ہوئے اور بارہ ہزار عوام آدمیوں سے مارے گئے۔ اور ستانوے آدمی پرانے مہاجروں سے تہ تیغ ہوئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ اور مسجدوں میں گھوڑے باندھ دیے اور مسجد مطہرہ گھوڑوں کی لید و پیشاب سے بھر گئی۔ اور بانگ صلوٰۃ متروک ہوگئی۔ اور درمیان قبر شریف آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اور منبر کے جسکو آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے روضۃ من ریاض الجنۃ فرمایا ہے گھوڑوں کے لول و براز سے بھری ہوئی تھی۔ اور یزید کی بیعت پر لوگوں کو مجبور کیا گیا ابن مسیب فرماتے ہیں واقعہ حرہ میں مسجد نبوی میں بجز میرے کوئی آدمی نہیں تھا۔ اور مجھکو روضہ شریف آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے نماز کے وقت اذان اور اقامت کی آواز آتی تھی اور میں اکیلا نماز پڑھتا۔ مجھکو یزیدی لشکر کے لوگ دیکھکر کہتے تھے۔ یہہ بوڑھا یہاں ویرانہ جگہہ میں اکیلا کیا کرتا ہے۔ جب ابو سعید خدری رضہ پریشان حال اور غبار آلودہ گھر سے باہر نکلے لوگوں نے پوچھا آپ کا کیا حال ہے فرمایا ظالموں نے مجھکو ذلیل کیا ہے۔ میرے گھر میں جو کچھہ تھا سب لوٹ کر لیگئے ہیں اور پھر ایک اور جماعت گھر میں آگئی جب اُنہوں نے دیکھا کہ گھر میں کچھہ نہیں تو اُنہوں نے اس بوڑھے کو ذلیل کیا چنانچہ میری داڑھی کا سب بال بال گرادیا جیسے میری صورت دیکھتے ہو۔ مسلم بن عقبہ مدینے کے فتنے اور حرب سے جب فارغ ہوا تو بحکم یزید مکہ شریف کی طرف عبداللہ بن زبیر کے مقابلہ کے لیے لشکر لیکر آیا لیکن ایک مرض سے مکہ شریف کے راستہ میں مر گیا۔ اور اپنی جگہہ حصین بن نمیر کو بحکم یزید خلیفہ کیا حصین بن نمیر نے مکہ شریف پر چونسٹھ دن محاصرہ کیا اور ابن زبیر اور اہل مکہ سے سخت لڑائی کی بیت اللہ شریف اور اُس کے غلافوں کو آگ سے جلادیا اور سخت بے ادبی کی۔ اتنے میں اُسکو خبر پہونچی کہ یزید پلید مر گیا ہے پس یہہ خبر سنتے ہی وہ بھاگ گیا۔ پس اہل مکہ اور مدینہ نے لشکر یزیدی کو قتل اور ذلیل

گیا پس لشکر یزیدی بھی بنی امیہ کو ہمراہ لے کر شام کو بھاگ گیا یہ واقعہ حرہ کے بعد تیس مہینے ہوا تھا پس اہل مکہ شریف اور مدینہ شریف اور اطراف نے ابن زبیر کے ساتھ بیعت کر لی اور انکی خلافت کو قبول کر لیا۔ اور ادھر شام کے لوگوں نے یزید کی جگہہ اسکے بیٹے معاویہ بن یزید کو خلیفہ کر کے اُس کے ہاتھہ پر بیعت کر لی۔

معاویہ بن یزید باپ کے بعد سنہ ۶۴ھ میں لوگوں کے کہنے سننے سے خلیفہ ہوا بہت نیکبخت آدمی تھا۔ یہہ بیمار تھا۔ ہرچند اُس نے امیر بننے سے انکار کیا۔ اور اپنے باپ یزید کی نسبت کہا کہ اُس نے بہت بُرا کام کیا کہ خلافت کیلئے اہلبیت سے ناحق فتنے اُٹھائے۔ اور دنیا کینے کے پیچھے بے اعتدالیاں کیں۔ اللہ جانے اسکا خاتمہ کیسا ہوا ہی اب تم لوگ یہہ بلا میرے گلے میں ڈالتے ہو۔ تم چاہتے ہو کہ دنیا کے مزے ہم لوگ اُڑائیں اور قیامت کی بلا اس پر رہے۔ یہہ بات کہکر خانہ نشین ہوا۔ اور چالیس ہی دن کے بعد اکیس برس کی عمر میں بقضائے الٰہی عالم جاودانی کو رحلت فرمائی بعض نے کہا چھہ مہینے کے بعد فوت ہوی اور اُس وقت ابوسفیان کی اولاد میں خلافت ختم ہوئی۔

عبداللہ بن زبیر بن عوام بن خویلد بن اسد بن عبدالعزی بن قصی کو پہلے ہی مکہ میں انکی خلافت قائم ہو گئی تھی مگر معاویہ بن یزید کے بعد انکے ملک حجاز و یمن و مصر و عراق و مشرق و بلاد شام و دمشق میں انکی حکومت و خلافت مسلم ہو گئی اور ہر جانب کے لوگ اُنکی بیعت کیلیے حاضر ہوئے یہان تک کہ مروان نے بھی ابن زبیر کی بیعت کے لیے مکہ شریف کا ارادہ کیا۔ مگر بنی امیہ نے اُس کو اس ارادہ نیک سے باز رکھا اور اس کے ہاتھہ پر بیعت کر کے اُسکو اپنا خلیفہ علیحدہ بنا لیا اور مروان نے اس بات کو پسند کر کے اپنے موافقوں کے ہمراہ ضحاک بن قیس سے (جو ابن زبیر کی طرف سے دمشق کا امیر تھا) لڑائی کا مقدمہ اُٹھایا آخر الامر ضحاک مارا گیا۔ اور مروان تمام شام پر متغلب ہو گیا اور پھر مصر پر متوجہ ہوا۔ اور وہاں کے امیر کے ساتھ (جو ابن زبیر کی طرف سے تھا) مقابلہ کیا اور مصر پر بھی غالب ہو گیا۔ اور اسی سال یعنے سنہ ۶۵ھ میں مروان مر گیا۔ اور چھہ مہینے حکومت کی۔ لیکن چونکہ اُس نے اپنی عین حیاتی میں اپنے بیٹے عبدالملک کو اپنا ولی عہد کیا تھا۔ اس لیے اُسکے بعد اُسکا بیٹا عبدالملک خلیفہ ہو گیا پس شام اور مصر اور مغرب کے ملک اُس کے ماتحت تھے اور ملک حجاز و یمن و عراق و مشرق ابن زبیر کے قبضے و تصرف میں تھا پھر کوفہ میں مختار

بن ابی عبید غالب ہوگیا اور اُس نے محمد بن حنفیہ کو بلاکر مہدی کا خطاب دیا اور دو برس اسی حالت میں
رہا امیر بصرہ مصعب بن زبیر نے (جو عبداللہ بن زبیر کا بھائی تھا) مختار پر لشکر کشی کی اور اسکو قتل کیا
بعد ازاں عبدالملک نے مصعب بن زبیر پر چڑھائی کی اور اسکو قتل کیا۔ اور عراق کا ملک ابن زبیر
سے چھین لیا۔ پس اس وقت ابن زبیر کی حکومت میں بجز حجاز و یمن کوئی ملک نہ رہا پھر عبدالملک
نے حجاج بن یوسف ثقفی کو عبداللہ بن زبیر کے مقابلے میں چالیس ہزار آدمی کے ساتھ بھیجا۔
پس حجاج نے بیت اللہ شریف کا ایک مہینہ تک محاصرہ کیا۔ اور بیت اللہ کی سخت بے ادبی کی
اور اسپر آتش فشانی کی اور لڑائی میں عبداللہ بن زبیر پر فتح پاکر اسکو سولی دیدیا اور ایک لاکھ
چوبیس ہزار آدمی آزاد کو قتل کیا اور ایک جماعت اصحاب کی اہانت کی۔ ابن زبیر ماہ جمادی الاولی
سنہ ٧٣ھ میں سولی پر شہید ہوئے کل نو برس آپ نے خلافت کی اور انکی خلافت حق تھی۔ اور عبدالملک
کی خلافت حق نہ تھی۔ بلکہ وہ ابن زبیر کا باغی تھا البتہ ابن زبیر کے قتل کے بعد اسکو خلیفہ کا لقب
دیا گیا ہے۔ الحاصل عبداللہ بن زبیر بن عوام سنہ ۲ھ میں پیدا ہوا انکے پیدا ہونے سے مسلمان
بڑے خوش ہوئے تھے کیونکہ یہود کہتے تھے ہمنے محمدیوں کو سحر کر دیا ہے اُنکے یہاں اولاد
نہوگی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکو گود میں لے کر انگوٹھی دی آپ بڑے بہادر
اور صائم قائم تھے اور صلہ رحمی کا بڑا خیال رکھتے تھے۔ جب لڑائی میں آپ پر تیر اور پتھر برس
رہے تھے آپ اُس وقت نماز میں تھے اور نماز میں خیال نہیں بدلا تھا۔ کئی زبانیں جانتے تھے
ایک دفعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سنگئین لگوائیں عبداللہ بن زبیر کو کہا ای عبداللہ
یہ خون کسی ایسی جگہہ دبا جہاں کسی کی نظر نہ پڑے۔ آپ لے گئے اور اُسے پی لیا۔ اور وہیں
آئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا۔ اس خون کو تو نے کیا کیا ہے۔ عبداللہ
بن زبیر نے عرض کی مینے اسکو ایک بہت ہی مخفی مکان میں رکھا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا شاید تو نے اُس کو پی لیا ہے۔ عرض کی مینے پیٹ سے کوئی مخفی چیز معلوم
نہیں کی۔ پس شجاعت آپ کی اس لیے زیادہ تھی۔ باپ انکا زبیر بن عوام آنحضرت صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی جد ہے اور حضرت ابوبکر کا داماد یعنے اسمار کا خاوند ہے زبیر کی ماں صفیہ رضہ آنحضرت
کی پھوپھی تھی۔ اتنی قرابتیں آپ میں جمع تھیں عبد الملک بن مروان بن حکم بن ابی العاص
بن امیہ بن عبدالشمس بن عبدمناف بن قصی بن کلاب سنہ ٢٦ھ میں پیدا ہوا باپ کے مرنے
کے بعد ابن زبیر کے زمانے میں مصر اور شام اور پھر عراق پر زبردستی سے غالب ہوگیا اس لیے

اس کی خلافت اس وقت صحیح نہیں تھی جب ابن زبیر قتل کیا گیا تب سے اُس کی خلافت صحیح ہو گئی یعنی سنہ ۷۳ھ میں اس کی خلافت صحیح سمجھی گئی اور سنہ ۷۴ھ میں حجاج نے مدینہ کی طرف کوچ کیا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اصحاب حضرت انس رض و جابر رض و سہل رض وغیرہ پر تشدد کیا اور انکی گردنوں اور ہاتھوں میں ذلیل کرنے کرنے کے لیے مہریں لگا دیں اور سنہ ۷۵ھ میں عبدالملک خلیفہ نے بیت اللہ شریف کا حج کیا اور حجاج کو عراق کا امیر کر دیا۔ اور سنہ [illegible] میں ہر قلعہ فتح کیا گیا۔ اور سنہ ۸۲ھ میں قلعہ سنان فتح کیا۔ اور آرمینہ وغیرہ کا جہاد ہوا۔ اور سنہ ۸۳ھ میں حجاج نے شہر واسط بنایا اور سنہ ۸۴ھ میں قلعہ مصیصہ اور اودیہ مغرب سے مفتوح ہوئے اور سنہ ۸۵ھ میں شہر اردبیل اور شہر بردعہ بنایا اور سنہ ۸۶ھ میں قلعہ طوق اور احرم فتح کیا۔ اس سال میں ایک وبا واقع ہوئی اور اسی سنہ ۸۶ میں خلیفہ عبدالملک مر گیا اور سنہ ۱۶ لڑکے چھوڑے۔ یہ خلیفہ قرآن شریف کی تلاوت بہت کرتا تھا۔ اور بڑا فقیہ تھا خوش بیان تھا۔ کلام کان لگا کر سنتا تھا۔ حدیث کا حافظ تھا۔ شاعر بھی اچھا تھا۔ دفتر فارسی سے عربی میں نقل کیا۔ سکہ اسی نے پہلے جاری کیا ہے۔ اور سکہ دیناروں پر ایک طرف قل ہو اللہ۔ اور دوسری طرف لا الہ الا اللہ اور اُس کے گرداگرد محمد رسول اللہ ارسلہ بالحق الی آخرہ لکھا

ولید بن عبدالملک باپ کے بعد سنہ ۸۶ میں خلیفہ ہوا سنہ ۸۷ھ میں بیکند و بخارا و سردانیہ و مطمورہ و قیقم و بحیرہ فرسان۔ فتح کیا۔ اور سنہ ۸۸ھ میں جرثومہ اور طوانہ فتح کیا اور سنہ ۸۹ھ میں جزیرہ میورقہ فتح کیا اور سنہ ۹۱ میں نسف وکش و شومان و لدان اور بحر آذربیجان کے قلعے فتح کیے اور سنہ ۹۲ھ میں تمام اقلیم اندلس و شہر اربیلہ و قرطبہ فتح ہوا سنہ ۹۳ ہجری میں دبیل و کرج اور برہم اور باجہ اور بیضا اور خوارزم اور سمرقند اور سغد ہاتھ آیا اور سنہ ۹۴ میں قابل و فرغانہ و شاش و سندرہ وغیرہ فتح ہوا اور سنہ ۹۵ھ موقان مدینۃ الباب فتح ہوا۔ اور سنہ ۹۶ ہجری میں طوس وغیرہ کو لے لیا۔ اسی سال میں یعنی سنہ ۹۶ میں اکاون برس کی عمر میں یہ خلیفہ فوت ہوا۔ اس خلیفہ کے وقت میں جہاد خوب ہوئے ملک بھی خوب فتح ہوئے۔ اور اسلام نے خوب ترقی کی۔ اللہم اغفر لہ اُسکا نائب عراق میں حجاج تھا۔ اور حجاز میں عثمان بن حیارہ تھا۔ اور مصر میں قرہ بن شریک تھا۔ لیکن ان لوگوں نے زمین کو ظلم سے بھر رکھا تھا اور یہ خود بھی جاہل اور ظالم تھا۔ لیکن یتیموں اور عاجزوں اور نابینوں اور ضعیفوں کی خبر گیری خوب کرتا تھا۔ اور علماء فضلا کی قدر کرتا تھا۔

سلیمان بن عبد الملک

یہ نیک اور صالح خلیفہ تھے اپنے بھائی ولید کے بعد سنہ ۹۶ھ میں خلیفہ ہوئے عمر بن عبد العزیز جنکا ذکر آگے آتا ہے وہ اُس کی خوش قسمتی سے اُنکے بمنزلہ وزیر تھے اور وہ مدینہ شریف کے امیر بھی تھے اُس خلیفہ نے نماز کو اول وقت پڑھنے کا طریقہ جاری کیا جسکو سابق خلفاء بنی امیہ نے مٹا دیا تھا یعنے تاخیر کرکے نماز پڑھتے تھے جرجان وحصن جدید وسرداوا شنا وطبرستان وسقالبہ کو فتح کیا اور عمر بن عبد العزیز کو بھائی پر ترجیح دیکر انکو خلافت کے ساتھ وصی کیا اور سنہ ۹۹ھ میں انتقال کیا۔

عمر بن عبد العزیز بن مروان

یہہ بہت ہی صالح اور ولی اللہ خلیفہ تھے انکی توصیف بیان سے زبان عاجز ہے سنہ ۶۳ھ میں پیدا ہوئے باپ انکا مصر کا امیر تھا۔ والدہ انکی ام عاصم بنت عاصم بن عمر بن خطاب ہے۔ یعنی آپ حضرت عمرؓ کے نواسے تھے خلیفہ عبد الملک کے داماد تھے سنہ ۹۹ھ میں خلیفہ ہوئے دو برس پانچ مہینے زندہ رہے سنہ ۱۰۱ھ میں ساڑھے انیس برس کی عمر میں بنی امیہ کے زہر دینے سے فوت ہوئے انا للہ وانا الیہ راجعون بنی امیہ کا طریق انکو ناپسند تھا۔ وہ کہتے تھے اہل بیت کو اُنکا مال کیوں نہیں دیتے نماز نہایت عمدہ پڑھا کرتے تھے حضرت انسؓ فرماتے تھے انکی نماز آنحضرت ؐ کے مشابہ تھی۔ بڑے بڑے علماء اُن کے شاگرد تھے۔ اور آپ نے خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب سے علم پڑھا۔ اور روایت کی ہے۔ ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اگر دنیا میں کوئی مہدی ہے تو عمر بن عبد العزیز ہے۔ آپ خلافت کو پسند نہیں کرتے تھے مگر سلیمان بن عبد الملک خلیفہ مذکور نے انکو خواہ مخواہ امیر کر دیا۔ پہر سے میلے کچیلے اور پیوند شدہ ہی پہن لیتے تھے بسا اوقات بال پراگندہ رہتے تھے اللہ تعالیٰ کے خوف سے بہت روتے تھے علماء کو بلا کر رات کو آن سے قیامت وغیرہ کا ذکر کرکے بہت روتے تھے اور عدل وانصاف میں ایسے تھے گویا عمرؓ کے ثانی ہیں۔ انصاف اور عدل سے زمین کو بہر دیا تھا خلفائے مروانیہ نے جو اہل بیت کے حقوق چھینے ہوئے تھے سب واپس کر دیے خلفاء مروانیہ حضرت علیؓ کو جمعہ کے خطبہ میں منبر پہ گالی دیتے تھے خلیفہ عمر بن عبد العزیز نے یہ طریق بالکل ہر جگہ سے موقوف کرا دیا اور آیت شریف اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ آخر تک خطبہ میں مقرر کر دی چنانچہ یہہ آیت ابتک خطبہ میں پڑھی جاتی ہے مالک بن دینار فرماتے تھے بکریوں کے چرواہے کہتے ہیں عمر بن عبد العزیز کے انصاف کی برکت سے جنگل میں بھیڑیے بکریوں کے ساتھ اکٹھے پہرتے تھے اور اُن سے مزاحمت نہیں

کرتے تھے ایک دن آپ گھر میں نماز پڑھ رہے تھے اور آپ کے رونے سے آپ کی داڑھی تر ہوگئی تھی جب نماز سے فارغ ہوئے تو اُنکی بیوی نے اُن سے پوچھا آپ کیوں روتے ہو۔ فرمایا میں خلق کا بادشاہ کیا گیا ہوں شاید اللہ تعالی انکے حقوق کی نسبت قیامت میں پوچھے اور میرے پاس کچھہ نہ ہو۔ اور اکثر اوقات کو نماز میں سجدہ میں گرتے اور روتے روتے سجدہ میں سوجاتے پھر جاگتے پھر جاتے حتی کہ تمام رات اسی طرح گذر جاتی اُنکے اہل کے لوگوں کے جو پہلے خلیفوں نے بڑے بڑے وظائف لگائے ہوئے تھے موقوف کردیے اُنکے اہل نے اسباب کی اُنکے پاس شکایت کی تو فرمایا میرے پاس خود ذاتی مال نہیں کہ تمہارے وظائف لگادوں۔ اور بیت المال میں جیسے اور مسلمانوں کا حق ہے ویسے ہی تمہارا بھی اس میں حق ہے۔ اس سے زیادہ نہیں۔ ایک دن آپ گھر میں تشریف لائے اپنی عورت فاطمہ بنت عبدالملک سے فرمایا تیرے پاس کوئی درم ہے تو میرے لیے انگور خریدے اُس نے کہا میرے پاس نہیں اور کہا آپ خلیفہ وقت ہو ایک درم کے لینے پر بھی قادر نہیں ہو۔ فرمایا جہنم کے طوقوں سے ڈر آتا ہے۔ ایک شخص نے اُس کی بیوی سے کہا خلیفہ کے گلے میں میلا کرتا ہے اُسکا کرتا تو دہو دو فرمایا اسکا ایک ہی کرتا ہے کسی مجرم کو سزا دیتے تو تین دن تامل کرتے کہ کہیں غصے کی حالت میں حکم صادر نہو۔ اور جو کچھہ حکم کرتے تھے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موافق حکم کرتے تھے جب کسی عامل کی طرف خط لکھتے تو پہلے لکھتے۔ اللہم اعوذ بک من شر لسانی انکا بیٹا عبدالملک مرگیا تو خوش ہوئے ایک شخص نے کہا اگر زندہ رہتا تو آپ اُس کو خلیفہ کرتے فرمایا نہیں پھر اُس نے کہا آپ اُس کے مرنے پر خوش کیوں ہیں فرمایا زندہ رہتا تو شاید میری آنکھوں میں اُسکا پیار آجاتا۔ اور کوئی دل میں فتنہ پڑ جاتا۔

یزید بن عبدالملک

بن مروان ۷۱ھ میں پیدا ہوا۔ اور عمر بن عبدالعزیز کے بعد خلیفہ ہوا۔ یہ خلیفہ چالیس دن تو عدل میں عمر بن عبدالعزیز کے قدم بقدم چلا۔ پھر اُسکو لوگوں نے کہا خلیفہ پر کوئی حساب کتاب اور عذاب نہیں پس اُس نے بھی ظلم کے طریق کو اختیار کیا ۱۰۲ھ میں اُسپر یزید بن مہلب نے لڑائی کا عزم کیا۔ اُس کے مقابلہ میں مسلمہ بن عبدالملک بن مروان نکلا اور یزید بن مہلب کو موضع عقیر میں قتل کردیا۔ اور اُس کے لشکر کو شکست فاش دی اور ۱۰۵ھ ہجری اس خلیفہ کا

انتقال ہوگیا۔

ہشام بن عبد الملک

یہ یزید مذکور کے بعد ۱۰۵ھ میں خلیفہ ہوا۔ عبد الملک کے بیٹوں سے کل چار بیٹے خلیفہ ہوئے ہیں یہہ سب سے اخیر خلیفہ ہے بہت ہشیار آدمی تہا۔ اور ناحق خون کو بہت برا سمجھتا تھا۔ ہر اہل حق کو اسکا پورا حق دیتا تہا ۱۰۷ھ میں قیصر روم کو فتح کیا ۱۰۸ھ ہجری میں جنجرہ لے لیا۔ اور ۱۱۲ھ میں خرسنہ جو بلیسیطنہ کی طرف ہے فتح کر لیا۔ اور ۱۲۱ھ میں زید بن علی زین العابدین بن حسین نے ہشام پر لڑائی کا عزم کیا اور کوفے کے چالیس ہزار آدمی نے انکے ساتھہ لڑنے مرنے پر بیعت کی زید کے بعض اقربا، اور احباب نے انکو اس عزم سے روکا اور کہا کہ کوفہ کے لوگ غدار اور فریبی ہوتے ہیں اور عہد سے پھر جاتے ہیں یہہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے حضرت علیؓ اور حسنؓ اور حسینؓ اور علی بن حسین وغیرہ کے ساتھہ فریب کیے ہیں اور اسی زمین پر یہ سب لوگ شہید ہوئے ہیں آپ کے ساتھہ بھی اُن سے وفا کی امید نہیں مگر چونکہ زید بن زین العابدین کی اجل قریب تھی انہوں نے کسی کی نصیحت نہ سنی چونکہ انکا ظاہری دم بھرنے والے لوگ شیعہ تھے انہوں نے اسوقت زید بن زین العابدین سے سوال کیا کہ آپ عمرؓ اور ابوبکرؓ کو کیا جانتے ہو۔ انہوں نے کہا میرا باپ زین العابدین اُن کو دوست رکھتا تہا۔ پس اس حق کے کلمہ کہنے سے یہ لوگ بدل گئے۔ اور چالیس ہزار سے چار سو آدمی رہ گئے جب کوفے کے حاکم یوسف بن عمر کو کوفیوں اور زید کے اجتماع کی خبر پہونچی تو اُس نے زید کو پیغام بھیجا کہ تم کوفے سے نکلجاؤ زید نے اس حکم کی تعمیل میں کچھہ توقف کیا۔ اور آخر گروہ کے ساتہہ باہر نکلے اسپر یوسف بن عمر نے زید کے کچھہ آدمیوں کو مسجد میں بند کر دیا۔ اور زید کے مقابلے میں معہ لشکر لڑائی کو نکلا چونکہ زید آبائی شجاعت کا حصہ رکہتا تہا۔ اُس نے بھی اپنے رہے سہے آدمی کے ساتہہ لڑائی پر مستعدی ظاہر کی اور شیر کیطرح میدان کارزار میں جان نثاری کی تین دن تک لڑائی رہی جن لوگوں نے بیعت کی تھی اُنکو بہتیرا بلایا کہ اپنے عہد کو پورا کرو اور وقت پر دھوکہ نہ دو مگر کسی نے مدد نہ دی بس آپ کے لشکر کو شکست ہوئی اور یوسف کے لشکری زید کے ہمراہیوں کے سر اتار کر یوسف کے پاس لے گئے اور امام صاحب کو بھی یوسف کے ایک غلام نے پیچھے سے ایک تیر مارا اس سے آپ شہید ہوگئے۔ یوسف نے آپکا سر تن سے جدا کر کے دمشق میں ہشام کے پاس بھیجدیا ہشام نے اس سر مبارک کو دمشق کے دروازے پر لٹکایا اور وہاں سے پھر مدینہ منورہ میں بھیجدیا پھر

وہاں ایک دن اور رات آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر شریف کے پاس نصب کیا گیا پھر مصر کو بھیجا گیا۔ یوسف نے باقی بدن کوفے میں سولی پر لٹکا دیا اور چار برس وہاں سولی پر رکھا رہا ۱۲۵ھ ہجری میں ہشام کا انتقال ہوا۔

ولید بن یزید بن عبد الملک ۱۲۵ھ میں ہشام کے بعد خلیفہ ہوا بڑا فاسق شرابی زنا کار آدمی تھا یہاں تک کہ بیت اللہ کے چھت پر بیٹھکر بھی اُس نے شراب پی اس ناراضی سے لوگوں نے چاروں طرف سے اُسپر حملہ کیا اور اُس کے چچا کے بیٹے یزید ناقص نے ۱۲۶ھ ہجری میں اُسکو قتل کر ڈالا۔ اور آپ خلیفہ بن گیا۔ ولید جب خلیفہ ہو گیا اُسکے عہد میں یحیےٰ بن زید بن زین العابدین نے خراسان پر حملہ کیا۔ اور اُسکا سر کاٹ کر ولید کے پیش کیا گیا۔ ولید نے یوسف بن عمر کو حکم دیا کہ زید کی لاش کو جو چار برس سے سولی پر ہے اُسکو سولی سے اُتار کر آگ میں جلا کر اُس کی راکھہ کو دریا میں .... اُڑا دے اور یحیےٰ کی شہادت کا مختصر بیان یہہ ہے کہ یوسف بن عمر ثقفی عراق کے والی نے نصر بن سیار حاکم خراسان کو لکھا کہ یحییٰ بن زید کو جو بلخ میں قریش نامی شخص کے پاس مخفی ہے اُسکو پکڑ بھیجدے پس قریش نے یحییٰ بن زید کے دینے سے انکار کیا اور کہا مجھکو پہلے مار دو پھر اُس کو پوچھو نصر بن سیار نے قریش کے قتل کا ارادہ کیا تو قریش کے بیٹے نے یحیےٰ کو پکڑوا دیا پس نصر نے یحیےٰ کے پاؤں میں بیڑیاں ڈالدیں۔ اور یہہ حال یوسف بن عمر کو لکھا اور یوسف نے یہی حال ولید بن یزید بن عبد الملک کو لکھا ولید نے نصر کو لکھا کہ یحیےٰ کو فتنہ ڈالنے سے بند کرو اور قید سے اُسکو رہا کر دو یحیےٰ رہائی کے بعد سرخس کو گئے مگر نصر نے اُنکو وہاں رہنے نہ دیا پھر یحیےٰ نیشاپور میں چلے گئے نیشاپور کے حاکم عمر بن زرارہ نے نصر کو اس سے اطلاع دی نصر نے عمر بن زرارہ کو لکھا کہ یحیےٰ کو حکم کرو خراسان کو نکلجاوے ورنہ تم اس کے ساتھہ لڑائی کرو۔ عمر نے جب یحیی کو یہہ پیغام پہنچایا یحیےٰ نے کہا کہ میں تھکا ماندہ ہوں مجھکو چند روز کے لیے مہلت دے تاکہ میرے پاؤں کو آرام آجاوے اور میرے آدمی اور جانور بھی آرام کریں مگر عمر نے اس عذر کو نہ سُنا اور خفا ہو کر پانچہزار سوار کو یحیےٰ پر لڑائی کو بھیجا یہ سنکر ناچار یحیےٰ اور جو اُس کے ساتھہ قریب ستر آدمیوں کے تھے لڑائی پر مستعد ہوئے اور لڑائی رہی جب عمر کو ایک کاری تیر لگا تو گھوڑے سے گر پڑا اور اسکے آدمی شکست کھا کر بھاگ گئے اور یحیےٰ نے فتح پائی اور مال متاع بہت سا ہاتھ آیا۔ اور اپنے آدمیوں کو لے کر ہرات میں تشریف لائے اور یحیےٰ کے ساتھہ ہر وقت پانسو

آدمی تک ہو گئے تھے جب نصر بن سیار کو اس واقعہ کی خبر پہونچی تو اُس نے ایک بڑے لشکر کو تحیےٰ کے مقابلے
میں بھیجا اور سلم بن احوز زمانی کو مقدمۃ الجیش کر کے بھیجا تحیےٰ کو جب یہ خبر پہونچی تو وہ بادغیس میں چلے
گئے اور وہان سے بلاد مرو اور طالقان اور فاریاب اور جوزجان مین تشریف لے گئے اور وہان
کی ایک جماعت آپ کے موافق ہو گئی سلم بن احوز چونکہ آپ کے درپے تہا۔ وہان بھی پہنچا اور جوز
جان مین جا کر لڑائی کے سامان تیار کیے تحیےٰ نے جب یہہ کیفیت دیکھی تو وہ بھی لاچار لڑائی کے
لیے آمادہ ہوئے چنانچہ دونون طرف سے صفیں تیار ہو گئیں اور تیر اور تلواریں کھینچ لیں پہلے دن
صبح سے ظہر تک لڑائی ہوتی رہی اور پھر دوسرے دن صبح سے عصر تک اور پھر تیسرے دن بھی لڑائی
زور شور سے ہوتی رہی تھی کہ آدمی زیادہ قتل ہو گئے حتیٰ کہ آخر اُن سے کوئی باقی نرہا اور تحیےٰ کے دماغ
میں بھی تیر لگا اور گھوڑے سے گر گئے اور زمین پر غلطان پیچان شہید ہو کر دارلبقا میں تشریف لے گئے
سترہ برس کی عمر میں سنہ ۱۲۵ھ میں آپ شہید ہوئے اور سلم نے آپکا سر کاٹکر نصر بن سیّار کے پاس
بھیجدیا اور بدن مبارک کو جوزجان میں سولی پر ٹانگ دیا۔ اور نصر بن سیّار نے یہ سر مبارک یوسف
بن عمر کے پاس بھیجدیا اور اُس نے ولید کے پاس اور اُس نے مدینہ میں بھیجدیا۔ اور کہا اس سر کو
اسکی ماں ریطہ بنت ہاشم کی گود میں پھینکدو چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔

یزید ناقص ابو خالد بن ولید

بن عبد الملک سنہ ۱۲۶ھ میں ولید بن یزید کے بعد خلیفہ
ہوا اُسکو ناقص اسلیے کہا گیا ہے کہ اُسنے لشکر کے وظیفے
کم کر دیے تھے جب اُس نے اپنے چچا کے بیٹے خلیفہ ولید کو قتل کر دیا تو منبر پر کھڑے ہو کر خطبہ پڑھا
اس مین ذکر کیا کہ مین دنیا اور ملک کی حرص کے لیے خلیفہ نہیں ہوا۔ اور مین خود بھی گنہگار ہون۔
مین اسلیے خلیفہ ہوا ہون کہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دین زندہ
کرون اور قائم رکھون۔ اور ظالموں کے ظلم سے خلق خدا کی حفاظت کرون اور اگر کوئی شخص میرے
سے بہتر خلافت کے لائق ہو اور تم لوگ اُس کے خلیفہ بنانے مین خوش ہو تو سب سے پہلے اس خلیفہ
سے میں بیعت کرنے کو تیار ہوں اس خلیفہ نے بنی امیہ سے راگ وغیرہ بری عادات کے موقوف کرنے
مین کوشش کی اور بہت کچھ داد و انصاف جاری کرنے کا ارادہ کیا مگر اسی سال میں یعنی سنہ ۱۲۶ھ مین
کل چھ مہینے خلافت کر کے سینتیس برس کی عمر میں مر گیا۔ مگر لوگوں کو مسئلے قدر کی ترغیب بھی دے گیا

ابراہیم بن ولید

بن عبد الملک یہہ اپنے بھائی یزید بن ولید کی موت کے بعد خلیفہ
ہوا اور خلافت پر کل ستر دن قائم رہا۔ پھر اُس کے لوگ مخالف ہو گئے

اور مروان بن محمد بن مروان اسپر چڑہ آیا ابراہیم بہاگ گیا اور کچہہ عرصہ کے بعد آپ ہی آگیا۔ اور مروان کے ہاتہہ پر بیعت کر لی جب بنی امیہ پر سفاح نے چڑہائی کی تو اُس لڑائی میں یہہ بہی مارا گیا۔

مروان الحمار بن محمد

بن مروان ۱۲۷ھ میں خلیفہ ہوا اور حمار اسکا نام اس لیے پڑ گیا۔ کہ لڑائیوں میں تہکتا نہیں تہا۔ اور یہہ عرب کا محاورہ ہے کہ بڑے لڑاکے اور لڑائی پر صبر کرنے والے کو کہتے ہیں کہ فلان شخص لڑائی میں حمار سے بہی بڑا سخت ہے یہہ خلافت سے پہلے بہی حاکم تہا قوینہ کو اسی نے ۱۲۵ھ میں فتح کیا تہا جب خلیفہ ہوا تو یزید ناقص کی لاش کو قبر سے نکال کر سولی دیدیا۔ اس لیے کہ اس نے ولید کو قتل کیا۔ لیکن اسکو خلافت میں آرام نہیں ملا۔ کیونکہ رعایا اُس کے مخالف ہوگئی اور بنی عباسؓ سے سفاح نے اسپر چڑہائی کی موصل میں لڑائی ہوئی مروان شکست کہا کر شام کو چلا گیا سفاح نے پہر بہی اسکا تعاقب کیا مروان مصر کی طرف بہاگ گیا۔ پہر سفاح کا بہائی اُس کے پیچہے گیا۔ اور وہ موضع بوسیر میں مروان کے ساتہہ لڑا۔ اور مروان کو قتل کیا۔ یہہ واقعہ ۱۳۲ھ میں ہوا۔ مروان کا سر کاٹ کر سفاح کی طرف بہیجا گیا۔ جب اس کا سر سفاح کے پاس رکہا گیا تو ایک بلی آئی اور وہ مروان کی زبان نکالکر کہانے لگی اسوقت سفاح نے کہا اگر جہان میں کوئی عبرت نہ ہو تو اس بلی کا یہ زبان نکال کر کہانا ہی عبرت کے لیے کافی ہے۔

پس ۱۳۲ ہجری میں بنی امیہ کی خلافت کا خاتمہ ہوا۔ اور بنی عباس کی خلافت کا زمانہ شروع ہوا۔ اس امت کے منجملہ مصائب اور فتن سے جنکی آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے پیشگوئیاں فرمائی ہیں خلافت بنی امیہ ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے پیشگوئی کی تہی جو بخاری شریف میں روایت ہے۔ ابوہریرہ رضہ نے مروی ہے میری امت کی ہلاکت قریش کے اطفال کے ہاتہہ سے ہوگی جس سے مراد انکی یزید وغیرہ ہے اس مضمون کی اور بہی کئی روایتیں کتب احادیث میں آئی ہیں چنانچہ یزید بن معاویہ اور حجاج بن یوسف و سلیمان بن عبد الملک وغیرہ سے جو کچہہ اہل اسلام اور دین کو صدمات پہنچے ہیں وہ اظہر من الشمس ہیں خیر مضی لمضی۔

ذکر خلافت عباسیہ

آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے پیشگوئی کے طور پر فرمایا تہا۔ کہ خلافت و مملکت عباسؓ کی اولاد میں آجاوے گی۔ اور انکی خلافت کی تعریف بہی فرمائی تہی۔ فرمایا تہا اے عباس فیکم النبوة والملکة۔ یعنی تمہارے سے میں نبوت ہوئی ہے یعنے میں نبی ہوا ہوں۔ اور تمہارے میں بادشاہی بہی ہوگی اور حضرت عباسؓ کے لیے دعا فرمائی تہی۔ اللہم احفظ فی ولدہ۔ اور فرمایا تہا یکون فی العباس ملوک تکون امراء حتی یعز اللہ بہم الدین

اور فرمایا لن یخرج ملکہ بدیہم یا اقاموا الحق ۔ اور بعض احادیث میں خلفاء عباسیہ کی مذمت بھی آئی ہے جنمیں سے ایک حدیث کا ترجمہ یہہ ہے ۔ کہ بنی عباس کے جہنڈے کے نیچے جو شخص کہڑا ہوگا اور انکی مدد کرے گا ۔ اُسکو میری شفاعت نہ پہونچے گی اور وہ دوزخ میں جائے گا ۔ اور بنی عباس اور انکے اتباع بدترین خلق ہیں وہ گمان کرینگے کہ وہ میرے سے ہیں ۔ حالانکہ وہ میرے سے نہیں ۔ سو جاننا چاہیئے کہ جو خلفاء اُن سے نیک اور دیندار ہوئے ہیں وہ پہلی حدیثوں کے مصداق ہیں ۔ اور جو اُن سے ظالم فاسق گذرے ہیں وہ دوسری حدیثوں کے مورد ہیں خلفاء عباسیہ سے پہلا خلیفہ سفاح ہے جسکا نام عبداللہ بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس ہے کوفہ میں سنہ ۱۳۲ھ میں اُن سے بیعت کی گئی اس جرخشہ میں ہزاروں بنی اُمیہ قتل ہوئے اور تمام ملک اہل اسلام اُنکے ہاتہہ آگیا ۔ مگر کچھہ بلاد ملک سوڈان سے باغیوں کی شرارت سے اُنکے ہاتہہ سے نکل بھی گیا تھا ۔ شہر انبار اُسکا دار الخلافہ تھا ۔ سفاح سخاوت میں بہت بڑھا ہوا تھا ۔ جب کسی سے کوئی وعدہ کرتا تھا فوراً پورا کرتا تھا ۔ ایک دفعہ عبداللہ بن حسن بن علی نے اُس کو کہا کہ میں نے دس لاکہہ درم کا نام تو سنا ہے مگر کبھی دیکھا نہیں سفاح نے حکم دیا کہ انکو دس لاکہہ درم دیئے اور اُس کے عامل شرق غرب تک لوٹتے مارتے ہوئے پہونچ گئے تھے اور لڑائی اور خونریزی کے حق میں بڑا دلیر تھا اس لیے اُس کو سفاح بھی کہا جاتا تھا ۔ اور سنہ ۱۳۶ھ میں مر گیا ۔

سفاح کے بعد اُسکا بھائی ابو جعفر منصور سنہ ۱۳۶ھ ہجری میں خلیفہ ہوا ابو مسلم خراسانی کو قتل کیا سنہ ۱۳۸ھ میں عبدالرحمن بن معاویہ بن ہشام بن عبدالملک بن مروان اندلس میں پہنچا اور سنہ ۴۰۰ھ تک یہہ ملک اُسی کی اولاد میں رہا اندلس کا ذکر آگے آئے گا ۔ منصور نے سنہ ۱۴۵ھ میں بغداد کو آباد کیا اور سنہ ۱۴۱ھ ہجری فرقہ ریوندیہ ظاہر ہوا اس فرقہ کا مذہب تناسخ تھا منصور نے انکو قتل کیا اور اسی سنہ ۱۴۱ھ میں منصور نے طبرستان کو فتح کر لیا ۔ اور سنہ ۱۴۳ھ میں علماء اسلام نے تصانیف حدیث و تفسیر وغیرہ شروع کیں پہلے اس سے علم سینوں میں تھا ۔ اور زبانی تعلیم تھی ابن جریج نے مکہ میں تالیف کی اور امام مالک نے مدینہ میں موطا تصنیف کیا اوزاعی نے شام میں اور ابن عروبہ نے اور حماد بن سلمہ نے بصرہ میں اور معمر نے یمن میں اور سفیان ثوری نے کوفہ میں تصنیفیں کیں ۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فقہ اکبر تالیف کی محمد بن اسحاق نے مغازی لکھی ۔ پہر ابن ہشام اور ابو یوسف اور ابن وہب وغیرہ نے تالیفیں کیں ۔ اور کتب لغت اور تواریخ وغیرہ بھی بن گئیں اور سنہ ۱۴۵ھ ہجری میں محمد اور ابراہیم جو عبداللہ بن حسن بن علی بن ابی طالب کے بیٹے ہیں

منصور کے مقابلہ میں معہ لشکر نکلے۔ منصور انپر غالب آگیا اور انکو قتل کر دیا اور سوار انکے اور بہت اہل بیت کے لوگوں کو اُس نے قتل کیا۔ پس منصور اول وہ شخص ہے جس سے اہل بیت اور عباسیہ میں فتنہ شروع ہوا اس سے پہلے علوی اور عباسی متفق تھے۔ اور بہت علمار کو جو محمد اور ابراہیم کے ساتھ شامل تھے یا اُس کے لیے لڑائی کا فتوی دیتے تھے انکو قتل کر دیا۔ اور کسی کو مار پیٹ کرکے قید کر دیا اور فتوی دینے والوں سے امام ابو حنیفہ رح اور امام مالک رح بھی تھے۔ اس لیے اُس نے ابو حنیفہ کو قید کر دیا اور بعض کہتے ہیں منصور نے امام ابو حنیفہ کو اس لیے قید کیا تھا کہ منصور نے انکو قاضی بنانا چاہا امام نے قضار کو اتقار کی وجہ سے اختیار نہ کیا اس لیے منصور نے امام ابو حنیفہ کو قید کر لیا۔ اور سوا اس کے اور سزا بھی دی یہاں تک کہ جیلخانہ میں ہی امام صاحب فوت ہوگئے سنہ ۱۴۱ھ میں قبرس پر لڑائی ہوئی اور سنہ ۱۴۸ھ میں تمام ملک منصور کے قبضہ میں آگیا سوا اندلس کے جسکو عبدالرحمٰن نے دبار کھا تھا۔ سنہ ۱۴۹ھ میں منصور بغداد کی عمارت سے فارغ ہوا سنہ ۱۵۰ھ خراسانی لشکر باغی ہوگیا بڑی سخت لڑائی کے بعد آخر منصور ہی فتحیاب ہوا ستر ہزار آدمی مارے گئے انکا امیر یعنے استاد سیس ایک پہاڑ کی طرف بھاگ گیا۔ اور چودہ ہزار آدمی کو قید کر لیا۔ اور آیندہ سال انکی بھی گردنیں ماردیں پھر استاد سیس خود معہ لشکر چوبیس ہزار آدمی ماخوذ ہوگیا۔ اور سنہ ۱۵۱ھ میں شہر رصافہ کو بنایا اور سنہ ۱۵۳ھ میں منصور نے تمام رعیت کو لمبی ٹوپی پہننے کا جس میں شاخ پتے بنائے جاتے تھے رواج دینے کا حکم دیا اور سنہ ۱۵۸ھ میں منصور نے مکہ شریف کے حاکم کو حکم کیا کہ سفیان ثوری اور عباد بن کثیر کو قید کر دے اور اسی سال بیت اللہ میں حج کرنے کو گیا لوگ ڈرے کہ شاید سفیان ثوری وغیرہ کو قتل کر ڈالے مگر راستے میں مریض ہوگیا۔ اور مکہ میں جاکر مر گیا۔ اور سفیان ثوری اور عباد بن کثیر قید سے چھوٹ گئے اللہ نے انکو منصور کے شر سے بچا لیا۔ **لطیفہ** منصور کے پاس ایک مجرم لاگیا۔ مجرم نے قصور کا اقرار کرکے عرض کی انتقام عدل ہے اور تجاوز فضل ہے اور ہم امیرالمومنین کو اللہ کے ساتھ پناہ دیتے ہیں کہ اپنی ذات کے لیے چھوٹے درجے کی بات کو پسند کرے اور اعلیٰ مرتبہ حاصل نہ کرے منصور نے اس مجرم کو چھوڑ دیا۔ منصور عباسیوں میں بڑا بہادر خلیفہ تھا اور بڑا مہیب اور شجاع اور عقیل اور جابر تھا۔ اور مال کو جمع کرنے والا تھا۔ لہو ولعب سے دور رہتا تھا۔ اور بڑا عالم اور فقیہ اور ادیب اور فصیح بلیغ تھا۔ لیکن بخیل اور حریص بھی تھا۔ اُسنے اپنی حکومت درست کرنے کے لیے صدہا انسانوں کو قتل کروا دیا یہہ اہل اسلام سے اول شخص ہے جسنے نجومیوں کی عزت کی۔ اور علم نجوم کا چرچا کروایا اور خود بھی عمل کیا۔ اور سریانی اور عجمی کتب

اقلیدس وغیرہ کا عربی میں ترجمہ کرایا۔ ابوحنیفہ رح اسی کے عہد میں فوت ہوئے عباسیوں میں منصور ایسا خلیفہ ہوا ہے جیسا خلیفہ عبدالملک بنی امیہ میں **مہدی محمد بن منصور** ۱۲۷ھ میں پیدا ہوا حسین جمیل اور خوش اعتقاد آدمی تھا۔ زندیقوں کو تلاش کرکے مارتا تھا۔ اور زندیقوں اور ملحدوں کے رد میں کتاب تصنیف کرنے کا حکم کیا۔ حدیثوں کا راوی بھی ہے کسی نے اسپر جرح نہیں کی جب یہہ جوان ہوا تو منصور نے اس کو طبرستان کا حاکم بنا دیا اور اپنا ولی عہد بھی کر دیا۔ علمار کی صحبت میں اُسنے علم و فضل و ادب حاصل کیا جب منصور مر گیا اُس کی جگہہ ۱۵۸ھ میں خلیفہ ہوگیا اور لوگوں نے اس سے بیعت کی ۱۵۹ھ میں پہلے اپنے بیٹے موسیٰ ہادی کے لیے بیعت ولی عہدی کی لوگوں سے لی پھر ہارون الرشید کے لیے ۱۶۰ھ میں علاقہ بندار بد کو فتح کیا ۱۶۱ھ میں مکہ کے راستے میں سڑک اور حوض اور سرائے وغیرہ بنائے ۱۶۳ھ میں بہت سا روم کا ملک فتح کر لیا ۱۶۶ھ میں قصر اسلام کی طرف نقل کیا ۱۶۹ھ میں صید صید یا زہر سے مر گیا۔ مہدی کو ایک عورت نے کہا یا عصبہ رسول اللہ انظر الی حاجتی۔ مہدی خوش ہوا اور کہا یہہ کلمہ میں نے سوا اس عورت کے کسی سے نہیں سُنا۔ اور خادموں کو کہا اُسکا کام کر دو۔ اور اُسکو دس ہزار درم دیے وہ عورت دعائیں دیتی چلی گئی۔ مہدی حضرت شریک محدث کی خدمت میں حاضر ہوا۔ دو زانو اسکے سامنے بیٹھا اور مسائل دریافت کیے۔ شریک بہت خوش ہوئے اور فرمایا علم ایسے ہی حاصل کرنا چاہیئے۔ مہدی کے سامنے جب نام آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا آتا تو تعظیم کے لیے کھڑا ہو جاتا تھا۔ اُس کے عہد میں سُفیان ثوری اور ابراہیم بن ادہم فوت ہوئے۔

الہادی ابو محمد موسیٰ بن مہدی ۱۴۷ھ میں پیدا ہوا۔ اور ۱۶۹ھ میں حسب وصیت باپ کی جگہہ خلیفہ ہوا باپ کی طرح یہہ بھی زندیقوں کا دشمن تھا۔ اور انکو قتل کرتا تھا۔ اور مہدی اُسکو اس کام کی وصیت بھی کر مرا تھا۔ اس کے سامنے اردلی ہتھیار ننگے چلتے تھے۔ عمدہ گھوڑے پر سوار ہوتا تھا۔ لباس سادہ پہنتا تھا۔ مگر مہیب بہت تھا۔ اور شاعر فصیح تھا۔ اسکے سامنے ایک شخص نے قریش کی اہانت کی بڑا غصے ہوا۔ چونکہ اہانت آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی طرف بھی رجوع کرتی تھی اس لیے اُسکو قتل کر ڈالا ۱۷۰ھ میں مر گیا بعض کے نزدیک یہہ ہے کہ زہر دیکر کسی نے مار ڈالا۔ اور بعض کے نزدیک کسی بیماری وغیرہ سے مرا ایک سال اور کئی مہینے خلیفہ رہا۔

ہارون رشید بن مہدی

اپنے باپ مہدی کی وصیت کے موافق اپنے بھائی ہادی کی بعد ۱۷۰ھ میں خلیفہ ہوا۔ خوبصورت آدمی تھا۔ عالم وفاضل اور ادیب تھا مرتے دم تک ہر روز سو رکعت نماز نفل پڑھتا تھا۔ ہر دن ہزار درم خیرات کرتا تھا۔ اسلام کے شعائر کی بہت تعظیم کرتا تھا۔ نصوص شرع کے منکر و معارض کو بہت برا جانتا تھا گناہوں کو یاد کر کے رویا کرتا تھا خصوصاً جب اسکو کوئی نصیحت کرتا یا حدیث بیان کرتا جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام آجاتا کہتا صلے اللہ علی سیدی۔ ابو معاویہ نے ایک دن اس کے سامنے حضرت آدمؑ اور حضرت موسیٰؑ کی حدیث بیان کی ایک شخص نے حدیث میں طعن کیا کہ آدم کہاں اور موسی کی ملاقات کہاں۔ ہارون بڑا غصے ہوا۔ اور کہا یہہ شخص حدیث میں طعن کرتا ہے۔ اسکو مار ڈالو ابو معاویہ نے عذر کر کے اُسکو چھوڑا یا۔ حضرت علی رضہ کی بڑی تعریف کرتا تھا۔ جب عبد اللہ بن مبارک کی موت کی خبر آئی تو ہارون نے بہت افسوس کیا۔ اور انکی تعزیت کے لیے ایک دربار لگایا۔ سفیان بن عیینہ کو ایک لاکھ دینار عطا کیا۔ علی ہذا القیاس۔ بعض اور اہل فضل کو بھی ایسے ہی عطیات عنایت کیے اور ہارون کی خوش قسمتی تھی کہ اہل کمال اور عمدہ عمدہ وزیر اس کے پاس اکٹھے ہو گئے تھے۔ یہ بات اور کسی خلیفے کو میسر نہیں ہوئی۔ حضرت ابو یوسف شاگرد امام صاحب کو قاضی القضات کر دیا جو قاضی ہوتا تھا۔ انہیں کی رائے سے ہوتا تھا۔ ابو یوسف ہر قاضی کو حکم کرتے تھے کہ حنفی مذہب کے موافق حکم دینا ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ حنفی مذہب کا اور مذہب سے زیادہ رواج ہو گیا ۱۷۵ھ میں عبد اللہ بن مصعب زبیری نے یحییٰ بن عبد اللہ بن حسن بن علی پر افترا کیا کہ یحییٰ مجھکو کہتا ہے کہ ہارون کے ساتھہ لڑائی کر اور میں تیرے ساتھ ہوں یحییٰ نے ہارون کے سامنے کہا کہ یہہ اُس نے مجھ پر افترا کیا ہے اور عبد اللہ بن مصعب کے ساتھہ مباہلہ کیا چونکہ عبد اللہ جھوٹا تھا۔ اُسی دن مر گیا ۱۷۶ھ ہجری میں شہر دبسہ کی طرف عبد الرحمن بن عبد الملک عباسی کو بھیجا انہوں نے دبسہ کو فتح کیا ۱۷۹ھ میں رمضان شریف میں عمرہ کیا اور حج تک محرم رہا مکہ سے عرفات تک پیدل گیا۔ متاخرین بادشاہ اور رؤسا و امرا کے لیے بادشاہ خلیفہ ہارون رشید کا مکہ سے عرفات تک پیدل جانا اور منکسر ہونا بڑی عبرت اور نصیحت کا موجب ہونا چاہیے۔ کہ مساجد میں باجماعت نماز پڑھنے اور نیک کاموں کے کرنے میں عار نکریں۔ اور وہاں میں جا کر غیر مشروع تکلف نکریں ۱۸۰ھ میں ایک بڑا زلزلہ واقعہ ہوا جس سے منارہ اسکندریہ گر پڑا۔ اور ۱۸۳ھ میں قلعہ صفصاف فتح ہوا۔ اور ۱۸۳ھ خزرج نامی حاکم نے

ربینیہ پر فوج کشی کیا سخت لڑائی ہوئی لاکھ مسلمانوں سے زیادہ مارے گیے اور قید کیے گئے۔
ایسا حادثہ اسلام میں پہلے کبھی نہیں ہوا تھا سنہ ۱۸۶ھ میں نقفور پادشاہ روم نے خط لکھا کہ روم کی ملکہ نے جو مجھ سے پہلے تمکو مال وسامان دیا ہے وہ مجھ کو پھیر دو۔ ورنہ میں لڑائی کروں گا جب یہہ خط ہارون کو پہنچا تو بہت غصے ہوا آنکھیں اور چہرہ سرخ ہو گیا۔ وزیر امرا ڈر کے مارے پاس سے چلے گئے۔ ہارون نے اسی وقت قلم ودوات منگائی۔ اور خط کا جواب لکھا جس کی یہہ عبارت ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم[1] من ہارون امیر المؤمنین الی نقفور کلب الروم قد قرأت کتابك یا ابن الکافرة والجواب ما تراہ لا ما تسمعہ اس خط کو روانہ کر کے آپ ہی اسی دن لڑائی کے لیے مع لشکر نقفور کی طرف روانہ ہو گیا۔ اور لگاتار چلا گیا۔ وہاں پہنچکر خوب ہی جہاد کیا اور بہت بڑی لڑائی ہوئی آخر نقفور نے عاجز آ کر ہر سال میں خراج دینا منظور کر لیا اور ہارون واپس ہوا۔ لیکن اُس نے پھر عہد توڑ ڈالا ہارون نے پھر دوبارہ جا کر اس سے جہاد کیا اور اُسکو خاک میں ملایا۔ سنہ ۱۹۰ھ میں ہرقلہ کو فتح کیا۔ اور جا بجا اپنا لشکر پھیلا دیا اور قلعہ صقالیہ اور فلقونیہ اور قبرس کو فتح کر لیا سولہ ہزار آدمی قید میں آئے سنہ ۱۹۲ھ میں خراسان کی طرف توجہ کی سنہ ۱۹۳ھ میں طوس آ کر بیمار ہو گیا۔ پینتالیس برس کی عمر میں مر گیا۔ ہارون نے لوگوں سے پہلے امین سے بیعت کر لی پھر ماموں کے لیے پھر اس کو خراسان دیدیا۔ پھر موتمن کے لیے بیعت لی۔ اور اُسکو جزیرہ اور ثغور کا حاکم کیا۔ زبیدہ اُنکی بیوی منصور خلیفے کی پوتی تھی جس نے مکہ شریف میں نہر بنوائی تھی جو نہر زبیدہ کے نام سے مشہور ہے۔ اور نہر کے خرچ کا حساب اور کاغذات دریائے دجلہ میں ڈبو دیے اور کہا ترکنا الحساب لیوم الحساب ہارون جب حج کے لیے آیا تھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حرمین پر فراخی کر اسیلیے اس نے حرمین میں بہت سا مال خیرات کیا۔ اور لوگوں پر احسان کیے اس زمانے سے یعنی دوسری صدی کے وسط سے پہلے صحابہ وتابعین کے وقت میں لوگ مسائل میں آزاد تھے جس عالم سے چاہتے تھے پوچھ کر عمل کر لیتے تھے اہل مکہ علماء مکہ سے اور اہل مدینہ اہل مدینہ سے اور کوفے والے علماء کوفہ سے علی ہذا القیاس ہر شہر والے اپنے اپنے علماء سے بعد ازاں تبع تابعین کے وقت اسی طرح مسائل دریافت کرتے تھے بعد ازاں بسبب بے علم ہو جانے خلفاء کے اور اختلافات اور فسادات کے واقع ہونے سے ہارون رشید اور بعض علماء کی مرضی اور قاضی ابو یوسف وغیرہ کی کوشش سے پہلے مذہب ابو حنیفہ رح کی بنا پڑی

[1] امیر المؤمنین کی طرف سے روم کے کتے نقفور کی طرف اے کافرہ کے بیٹے جواب تو انہوں سے دیکھے گا یعنی تلوار جواب ہوگا نہ کہ خبر جیسے

پھر امام مالک کے مذہب کی پھر امام شافعی رح کے مذہب کی۔ پھر امام احمد حنبل کے مذہب کی بناپڑی اور ہر مذہب کے اصول مقرر ہوئے رفتہ رفتہ دن بدن تقلید مذہب بڑہتی گئی اور مذہب اربعہ کے لوگ ایک دوسرے کو مکروہ نظر سے دیکھنے لگے اور جھگڑنے اور ایک دوسرے کے دشمن بننے لگے حتے کہ آٹھویں صدی کے ابتدا میں حاکم مصر ملک ناصر فرحر بن برقوق نے مکہ شریف میں چار مذہب کے چار مصلے علیحدہ کر دیے جس سے ایک تفرقہ بین المسلین کی صورت ہوگئی اور بجائے ایک جماعت کی چار جماعتیں ہوگئیں۔

الامین محمد ابو عبداللہ بن ہارون رشید

اپنے باپ کے بعد حسب ولی عہدی سنہ ۱۹۳ھ میں خلیفہ ہوا حسین جمیل شجاع بہادر زور آور خلیفہ تہا۔ ایک دفعہ شیر کو بہی قتل کر دیا تہا۔ اور نہایت فصیح اور ادیب تہا۔ لیکن مسرف و بدتدبیر ضعیف العقل تہا۔ لہو ولعب کا عاشق تہا۔ کہیل کے لیے مکان بنائے چڑیاخانہ تیار کرایا۔ شیر گرگ وغیرہ پالے تمام خزانے ایسے ہی کاموں میں اُڑا دیے ۱۹۸ سنہ میں مارا گیا اسکا سبب یہہ ہوا جسوقت تخت پر بیٹہا اسی وقت اپنے بہائی قاسم یعنی موتمن نے جسکو ہارون نے امین کے بعد ولی عہد کیا تہا۔ اور اُسکو جزیرہ اور ثغور کا حاکم کردیا تہا موقوف کر دیا۔ جب یہہ خبر مامون کو پہونچی تو وہ امین پر بڑا خفا ہوا۔ اور خط وکتابت اُس سے بند کردی امین نے اپنے بیٹے موسے کو ولی عہد کر دیا۔ اور مامون کو خط لکہا کہ وہ بہی موسی کی ولیعہدی کو تسلیم کرے جب مامون کو یہہ خط پہونچا تو وہ ناراض ہوا۔ اور امین کے اس حکم سے انکار کیا۔ جب امین کو یہہ خبر پہونچی تو امین نے مامون کو معزول کر دیا۔ اور علی بن عیسی بن ماہان کو جبال ہمدان نہاوند وغیرہ کے شہروں کا حاکم کر دیا اور پہر علی مذکور کو چالیس ہزار لشکر کے ساتھہ مامون پر بہیجا۔ اور ایک چاندی کی بیڑی مامون کے قید کرنے کو ساتھہ دی مامون اُسوقت خراسان کا حاکم تہا۔ جب مامون کو اس ماجرے کی خبر ہوی اُس نے بھی طاہر بن حسین کو قریبًا چالیس ہزار آدمی لشکر پر امیر کر کے روانہ کیا اور دونوں لشکروں میں سخت لڑائی ہوئی آخر طاہر نے علی کو پکڑ کر ذبح کر دیا۔ اور اُسکا سر مامون کی خدمت بہیجدیا۔ اور تمام لشکر علی کا بہاگ گیا جب امین کو یہہ خبر پہنچی تو وہ قاسم اور مامون کی مخالفت پر نادم ہوا۔ اور دن بدن تنزل میں ہوتا گیا۔ اور مامون ترقی کر کے پہلے حرمین کا والی ہوگیا۔ اور لوگ اُس کے ساتھہ شامل ہوگئے حتی کہ اُنکا افسر طاہر بن حسین بغداد میں مع لشکر جرار داخل ہوگیا۔ اور امین کو لڑائی کے لیے بلایا۔ امین نے لڑائی سے

کنارہ کیا اور مع عیال واطفال مدینہ منورہ میں چلا گیا لیکن بعض سپاہیوں نے اسکو وہاں جاکر بھی اسکا سر تلوار سے اتار کر طاہر کے پاس حاضر کر دیا۔ اور طاہر نے امین کا سر ماموں کے پاس بھیجدیا۔ ماموں اس سے طاہر پر بڑا خفا ہوا۔ اور اُسکو در کار دیا۔

المامون عبداللہ ابو العباس بن ہارون رشید۔

۱۹۸ سنہ ہجری میں خلیفہ ہوا اُسکو فنون عربی وفقہ میں نہایت مہارت تھی علم فلسفہ وغیرہ میں بھی لائق تھا۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کے مخلوق ہونیکا قائل ہوگیا۔ بہادر حلیم عقیل اور مہیب اور سخی فیاض اور عادل تھا۔ اور قرآن کا حافظ علم فرائض میں ہوشیار تھا۔ فصاحت اور بلاغت میں بھی اچھا تھا۔ باایں ہمہ نیک بھی ایسا تھا کہ ایک رمضان شریف میں تینتیس قرآن ختم کیے لیکن ڈبل غلطی میں پڑ گیا تھا۔ کہ مذہب شیعہ اختیار کر لیا تھا۔ اس لیے اُس نے ۲۰۱ سنہ میں اپنے بھائی قاسم موتمن کو ولی عہدی سے موقوف کر کے علی الرضی بن موسی الکاظم بن جعفر الصادق کو ولی عہد کر دیا اور اپنی بیٹی اسکے نکاح میں دیدی اور سکہ اُسکے نام پر جاری کر دیا۔ اور رعایا کو سبز لباس پہننے کا حکم دیا بلکہ یہہ چاہا کہ اپنی زندگی میں علی کو اپنی جگہہ خلیفہ کر دے مگر یہ بات عباسیوں کو نہایت بُری لگی اور ماموں کے ساتھہ لڑنے کو نکلے اور ابراہیم بن مہدی کے ساتھ بیعت کر لی ماموں بھی انکے مقابلے میں نکلا۔ اور کچھ لڑائی بھڑائی مابین فریقین ہوتی رہی۔ اتفاقاً ۲۰۳ سنہ میں علی کا انتقال ہوگیا بغاوت فرو ہو گئی۔ اور خلیفہ بدستور سابق ماموں ہی رہا ۲۱۱ھ میں حکم دیا کہ کوئی معاویہ کو نیکی سے یاد نہ کرے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد علی سب سے افضل ہے ۲۱۲ سنہ میں خلق قرآن کا مسئلہ نکالا لوگوں کو اس مسئلہ پر وحشت ہوی قریب تہا کہ فتنہ ہو جاوے۔ جب لوگوں نے نہ مانا تو ۲۱۸ سنہ ہجری تک خاموش رہا ۲۱۵ھ میں روم پر چڑہائی کی قلعہ قرۃ اور باجد وغیرہ لے لیا۔ پہر دمشق گیا۔ پہر مصر میں آیا پہر روم کو واپس آیا ۲۱۸ھ میں پہر مسئلہ خلق قرآن کو جاری کیا۔ بغداد میں علماء پر اس مسئلہ کی وجہ سے آفت آئی۔ کوئی مارا گیا کوئی قید ہوا۔ امام احمد بن حنبل رح بھی قیدیوں میں تہا۔ اور کسی کو کوڑے لگائے گئے اس سال میں ماموں روم میں مر گیا۔ اُس کی لاش طرطوس میں لاکر دفن کی گئی۔ اور اُس کے زمانہ میں سفیان بن عیینہ اور امام شافعی رح اور عبدالرحمن بن مہدی اور یحیے بن سعید قطان اور واقدی وغیرہ کا انتقال ہوا

المعتصم باللہ بن ہارون رشید

۲۱۸ھ میں بھائی کے بعد خلیفہ ہوا۔ بڑا

قوی تر زور آور اور شجاع اور مہیب آدمی تھا۔ عجمیوں کی چال اختیار کی خلق قرآن میں اُس نے بھی علماء کا امتحان لیا اور انکو تکالیف دیں مدرسوں کو حکم دیا کہ بچوں کو یہہ مسئلہ سکھاویں کئی علماء کو اِس مسئلہ کے انکار سے قتل کر ڈالا۔ امام احمد بن حنبل رح کو مارا بغداد کو چھوڑ کر سر من رائے کو آباد کیا اور اُسکو دار الامارت مقرر کیا۔ اُس کے عہد میں آٹھ فتوح ہوئیں ہیں ۲۲۳ھ میں روم پر چڑہائی کی روم کی خوب خبر لی۔ اُنکے گہر ویران کر دیے اور عموریہ کو چھین لیا۔ تیس ہزار آدمی قتل کیے اور اسیقدر قید کر لیے جیسے اس خلیفے کے وقت میں بلاد فتح ہوئے اور اقبال نے ترقی کی ایسی کسی سابق خلیفہ کے وقت نہین ہوئی آذربیجان وطبرستان وستیمان الشیا صحہ وفرغانہ وطخارستان وصفہ وکابل کو فتح کر لیا۔ اور یہاں کے بادشاہوں کو قید کر لیا اور بہت سے بادشاہ دروازہ پر کھڑے رہتے تھے۔ دس ہزار سے زیادہ غلام رکھتا تھا۔ ایک ہزار دینار روزمرّہ باورچیخانہ کا خرچ تھا روم کے بادشاہ نے معتصم کو خط لکھا اور اُسکو دھمکایا جب معتصم نے اس خط کو پڑھا تو جواب لکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم اما بعد فقرأت کتابك وسمعت خطابك والجواب ما تری لا ما تسمع وسیعلم الکفار لمن عقبی الدار اڑتالیس برس کی عمر ۲۲۷ھ ہجری میں فوت ہوا مرتے وقت کہا۔ حتی اذا فرحوا بما اوتوا اخذناهم بغتة۔ یہ خلفاء عباسیوں کے عروج کا زمانہ تھا۔ اس کے بعد دن بدن تنزل ہوتا گیا۔ اس کی وجہ یہہ تہی کہ معتصم نے اپنی عربی فوج سے بیجا بدظن ہوکر اجرلی فوج یعنے ترکوں کو بلا کر بھرتی کر لیا۔ اور از حد زیادہ ان کی خاطر کی۔ دیباج اطلس اُنکے پہننے کو اور عمدہ سے عمدہ غذا کہانے کو اور گہوڑے سواری کو دیے اور ترک ایسے مستے کہ بغداد کے بازاروں میں چلنے پہرنے سے عاجز ہو گئے۔ اور خلیفہ کے فریادی ہوئے کہ یا تو مع لشکر اس سے نکلجا ورنہ ہم تیرے سے جنگ کرینگے معتصم نے کہا کس چیز سے جنگ کروگے لوگوں نے کہا سحری کے وقت بد دعا کرینگے۔ خلیفہ مذکور نے کہا اسکے مقابلہ کی تو مجہ کو طاقت نہیں پس اُس لیے خلیفہ نے بغداد کو چھوڑ کر سر من رائے کو دار الخلافہ بنایا۔ اور اُسکو آباد کیا۔ اور یہی یعنی غیر قوم کو اپنی سلطنت میں دخل دینا آخر میں خاندان عباسی کے تنزل اور ہوا اُڑنے کا موجب ہوا جس عصا پر انہوں نے سہارا کیا وہی اُنکے لیے مار اژدہا بن گیا۔ [1]

واثق باللہ بن معتصم ۲۲۸ھ میں باپ کی جگہہ خلیفہ ہوا۔ یہہ بھی قرآن کے مخلوق ہونیکا

---

[1] ترک کے دخل نے سلطنت عباسیہ کو ضعیف کر دیا جسکو چاہتے تہے تخت پر بیٹھاتے تہے۔ اور جسکو چاہتے تہے اتار دیتے تہے یا مار دیتے تہے جیسے خلفاء آیندہ کی تاریخ سے معلوم ہوگا۔

قائل تہا۔ بعض علما جو خلق قرآن کے قائل نہیں تہے انکو ایذا دیتا تہا۔ ازاں جملہ احمد بن نصر خزاعی جو بڑے محدث تہے اور امر معروف اور نہی منکر کرنے میں مشہور تہے انکو پکڑ منگایا اور اُن سے مسئلہ مذکور دریافت کیا انہوں نے فرمایا قرآن مخلوق نہین۔ واثق نے کہا توجہوٹ بولتا ہے انہوں نے واثق کو کہا توجہوٹ بولتا ہے علما معتزلہ نے فتوی دیا کہ یہہ محدث واجب القتل ہے پس واثق نے اُنکو اپنے ہاتہہ سے تلوار سے شہید کیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بیشک حق گوئی ایسے کا نام ہے۔ حدیث شریف میں وارد ہے۔ ظالم بادشاہ کے پاس حق کا کلمہ کہنا شہادت فی سبیل اللہ کا ثواب ہے چہ جائیکہ سچ مچ شہادت بہی ہوجائے انکا سر بغداد میں جہاں کے وہ رہنے والے تہے بہیجدیا۔ اور متوکل کے عہد تک یعنی چھ برس تک انکا سر وہاں لٹکتا رہا واثق نے البتہ یہہ اچہا کام کیا کہ شاہ روم کے پاس جو مسلمان ایک ہزار چھ سو قیدی تہے انکو چھوڑا لیا۔ جب یہہ قیدی آئے تو احمد بن ابی داؤد جو واثق کا منہ لگا مولوی تہا۔ اور جس نے واثق کو اس مسئلہ میں متعصب کیا تہا۔ اسنے کہا جو قیدی خلق قرآن کا قائل ہے اُسکو چھوڑ دو اور جو اسکا قائل نہیں اُسکو قید رہنے دو مسئلہ خلق میں ایک شخص محدث ابو عبد الرحمن عبد اللہ بن محمد ازدی کو بہی قید کر رکہا تہا۔ یہہ ابو داؤد نسائی کے اوستاد تہے۔ احمد بن داؤد نے اُنسے بہی مسئلہ خلق قرآن امتحاناً پوچہا انہوں نے جواب میں کہا آیا اس مسئلہ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جانتے تہے یا نہیں احمد نے کہا جانتے تہے فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تو اس مسئلہ میں خاموش رہنے کی گنجایش رہی اور لوگوں کو اس مسئلہ کی طرف نہ بلایا اور تمکو اس میں ساکت رہنے کی گنجایش نرہی احمد خاموش ہوگیا۔ اور تمام لوگ حاضر بہی حیران رہ گئے۔ اور واثق بہی بہت ہنسا۔ اور منہ پر ہاتھ رکھ لیا۔ اور گھر کو چلا گیا۔ اور محدث مذکور کو تین سو دینار دیا اور احمد پر بڑا خفا ہوا۔ اور آیندہ اس مسئلہ سے رجوع کیا۔ اور کسی اللہ کے بندے کو اس مسئلہ میں پہر تکلیف نہ دی اور سنہ ۲۳۲ھ میں مرگیا۔

المتوکل علی اللہ جعفر بن معتصم

سنہ ۲۳۲ ہجری میں واثق کے بعد خلیفہ ہوا۔ اہل سنت اور محبان سنت کی تائید کی اور جابجا ترغیب سنت کے خط لکہے اور خود بہی سنت کی طرف بہت مائل تہا۔ سنہ ۲۳۴ میں علماء محدثین کو جمع کیا سامرہ میں جمع کرکے انکی بڑی خاطر وعزت کی اور صلیات عنایت کیے اور انکو حکم دیا کہ علانیہ

اور کھلے طور پر مسائل اور روایت کتب احادیث بیان کریں چنانچہ ابو بکر بن ابی شیبہ رصافہ
کی جامع مسجد میں حدیث کی تعلیم کے لیے بیٹھ گئے تیس ہزار آدمی حدیث پڑھنے کے واسطے انکے
پاس جمع ہو گئے اور اسیقدر لوگ اُن کے بھائی عثمان کے پاس بھی جمع ہو گئے اور یہہ بھی جامع
منصور میں حدیث کی تدریس کرنے لگے علی ہذا القیاس اور اہل علم بھی تعلیم میں مصروف ہو گئے
اور تمام خلق متوکل کے لیے بہت ہی دعا کرتے تھے اور نیز مذہب جہمی کو مٹا یا ۲۳۸ھ میں قاضی
قضات مصر ابی بکر بن ابی لیث کو چونکہ جہمی مذہب رکھتا تھا بے عزت کیا اور اسکی داڑھی مونڈ
کر گدھے پر سوار کر کے شہر کے گرد پھرایا اور مارا اور اُس کی جگہہ حارث بن مسکین محدث کو
قاضی کر دیا اس خلیفہ کے عہد میں ایک دفعہ ایسی ہوا چلی کہ زراعتوں اور انسانوں اور حیوانوں
کو سخت صدمہ پہنچا کئی دفعہ سخت زلزلے آئے جس سے پہاڑ پھٹ گئے ایک دفعہ اولے
انڈے کے برابر برسے۔ ایک دفعہ آسمان سے قریبًا پانچ پانچ سیر کا پتھر برسا
ایک دفعہ عسقلان میں ایک سخت آگ لگی تین دن تک لگی رہی۔ گھر بار جل گئے اور بڑے نقصان
ہوئے ایسے اور بھی کئی عجائبات ظاہر ہوئے اُسکو کچھہ عیاشی کا بھی خیال تھا۔ متوکل نے پہلے اپنے
بیٹے المنتصر باللہ کو ولی عہد کیا اُس کے بعد پھر دوسرے بیٹے المعتز باللہ اسکے بعد تیسرے بیٹے
المؤید باللہ کو ولی عہد کیا۔ لیکن چونکہ المعتز باللہ کی والدہ سے متوکل کو زیادہ محبت تھی اُس کی خاطر
کا ارادہ کیا۔ اور چاہا کہ پہلا عہد نامہ کے خلاف پہلے المعتز باللہ کو ولی عہد کرے اور پھر المنتصر کو یہہ عہد
پہنچے اس سے المنتصر باللہ باپ کے مخالف ہو گیا۔ اور ترک اُس سے بعض وجوہ سے ناراض
ہو کر المنتصر باللہ سے مل گئے۔ رات کو جب وہ لہو ولعب میں مصروف تھا اُسکو اور اُسکے وزیر
فتح بن خاقان کو ۲۴۷ھ میں قتل کر دیا۔ کسی نے متوکل کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ تیرے ساتھ
اللہ تعالی نے کیا معاملہ کیا۔ کہا اللہ تعالی نے مجھے سنت زندہ کرنے کی وجہ سے بخشدیا۔
ایک دفعہ علماء کو بلایا اور ایک مکان میں جمع ہو گئے جب متوکل اُنکے پاس آیا تو سب تعظیم کے
لیے اُٹھہ کھڑے ہو گئے مگر احمد بن معدل نہ اُٹھے ایک شخص نے اُنکی شکایت کی متوکل نے اُن
سے پوچھا۔ احمد بن معدل نے کہا میں آپ کو بُری نظر سے نہیں دیکھتا بلکہ میں نے آپ کو آگ سے
بچایا ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص نیت کرے کہ لوگ اسکو
لیے کھڑے ہوں ۔۔۔۔۔۔ اپنے لیے آگ کو تیار کرے یعنی جہنم کیہ یہ سنکر متوکل بہت خوش
ہوا۔ اور اُنکے پاس آکر بیٹھہ گیا۔ بعض حدیثوں کا متوکل خود بھی راوی ہے اس کے زمانے میں

امام احمد بن حنبل رحہ و اسحق بن راہویہ - و ابی بکر بن ابی شیبہ و علی بن مدینی و یحیی بن معین وغیرہ فوت ہوئے -

المنتصر باللہ بن متوکل

۲۴۷ھ میں باپ کی خلیفہ ہوا سیدوں کی بہت خاطر کی آل حسینؓ کو باغ فدک واپس کر دیا اپنے بہائی معتز باللہ اور موید کو ولی عہدی سے جو اُسکے بعد ولی تہے موقوف کر دیا - چونکہ اُس نے باپ کو مروایا تہا - وہ ظلم اُس کے آگے آیا کہ ۲۴۸ھ میں جلدی ترک کی سازش سے زہر سے مارا گیا چھ مہینے خلیفہ رہا مرتے وقت افسوس کیا کہ میں نے باپ کی موت میں جلدی کی تہی اس لیے میرے پر بہی جلدی موت آگئی -

المستعین باللہ بن معتصم

المنتصر کے بعد لوگوں نے المتوکل کی اولاد سے ناراضی کی وجہ سے ۲۴۸ھ اس کو خلیفہ کر دیا ۲۵۱ھ ہجری تک خلیفہ رہا آخر ترک اس کی بھی مخالف ہو گئے یہ بغداد کو بہاگ گیا اور ترکوں نے المعتز باللہ کو خلیفہ کر دیا اسی وجہ سے المستعین اور المعتز باللہ کے درمیان کچھ دن لڑائی بہڑائی ہوتی رہی اور اس سے خلق خدا میں بہت ویرانی ہوئی - آخر معتز باللہ غالب آگیا - اور المستعین مغلوب ہو گیا - اور پہر معتز باللہ نے سعید حاجب نامی کو بہیجکر اُسکو قتل کروا ڈالا -

المعتز باللہ بن المتوکل

۲۵۲ھ میں خلیفہ ہوا - وجیہ اور خوبصورت آدمی تہا سواری وغیرہ میں تکلف کیا - بجائے چاندی کے کام کے سونے کا کام بنوائے اپنے بہائی المؤید باللہ کو ولی عہدی سے موقوف کر دیا - اور علاوہ ضرب کو بدکے قید بہی کر دیا - اور اس میں مرگیا - ترک اُس کے بہی مخالف ہو گئے - اور معزول کر کے قید کر دیا پانی تک کسی نے نہ دیا - اور ۲۵۵ھ میں پیاسا ہی مارا گیا - سچ ہے مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ -
معتز باللہ کے عہد میں دارمیؒ صاحب فوت ہوئے -

المہتدی باللہ بن واثق

المعتز نے جب ترکوں کا غلبہ دیکھا تو ترکوں کے کہنے اور حکم سے المہتدی باللہ کو ۲۵۵ھ ہجری میں بلاکر خلیفہ کر دیا المہتدی نے اس سے انکار کیا - مگر اس کو منظور ہی کرنا پڑا یہ خلیفہ نہایت پارسا عابد زاہد عادل شجاع قائم صائم تہا - موٹا سوٹا لباس رکہتا تہا - غریبانہ کہانا کہاتا تہا - گانا بجانا ظلم تعدی فسق و فجور موقوف کر دیا - خلیفہ عمر بن عبد العزیز کی چال چلا ترک اس سے بہی مخالف ہو گئے اور اس کے قتل کے درپے ہوئے خلیفہ نے معہ اپنی فوج کے انکا مقابلہ کیا - ایک دن میں چار ہزار ترک قتل ہو

اور پھر بھی لڑائی ہوتی رہی آخر خلیفہ کے لشکر کو شکست ہوئی اور خلیفہ کو پکڑ کر اُسکے خصیے مل دیے
اور اسی الم میں ۲۵۶ھ میں مرگیا۔ پندرہ دن کم ایک برس خلافت کی۔

المعتمد باللہ بن متوکل

جب مہتدی قتل کیا گیا تو لوگوں نے معتمد کو قید سے نکالکر ۲۵۶ھ میں اُسکو خلیفہ کر دیا۔ لیکن یہہ خلافت کے لائق نہ تھا خلیفہ کے ہوتے ہی لہو و لعب میں مصروف ہو گیا۔ اور رعیت سے بالکل غافل ہو گیا۔ اپنے بھائی طلحہ کو مشرق کا امیر کر دیا۔ اور اپنے بیٹے جعفر کو ولی عہد کر دیا اس کے عہد میں قوم زنج نے بصرہ اور اس کے اطراف کو لے لیا۔ اور تمام علاقہ کو برباد کر دیا۔ زنج کے ساتھ اُس کے لشکر کی کئی دفعہ لڑائی ہوئی۔ قوم زنج کا بادشاہ بہبوذ نام ملحد تھا۔ نبوت اور غیب دانی کا مدعی تھا معتمد کی اس قوم سے ۲۷۰ھ میں ایک برس تک لڑائی رہی اس ملعون نے ڈیڑھ کروڑ مسلمان کو قتل کیا۔ بصرہ میں ایک دن میں تین لاکھ مسلمان قتل کر دیے۔ حضرت علی رض و صحابہ کو منبر پر کھڑا ہو کر برا کہتا تھا۔ اور سیّدوں کی بے حرمتی کرتا تھا۔ لیکن اللہ کے فضل سے آخر مسلمانوں نے اسکو شکست دی اور مسلمانوں نے بہبوذ کا سر کاٹ کر نیزہ پر ٹانک کر لے آئے اہل اسلام کو اس سے بڑی خوشی حاصل ہوئی ۲۶۰ھ میں روم نے شہر لولو کو مسلمانوں سے لے لیا۔ اور ۲۶۶ھ میں روم کا لشکر دیار رکوم تک پہونچا۔ اعراب نے کعبہ کے غلاف کو لوٹ لیا ۲۶۱ھ میں احمد حجابی نے کرمان خراسان بجستان کو دبا لیا۔ اپنے نام کا سکہ جاری کر دیا۔ لیکن اُسکو اُس کے غلاموں نے مار ڈالا۔ اور ۲۷۸ھ میں دعوت[1] عبید اللہ مہدی رافضی کی یمن میں ظاہر ہوئی۔ اور وہ اس دعوی پر ۲۸۷ھ تک قائم رہا۔ اسی سال میں حج کو گیا۔ وہاں بھی کچھ لوگ اس کے معتقد ہو گئے انکو مصر میں لے گیا۔ پھر وہاں سے مع اتباع مغرب میں چلا گیا ۲۷۸ھ میں فرقہ قرمط کوفہ میں پیدا ہو گیا۔ یہہ فرقہ ملحد تھا۔ جنابت سے غسل نہیں کرتے تھے۔ اور شراب پینے کو حلال جانتے تھے محمد بن جعفر کو رسول اللہ کہتے تھے بیت المقدس کو قبلہ جانتے تھے اسی سال میں خلیفہ کا بھائی موفق طلحہ فوت ہو گیا۔ موفق معتمد کے مخالف ہو گیا تھا۔ لڑائی ہونے تک نوبت پہنچی۔ لیکن خیر رہی کہ معتمد اس سے دبا رہا۔ اور موفق کے مرنے سے آرام ہو گیا۔ ۲۷۹ھ ہجری میں معتمد کا نام سُست ہو گیا۔ کیونکہ ابی العباس بن موفق غالب ہو گیا۔ اور رعایا اُس سے جا ملی۔ جب معتمد نے اُس کی ترقی دیکھی تو اپنے بیٹے مفوض کو ولی عہدی سے موقوف کر دیا۔ اور اپنے آپ معزول کر کے ابی العباس نے

[1] اسکا مفصل حال خلفائے مصر عبیدیوں میں آئیگا ۱۲

بیعت کی اور کچھ دنوں کے بعد اسی سال میں فوت ہو گیا۔ اس کے عہد میں کئی زلزلے اور قحط واقع ہوئے۔ اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ و مسلم رحمۃ اللہ علیہ ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ و ظاہری و ابو حاتم رازی کا انتقال ہو گیا۔

المعتضد باللہ احمد بن موفق بن متوکل

سنہ ۲۷۹ھ میں اپنے چچا المعتمد کے بعد خلیفہ ہوا۔ المعتمد نے سنہ ۲۷۹ھ میں اسکو ولی عہد کر دیا تھا۔ یہ خلیفہ بہت لائق اور نیک آدمی تھا حسین جمیل عقیل عادل شجاع تھا۔ ایک دفعہ شیر کو بھی مارا۔ رعب و داب بھی خوب رکھتا تھا۔ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیا تھا فتنہ فساد بند ہو گیا۔ کتب جدال و فلسفہ کی فروخت بند کر دی۔ نجومیوں کو اس عمل سے روک دیا۔ متوکل کے وقت سے سلطنت میں جو ضعف واقع ہو چلا تھا۔ اسکا جبر نقصان کر دیا۔ سنہ ۲۸۰ھ میں داعی مہدی قیروان میں آیا۔ اور اسکا امر شائع ہو گیا۔ اور اہل افریقہ سے لڑ کر غالب ہو گیا اسی سال میں سورج کو گہن لگا عصر تک اندھیرا رہا پھر ایک اندھی آئی پھر ایک بھونچال بہت بڑا آیا۔ شہر ویران ہو گئے ڈیڑھ لاکھ آدمی دبے ہوئے نکالے گئے سنہ ۲۸۱ھ میں معتضد نے ملکوریہ کو جو روم سے ہے فتح کیا اسی سال میں رے اور طبرستان کا پانی بہت نیچے چلا گیا حتی کہ ڈیڑھ سیر پانی تیں درم کو ملتا تھا۔ اور سخت قحط پڑا لوگوں نے مردار تک کھا لیے اس سال میں دار الندوہ کو جو مکہ شریف میں ایک مکان تھا بیت اللہ شریف میں ملا دیا اور سنہ ۲۸۳ھ میں مجوس کو اُنکے مذہب کے رسوم سے اور عید ادا کرنے سے روک دیا ذوی الارحام کو میراث دلائی سنہ ۲۸۴ھ میں ایک ایسی سرخی ظاہر ہوئی کہ تمام آدمیوں کے منہ اور دیواریں سرخ نظر آتی تھیں اور ایسی ایسی کئی آیات الٰہی اور بھی ظاہر ہوئیں سنہ ۲۸۶ھ میں ابو سعید قرمطی کا بصرہ وغیرہ میں غلبہ ہو گیا معتضد کے لشکر نے اس سے کئی دفعہ شکست کھائی۔ معتضد نے ایک دفعہ ارادہ کیا کہ معاویہ پر لعنت کرے مگر قاضی یوسف نے اسکو اس ارادہ سے منع کیا اور رعایا کی مخالفت سے ڈرایا آخر اچھا ہوا کہ وہ مان گیا سنہ ۲۸۹ھ میں بیمار ہو کر فوت ہو گیا۔

المکتفی باللہ بن معتضد

معتضد نے اسکو اپنی مرض میں ولی عہد کیا تھا باپ کی وفات کے بعد سنہ ۲۸۹ھ میں خلیفہ ہوا یہ بہت نیک سیرت آدمی تھا۔ عدل و انصاف سے رعایا کو خوش کیا رعایا اس کے لیے دل سے دعا کرتی تھی اسی سال میں ایک بڑا زلزلہ آیا اور ایک بڑی اندھی چلی کھجوروں کے درختوں کو اکھیڑ دیا۔ پہلے ایسی کبھی نہ آئی تھی۔

اور اسی سال میں یحیےٰ بن ذکرویہ قرمطی نے خروج کیا اُس کے اور خلیفہ کے لشکر میں لڑائی ہوئی آخر یحییٰ قتل کیا گیا۔ پھر اسکے بعد اسکے مؤید اور بھی اُٹھے مگر اللہ کے فضل سے وہ بھی مقتول ہوگئے سنہ ۲۹۱ھ میں انطاکیہ کو جو (روم سے ایک شہر ہے) فتح کیا اور بیشمار مال غنیمت ہاتھ آیا۔ سنہ ۲۹۲ ہجری میں دریا دجلہ جوش میں آیا۔ اکیس ۲۱ ہاتھ پانی پہلے سے زیادہ ہوگیا۔ اس سے بغداد میں بہت ویرانی ہوئی سنہ ۲۹۵ھ میں مرض سے انتقال ہوگیا۔ اُن کے آٹھ لڑکے پیچھے رہے اور آٹھ لڑکیاں اس کے عہد میں عبداللہ بن احمد حنبل رحہ اور بزار صاحب مسند۔ اور قاضی ابو حاتم فوت ہوئے۔

مقتدر باللہ بن معتضد

سنہ ۲۹۵ھ میں تیرہ برس کی عمر میں خلیفہ ہوا عقلمند اور صاحب رائے تھا۔ لیکن لہو ولعب وشراب وغیرہ میں اول خلافت میں ہی مصروف ہوگیا۔ کام کاج وزیر کرتا تھا۔ ابن المعتز اُسکا مخالف ہوگیا۔ مگر ابن المعتز کا کام نہ چلا مقتدر کو اس کے حامیوں نے قید سے نکالکر پھر خلیفہ کر دیا۔ اور ابن المعتز کو قید کر لیا اور قید میں مرگیا۔ مقتدر پھر بھی نہ سمجھا۔ اور کاروبار سلطنت کا وزیر کے سپرد کرکے پھر لہو ولعب میں پڑگیا سنہ ۲۹۶ میں حکم دیا کہ یہود ونصاری سے خدمت لی جاوے۔ اس سال میں مہدی نے مغرب کا ملک لے لیا۔ مقتدر کی کم سنی کی وجہ سے اسلام کی خلافت اور حکومت میں نقصان آنا شروع ہوا اسی سال میں حسین حلاج کو بغداد میں لاکر سولی دیا گیا۔ کیونکہ قرامطہ کا منادی تھا۔ اور خدائی دعوی کرتا تھا اسی سال میں مہدی فاطمی نے چالیس ہزار بربریہ مصر پر چڑھائی کی اسکندریہ لے لیا سنہ ۳۰۵ھ میں بادشاہ روم نے ہدیہ بھیج کر صلح کی درخواست کی مقتدر نے فوج تیار کی اور جماعت بندی کا حکم دیا صرف اردلی لشکر ہی ایک لاکھ ستر ہزار تھا اُن کے پیچھے سات ہزار غلام تھے اُن کے پیچھے سات سو دربان تھے۔ اڑتیس ہزار دیباج کے پردے تھے بائیس ہزار فرش تھے یہ تمام دھوم دھام اُن لوگوں نے دیکھی جو تحائف لے کر آئے تھے۔ اور اسی سال میں حاجب عمان کی طرف سے تحائف آئے اُن میں ایک چڑیا بھی تھی جو فارسی اور ہندی میں فصاحت بلاغت سے کلام کرتی سنہ ۳۰۶ ہجری میں مقتدر کی والدہ نے مارطیلستان کو فتح کیا۔ انکی والدہ خود انتظام سلطنت کرتی تھی خلیفہ برائے نام تھے اسی سال میں قائم محمد بن مہدی فاطمی نے مصر کی طرف پھر چڑھائی کی سنہ ۳۰۸ ہجری میں بغداد میں قحط پڑا لوٹ مار ہوئی دولت عباسیہ میں خلل پڑگیا سنہ ۳۱۲ ہجری میں والی خراسان نے فرغانہ لے لیا۔ سنہ ۳۱۴ ہجری

میں روم نے ملطیہ لڑکر لیلیا وجلہ دریا سوکھ گیا۔ لوگوں میں سخت تکلیف واقع ہوئی ۳۱۵ھ میں روم نے دمیاط کو فتح کیا وہاں کی جامع مسجد میں ناقوس بجائے اسی سال میں ویلم نے رے اور جبال پر غلبہ پا لیا۔ بچوں کو ذبح کر دیا ۳۱۶ھ میں قرمطی کا پھر زور ہو گیا۔ بہت شہر لے لیئے خلیفہ کے لشکر کو شکست ہوئی بیت اللہ شریف کا حج بند ہو گیا۔ مکہ والوں کو نکال دیا مسلمانوں کو تباہ کر دیا ادھر روم نے شہر خلاط کو لے لیا منبر کو مسجد سے نکال کر وہاں صلیب قائم کر دیا ۳۱۷ھ ہجری میں مونس نے اپنے حامیوں کے ساتھ مقتدر پر چڑھائی کی حتی کہ مقتدر کے خواص تک بھاگ گئے۔ اور مقتدر خود بھی چھپ گیا اور مونس نے محمد بن معتضد کو خلیفہ کر دیا۔ لیکن رعایا نے بلوا کر کے پھر مقتدر کو خلافت دیدی اسی سال میں مقتدر نے حج کا ارادہ کیا۔ وہاں پہونچا تو وہاں ابو طاہر قرمطی کا فتنہ ہو رہا تھا۔ اُس نے بہت حجاج کو قتل کر ڈالا مسجد حرام میں لڑائی کی لاشوں کو آب زمزم میں ڈالدیا۔ حجر اسود کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ اور اُسکو اکھاڑ کر لے گیا بیس۲۲ برس تک انکے پاس رہا۔ مطیع کے عہد میں واپس آیا جس اونٹنی پر اُسکو لادتے تھے وہ مرجاتی تھی۔ حجر اسود اور مقام ابرہیم تک چالیس۴۰ اونٹنیاں مر گئیں جب واپس آیا تو ایک دبلی اونٹنی اسکو لے آئی۔ ابو طاہر کا بدن چیچک سے پھٹ گیا۔ اور فی النار ہوا۔ اسی سال میں بغداد میں ایک فتنہ اُٹھا حنابلہ گروہ نے کہا مراد مقام محمود سے یہ ہے کہ خدا تعالی رسول اللہ کو عرش کے اوپر جگہہ دیگا دوسروں نے کہا۔ اس سے شفاعت مراد ہے اس سے گروہوں کے درمیان خوب تلوار چلی سینکڑوں مسلمان مارے گئے انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ اور مسئلہ بھی حق ہے کہ مراد اس سے شفاعت ہے ۳۱۹ھ میں قرمطی نے اہل بغداد کو دھمکایا ڈرایا۔ دیلم نے دینور میں قتل فساد کیا ۳۲۰ھ میں مونس نے مقتدر پر حملہ کیا بربر قوم کو لے کر آیا جب دونوں لشکر میدان لڑائی میں نکلے بربری نے مقتدر کو ذبح کر دیا۔ اُسکا سر نیزہ پر لٹکایا۔ اور لاش کو برہنہ چھوڑ کر گھاس پھوس میں دبادیا اُس کے عہد میں حضرت جنید شیخ صوفیہ اور نسائی اور ابو یعلے صاحب مسند اور ابن منذر اور ابن جریر طبری اور ابن خزیمہ اور ابو عوانہ صاحب صحیح اور ابو القاسم بغوی فوت ہوئے۔

قاہر باللہ بن معتضد بن طلحہ بن متوکل

جب مقتدر مقتول ہو گیا۔ تو قاہر باللہ اور محمد بن المکتفی کو حاضر کیا گیا۔ ارکان سلطنت نے محمد بن مکتفی کو خلیفہ کرنا چاہا۔ اُس نے خلافت سے انکار کیا۔ پھر قاہر کی طرف متوجہ ہوئے اُس نے اُسکو ۳۲۰ھ میں قبول کیا اُس نے آل مقتدر کو تکالیف دیں اور اُس کی والدہ کو

مارڈالا ۳۲۱ سنہ میں اُس کے لشکر اور مونس اور ابن مقلہ نے چاہا کہ اسکو خلافت سے بیدخل کر کے محمد بن مکتفی کو خلیفہ کر دیں۔ لیکن قاہر باللہ انپر غالب ہوگیا۔ اور لشکر تباہ کر دیا۔ اور ابن مکتفی کو دو دیواروں میں چن کر مار دیا۔ اور ابن مقلہ چھپ گیا۔ اور اُسکا گھر جلا دیا اور مخالفوں کے گھر لوٹ لیے۔ پس لوگوں کے دلوں میں اُس کی ہیبت بیٹھ گئی اور انتظام درست ہوگیا۔ اور حکم دیا کہ گانیوالیاں نہ رہیں۔ شراب خواری کو بند کر دیا۔ ہیجڑوں کو شہر سے نکالدیا۔ اور آلات لہو و لہب توڑ دیے مگر خود نشہ اور راگ و رنگ میں مصروف تھا۔ ۳۲۲ سنہ ہجری میں دیلم کا غلبہ ہوگیا خراسان و فارس خلیفہ کے ہاتھ سے نکل گیا۔ اور ابن مقلہ کی شرارت سے اُس کا لشکر اُس سے باغی ہوگیا۔ اور اُسکو قید کر کے محمد بن مقتدر کو خلیفہ کر دیا۔ اور پھر قاہر باللہ کو اندھا کر دیا اور اسی سال میں خراب اور تنگ حالت میں مرگیا اسی زمانہ میں امام طحاوی محدث حنیفہ کا انتقال ہوا۔

راضی باللہ بن مقتدر

۳۲۲ سنہ ھ میں خلیفہ ہوا۔ سخی بزرگ ادیب شاعر فصیح محب علماء مدبر خلیفہ تھا اُس سنہ میں مہدی والی مغرب پچیس برس حکومت کر کے مرگیا۔ سید ہونیکا مدعی تھا۔ حالانکہ مجوس تھا۔ شریر تھا۔ علماء کو جان سے مار دیتا تھا اسکی اولاد بھی اسی چال چلی۔ زنا شراب کو حلال کر دیا۔ شیعہ مذہب کو پھیلایا اسی سال میں محمد بن علی شلمغانی جو خدائی دعوی کرتا تھا۔ اور مُردوں کو زندہ کرنے کا دعوی کرتا تھا۔ ظاہر ہوا اور بمعیت اپنے گروہ کے قتل کیا گیا۔ اسی سال میں جعفر شجری ایا ۔ چالیس برس کا ہوکر مرا۔ اور اہی اُس کے حواس خاص صحیح تھے ۳۲۴ سنہ میں محمد بن رائق امیر واسط نے ملک دبا لیا اور راضی باللہ برای نام خلیفہ رہ گیا ۳۲۵ سنہ ھ میں خلافت کا انتظام اور اقبال خراب ہوگیا۔ کوئی ملک کسی کے قبضہ میں اور کوئی کسی کے قبضہ میں آگیا۔ راضی باللہ کے پاس سوا بغداد کے کچھ نرہا۔ وہ بھی محمد بن رائق کے سہارے سے جب دولت خلافت عباسیہ کی یہ حالت ہوگئی تو قرمطہ اور مبتدعہ لوگوں نے غلبہ حاصل کر لیا۔ اور ادہر اندلس کے امیر عبدالرحمن بن محمد اموی مروانی نے دعوی کیا کہ خلافت کا مستحق میں ہوں۔ اور امیر المومنین ناصر اپنا لقب رکھا قرمطہ اور مبتدعہ لوگوں سے خوب جہاد کیا۔ انکو ذلیل کر دیا۔ ستر قلعہ فتح کر لیے ۳۲۶ سنہ ھ میں بجکم نے محمد بن رائق پر خروج کیا۔ راضی باللہ نے بجکم کی بڑی عزت کی اور بغداد و خراسان کا اسکو اختیار دیدیا اور اسکا لقب امیر الامرا رکھا۔ محمد بن رائق چھپ گیا ۳۲۷ سنہ ھ میں ابو علی عمر بن یحیے علوی نے قرمطی کو لکھا کہ حجاج کو مکہ میں جانے سے نہ روکے قرمطی ابوعلی کا دوست تھا

اس لیے قرمطی نے حاجیوں کو رستہ کھول دیا لیکن حاجیوں پر ٹیکس لگا دیا ۳۲۹ھ میں راضی باللہ بیمار ہو کر فوت ہو گیا۔ اور محدثین سے ابن ابی حاتم کا انتقال ہوا۔

المتقی باللہ بن مقتدر

۳۲۹ ہجری میں اپنے بھائی راضی باللہ کے بعد خلیفہ ہوئے قائم صائم عابد تھے۔ قرآن شریف بہت پڑھتے تھے شراب زنا سے بہت مجتنب تھے۔ سلطنت کا انتظام عبداللہ کوفی کے ہاتھ پر دے رکھا تھا آپ برائے نام خلیفہ تھے ۳۳۱ھ میں روم نے لڑائی سے شہر ارزان اور میافارقین اور نصیبین لے لیے توزن نام حاکم واسط خلیفہ کے مخالف ہو گیا۔ اور کئی دفعہ لڑائی بھی کی اور پھر صلح بھی کی اور اطاعت ظاہر کی کی وجہ سے دھوکا دیکر متقی کو اندھا کر دیا۔ اور پکڑ لیا۔ اور عبداللہ مستکفی کو خلیفہ کر دیا۔ اور متقی پچیس برس قید میں رہ کر ۳۵۷ھ میں مر گیا۔

مستکفی باللہ بن مکتفی بن معتضد

۳۳۳ ہجری میں بعد معزولی متقی کے خلیفہ ہوا ابن بویہ دیلمی کو اس نے اپنا خیر خواہ تصور کر کے معز الدولہ کا اور اسکے بھائی کو عماد الدولہ کا لقب دیا معز الدولہ نے قابو پا کر خلیفہ کو مجبور کر دیا صرف پانچہزار درہم اسکا خرچ مقرر کر دیا۔ اور خود بادشاہ بن بیٹھا ۳۳۴ھ میں خلیفہ کو اندھا کر دیا۔ اور قید کر دیا ۳۳۸ھ میں قید میں مر گیا مستکفی مذہب شیعہ رکھتا تھا۔ تین بادشاہ اندھے کر کے مارے گئے۔ قاہر اور متقی اور مستکفی۔

مطیع اللہ بن مقتدر بن معتضد

معز الدولہ نے مستکفی کو معزول کر کے ۳۳۴ھ میں اسکو خلیفہ کر دیا سلطنت کا کام معز الدولہ کے ہاتھ رہا۔ اس سال میں ایک ایسا قحط پڑا کہ لوگوں کے مردار اور بچوں کو قتل کر کے کھانے کی نوبت پہونچی ۳۳۹ھ میں حجر اسود اپنی جگہہ پر رکھا گیا کیونکہ اسکو مقتدر کے عہد میں ابو طاہر اکھاڑ کر لے گیا تھا ۳۴۱ھ میں ایک قوم تناسخیہ ظاہر ہوئی ان میں سے ایک شخص نے دعوی کیا کہ میں علی ہوں اسکی روح میری طرف رجوع کر آئی ہے اور اس کی عورت نے دعوی کیا کہ فاطمہ کی روح میری طرف رجوع کر آئی ہے اور ایک شخص نے دعوی کیا کہ میں جبریل ہوں اور جب انکو مار پڑی تو تاویل کی کہ ہم سید ہیں معز الدولہ چونکہ اہل بیت کی طرف مائل تھا۔ انکو چھوڑ دیا ۳۴۴ھ میں اور ۳۴۷ھ میں زلزلے واقع ہوئے جس سے سیکڑوں آدمی مر گئے اور پہاڑ پھٹ گئے اور ۳۵۰ھ میں روم نے جزیرہ اقریطش لیلیا ۳۵۱ھ میں شیعہ نے بغداد

کی مساجد میں لعنت لکھدی اہل سنت نے اس کو رات میں مٹا دیا ۳۵۲ھ میں معز الدولہ نے حکم دیا کہ بازار بند رہیں۔ باورچی کھانا نہ پکاویں عورتیں سر کھلے ہوئے پیٹتی ہوئیں رستہ میں نکلیں حسین کا ماتم کریں یہہ پہلا دن ہے جو بغداد میں حسین رض کا ماتم ہوا۔ اور یہہ بدعت شروع ہوگئی۔ اور آج تک موجود ہے۔ اور معز الدولہ کو ہی اس سے گناہ مل رہا ہے۔ اور دسویں ذوالحجہ کو عید غدیر خم کی گئی۔ باجے بجے اسی سنہ میں بعض بطارقہ ارمن نے ناصر الدولہ بن حمدان کے پاس دو آدمی بھیجے جو باہم جڑے ہوئے تھے دونوں کی پچپن برس کی عمر بھی ان دونوں کے پہلو تو جڑے ہوئے تھے مگر دوسرے اعضا علیحدہ علیحدہ تھے۔ اور بھوک پیاس بول براز کی جدا جدا حاجت رکھتے تھے ایک کو عورت کی طرف رغبت تھی اور دوسرے کو صرف کیفیت ایک مر گیا دوسرا زندہ رہا ہر چند اطبا نے مردے کو زندہ سے علیحدہ کرنا چاہا مگر نہ ہوسکا آخر دوسرا بھی اسکی بدبو سے مر گیا۔ اللہم احفظنا ۳۵۸ھ میں قرامطہ نے دمشق لے لیا شیعہ مذہب مغرب مصر عراق میں پھیل گیا ۳۵۹ھ میں مصر میں اذان کے درمیان کلمہ حی علی خیر العمل پڑھا گیا۔ مطیع اور اسکا بیٹا بنی بویہ معز الدولہ وغیرہ اور بنی عبید شیعہ کے سامنے دبے ہوئے تھے۔ اور برائے نام خلیفہ تھے۔ یہ ضعف خلیفہ مقتفی کے وقت دور ہوا ۳۶۴ھ میں مطیع کا انتقال ہوگیا۔ اسکے عہد میں حکیم ابو نصر فارابی اور امام کرخی حنفی اور دینوری مؤلف المجالسہ اور شاعر متنبی اور محدث ابن حبان فوت ہوئے۔

طائع اللہ بن مطیع

مطیع نے اسکو اپنی زندگی ہی میں ۳۶۴ھ میں خلیفہ کر دیا تھا۔ اسنے سبکتگین جو ہند میں بھی حکومت کر گیا ہے اسکے آگے مع فوج چلتا تھا۔ سبکتگین کا لقب نصر الدولہ رکھا۔ اور خلعت اور علم اس کو دیا۔ سبکتگین اور معز الدولہ کے درمیان مخالفت ہوگئی۔ سبکتگین نے ترکوں کو بلا کر معز الدولہ سے چند لڑائیاں کیں اسی سنہ میں حرمین میں مذہب شیعہ غالب ہوگیا۔ معز الدولہ عبیدی کے نام خطبہ پڑھا گیا۔ نماز تراویح بند کرادی گئی۔ جب معز الدولہ کو عضد الدولہ نے جنگ جدل کے بعد قتل کر دیا۔ تو طائع نے عضد الدولہ کو خلعت دیا اور تاج جڑاؤ اس کے سر پہ رکھا اور حکم دیا کہ اسکا نام کا خطبہ پڑھا جاوے یہ مرتبہ اس کو بسبب ضعف سلطنت کے ملا تھا ۳۷۲ھ میں عضد الدولہ مر گیا۔ طائع نے اس کے بیٹے صمصام الدولہ کو اس کی جگہہ کر دیا۔ اور اسکا لقب شمس الملۃ رکھا۔ اور تاج جڑاؤ اسکے سر پر رکھا ۳۸۱ھ میں وزیر بہاء الدولہ نے خلیفہ مذکور کو پکڑ کر قید کر دیا۔

اور قادر باللہ کو خلیفہ کردیا یہاں تک کہ وہ قید میں ہی ۳۹۳ھ میں مرگیا۔ قادر باللہ اور اکابر شیعوں نے اسپر جنازہ کی نماز پڑہی اُسکے عہد میں محدث ابن سنی کا انتقال ہوگیا۔

قادر باللہ بن مقتدر ۳۸۱ھ میں طائع کے موقوف ہوجانے کے بعد خلیفہ ہوا۔ یہ خلیفہ قائم صائم تہجد گزار فیاض دیانت دار آدمی تہا۔ ایک کتاب اصحاب کے فضائل میں لکہی اور اُس میں معتزلہ اور قائلین خلق کو قرآن کا کافر لکہا۔ جمعہ میں یہ کتاب لوگوں کے مجمع میں سُنائی جاتی تہی ۳۹۰ھ میں سجستان میں ایک سونے کی کان نکلی ۳۹۵ھ میں عزیز عبید حاکم مصر نے ایک جماعت اکابر کو باندھ کر مار دیا اور مساجد کے دروازوں پر اصحاب کو گالی لکہوائی ۳۹۶ ہجری میں حاکم مصر نے حکم دیا کہ اہل مصر اُس کا نام سُنیں تو کہڑے ہوجایا کریں۔ اور بازار میں اس کو سجدہ کریں ۳۹۵ھ میں شیعہ اور اہل سُنت کی بغداد میں بڑی تلوار چلی قادر باللہ نے اہل سُنت کی بڑی مدد کی شیعہ کو شکست ہوئی ۴۰۰ھ میں دریا دجلہ کا پانی بہت ہی کم ہوگیا۔ ۴۰۴ھ میں قادر باللہ نے عورتوں کا دن ہو یا رات رستوں میں چلنا پہرنا بند کردیا ۴۱۱ ہجری میں حاکم مصر مارا گیا۔ اہل اسلام کی خلاصی ہوئی خوش ہوئے ۴۲۲ھ میں قادر باللہ فوت ہوگیا۔ تین مہینے اکتالیس برس خلیفہ رہا۔ اُسکے عہد میں دارقطنی مؤلف کتاب صحیح و ابن شاہین و ابن مندہ حافظ و حاکم و صاحب مستدرک و ابن مردویہ مفسر و ہبۃ اللہ بن سلامہ مفسر وغیرہ فوت ہوئے

القائم بامر اللہ بن قادر باللہ ۴۲۲ھ ہجری میں باپ کی جگہہ خلیفہ ہوا متقی پرہیزگار قائم صائم عابد عادل سخی صاحب مروت و احسان حسین جمیل خلیفہ تہا۔ ۴۵۰ھ میں اُسکے وزیر ارسلان ترکی نے اسکو قابو پاکر قید کرلیا۔ لیکن طغرلبک حاکم نے ارسلان کو قتل کرکے خلیفہ کو بحال کردیا ۴۵۹ھ میں باب الازج میں ایک لڑکی پیدا ہوئی جس کا ایک جسم اور دو سر اور دو گردنیں تہیں۔ اسی سنہ میں ایک چاند جیسا ستارہ روشن نکلا لوگ ڈر گئے دس دن نکلا۔ پہر کم ہوتے ہوتے غائب ہوگیا ۴۶۷ھ میں خلیفہ بیمار ہوگیا۔ فصد کہلوائی بند نہ ہوئی اسی میں فوت ہوا تین ماہ اکتالیس برس خلیفہ رہا اُس کے عہد میں قدوری حنفی اور شیخ ابن سینا فلسفی اور محدث ابو نعیم صاحب حلیہ و محدث ابو عثمان صابونی و ابن بطال شارح بخاری و ابن حزم ظاہری و بیہقی و خطیب بغدادی کا انتقال ہوا۔

مقتدی بامر اللہ بن قائم بامر اللہ باپ کے بعد ۴۶۷ھ میں خلیفہ ہوا اسکے وقت میں سلطنت اسلام کو رونق ہوئی اکثر بُرے کام دور

کیے اور عمدہ کام عمل میں آئے گانا بجانا موقوف کر دیا۔ دیندار خلیفہ تھا۔ اور لوگ اُس سے بہت خوش ہوئی ۴۶۲ھ میں حرمین عبیدی کا خطبہ موقوف ہوا۔ اور مقتدی کا خطبہ پڑھا گیا۔ ۴۸۴ھ میں انگریزوں نے جزیرۂ سقلیہ لے لیا۔ ۴۸۷ھ میں لونڈی شمس النہار نے خلیفہ کو زہر دیا اُسکا انتقال ہو گیا۔

مستظہر باللہ بن مقتدی

۴۸۷ھ میں باپ کے بعد خلیفہ ہوا۔ یہہ خلیفہ کریم الاخلاق سخی بہادر۔ عالم فاضل محب علما فقرا تھا عمدہ عمدہ کام کیے اسی ۴۸۷ھ میں مستنصر عبیدی والی مصر فوت ہو گیا۔ اور اُسکی جگہہ مستعلی احمد حاکم ہوا۔ اسی سنہ میں روم نے بلنیہ لے لیا۔ ۴۸۸ھ میں احمد خان سمرقندی زندیقی خیالات کی وجہ سے قتل کیا گیا۔ اور اُسکی جگہہ اسکا چچازاد بھائی مقرر کیا۔ ۴۹۰ھ میں سلطان ارسلان صاحب خراسان قتل کیا گیا۔ اور اسکی جگہہ سلطان برقیاورق مقرر کیا گیا۔ اور ۴۹۰ھ میں انگریزوں نے نیقیہ لے لیا۔ یہہ اول ہے جو انگریزوں نے حاکم مصر کی سازش سے شام میں قدم رکھا اور ۴۹۲ھ میں دعوت باطنیہ اصبہان میں شروع ہوئی پہلی انگریزوں نے بیت المقدس لے لیا۔ ڈیڑھ مہینہ محاصرہ کر کے ستر ہزار آدمی قتل کیے جن میں بہت سے علما و زاہد بھی تھے۔ یہود کو ایک کنیسہ میں جمع کر کے جلا دیا۔ کچھہ لوگ بغداد کو بھاگ گئے۔ اور انگریز شام کے ملک میں مضبوط ہو گئے ۴۹۴ سنہ ہجری میں باطنیہ کو عراق میں غلبہ ہو گیا۔ بہت لوگ مارے گئے۔ اور انگریزوں نے شہر سروج اور حیفا اور اسوف اور قیساریہ لے لیا۔ ۴۹۵ھ میں مستعلی صاحب مصر مر گیا۔ اور اسکا بیٹا منصور اُس کی جگہہ ہو گیا۔ ۴۹۹ھ میں ایک شخص نواحی نہاوند میں نکلا۔ کہا میں نبی ہوں بہت لوگ اس کے تابع ہو گئے۔ آخر کو پکڑ کر قتل کیا گیا۔ ۵۰۰ھ میں سلطان محمد نے قلعہ اصبہان باطنیہ سے چھین لیا۔ اُنکے رئیس کی کھال میں بھس بھر دیا۔ ۵۰۲ ہجری میں باطنیہ شہر میں اُنکی غفلت سے داخل ہو گئے۔ اور کچھہ لڑائی بھڑائی کی ۵۰۳ھ میں انگریزوں نے طرابلس لیا۔ ۵۰۴ھ میں انگریزوں نے شام کا اکثر حصہ لے لیا۔ مسلمانوں نے اُن سے صلح چاہی لاکھوں روپیوں پر صلح ہوئی لیکن انگریزوں نے عہد پر ایفا نہ کیا۔ اسی سنہ میں ابن تاشقین حاکم اندلس کی انگریزوں سے سخت لڑائی ہوئی مسلمانوں نے فتح پائی قیدی لائے مال بھی بہت سا لائے بڑے بڑے بہادر انگریز مارے گئے۔ ۵۰۷ھ میں انگریزوں سے بیت المقدس میں مودود حاکم موصل نے لڑائی کی دمشق میں جا کر جمعہ کی نماز پڑھی اتفاقاً اسی دن فوت ہو گیا۔ انگریزوں نے حاکم دمشق کو اُس کی نسبت لکھی۔ ۵۱۲ ہجری میں مستظہر فوت ہو گیا پچیس برس خلافت کی اُس کے عہد میں محدث رویانی

مصنف بحر اور امام غزالی فوت ہوئے۔

مسترشد باللہ بن مستظہر باللہ

۵۱۲ھ میں باپ کی جگہہ اس کے مرنے بعد خلیفہ ہوا۔ مردانہ ہمت شجاع اور ذی شوکت اور عقیل مہیب۔ اور مدبر و محدث تہا سلطنت کا خوب انتظام کیا۔ اور ترقی کی اور خود بہی کئی جہاد کئے ۵۲۵ھ میں سلطان محمد بن محمد ملک شاہ فوت ہو گیا۔ اور اُسکا بیٹا داؤد اُس کی جگہہ ہو گیا اسپر اُسکے چچا کے بیٹے مسعود بن محمد نے چڑہائی کی اور باہم خوب لڑے آخر صلح ہو گئی پھر مسعود بن محمد اور خلیفہ مذکور میں مخالفت اور لڑائی شروع ہو گئی۔ خلیفے خود لڑائی میں نکلے۔ اس دفعہ خلیفہ کے لشکر نے خلیفہ کی نمک حرامی کی مسعود کو فتح ہوئی خلیفہ اور اُس کے خواص کو پکڑ کر قلعہ ہمدان میں قید کر دیا جب اہل بغداد کو یہ خبر پہونچی تو عورت و مرد غم سے روتے تہے یہاں تک کہ نماز جمعہ پڑہنے سے باز رہے اور بہت زلزلے آئے سلطان سنجر مسعود کے بہائی نے مسعود کو لکہا کہ خلیفہ کی خدمت میں حاضر ہو کر معافی طلب کرے اور خلیفہ کو بحال کرے اور لوگوں کے غم و مصیبت کا اس سے ذکر کرے اُس نے ایسا ہی کیا۔ اور سلطان سنجر نے ایک لشکر بہیجا کہ خلیفہ کی مدد کرے لیکن چونکہ اس لشکر میں باطنیہ کے چند آدمی تہے انہوں نے بجائے مدد کے خود خلیفہ پہ حملہ کیا۔ اور اُسکو شہید کر دیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ پس ان باطنیہ شریروں کو لشکریوں نے پکڑ کر ایک ایک کو قتل کیا۔ اہل بغداد نے جب خلیفہ کی شہادت کی خبر سنی تو غم کے مارے عورت و مرد بیتاب ہو گئے۔ اور بہت جزع فزع کیا۔ اُس کی وجہ یہہ تہی کہ خلیفہ مذکور رعایا کے ساتھ بہی مہربانی کرتا تہا۔ اور یہہ قتل ہونا خلیفہ کا ۵۲۹ھ میں واقع ہوا۔ اُس کے عہد میں موصل میں ابر سے آگ برسی سینکڑوں گھر جل گئے بغداد میں لڑنے والے بچہو نکلے اس سے بہت بچے ہلاک ہو گئے۔ اور اُس کے عہد میں شمس الائمہ حنفی۔ اور محدث امام بغوی اور حریری صاحب مقامات ادیب وغیرہ فوت ہوئے۔

راشد باللہ بن مسترشد باللہ

۵۲۹ھ میں باپ کی جگہہ اُس کے قتل کے بعد خلیفہ ہوا فصیح بلیغ ادیب شاعر شجاع سخی۔ اور بڑا خوبصورت تہا۔ گویا حسن یوسف رکہتا تہا جب سلطان مسعود بغداد کو گیا۔ تو خلیفہ موصل کو گیا۔ اور وہاں کے لوگوں نے سلطان مسعود کے آگے ظلم و تعدی و شراب خواری کی شکایت کی۔ علماء سے فتویٰ لیا گیا کہ ایسے آدمی کی خلافت صحیح ہے یا نہیں۔ پس قصہ کوتاہ اُسکو موقوف کر کے لوگوں نے

نے خلیفہ کے چچا کے ہاتھ پر جسکا نام محمد بن مستظہر تھا۔ بیعت کر کے اسکو خلیفہ کر دیا اور اسکا لقب مقتفی لامر اللہ رکھدیا۔ جب خلیفہ کو اسبات کی خبر ہوئی تو اس کی جماعت نے جو اُس کے ساتھ تھی خون و فساد اور لوٹ مار کی اور ایک جماعت علماء کو قتل کیا۔ اور خلیفہ آذربیجان کو چلا گیا۔ اصفہان میں پہنچا تو وہاں بیمار ہو گیا۔ اور ایک جماعت عجمیوں نے اسپر حملہ کر کے اس کو قتل کر دیا۔

المقتفی لامر اللہ بن المستظہر باللہ

۵۴۳ھ میں بھتیجے کے قتل کے بعد خلیفہ ہوا۔ عابد زاہد عادل شجاع مدبر محب علماء محدث وبندار خلیفہ تھا۔ سلطان مسعود نے مسترشد اور راشد کے وقت میں دار الخلافہ سے بہت سا مال لیا۔ اور تصرف کر لیا۔ مقتفی سے بھی ایک لاکھ دینار طلب کیا۔ مقتفی نے جواب دیا کہ تو نے دار الخلافہ میں کیا باقی چھوڑا ہے۔ ہر چیز پر تو تو نے قبضہ کر لیا ہے۔ پس سلطان نے کچھ نہ لیا اسی سن میں ایک بڑا عظیم الشان زلزلہ آیا۔ جبزہ شہر زمین کی تہ میں دھس گیا۔ اسی سن میں کئی امراء اس ملک پر غالب ہو گئے انکے سامنے سلطان مسعود اور سلطان سنجر بھی عاجز ہو گئے۔ لیکن خلیفہ کی اس میں عزت بڑھ گئی اور دولت عباسیہ زینت میں ہو گئی ۵۴۳ھ ہجری میں انگریزوں نے دمشق لے لیا۔ نور الدین محمود بن زنگی حاکم حلب اور اُسکا بھائی اُنکے مقابلہ میں نکلے اور لڑائی ہوئی اور مسلمانوں کو فتح ہوئی۔ اور نور الدین مذکور نے انگریزوں سے جو کچھ انگریزوں نے مسلمانوں سے ملک لے لیا تھا چھڑا لیا۔ ۵۴۴ھ میں ایک زلزلہ آیا اُس سے جبل حلوان پھٹ گیا ۵۴۵ھ میں یمن میں خون کا مینہ برسا ۵۴۷ھ میں سلطان مسعود فوت ہو گیا۔ اور دیگر مخالفین تمام مغلوب ہو گئے۔ اور دن بدن ترقی زیادہ ہوئی خلیفہ نے نور الدین کو مصر کا والی کر دیا۔ اور خلعت بخشا۔ الحمد للہ اس خلیفہ کے وقت بغداد عراق مصر وغیرہ پر اسکا تسلط ہو گیا۔ مقتدر کے وقت سے جو نقصان خلافت میں واقع ہو رہا تھا اُسکو دور کیا۔ نور الدین اور خلیفہ دونوں نیک آدمی تھے علماء و فقراء سے محبت رکھتے تھے حدیث شوق سے سنتے تھے ۵۵۵ھ میں خلیفہ فوت ہو گیا۔ اُس کے عہد میں محدث ابو القاسم اصفہانی مصنف ترغیب و ترہیب اور زمخشری اور قاضی عیاض اور شہرستانی مصنف الملل والنحل وغیرہ فوت ہوئے۔

مستنجد باللہ بن مقتفی

۵۵۵ھ میں باپ کی موت کے بعد خلیفہ ہوا۔ فہیم اور صاحب رائے اور شاعر عادل اور نرم مزاج آدمی تھا۔ علم ہیئت کا ماہر تھا۔ مفسدوں کا بڑا دشمن تھا۔ مسلمانوں کے لیے بڑا نرم تھا۔ ایک مفسد کو قید کیا تھا کسی نے خلیفہ

کو دس ہزار دینار دینا چاہا کہ مفسد کو چھوڑا جاوے خلیفہ نے کہا میں دس ہزار دیتا ہوں اگر ایک اور
ایسا مفسد مجھکو بتادو ۵۵۵ھ میں مصر کا حاکم فائز فوت ہو گیا اور اسکا بیٹا عاضد لدین اللہ حاکم ہوا
یہہ بھی عبیدی سے آخر خلیفہ تھا ۵۶۲ھ میں سلطان نورالدین نے دو ہزار سوار کے ساتھ مصر
لینے کا ارادہ کیا۔ حاکم مصر نے انگریزوں سے مدد لی۔ لیکن تاہم سلطان نورالدین نے فتح پائی
اور ہزاروں انگریز مارے گئے ۵۶۴ھ میں انگریزوں نے دیار مصر پر قبضہ کیا اور اُس سے
بلبیس لے لیا اور قاہرہ کو گھیر لیا۔ مصر کے حاکم عضدی نے سلطان نورالدین کو لکھا۔ نورالدین آیا
تو انگریز واپس چلے گئے عضدی نے نورالدین کو خلعت دیا۔ اور خوش ہوا۔ اور وزارت کا منصب
دیا۔ اور نورالدین تھوڑے عرصہ کے بعد فوت ہو گیا۔ عضدی نے اُسکی جگہہ اس کے بھتیجے
صلاح الدین کو کر دیا ۵۶۶ھ میں خلیفہ فوت ہو گیا۔ اور اُس کے عہد میں شیخ سید عبدالقادر جیلانی
رحمۃ اللہ علیہ فوت ہوئے۔

المستضئی بامر اللہ بن المستنجد

باپ کی موت کے بعد خلیفہ ہوا۔ اُس نے بہت اچھا انصاف وعدل وکرم ظاہر کیا۔ کہ علماء وسادات کو بیحساب مال دیتا تھا۔ مدارس کو آباد کیا۔ مال کی کچھہ حقیقت نہ سمجھتا تھا۔ مصر میں بھی اُس کے نام کا خطبہ پڑھا گیا۔ اور سکہ جاری ہوا۔ اور بغداد میں رفض کا زور کم ہو گیا یمن وغیرہ میں اُس کے نام کا خطبہ پڑھا گیا۔ اور تمام ملوک تابع ہو گئے۔ اور دین کا ستارہ چمکا۔ بدعت کم ہو گئی مساجد آباد آباد ہو گئیں کنیسے گرائے گئے ۵۶۹ھ میں اولے نارنگی کے برابر برسے بہت نقصان ہوا ۵۷۴ھ میں بغداد میں ایک آندھی آئی آسمان پر آگ دکھائی دیتی تھی ۵۷۵ھ میں خلیفہ کا انتقال ہوا۔

الناصر لدین اللہ احمد بن المستضئی

باپ کی موت کے بعد ۵۷۵ھ میں خلیفہ ہوئے محدث تھے۔ کئی محدثوں سے حدیث کی اجازت اور سند لی تمام عمر عزت وشوکت ودبدبہ میں گذری دشمنوں پر غالب رہے۔ کسی دشمن نے سر نہ اُٹھایا ساری رعیت اور ملوک کی خبریں انکو پہنچاتے تھے مخفی تدبیر بہت خوب جانتے تھے کسی بادشاہ کی دوسرے سے صلح کرادی کسی کو دوسرے سے لڑا دیا۔ لوگ گمان کرتے کہ جن اُنکی تابع ہیں یا یہہ غیب جانتے ہیں حالانکہ یہہ کوئی بات نہ تھی بلکہ دانا ٹہرے تھے۔ تمام لوگ عرب وعجم اُن سے ڈرتے تھے۔ اور جو جو ملوک پہلے خلیفوں کے وقت باغی ہو گئے تھے وہ سب تابع ہو گئے اور کئی ملک جدید بھی فتح کئے اندلس اور چین کا ملک بھی لے لیا۔ اور انکے نام کا خطبہ پڑھا گیا

اسلام کی واقعی نصرت ہوئی۔ سخی۔ وشاعر۔ وفصیح بھی تھے۔ البتہ اتنا ان میں عیب بھی تھا کہ شیعہ
مذہب کی طرف کچھ مائل بھی تھے سنہ ٥٨١ھ میں ایک لڑکا پیدا ہوا جسکی پیشانی ایک بالشت اور
چار انگل کی تھی اور کان ایک تھا۔ سنہ ٥٨٣ھ میں شام کے بہت بلاد مفتوح ہوئے۔ سلطان
صلاح الدین نے اکانوے برس کے بعد بیت المقدس کو انگریزوں کے ہاتھ سے چھین لیا
اور کنائس وگرجا گھر گرا دیے انکی جگہہ مدارس بنا دیے سنہ ٦٠٠ھ میں انگریز نیل پر ہجوم کر کے شہر
فوہ کو لوٹ کر لے گئے سنہ ٦٠١ھ میں انگریزوں نے روم سے قسطنطنیہ کو لے لیا۔ اور روم کو نکالدیا
اسی سن میں ایک لڑکا جسکے دو سر اور چار پاؤں تھے پیدا ہوا مگر مر گیا سنہ ٦٠٦ھ میں روم نے قسطنطنیہ کو
انگریزوں سے چھین لیا۔ اُسی سن میں تتاریوں کی آمد شروع ہوئی سنہ ٦١٥ھ میں انگریزوں نے
برج سلسلہ دمیاط کو لے لیا سنہ ٦١٦ ہجری میں انگریزوں نے خود دمیاط کو بھی لے لیا۔ مسجدوں
کو گرا کر گرجا گھر بنائے سنہ ٦١٨ھ میں دمیاط کو اُن کے ہاتھ سے مسلمانوں نے پھر لے لیا۔
سنہ ٦٢١ھ میں حدیث کا مدرسہ قاہرہ میں بنایا گیا۔ ابن دحیہ مدرسہ کے شیخ تھے مامون کے
. . . وقت سے کعبہ کا غلاف سفید دیباج کا بھیجا جاتا تھا ناصر نے پہلے سبز پہنایا۔ پھر سیاہ
اُسوقت سے آج تک سیاہ پہنایا جاتا ہے۔ آخر عمر میں ناصر نابینا ہو گئے تھے۔ مگر کسی پر
یہ امر ثابت نہ ہونے دیا ایک لونڈی کو اپنے جیسا خط سکھا دیا تھا۔ وہ کاغذات پر دستخط کر دیا کرتی
تھی سنہ ٦٢٢ھ میں خلیفہ کا انتقال ہوا۔ سینتالیس برس خلافت کی اُس کے عہد میں صاحب
ہدایہ حنفی اور قاضیخان حنفی اور محدث ابو الفرج بن جوزی اور امام فخر الدین رازی اور ابن اثیر صاحب
جامع الاصول اور نہایت الغریب وغیرہ فوت ہوئے۔

الظاہر بامر اللہ ابن الناصر

مذکور سنہ ٦٢٢ ہجری میں باپ کی جگہہ حسب ولی عہدی
خلیفہ ہوا۔ نیکبخت پارسا تھا۔ اُس نے عدل وانصاف
بھی خوب ہی کیا۔ ابن اثیر نے کامل میں لکھا ہے کہ اگر عمر بن خطاب اور عمر بن عبد العزیز کے
ساتھ اسکو عدل میں تشبیہ دیں تو بعید نہیں ظلم اور زیادتیوں کو بند کر دیا خراج کم کر دیا زیادتی
موقوف کی۔ یعقوبہ کا خراج اول دس ہزار دینار تھا۔ ناصر نے اسی ہزار کر دیا تھا۔ اُس نے
پھر وہی دس ہزار کر دیا باقی چھوڑ دیا۔ قیدیوں کو چھوڑ دیا۔ عید اضحیٰ کے دن ایک لاکھ دینار
علماء وصلحاء کو بانٹ دیا۔ لوگوں نے کہا جس قدر آپ بانٹ دیتے ہو اُس سے دسواں حصہ بھی کوئی
نہیں دیتا۔ کہا میں نے عصر کے وقت دوکان کھولی ہے مجھ کو خیرات کرنے دو۔ خدمتگار

نے کہا تمہارے باپ کے وقت خزانے بھرے ہوئے تھے۔ کہا خزانے بھرنے کے لیے نہیں بلکہ دینے کے لیے اور لوگوں کی حاجات کے لیے ہیں روپیوں کو جمع کرنا تاجروں کا کام ہے ۶۲۳ھ میں انتقال کر گئے۔ نو مہینے چند دن خلیفے رہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ شیخ عبدالقادر جیلانی کے پوتے حدیث میں اسی خلیفہ کے شاگرد ہیں۔

المستنصر باللہ بن ظاہر بامر اللہ

۶۲۳ھ میں باپ کی جگہہ خلیفہ ہوئے رعایا میں عدل و انصاف اچھا کیا اہل علم دین کو اپنا مقرب بنایا مدارس و مساجد کو بنایا اور آباد کیا۔ اسلام کو رونق دی سرکشوں کا قافیہ تنگ کیا۔ سُنت کو زندہ کیا اور لوگوں کو اُس پر قائم کیا۔ جہاد وغیرہ کا انتظام کیا۔ لشکروں کو اسلام کی حمایت کے لیے جمع کیا۔ فتنے و فساد بند کیے بہت سے قلعے فتح کیے۔ سرحد کی حفاظت کی۔ کوئی ان میں عیب نہ تھا۔ عبادات و احسانات کے عادی تھے شجاع و باہمت مرد تھے۔ اوقاف بہت کر دیے لنگر خانے جاری کر دیے۔ مدرسۂ مستنصریہ میں ایک سو ساٹھ اونٹ کتب عمدہ کے دیے۔ دو سو اڑتالیس مدرس مذاہب اربعہ کے اس میں تھے حدیث کے شیخ بے گنتی تھے۔ اور اس میں ہر علم و فن کے استاد تھے۔ تتار نے اُن سے لڑائی کی لشکر اسلام نے تتاریوں کو فاش شکست دی ۶۳۴ھ میں شیخ عزالدین بن عبدالسلام کو دمشق کا خطیب مقرر کیا انہوں نے خطبہ سُنت کے مطابق پڑھا ۶۴۰ھ میں خلیفہ کا انتقال ہوا۔ لوگوں نے بہت افسوس کیا۔ اُن کے عہد میں امام رافعی اور اور سکاکی صاحب مفتاح اور محدث ابن قطان اور ابن عربی صوفی وغیرہ کا انتقال ہوا۔

المعتصم باللہ بن المستنصر باللہ

۶۴۰ھ میں باپ کے بعد خلیفہ ہوئے۔ محدّث تھے ابن نجار محدث سے حدیث کی سند لی ایک جماعت نے پھر اُن سے حدیث پڑھی۔ متدین اور حلیم اور کریم اور عالی اور سلیم باطن تھے سُنت کے عاشق اور متمسک تھے۔ لیکن مدبر نہ تھے۔ ملک کے حال سے بے خبر تھے۔ مؤید الدین نام ابن علقمی رافضی انکا وزیر بن گیا۔ اُس نے ملک میں بڑی تباہی پھیلائی۔ ظاہر خلیفہ کے ساتھ ہانجی اور بجا کہتا تھا۔ اور در پردہ تاتار سے ملا ہوا تھا۔ اور اُس نے تاتار کو ترغیب دی کہ عراق اور بغداد لے لو۔ اُس کا اُس سے مطلب یہہ تھا کہ کوئی علوی خلیفہ ہو جائے اور عباسیہ کی دولت زائل ہو جائے جو خبر تاتار کی آتی تھی اُس چھپا رکھتا تھا خلیفہ کے کانوں تک نہیں پہونچنے دیتا تھا۔ ۶۵۲ھ میں زمین عدن میں ایک آگ لگی دریا تک اُس کی چنگاڑیاں پہونچیں ۶۵۴ھ

میں مدینہ منورہ میں ایک آگ نکلی اس کی چنگاڑیاں پہاڑوں کے برابر تہیں۔ ایسی چمک ہوئی کہ بصرہ کے اونٹوں کی گردنیں نظر آئیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آگ کی پیشگوئی فرمائی تہی۔ ۶۵۵ھ میں تاتاریوں نے جابجا لڑائی شروع کردی ابن علقمی اُن سے ملا ہوا تو تہا ہی خلیفہ کا لشکر کم کردیا۔ ہر طرف سے تاتاری غالب ہوگئے۔ ابن علقمی نے خلیفہ کو رائے دی کہ تاتار سے صلح کرلو۔ اور اُن سے شرط کرلی کہ مجھکو وزارت کا عہدہ دینا۔ ۶۵۶ھ ہجری میں تتار کی بغداد میں دو لاکھ آدمی کی فوج داخل ہوئی اُنکے مرد وعورت لڑائی میں بہادر اور خونریز تھے مذہب انکا آفتاب پرستی تہا۔ کسی چیز کو حرام نہیں جانتے تہے جانور آدمی سب کہا جاتے تھے۔ ہلاکو اسکا افسر تہا۔ خلیفہ کا لشکر اُنکے مقابلہ میں نکلا شکست کہائی ابن علقمی نے خلیفہ کو رائے دی کہ تتار سے لڑکر مسلمانوں کا خون نہ بہاؤ۔ اور کہا میں خود جاکر صلح کراؤنگا خلیفہ اُسکے دہوکہ میں آگیا ابن علقمی گیا۔ اور آکر جہوٹ موٹ کہدیا کہ ہلاکو تمہاری خلافت میں دست اندازی نہیں چاہتا۔ صرف اطاعت لینا چاہتا ہے۔ اور پہر معہ لشکر واپس چلا جاویگا جیسے تمہارے باپ دادے ملوک سلجوقیہ وغیرہ کو مطیع کرکے انہیں کو حاکم کردیتے تہے اور ہلاکو تمہارے بیٹے ابوبکر کو بیٹی دینا چاہتا ہے تم اُس کے پاس چلو۔ خلیفہ معہ عیال واکابر اُسکے پاس گیا۔ پہر ابن علقمی نے تمام علماء واکابرین کو بلایا کہ عہد کے وقت حاضر ہوں جب وہ بغداد کے باہر نکلے تو سب کے سب مارے گئے۔ اور اُنکے سوا بہی جو شخص باہر نکلتا تہا۔ مارا جاتا تہا۔ یہاں تک کہ تمام اکابر مارے گئے پہر بغداد میں ایسی تلوار عام چلی کہ چالیس دن تک لڑائی ہوتی رہی جو خلیفہ اور اسکے خاندان کے لوگ تہے وہ بہی مارے گئے اور کچھہ قید ہوئے اور کل مقتولوں کا شمار دس لاکہہ سے زیادہ تہا۔ اور خلفاء عباسیہ کی دولت وخلافت اور سلطنت کا نام نشان مٹ گیا۔ اور پہر اُن سے جو خلیفہ ہوا وہ مصر میں جاکر خلیفہ ہوا۔ اور وہ بہی برائے نام ہے اسلام پر ایسی مصیبت آئی تہی کہ کبھی ایسی نہیں آئی تہی ہلاکو بغداد کی فتح سے فارغ ہوکر یہاں اپنے نائبوں کو چہوڑ معہ اپنی فوج آمد کی طرف چلا گیا۔ ابن علقمی نے چاہا کہ کسی علوی کو خلیفہ کرائے اور خود وزارت لے لیکن ہلاکو نے اسبات کو نہ سنا اور اُس نابکار کو مرتبہ وزارت نہ ملا بہتیرا چاہا مگر کچھ نہوا۔ اور تتار کے سامنے خدمت گاروں کی طرح دوڑتا پہرتا تہا۔ اور تہوڑے ہی دنوں میں اسی غم میں مرگیا۔ خسر الدنیا والآخرہ ۶۵۸ھ ہجری میں اور پہر تتاریوں نے ایسے فساد کیے کہ خون کی ندیاں بہائیں۔

اور دوسری طرف اس زمانہ میں چنگیز خان نے اطراف چین کو لے لیا۔ لوگ اُسکو خدا سمجھتے تھے۔ پھر چنگیز خان نے ترک کے ملک کی طرف خروج کیا پھر خوارزم شاہ خراسان کے بادشاہ کو دبایا اور اُسکو شکست دی اور وہ بیمار ہو کر مر گئے پس تمام مملکت چنگیزیہ کی ہو گئی۔ یہ اہل اسلام پر دیگر آفت اور مصیبت واقع ہوئی۔ اُس کے سامنے بھی اور فتنوں کی کچھ حقیقت نہ تھی ان ظالموں نے اسلام کے شہروں کو جابجا ویران کر دیا۔ اور لوٹ لیا۔ اُنکے لشکر ساون کے بادلوں کی طرح اسلام کے شہروں میں پھرتے تھے۔ حاکم مصر منصور کے وزیر سیف الدین نے شیخ الاسلام محدث عزیز الدین سے پوچھا کہ اسوقت کیا کرنا چاہئے اُنہوں نے فرمایا تمام مسلمانوں کو چاہیے کہ اُن کافروں سے جہاد کریں ۶۵۸ھ میں تتار فراط سے اتر کر حلب میں پہونچے وہاں کی خلق تہ تیغ کر کے دمشق میں آئے اہل مصر نے سیف الدین کو ہمراہ ہو کر اُنسے لڑائی کی اور تتار کو سخت شکست دی اہل اسلام کی فتح ہو گئی الحمد للہ تتار بہت مارے گئے اور اُنکا مال لوٹ لیا بیبرس نے تتار کا حلب تک پیچھا کر کے انکو وہاں سے نکال دیا وزیر سیف الدین ملک مظفر نے بیبرس کو حلب دیدینے کا وعدہ کیا۔ اس لیے بیبرس وزیر سیف الدین سے مخالف ہو گیا۔ اور داؤ پا کر سیف الدین ملک مظفر کو قتل کر کے مصر میں خود ملقب بملک قاہر ہو کر مصر میں آگیا۔ پھر وزیر کے کہنے سے پہلے لقب کو بدل کر ملک ظاہر لقب کرایا ۶۵۶ھ سے ۶۵۹ھ ساڑھے تین برس تک کوئی خلیفہ نہ تھا۔ اس ۶۵۹ھ میں مستنصر سے بیعت کی گئی اور انکو خلیفہ بنایا گیا معتصم کے وقت میں جمال الدین ابن حاجب مؤلف کافیہ نحو کا انتقال ہوا اور نیز اس کے آخر عہد میں الزکی عبد العظیم المنذری کا انتقال ہوا۔

مستنصر باللہ ثانی بن ظاہر بامر اللہ بن ناصر لدین اللہ

۶۵۹ھ میں خلیفہ ہوئے یہ بغداد میں قید تھے۔ جب بغداد کو تتار نے لیا تو وہاں سے رہا ہو کر بھاگ کر عراق کو چلے گئے جب بیبرس کی سلطنت مصر میں ہوئی تو یہ دس آدمیوں کے ساتھ مصر میں آئے بیبرس نے الکا بڑے دھوم دھام سے استقبال کیا اس استقبال میں قاضی قضاۃ تاج الدین اور شیخ الاسلام عز الدین بن عبد السلام محدث بھی ہمراہ تھے۔ پہلے سلطان بیبرس نے بیعت کی پھر اور لوگوں نے اور خلیفہ کے نام مصر میں خطبہ پڑھا گیا۔ اور اُن کے نام کا سکہ جاری ہوا۔ اور خلفاء عباسیہ کا نام پھر زندہ ہوا اور خلیفہ نے بیبرس کو خلعت دیا اور عہد حکومت لکھدیا۔ سلطان بیبرس نے

خلیفہ کے لیے ہر طرح کے سامان عیش اور مصارف مقرر کر دیے پھر خلیفہ نے عراق کا ارادہ کیا بیبرس نے انکو عزت کے ساتھہ روانہ کیا۔ اور بہت سا سامان دیا اور بالتعظیم وداع کے لیے باہر تک گئے پھر خلیفہ نے حدیثہ پھر ہیت کو فتح کیا۔ پھر تتار سے مقابلہ کیا بہت مسلمان مارے گئے خلیفہ شہید ہو گئے یا کہیں گم ہو گئے۔ یہ واقعہ سنہ ۶۶۰ھ میں ہوا۔ اس خلیفہ نے کچھ کم چھہ مہینے خلافت کی یہ پہلا خلیفہ عباسی ہے جو مصر میں آکر خلیفہ بنا اور پھر مصر میں اور خلیفہ عباسی خلیفہ کے نام سے پکارے جاتے رہے۔

الحاکم بامر اللہ

یہ مسترشد باللہ کی اولاد سے تھے۔ بغداد کے واقعہ مذکورہ میں چھپ رہے تھے اس لیے بچ گئے تھے۔ ملک مظفر سیف الدین مذکور جب دمشق میں آئے انہوں نے انکو ڈھونڈ بھال کر نکالا اور اُنسے بیعت کی اور دیگر امراء عرب اُنکے ہمراہ کر دیے پس انہوں نے کسی قدر جہاد شروع کیا۔ چنانچہ غانہ اور حدیثہ اور ہیئت اور انبار کو فتح کیا۔ اور تاتار کو بھی شکست دی ۶۶۱ھ میں سلطان بیبرس حاکم مصر نے انکو بلا کر خلیفہ کر دیا۔ اور اُنکے نام کا خطبہ پڑھا یا۔ امام عبد الحلیم بن تیمیہ نے بھی اُن سے بیعت کی اور جابجا خلافت کی دعوت لکھی گئی۔ خلیفہ نے سلطان بیبرس کو اپنی طرف سے مختار کر دیا۔ اس سال میں بہت سے تتاری مسلمان ہو کر امن کے طالب ہوئے۔ اور اُنکے لیے روٹی کپڑا مقرر کیا ۶۶۳ھ میں سلطان اندلس نے انگریزون پر فتح پائی جو جو شہر انہوں نے لیے تھے وہ سب واپس لیے۔ اسی سال میں ہلاکو مر گیا۔ اور اسکا بیٹا ابغا نام اُس کی جگہہ ہوا ۶۶۳ھ میں سلطان بیبرس نے دمشق میں انتقال کیا۔ اور انکی جگہہ انکا بیٹا ملک سعید ۶۷۶ھ میں بیٹھا۔ تاتار کا لشکر شام پر آیا بڑی لڑائی ہوئی مسلمان غالب رہے۔ وللہ الحمد ۶۸۸ھ میں سلطان قلاوون نے طرابلس انگریزون سے لے لیا جو انہون نے پہلے لے لیا تھا ۶۸۹ھ میں قلاوون مر گیا۔ اُس کی جگہہ اسکا بیٹا ملک اشرف بیٹھا ۶۹۱ھ میں ملک اشرف نے قلعہ روم کا محاصرہ لیا ۶۹۴ھ میں قازان بن رغوان بن ابغا بن ہلاکو مسلمان ہو گیا۔ لوگ خوش ہوئے ۷۰۱ھ میں خلیفہ کا انتقال ہوا۔ اور اُس کے عہد میں شیخ عز الدین بن عبد السلام اور ابن خلکان اور عبد الحلیم بن تیمیہ وغیرہ کا انتقال ہوا۔

المستکفی باللہ بن الحاکم بامر اللہ

۷۰۱ھ میں خلیفہ ہوئے بلاد مصر و شام مین انکا خطبہ پڑھا گیا تمام اطراف ممالک اسلامیہ میں اس کی خوشی

ہوئی سنہ ۷۰۲ھ میں تتار نے شام پر چڑھائی کی خلیفہ کے ساتھ لڑائی ہوئی تاتار کو شکست اور اسلام کی فتح ہوئی تاتار بہت مارے گئے اور بہت بھاگ گئے اسی سال میں ایک بڑا زلزلہ آیا بہت نقصان ہوا سنہ ۷۰۹ھ میں وزیر نے صلاح دی کہ اہل ذمہ سفید عمامہ باندھا کریں سات لاکھ دینار ہر سال میں زیادہ دیا کریں۔ مگر شیخ الاسلام تقی الدین بن تیمیہ نے اس صلاح کو جاری ہونے نہ دیا اسی سال میں خدا بندہ پادشاہ تاتار نے اپنے ملک میں شیعہ مذہب پھیلایا۔ سنہ ۷۱۶ھ میں مر گیا اسکا بیٹا ابو سعید بیٹھا اُس نے سنت کو قائم کیا خطبہ میں خلفا حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کا برابر ذکر ہوتا تھا۔ یہ شخص ملوک تتار سے نہایت اچھا تھا۔ سنہ ۷۳۶ھ میں مر گیا۔ اور پھر تاتار کی رونق چلی گئی۔ اور تمام تاتار تتر بتر ہوگئے اور اُنمیں کوئی بادشاہ نہ ہوا سنہ ۷۲۹ھ میں بیت اللہ کی چھت اور باب درست کیے گئے۔ سنہ ۷۳۷ھ میں خلیفہ اور سلطان کے درمیان کسی امر پر مخالفت ہوگئی سلطان نے خلیفہ معہ اہل و اولاد قید کر کے قوس میں بھیجدیا خلیفہ کے ساتھ قریبًا سو آدمی تھے۔ خلیفہ اور کچھ ہمراہیوں کا وظیفہ مقرر کر دیا۔ لیکن تاہم خطبہ خلیفہ کے نام کا پڑھا جاتا تھا یہاں تک کہ سنہ ۷۴۰ھ میں وہیں مر گیا۔

واثق باللہ بن مستمسک بامر اللہ بن حاکم بامر اللہ

سلطان ناصر نے انکو سنہ ۷۴۰ھ میں خلیفہ کیا مگر نکما نکلا اور باشر اور کمینوں کی صحبت میں بیٹھا اور سلطان مرتے وقت اُس سے نادم ہوا۔ اور خلیفہ کو معزول کر گیا۔ پھر خطبہ میں سلطان کا نام رہکر مستکفی کے مرتے ہی خلیفہ سے خلفاء عباسیہ کا نام مصر سے بھی اٹھ گیا۔ اور سلطان مرتے وقت مستکفی کے بیٹے الحاکم بامر اللہ کو مستکفی کی جگہ ولی عہد کر گیا۔

الحاکم بامر اللہ بن المستکفی

بوصیت سلطان ملک ناصر سنہ ۷۴۲ھ سے خلیفہ کر دیا گیا۔ یہ نیک سیرت اور محدث تھے۔ اپنے باپ داوون کی اچھی اچھی رسوم کو زندہ کیا۔ اپنے خاندان کے لوگوں کو جمع کیا اور خلیفہ کی بڑی عزت ہوئی سنہ ۷۵۳ھ کی وبا میں فوت ہوگئے۔ اُنکے عہد میں امام ابن قیم وغیرہ کا انتقال ہوا۔ سلطان ناصر نے اپنے بیٹے منصور کو سلطان کیا تھا۔ اس کو رعایا نے بسبب اچھا نہ ہونے کے موقوف کر دیا۔ اور اسکا بھائی ملک اشرف سلطان ہوا پھر وہ بھی موقوف کیا گیا پھر اسکا بھائی احمد سلطان ہوا سنہ ۷۴۳ھ میں یہہ بھی موقوف کیا گیا۔ اور اسکا بھائی صالح کا لقب سلطان ہوا سنہ ۷۴۶ھ میں فوت ہوگیا اور اسکا بھائی مظفر بلقب سلطان ہوا سنہ ۷۴۸ھ میں مظفر موقوف ہوگیا اور اُس کا بھائی حسن بلقب ناصر سلطان ہوا۔

سنہ ۷۵۳ھ میں یہ بھی موقوف ہوگیا۔ اور اسکا بھائی صالح سلطان ہوا۔

المعتضد باللہ بن المستکفی

سنہ ۷۵۳ھ میں بھائی کے بعد خلیفہ ہوئے۔ بہت فیاض اور محب اہل علم تھے سنہ ۷۵۴ھ میں طرابلس میں ایک عورت نفیسہ نام کا تین مردوں سے نکاح ہوا تینوں اُس کی صحبت پر قادر نہ ہوسکے آخر وہ پندرہ برس کی ہوئی تو اُس کے عورت کے علامات چھپ گئے۔ اور مرد کے علامات ظاہر ہوگئے سنہ ۷۶۳ھ ہجری میں اس خلیفہ کا انتقال ہوا۔

المتوکل علی اللہ بن معتضد

سنہ ۷۶۳ھ میں بجائے باپ کے خلیفہ ہوئے۔ انکی اولاد بہت تھی سو بچے ہوئے سنہ ۷۷۳ھ میں امیر تیمور لنگ نے خروج کیا اور عالم کو تباہ کرنا شروع کیا۔ اسکا مفصل ذکر اُس کی تاریخ میں آئیگا۔ سنہ ۷۷۵ھ میں سلطان کے روبرو بخاری شریف پڑھی گئی سنہ ۷۸۳ھ میں حلب میں ایک امام نماز پڑہا رہے تھے۔ کسی شخص نے اُن سے نماز میں بیہودگی کی امام نے نماز کو نہ چھوڑا۔ جب سلام پھیرا تو اُس بیہودہ آدمی کا منہ خنزیر کا ہوگیا۔ پھر بھاگ کر کسی کنوئیں میں چھپ گیا۔ سنہ ۷۸۴ھ میں جب برقوق ملقب بظاہر سلطنت پر بیٹھا (قوم چرکس کے مصر کے بادشاہوں سے یہ پہلا بادشاہ ہے) تو اُس نے خلیفہ متوکل کو معزول کرکے قلعہ جبل میں قید کیا۔ اور محمد بن ابراہیم بن متمسک بن حاکم کو خلیفہ بنایا متوکل مذکور سنہ ۷۸۸ھ ہجری میں مرگئے۔ پھر سلطان نے محمد بن ابراہیم کو خلیفہ کردیا۔ اور اُسکا لقب مستعصم باللہ کیا سنہ ۷۹۱ھ ہجری تک خلیفہ رہے۔ پھر برقوق نے نادم ہوکر متوکل کو قید سے نکالکر خلیفہ بنایا اسی سن میں برقوق بھی معزول ہوکر کرک میں قید کیا گیا۔ سنہ ۷۹۲ھ ہجری میں برقوق کو قید سے نکالکر سلطان بنایا گیا۔ سنہ ۸۰۲ھ میں یہ سلطان مرگیا۔ اُسکی جگہہ اوسکا بیٹا ملک ناصر فرخ نام سلطان ہوا۔ اور ملقب بہ ناصر ہوا۔ سنہ ۸۰۸ھ ہجری میں خلیفہ متوکل کی موقوفی اور بحالی ملاکر پینتالیس برس انکا زمانہ رہا۔ اُنکے عہد میں حافظ ابن کثیر اور سعد الدین تفتازانی وغیرہ فوت ہوئے۔

المستعین باللہ بن متوکل

سنہ ۸۰۸ھ ہجری میں باپ کے بعد خلیفہ ہوئے جب سلطان ناصر سنہ ۸۱۵ھ ہجری میں ایک لڑائی میں مارا گیا۔ تو لوگوں نے کل اختیارات کا مالک خلیفہ کو کردیا۔ اور اُنکے نام کا سکہ جاری ہوا۔ اور نظام الملک بمنزلہ وزیر کے تہا اُس نے چاہا کہ مجہ کو سلطان بنادو خلیفہ نے نہ مانا۔ لیکن وہ زبردستی

اور خلیفہ کو معزول کرکے اُنکے بہائی داؤد کو معتضد بااللہ لقب دیا۔ اور خلیفہ کو قید کر دیا۔ اور ۸۲۳ھ ہجری میں وبا میں خلیفہ کا انتقال ہوا۔ اس کے عہد میں ملک ناصر فرج برقوق کے زور دینے سے مکہ شریف میں چار مذاہب کے چار مقام اور مصلے علیحدہ علیحدہ کیے گئے پہلے اس سے چاروں مذاہب کے لوگ ایک ہی جگہہ نماز پڑہتے تہے۔ علماء وقت نے اس سے انکو منع کیا مگر کسی کی پیش نہ گئی۔

المعتضد باللہ

داؤد بن متوکل یہہ بہائی کے معزول ہونے کے بعد ۸۱۵ھ میں خلیفہ ہوے یہہ بہت ذکی اور دانا آدمی تہے علماء کی محبت اور مجالس کرتے تہے ۸۱۶ھ میں ایک شخص پیدا ہوا۔ دعوی کرتا تہا کہ میں آسمان پر جاتا ہوں خدا سے باتیں کرتا ہوں کسی عالم نے اسپر قتل کا فتوی دیا کسی نے مجنون کہا۔ آخر قید کیا گیا۔ ۸۲۱ھ ہجری میں ایک بہینس سے بچہ پیدا ہوا جس کے دو سر دو گردنیں چار ہاتہہ دو پشت ایک دبر دو پاؤں ایک فرج دو دم تہے اللہ تعالی کی قدرت ۸۲۲ھ ہجری میں ایک بڑا زلزلہ آیا جس کے باعث بہت خلقت مر گئی ۸۲۳ھ میں ایک اونٹ ذبح کیا گیا۔ اسکا گوشت چراغ کی طرح روشن تہا۔ اسکا ایک ٹکڑا کتے کے آگے پہینکا کتے نے نہ کہایا ۸۴۵ھ میں خلیفہ کا انتقال ہوا۔ اس کے عہد میں صاحب قاموس کا انتقال ہوا۔

المستکفی باللہ سلیمان بن متوکل

اپنے بہائی کے بعد ۸۴۵ھ میں خلیفہ ہوئے یہ نیک اور عابد زاہد خاموش گوشہ گزین آدمی تہے انکے بہائی معتضد نے کہا اُس نے کبہی گناہ کبیرہ نہیں کیا۔ اور ملک ظاہر انکا معتقد تہا۔ امام سیوطی کے باپ اُنکی نماز کے امام تہے۔ یہ خلیفہ انکی بہت عزت کرتے تہے عمر بن عبد العزیز کے بعد پہر کوئی خلیفہ ایسا عابد نہیں ہوا ۸۵۵ھ میں فوت ہوگئے شیخ الاسلام ابن حجر کا اُن کے عہد میں انتقال ہوا۔

القائم بامر اللہ بن متوکل

اپنے بہائی مستکفی کے بعد ۸۵۵ھ ہجری میں خلیفہ ہوئے بڑے شجاع بہادر تہے خلافت کی کسی قدر اصلاح کی ملک اشرف نے انکو خلافت سے ۸۵۹ھ میں معزول کرکے اسکندریہ میں قید کر دیا ۸۶۳ھ میں وہیں فوت ہوگئے اور اپنے بہائی مستعین کے پاس دفن کیے گئے۔

المستنجد باللہ بن متوکل

۸۸۴ھ میں اپنے بھائی کی معزولی کے بعد خلیفہ ہوئے سلاطین مصریہ میں انکے عہد میں خانہ جنگی کے باعث تغیر تبدل ہوتا رہا۔ سلطان مصر نے اُنکو کسی ناراضگی کی وجہ سے قلعہ میں قید کر دیا حتے کہ ۸۷۲ھ میں فالج کی مرض سے وہیں فوت ہو گئے۔ اور اُس قلعہ میں ہی دفن کیے گئے۔

المتوکل علی اللہ بن یعقوب بن المتوکل

۸۷۲ھ میں خلیفہ ہوئے اُنکو سب خاص و عام دوست رکھتے تھے اخلاق و حسن سیرت میں مستثنے تھے۔ عالم تھے اور علماء کو دوست رکھتے تھے۔ امام سیوطی کے والد سے علم حاصل کیا۔ ۸۸۶ھ میں ہند سے ایک شخص خاکی شاہ نام مصر میں گیا۔ اڑھائی سو برس کی عمر بتاتا تھا۔ اچھا موٹا تازہ تھا۔ ڈاڑھی سیاہ تھی لیکن اپنے دعوی کے ثبوت میں کوئی حجت قائم نہ کر سکا۔ ستر برس کی عمر سے زیادہ نہ نکلا۔ جھوٹا ہوا۔ اسی سال میں سلطان[1] محمد بن عثمان کا انتقال ہو گیا۔ اُن کے دونوں بیٹے آپس میں لڑے ایک غالب ہو کر روم کا بادشاہ رہا دوسرا مصر میں آیا یہاں کے سلطان نے اُس کی بہت قدر کی اسی سنہ میں مدینہ شریف کے منذنہ میں ایک بجلی گری اُس کو جلا دیا مسجد کی چھت جل گئی تمام کتب و خزائن برباد ہو گئے۔ ۹۰۳ھ میں متوکل کا انتقال ہوا اپنے بیٹے یعقوب کو ولیعہد کر گئے اور اُن کا لقب مستمسک باللہ رکھا۔ مگر وہ خلیفہ نہ ہو سکا۔ پس متوکل تک خلفاء عباسیہ کا خاتمہ ہوا اس کے بعد برائے نام بھی کوئی خلیفہ نہ ہوا۔

ذکر حکومت اہل اسلام ہسپانیہ

اندلس میں جب اہل اسلام نے ملک افریقہ کو سوڈان تک فتح کر لیا تب اُن کی ہمتیں اور بڑھ گئیں۔ اور آگے بڑھنے کا ارادہ کیا پہلے طارق بن زیاد الصدفی نے جو موسی بن نصیر البکری حاکم افریقہ کے نایب تھے انہوں نے عبدالملک کے عہد میں ملک یورپ کے حصہ ہسپانیہ پر (جسکو اندلس اور اسپین بھی کہتے ہیں) لشکر کشی کی اور ۹۲ھ میں جاتے ہی جبل الطارق (جسکو انگریزی میں جبرالٹر کہتے ہیں) اتر کر تین لڑائی سے ہسپانیہ کو فتح کر لیا۔ اور گاتھک کی سلطنت کی ہسپانیہ سے بیخ و بنیاد اکھیڑ ڈالی۔ اور بڑے بڑے دولتمند شہر اور وسیع صوبے ہسپانیہ کے فتح کر کے اپنے قبضہ میں کر لیے پہلے وہاں طارق حاکم رہے پھر موسی مذکور

[1] سلطان روم والی قسطنطنیہ ۱۲

بہی ایک بہاری فوج افریقہ سے لیکر پہونچا۔ اور باقی تمام ملک جلد تر فتح کر لیا۔ اور ۹۳ھ میں وہاں
خود حاکم ہو گئے۔ موسی کو جب خلیفہ ولید بن عبد الملک نے چند الزامات کے جواب کے لیے
بلا یا (جو اسپر لگائے گئے تہے) تو اسکا بیٹا عبد العزیز تخت ہسپانیہ پر بیٹہا اُس نے بہی
اور فتوح نئے حاصل کیں اُن وقتوں میں اہل اسلام کی ان ملکوں میں ایسی دہوم دہام
ہوئی امید کی جاتی تہی کہ تمام یورپ مسلمانوں کا مطیع ہو جائے گا۔ اور عیسائی مذہب کے دار
الخلافہ اور روما میں اسلام کا خطبہ پڑہا جائے گا۔ عبد العزیز نے دو برس حکومت کی پہر
سلیمان بن عبد الملک نے اسکو قتل کرا دیا اس کے بعد ایوب بن حبیب اللہی تخت نشین
ہوا چہ ماہ حاکم رہا۔ لیکن چونکہ یہہ چند ماہ کے لیے حاکم تہا۔ اس لیے یہ علیحدہ کیا گیا۔ اور
الحار بن عبد الرحمن ۹۹ سنہ ہجری میں مستقل حاکم ہو کر یہاں پہونچا اُس نے
۹۹ سنہ ہجری میں ایک کا تہاک گال پر حملہ کیا۔ اور فتحیاب ہوا۔ چونکہ یہہ اہل ہسپانیہ پر سختی کرتا
تہا۔ اور اُس کی شکایت خلیفہ تک پہونچی اس لیے اسی سن میں خلیفہ نے اُسکو موقوف کر دیا
اور اُسکی جگہہ علقمہ بن مالک الکلبی حاکم ہوا اور اُس نے بہی کئی نئے شہر فتح کئے مگر
ایک لڑائی میں مارا گیا اُس کے بعد عقبۃ بن سہیم الکلبی حاکم ہوا اُس نے بہی کئی دفعہ لڑائی کی
۱۱۰ھ میں اپنی موت سے مر گیا۔ اُس کے بعد ہدیرہ بن عبد اللہ الفہری حاکم ہوا۔ ۱۰۵ سنہ
میں برخاست ہو گیا۔ اُس کی جگہہ یحیے بن سلیمان حاکم ہوا۔ تہوڑے ہی دن رہا۔ اُس کے
بعد حذیفہ بن عیاص امیر ہوا اُس کے بعد ہادہیفا بن احوص حاکم ہوا اُس کے بعد الہیثم
بن عبید الکنعانی حاکم ہوا اُس کے بعد محمد بن عبد اللہ حاکم ہوا یہ امرا جلد ہی برخاست ہوتے
رہے اس کے بعد عبد الرحمن بن عبد اللہ حاکم ہوا اُس نے یہاں خوب انصاف و عدل ظاہر
کیا ناموری پیدا کی گال پر چڑہائی کی مگر شکست ہوئی اور میدان میں شہید ہوا۔ اُس کے
بعد امرا افریقہ سے آکر یکے بعد دیگرہ ہسپانیہ پر حاکم ہوتے رہے مگر خانہ جنگیوں اور باہمی عداوتوں
نے انکو اس لایق کر دیا تہا۔ کہ یہہ ملک خلفاء عباسیہ کے ہاتہہ سے عیسائیوں میں چلا جائے
جیسے پہلے تہا۔ مگر بنی امیہ ہمت و جواں مردی سے اس ملک کو خلفاء عباسیہ سے چہین کر خود
قابض ہو گئے پہلے اُن سے ۱۳۶ھ میں جو شخص یہاں آکر امیر ہوا وہ عبد الرحمن بن
معاویہ بن مروان تہا یہہ شخص محمد بن علی چچا سفاح خلیفہ اول عباس کے ڈر کے مارے بہاگ
کر افریقہ میں پہونچا ہسپانیہ والے چونکہ خلفاء عباسیہ سے ناراض تہے اس لیے انہوں نے

عبدالرحمن مذکور کو بڑی خاطر سے بلا لیا۔ اور بڑی فوج کے ساتہہ جو اُس کے شامل ہو گئی تھی،
ہسپانیہ پر جاکر قابض ہو گیا۔ اور خلفاء عباسیّہ کی طرف سے جو اس وقت یوسف بن عبدالرحمن
الفہری حاکم تہا۔ اور اسمعیل بھی اپنے آپ کو اس حکومت کا مستحق سمجہتا تہا۔ اس معاملہ کو دیکھ
کر دنگ ہو گئے۔ اور چار و ناچار اُن کو ملک عبدالرحمن کے حوالے کرنا پڑا۔ عبدالرحمن نے عدل
و انصاف کیا اور رعیت کو ہر طرح سے خوش و آسودہ رکہا۔ ہر طرح کی حرفت و صنعت کے کار
خانے جاری کیے۔ ہر قسم کے درخت اور ساگ اور ترکاریاں اور پھل پھول دور دور سے منگاکر
لگائے اپنے وطن عرب سے ایک کہجور کا درخت منگاکر لگایا۔ اور اُس کے نیچے کبھی کبھی بیٹھکر
اشعار درد انگیز یاد وطن میں پڑہا کرتے تہے غرض وطن کو نہیں بہولتے تہے ۱۷۲ھ میں بقضاء
الٰہی فوت ہو گئے۔ عبدالرحمن کے بیس بیٹے تہے مگر چونکہ چہوٹا بیٹا ہشام نام اُسکو زیادہ تر
عزیز تہا۔ اس لیے مرتے وقت اُسکو اپنا جانشین بنایا۔ اُس نے بادشاہ فرانس سے کئی لڑائیاں
کیں اور بہت سے مقامات اور شہر ناربون و کرکسان و شاربین وغیرہ فتح کر لیے اور حاکم فرانس
ولیم کو شکست دی سنہ ۱۸۰ ہجری میں اپنی موت سے انتقال کیا۔ اُس کے بعد اسکا بیٹا ابوالعاص
حاکم تخت پر بیٹہا یہ عیش دوست حاکم تہا۔ لوگ اُس سے پہر گئے۔ مگر اپنے جابرانہ برتاو سے
پہر انکو سیدہا کر لیا سنہ ۲۰۶ ہجری میں بقضاء الٰہی فوت ہوا۔ اُس کے بعد اُسکا بیٹا عبدالرحمن
ثانی تخت پر بیٹہا یہ باپ دادا سے بہی زیادہ ہمت دار بادشاہ تہا۔ اُس نے بہی عیسائیوں
پر کئی فتوح حاصل کیں اور ملک کا انتظام بہی خوب کیا۔ مساجد بنائیں سڑکیں نکالیں علوم و فنون
کو ترقی دی سنہ ۲۳۸ ہجری میں اجل قضا سے وفات پائی اکیس برس بادشاہی کی اُس کے
بعد اُسکا بیٹا محمد اوّل بادشاہ ہوا۔ اُس نے کوئی ترقی نہ کی بلکہ اُس کے عہد میں تنزل
ہوا۔ اور الفونسو سوم عیسائی نے کئی حملے کر کے ملک پرتگال اُس سے بالکل چہین لیا۔ پینتیس
برس حکومت کر کے فوت ہوا۔ اُس کے بعد اُسکا بیٹا منذر تخت نشین ہوا۔ اُس نے ایک
لڑائی فتح کی سنہ ۲۷۵ ہجری میں فوت ہوا۔ اُس کے بعد اُسکا بہائی عبداللہ تخت پر بیٹہا۔
اُس نے کلیب نام ایک شخص ایک باغی کو شکست دی عبداللہ کے دو بیٹے محمد و قاسم اس
سے مخالف ہو گئے محمد کو قتل کر دیا۔ اور قاسم کو رہا کر دیا۔ بیس برس حکومت کر کے فوت ہوا۔
اُس کے بعد اسکا پوتا عبدالرحمن ثالث بن محمد مقتول تخت پر بیٹہا یہ بادشاہ بہت
لائق تہا۔ بلکہ اُسکو اس خاندان کا فخر کہا جائے تو مبالغہ نہیں اُس نے باپ دادا کے نقصانوں

اور فسادوں کی تلافی کی کلیب مذکور نے جو جو قلعے ہسپانیہ کے دبا لیے تہے وہ اُس سے چھین
لیے اور ایک اور ملک جدید موریطانیہ فتح کر لیا۔ اور نیز خلیفہ بغداد کے نام کا خطبہ دور کر کے
اپنے نام کا خطبہ جاری کر دیا۔ اور اپنا لقب الناصر لدین اللہ امیر المؤمنین عبد الرحمن مقرر
کر کے مستقل خلیفہ ہو گیا۔ قرطبہ کی مسجد اور دیگر مساجد اور مدرسوں کی عمارتوں میں زر خطیر صرف
کی اور کتب خانہ کہولا۔ اور نہریں جاری کیں اور علوم و فنون کی ترقی کی۔ اور اہل علم کی بڑی
قدر کی۔ بادشاہ قسطنطینہ و فرانس و جرمن و اطالیہ کے سفیر اُس کے دربار میں حاضر رہنے لگے
کل سلطنتیں یورپ اُس سے دبنے لگیں غرض جس قدر اُس کے دبدبہ عدل و انصاف کی تعریف
کی جائے وہ تہوڑی ہے اس نامور بادشاہ نے پچاس برس بادشاہی کی ۳۵۰ھ ہجری میں فوت
ہوا۔ اُس کے بعد اُسکا بیٹا حکم ثانی بادشاہ ہوا۔ اس نے المستنصر باللہ کا لقب اختیار کیا۔ یہہ
بادشاہ بہی باپ کی چال ڈہال پہ تہا۔ عیسائی سلطنتوں سے کئی لڑائیاں کیں آخر جلد تر رفع ہو
ہو گئیں۔ عدل و انصاف و ترقی علم و فنون نے بڑی شہرت حاصل کی اُس کو زمانے کو پرانی
انگریزی وغیرہ تاریخوں میں عصر الذہب للعلم والادب لکھا ہے اُس نے کتب خانہ شاہی کو اِس
قدر بڑہایا تہا کہ چوالیس کتب میں صرف اُس کے کتب خانہ کی فہرست مرتب ہوئی تہی ۳۶۶ھ
ہجری میں اُسکا انتقال ہوا۔ اُس کے بعد اسکا بیٹا ہشام ثانی المؤید باللہ تخت پر بیٹھا
چونکہ ہشام اس وقت دس۱۰ برس کا تہا۔ زمام سلطنت وزیر منصور کے ہاتہہ میں تہی۔ وزیر
نے بادشاہ کو حرم سرا میں ایسا بٹھا رکھا تہا کبہی باہر نہیں نکلنے دیتا تہا۔ مگر ملک کو حسن
انتظام اور فتوحات سے نہایت ترقی دی ستائیس لڑائیاں عیسائی حاکموں سے کیں۔
بہت ملک فتح کیے اُس کا مطلب تہا کہ تمام ملوک صف باندہ کر ملک ہسپانیہ کے سامنے
کھڑے ہوئے نظر آئیں۔ اُسکا عہد بہی اسلام کے لیے کوکب افتخار تہا۔ چھبیس ۲۶ برس
وزارت کر کے ۳۹۲ھ میں انتقال کیا اور عنان سلطنت اپنے بیٹے عبد الملک مظفر کے
ہاتہہ میں دی اُس نے بہی بدستور سابق ہشام المؤید کو شاہ شطرنج کی طرح گھر ہی میں بند
کر رکہا۔ لیکن یہہ شخص باپ کی خوبیوں کو نہ پہونچ سکا۔ اور عیسائی حکومتوں کے مقابلہ میں
بہت کمزور رہا۔ اور ملک کا انتظام بہی خوب طرح نہ کر سکا۔ ۳۹۶ھ ہجری میں راہی ملک بقا ہوا
اس کے بعد اسکا بہائی عبد الرحمن ناصر سلطنت پر بیٹھا ہشام کو اُس نے بہی گھر سے باہر نکلنے
نہیں دیا ہشام بیچارہ انچاس برس حرم سرا میں عورتوں کی طرح مقید رہا۔ عبد الرحمن ناصر

مذکور طیلطا پر فوج کشی کرنے گیا ہوا تھا موقع پاکر ایک شخص محمد بن ہشام نے ہشام مقید کی طرف سے بغاوت کا جھنڈا کھڑا کر دیا۔ اور ۳۹۹ھ میں قرطبہ دار السلطنت ہسپانیہ پر قابض ہو گیا اور خلیفہ مہدی باللہ اپنا لقب کر لیا۔ عبدالرحمن کے لشکر نے یہ خبر سنی تو لشکر عبدالرحمن سے تتر بتر ہو گیا۔ اور وہ اسی سال میں گرفتار ہو کر مقتول ہوا۔ محمد مذکور نے اب وزرا کے ہاتھ سے ...... تو سلطنت کو خلاص کیا مگر اُس کے دل میں ہشام موید کی طرف سے خار کھٹکتا تھا۔ اتفاقاً۔ ایک عیسائی شخص ہشام موید کی شکل مر گیا۔ محمد نے اُس کی لاش کو لوگوں میں دکھا کر یہ مشہور کیا کہ ہشام مقید فوت ہو گیا ہے اور پھر آپ بے کھٹکے سلطنت کا مالک بن گیا مگر قضا الٰہی میں جو یہ امر ناپسند تھا اس لیے ایک شخص سلیمان الرشید باللہ اپنا لقب کر کے محمد کی مخالفت پر کھڑا ہو گیا۔ اور اُس کے بینتیس ہزار آدمی کو قتل کیا محمد بھاگ کر قلعہ میں جا چھپا سلیمان نے جب اس کو قلعہ میں جا گھیرا تو لاچار ہو کر اُس نے ہشام مقید کو جسکا پہلے مرنا مشہور کر چکا تھا حرم سرای سے نکالکر لوگوں کو دکھایا اور کہا سلطنت کا مستحق موجود ہے مگر کسی کو یقین نہ آیا۔ آخر محمد بھاگ نکلا۔ مگر ایک سردار عیسائی کی مدد سے پھر قرطبہ پر قابض ہو گیا۔ لیکن سلیمان موقعہ پاکر پھر اُسپر چڑھ آیا۔ اور محمد کو قلعہ میں گھسکر قتل کر ڈالا۔ اس اضطراب میں رعایا نے ہشام مقید کو ۴۰۰ھ میں تخت پر بیٹھایا۔ سلیمان پھر بھی ادھر اودھر پھر پھرا کر بربری لوگوں کی مدد سے قرطبہ پر ایک دو بار حملہ آور ہوا۔ آخر کار۔ اُس نے قرطبہ کو فتح تو کر لیا۔ مگر ایک سردار نے شہر کے اندر سے نکلکر ہنگامہ جنگ تیز کیا۔ اور اس میں سلیمان کو دو خواجہ سراؤں نے حمام میں قتل کیا۔ مگر افسوس اس ہنگامہ میں ہشام المؤید باللہ بھی مرا ہوا ملا۔ پس ٹھیک ساتھ ہی دو سو چوراسی کی حکومت کے بعد ۴۲۲ھ ۱۰۳۱ء میں بادشاہان بنی امیہ سے اس خاندان کا بھی خاتمہ ہوا۔ یہانتک اس خاندان کے سترہ بادشاہ ہوئے اب یہاں کی حکومت کی یہ حالت تھی کہ مختلف مدعی سلطنت اُٹھتے اور زور پکڑتے تھے جس جس کے ہاتھ جو ضلع لگا اور وہ اُسپر قابض ہو سکا اُسکو اپنی جاگیر بنا لی یعنے طوائف الملوک کا زمانہ شروع ہو گیا چنانچہ ۴۹۹ھ ۱۰۳۸ء میں ایک سلطنت غاوض میں اور ایک غرناطہ میں اور ایک ویلنشیا میں قائم ہو گئی۔ اور قرطبہ جو اسپین کا دار السلطنت تھا اس میں ایک شخص نعمان بن منذر ملقب بہ معتضد باللہ اللخمی بادشاہ ہو گیا چند روز کے بعد یہ تخت سے اتارا گیا۔ پھر اُس کے بعد اُسکا بیٹا۔ ابو القاسم ملقب بہ معتمد باللہ تخت پر بیٹھا اُس نے اہل علم کی قدر کی اور ملک کی آبادی کی امن چین کی تدبیریں پیدا کیں پھر

یوسف بن تاشفین بربر سے اُٹھا اور اُس نے سنہ ۴۷۹ ہجری میں اندلس کو فتح کیا یوسف
مذکور ایک شخص عربی قبیلہ سے تھا یہ لوگ دیار حمیر کے باشندے تھے حضرت ابو بکر رض
کے عہد میں شام میں آبسے تھے جب مصر فتح ہوا تو وہاں چلے آئے وہاں سے افریقہ
کے ایک صحرا میں آباد ہو گئے۔ پہلے اس قبیلے کا لقب مرابطین تھا۔ یہہ عیسائی تھے
پھر مسلمانوں کو ملنے جلنے سے مسلمان ہو گئے۔ پہلے برائے نام مسلمان تھے۔ پھر پکے
مسلمان ہو گئے۔ بہادر قوم تھے اس دیار میں ایک شخص ابو بکر بن عمر ملتونی حاکم تھا۔
اُس نے اپنے خویش یوسف مذکور کو لائق جانکر اپنی ریاست دیدی اُس کی ریاست چھوڑنے کی یہ وجہ
ہوئی تھی کہ ایک لڑائی کے صدمے سے ایک بوڑھیا رو کر کہہ رہی تھی کہ ابو بکر نے ہمکو تباہ کیا۔
یہ بات اُسکے دل میں اثر کر گئی اور سلطنت چھوڑ کنارہ کش ہو گیا۔ اور یوسف کا لقب امیر المومنین
ہو گیا یوسف ترقی کرتا ہوا اسپین تک پہونچا اسکی وجہ یہہ تھی کہ اسپین کے اہل اسلام نے
اُس کو لکھا۔ کہ الونزو ششم حاکم ژنگ عیسائی نے ہمکو عاجز کر رکھا ہے یہ سنتے ہی یوسف نے
الونزو پر چڑھائی کر دی اور وہاں پہونچکر اُسکو خط لکھا کہ یا اسلام قبول کرو یا جزیہ دو ورنہ تلوار
فیصلہ کرے گی جب الونزو کے پاس یہ خط پہنچا تو اُس نے یہہ خط اپنے پاؤں کے نیچے مل ڈالا اور
ایلچیوں کو کہا جو کچھہ تمنے دیکھا ہے یہی جواب دینا اسپر یوسف کو اور زیادہ جوش آیا اور میدان
ژنگ میں سخت لڑائی کے بعد الونزو کو زخمی کیا اور فاش شکست دی الونزو رات کو میدان
جنگ سے بھاگ گیا۔ اور یوسف پھر افریقہ کو واپس چلا آیا۔ یافعی کا قول ہے کہ اس کے عہد
میں اُس کے برابر کوئی سلطان جلیل القدر نہ تھا۔ اور نہایت بامروت بادشاہ تھا۔ اسکا عفو
اُسکے غصے پر غالب تھا۔ اُسکی تمام قلمرو میں خلیفہ المستظہر باللہ عباسی کے نام کا خطبہ پڑھا
جاتا تھا ۹۷ برس کی عمر میں ۳۰ برس بادشاہت کرکے سنہ ۴۹۹ ہجری میں مراکو میں فوت ہو کر وہاں
ہی مدفون ہوا اُس کے بعد اُسکا بیٹا علی بن یوسف اسپین میں قرطبہ کے تخت پر بیٹھا۔
اُسکو اپنے علم کا ایسا دعوی تھا کہ امام غزالی کا بھی کچھہ قدر نہیں جانتا تھا۔ حتی کہ امام غزالی کی
تصانیف کو آگ میں جلا دیا۔ سنہ ۵۳۷ھ میں فوت ہوا۔ اُس کے بعد اُسکا بیٹا تاشفین نام
اُسکا جانشین ہوا۔ عبد المومن موحد نام ایک شخص نے سنہ ۵۴۲ھ میں اس سے ملک چھین
لیا اور خاندان المرابطین کی ایسی بیخ کنی کی کہ سوائے اُنکے نام کے تاریخ کے دفتر میں اور کچھہ
نہ رہا۔ سب نیست و نابود کیئے گئے پس اب المرابطین کا عہد گیا اور موحدین کا عہد شروع

ہوا۔ اس خاندان کی اصل یہ ہے کہ ایک شخص محمد بن عبداللہ نام افریقہ میں رہنے والا ایک غریب آدمی مسجد میں چراغ جلانے والے کا بیٹا تھا۔ اُس نے شہر قرطبہ میں تعلیم پائی فارغ التحصیل ہو کر قاہرہ اور بغداد میں جا کر مدرس بنگیا مہدی ہونے کا دعوی کیا اور اپنے مذہب کی تائید میں ایک تالیف کی علی بن یوسف بن تاشفین نے وہ کتاب شرع کے مخالف جانکر جلادی یہہ شخص بڑا واعظ تھا۔ ہر وعظ میں علی بن یوسف کی شکایت کرنے لگا۔ اور بادشاہ جب اس کے پکڑنے یا قتل کرنے کا ارادہ کرتا تھا بھاگ جاتا تھا۔ پھر اپنے شاگرد رشید عبد المومن نام کو کہا کہ اصل میں مہدی موعود تم ہو۔ اور یہہ پیشگوئی تمہارے حق میں ہے اور ترغیب دیکر لوگوں کو اُسکا مرید کر دیا۔ پھر پہاڑ پر جا کر وعظ کرنا شروع کیا۔ وہاں بیس۲۰ ہزار آدمی جو اُس کے معتقد ہو گئے تھے اُنکو بھی عبد المومن کا مطیع کر دیا اور اُنکا خطاب الموحدین رکھا۔ (اور المحاد بھی اُنکو کہتے ہیں) اور اسیطرح دو تین قبیلے اور بھی اُنکے ساتھہ مل گئے آخر یہہ ہوا کہ عبد المومن امام مہدی اور محمد مذکور نے لشکر سپہ سالار بن کر لڑائی پر کمر باندہی علی بن یوسف نے یہہ خبر سُن کر ایک دو اپنے جرنیل معہ اپنے لشکر کے لڑائی کو بھیجے۔ مگر وہ کامیاب نہوئے موحدین کا گروہ غالب رہا اور بڑے بڑے قلعے اور شہر مراکو اور فیض وغیرہ فتح کر لیے۔ اس کے بعد عبد المومن تیس ہزار آدمی کے ساتھہ اُنپر چڑھہ آیا۔ اور اُنکو شکست دی محمد بن عبد اللہ نے ۵۳۲ھ میں انتقال کیا تو اُسوقت عبد المومن نے خطاب امیر المومنین کا اختیار کیا۔ اور تخت پر بیٹھہ گیا۔ اور جہاد میں سرگرم رہا حتی کہ ہسپانیہ پر بھی فتح پائی ۵۵۸ھ میں اُسکا انتقال ہوا۔ اُس کے بعد اُسکا چھوٹا بیٹا یوسف ابو یعقوب المنصور تخت پر بیٹھا اُس نے بھی کئی لڑائیاں کیں اور کامیاب ہوا کیٹل کے بادشاہ سے لڑا اُسکو شکست دی اور سب مقیدین کو رہا کر دیا ۵۹۵ھ میں فوت ہوا۔ اُس کے بعد اسکا بیٹا محمد ابو عبد اللہ ناصر لدین اللہ تخت پر بیٹھا اُس نے فوج کی بہت بھرتی کی نو لاکھہ فوج کے قریب جمع کر لی اُس سے یورپ کے تمام عیسائی سلطنتوں کو اپنی فکر پڑ گئی۔ اور لڑائی کے لیے چست ہوئیں لڑائیاں بھی ہوئیں اور بڑی خونریزی ہوئی ۶۱۰ھ میں مراکو میں آکر فوت ہوا۔ اُس کے بعد اُسکا بیٹا یوسف ثانی ابو یعقوب باپ کے ہوتے ہی اُس کی خوشی سے تخت پر بیٹھا اُسکی گیارہ برس کی عمر تھی اُس لیے اُس نے بڑی تکالیف اُٹھائیں ۶۲۱ھ میں بے اولاد انتقال کیا۔ اب موحدین کی سلطنت کو ضعف

آنا شروع ہو گیا۔ اس کے بعد ابو مالک عبد الواحید ایک شخص تخت پر بیٹھا۔ چند ماہ کے بعد مقتول ہوا۔ اس کے بعد المامون ابو علی ایک شخص پادشاہ ہوا اس نے مہدی کے خلاف میں ایک کتاب لکھی مہدی کے معتقدوں نے اُسکو تخت سے اتار دیا۔ اور یحیی بن ناصر کو تخت پر بیٹھا دیا۔ لیکن المامون نے اُسکا مقابلہ کیا اُس کو اور اُس کے معاونوں کو شکست دی۔ اور سب کو قتل کر ڈالا اُس کے بعد محمد بن عمر حاکم گرنیاڈا تخت پر بیٹھا۔ ہسپانیہ میں ایک اور شخص ابن ہود نام موقعہ پا کر مستقل ہو گیا۔ اب ان نزاعوں اور جھگڑوں کے باعث عیسائی قومیں غالب ہو گئیں۔ اور اسلام کے شہروں کو فتح کرنے لگے بلکہ محمد بن عمر باتحت حکومت فرڈاننڈ عیسائی کے ہو گیا۔ اور ٦٧١ھ میں فوت ہوا اس کے بعد اسکا بیٹا محمد ثانی تخت پر بیٹھا اُس کا ارادہ ہوا کہ جو ملک باپ کے ہاتھ سے نکل گیا ہے وہ واپس لے۔ اور اسی غرض سے بائیس برس عیسائی حکومتوں سے لڑتا رہا۔ مگر کامیاب نہ ہوا ٧٠١ھ میں فوت ہوا۔ اس کے بعد اسکا بیٹا محمد ثالث پادشاہ ہوا یہ سلطنت کا انتظام نہ کر سکا۔ اس لیے دست بردار ہوا۔ اور اپنے بھائی الناصر کو اپنا جانشین کیا یہ بڑا ہشیار بادشاہ تھا عیسائی حکومتوں سے لڑتا رہا۔ اور بہت مقامات فتح کیے مگر آخر خانہ جنگی کے فسادات سے یہ بھی حکومت سے دست بردار ہو گیا۔ اس کے بعد اسمعیل بن فرج تخت پر بیٹھا یہ بھی بہادر پادشاہ تھا عیسائیوں سے بہت لڑائیاں لڑا اور فتحیاب بھی ہوا مارتس اور یان وغیرہ کو فتح کیا مرشیا کی سلطنت کو بھی فتح کیا۔ مگر اندرونی فسادات سے یہ بھی آزاد نہ ہو سکا۔ ایک شخص محمد نام (جو شاہزادوں سے تھا) اسکو موقع پا کر ٧٢٥ھ ہجری میں قتل کر ڈالا۔ اب ملوک اسلام ہسپانیہ کا خاتمہ ہوا۔
مگر غرناطہ میں جو ہسپانیہ کا صوبہ ہے اس میں مسلمانوں کی حکومت قائم رہی اسمعیل بن فرج کے مقتول ہونے کے بعد اسکا بیٹا محمد چہارم غرناطہ کے تخت پر بیٹھا۔ مگر چند روز کے بعد عثمان سپہ سالار نے سرکشی کر کے اُس کے چچا محمد بن فرج کو پادشاہ بنا دیا اور افریقہ سے فوج لا کر الجیسرس اور ماربیلا اور اونداو بنیا فتح کر لیے۔ اور جبل الطارق بھی لے لیا۔ اور تمام صوبوں کو جو سرکش تھے مطیع کیا۔ محمد مذکور ابو الحسن افریقہ سے بادشاہ کی ملاقات کو جاتا تھا راستہ میں جبل الطارق پر ٧٣٣ھ ہجری میں مارا گیا۔ اس کے بعد اُس کا بھائی یوسف ابو الحجاز تخت پر بیٹھا یہ بادشاہ عدل اور کمالات حسنہ میں لائق تھا۔ اُس کے عہد میں اس سلطنت میں تنزل آ گیا۔ تھا۔ عیسائیوں نے الجیسرس وغیرہ مسلمانوں سے پھیر لیے ٧٥٥ھ ہجری میں مارا گیا۔ اسکے

بعد محمد پنجم بن یوسف تخت پر بیٹھا یہ بادشاہ نیک سیرت اور رعیت کا خیرخواہ
تھا۔ عیسائی حکومتوں سے صلح کرکے ملک کو امن دیا مگر دشمن اس کے اقبال کو دیکھہ نہ سکے اور
بلوہ کرکے اُس کے محل میں گہس پڑے اور اُس کے سپاہیوں کو قتل کرکے محمد پر دوڑے اُنکا
منشا یہہ بہی تہا کہ اُس کے بہائی اسمٰعیل کو تخت پر بیٹھا دیں۔ اس لیے محمد نے مجبور ہوکر حکومت
سے دست بردار ہوکر اپنے بہائی اسمٰعیل دوم کو تخت دیدیا چند روز کے بعد اسمٰعیل بہی مارا گیا
اور محمد پنجم پہر تخت پر بیٹھہ گیا۔ اور شہر الجیرس کو فتح کیا ۷۹۱ھ میں اپنی موت سے مرگیا
اُس کے بعد یوسف ثانی ابوعبید بن محمد ثالث مذکور تخت پر بیٹھا اُس کے بیٹے
محمد نے اُسکو مارنے کا ارادہ کیا۔ اس لیے یوسف نے اسپر حملہ کیا مگر کامیاب نہ ہوا ۷۹۵ہجری
میں فوت ہوا اُس کے بعد اس کا بیٹا محمد جسنے باپ پر سرکشی کی تہی اپنے بڑے بہائی یوسف
ثالث کو سلوبرینا کے قلعہ میں قید کرکے تخت پر بیٹھ گیا۔ پہلے عیسائیوں سے صلح کرلی پہر
لڑائی شروع کردی کہیں کہیں فتح پائی مگر عیسائیوں نے بہت مقامات مسلمانوں کے دبا
لیے ۸۱۲ہجری میں فوت ہوا۔ اوس کے بعد اُسکا بیٹا بڑا بہائی یوسف ثالث قید
سے نکلکر تخت نشین ہوا۔ اُس نے چودہ برس حکومت کی اُسکے عہد میں عیسائی تمام متفق ہوگئے
اور فرڈیننڈ کے ماتحت ہوکر فساد برپا کیا۔ اور مسلمانوں کے ہاتہہ سے انتقیرا چہین لیا۔
۸۲۴ہجری میں یہ فوت ہوگیا۔ اُس کے بعد اُسکا بیٹا محمد ہفتم تخت پر بیٹھا اس نے
عیسائیوں سے صلح کرلی لیکن اُس سے رعایا بیزار ہوگئی جسکا انجام یہہ ہوا۔ کہ غرناطہ میں
بغاوت پہیل گئی اور محمد مذکور پر حملہ ہوا۔ وہ لاچار ہوکر ٹیونس کے سلطان کے پاس بہاگ
گیا۔ اُس کے بعد محمد ہشتم تخت پر بیٹھا مگر محمد ہفتم نے حاکم ٹونس سے لشکر لاکر محمد ہشتم کو قتل
کرڈالا۔ اور خود بادشاہ ہوگیا۔ مگر اُسپر یوسف بن الاحمر نے جو غرناطہ کے بادشاہوں کی
اولاد سے ایک شخص تہا۔ اُس نے محمد ہفتم کو پہر نکالدیا اور خود بادشاہ بن گیا اس یوسف
چہارم نے چہہ مہینے تخت نشینی کی محمد ہفتم اسپر پہر چڑہ آیا اور تخت پر بیٹھہ گیا مگر لوگوں نے
پہر اُسکو تخت سے اتار دیا۔ اور محمد نہم کو تخت پر بیٹھا دیا۔ مگر کیسل کے حاکم نے ایک حقدار
اس سلطنت کو قائم کردیا۔ چار پانچ برس تک لڑائیاں ہوتی رہیں آخر محمد نہم کے باغی اس کے
محل میں گہس گئے اُس لیے وہ بہیس بدل کر بہاگ گیا۔ اُس کے بعد محمد دہم تخت پر بیٹھا اُس نے
اکیس برس حکومت امن چین سے کی اُس کے بعد عیسائی اسپر چڑہ آئے اور جبل الطارق

اور ارکیدونہ اور تمام شہر جو اُن پہاڑوں کے درمیان تھے فتح کر لیے اور عیسائیوں نے یہہ صلاح کی کہ بادشاہ غرناطہ بادشاہ کیسل عیسائی کے ماتحت رہا کرے۔ اور سلطنت غرناطہ کی زوال کے قریب ہوگئی ۸۶۶ھ میں محمد دہم کا انتقال ہوگیا۔ اور اُس کی جگہہ اسکا بیٹا مولا علی ابو الحسین تخت نشین ہوا اس کے عہد میں دن بدن اور بہی تنزل ہوتا گیا۔ خانہ جنگی شروع ہوئی اُسکے اور اُسکے بیٹے عبداللہ میں لڑائی ہوئی آخر میں ابو عبداللہ بادشاہ بن گیا۔ پھر عیسائیوں نے اور بہی زور پکڑا اور بہت شہر فتح کر لیے۔ آخر ۸۹۷ھ میں فرواند عیسائی پادشاہ نے غرناطہ کو بہی فتح کر لیا۔ اور بادشاہ اسلام ہسپانیہ کا بالکل خاتمہ ہوا۔ اور ابو عبداللہ نے حسرت کی نگاہ کے بعد کنجیاں فرواند کے حوالے کیں اور رخصت ہوا۔ اس پادشاہ عیسائی نے اہل اسلام کو یہاں سے نکالدیا۔ اور باقی رہے سہے اُن میں سے کسی کو آگ میں جلادیا۔ اور کسی کو جبراً عیسائی کر دیا۔ اور اُس نے حکمدیا کہ کوئی عربی کتاب مت دیکھو۔ اسپین کی زبان بولو۔ مگر یہہ لوگ گو ظاہر میں عیسائی تو ہوگئے مگر باطن میں مسلمان تھے۔ اس لیے فلپ پادشاہ عیسائی نے ان مسلمانوں کے ساتھہ فساد اور خونریزی کر کے ایک لاکھہ آدمی کے قریب جلاوطن کر دیے۔ مگر پھر بہی پوشیدہ مسلمان رہگئے۔ فلپ ثالث نے انکو بہی نکالدیا پھر قریباً دس لاکھہ آدمی مسلمان تہا جو یہاں سے ہجرت کر کے شمال میں جابسے۔ اور اسیطرح جور و جفا اٹھاتے رہے حتے کہ نوصدی ہجری اور پندرہ صدی عیسوی میں عیسائی بادشاہوں نے خود تعصب دلی اور نیز پادریوں کے ورگلانے سے اور بہی زیادہ مسلمانوں پر وہ وہ ظلم کیے کہ بیان سے باہر ہیں عیسائی ظالم قصائی مسلمانوں کا جنگلی جانوروں کی طرح شکار کرتے تھے۔ ہزاروں مسلمان ذبح کر دیے ہزاروں پر ظلم ہوا۔ شیرخوار بچے بیگناہ سمندر میں ڈالدیے اور قتل کیے اور جو صحرا کو بھاگ گئے تھے وہ بھوک سے مر گئے۔ لیکن اب پادریوں کے دل خوب ہی ٹھنڈے ہوئے۔ اور دلوں کے ارمان نکلے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اب ناظرین کو معلوم ہوا ہوگا کہ اہل اسلام پر جو عیسائی پادریوں نے الزام لگائے ہیں مسلمان متعصب و ظالم و خونریز ہیں کہاں تک صحیح ہیں۔ کیا کوئی بتا سکتا ہے کہ اہل اسلام نے ملک فتح کرنے کے بعد کوئی ایسا ظلم کیا۔ ہرگز نہیں بلکہ اہل اسلام کا عدل و احسان دیکھہ کر ہزاروں بلکہ لاکھوں مخالف لوگ بخوشی اسلام میں داخل ہوگئے یہہ واقعات جور و ستم جو لوگ بالتفصیل دیکھنا چاہیں وہ بکلز ہسٹری آف سویلائزیشن کی جلد دوم کا مطالعہ کریں) اس ظلم کا بدلا اُن عیسائیوں کو

جو قیامت کے دن میں ملے گا وہ تو ملے ہی گا مگر دنیا میں بہی اُن کو یہہ ملا کہ ہسپانیہ کا ملک دن بدن
ویران ہوتا گیا۔ اور عیسائیوں کا جہاز جو سمندر میں آتا تہا یہ مسلمان جو افریقہ میں آبسے تہے
لوٹ لیتے تہے۔ اسی طرح مدت تک عیسائیوں کی تجارت میں نقصان پہونچتا رہا اہل اسلام
عرب نے جیسے ملکی و مذہبی حکومت کے اوائل صدیوں میں جلد ترقی کی تہی جیسا اس تاریخ میں
بیان ہوچکا ہے ویسے ہی تجارت جو سب پیشوں سے عمدہ اور حلال پیشہ ہے اس میں بہی انہوں
نے بڑی ترقی کی تہی خلفا کو بڑا شوق ہوتا تہا چنانچہ انہوں نے اپنے تاجروں کو ہندوستان
وغیرہ ملکوں میں بہیجا اور اُس سے اشاعت دین بہی مقصود تہا۔ چنانچہ جو مسلمان پہلی
دوسری تیسری صدی ہجری میں ہندوستان میں آکر آباد ہوئے۔ اُن سے بہت
ہندو راجے رفتہ رفتہ مسلمان ہوگئے۔ اور ہند کے جزائر سیلون۔ سمطرہ۔ جاوا۔ سلسلہ
وغیرہ میں بہی پہنچے اور افریقہ وغیرہ کے بندرگاہوں پر کئی ملک آباد کیے اور اُن کے مالک
ہوگئے جیسے مقدشون۔ ملندہ وغیرہ بلکہ روس وغیرہ اور اسکینڈی نیویا کے ساتہہ بہی انہوں
نے سلسلہ تجارت کا گانٹھ لیا تہا۔ بعض مورخوں نے یہ بہی لکہا ہے کہ جو عرب اہل اسلام سپین
اندلس میں رہتے تہے امریکہ کو بہی انہوں نے معلوم کرلیا تہا اور وہاں پہنچے تہے مگر انہوں نے
وہاں سے کچہ فائدہ زیادہ نہیں اُٹہایا تہا۔ امیر تیمور کی تاریخ میں آئے گا کہ اُس نے کچہہ
روس کے ملک پر بہی فتحیاب ہوکر قبضہ کرلیا تہا۔ غرض اہل اسلام وہ چیز تہے جنہوں نے جس
طرف سیف و سنان اور ہمت کا رُخ کیا اُدہر ہی کامیاب ہوئے اور دنیا بہر میں انہیں
کا نام تہا۔ اور انہیں کا خطبہ اور سکہ اور راج تہا۔ مگر جب تک اُن میں کچہہ دینداری اور مذہبی
جوش تہا۔ اور کچہہ غیرت بہی رکھتے تہے۔ لیکن جب سے عیش و آرام میں پڑ گئے اُسوقت سے اُن کے
دن بُرے آنے شروع ہوگئے۔ اور ہر طرح کی طاقت میں فتور آگیا۔

حکومت اہل بیت

جب اہل بیت خلفاء امیویہ اور عباسیہ سے ڈرتے پہرتے تہے تب یہہ ایسی ایسی جگہہ میں
جا بسے تہے جہاں اُن خلفاء کا گذر اور زور نہیں چلتا تہا۔ چنانچہ خیلان ملیان وغیرہ بلاد
عجم اور یمن و نجد وغیرہ عرب میں جا بسے اور کچہہ اُنکو وہاں حکومت بہی ملی اور یمن میں پہلے انکے
امام یحیے ہادی بن حسین بن قاسم بن ابراہیم بن اسمعیل بن ابراہیم بن حسن بن مثنی

۲۸۰ھ میں پادشاہ ہوئے وہاں مذہب قرامطہ باطنیہ کا جاری تہا - کچہ اوپر اسی لڑائیاں کرکے آخر فتح پائی اٹہارہ برس جہاد کیا اُن کے عہد میں معتضد پہر مکتفی پہر مقتدر خلیفہ عباسی تہے ۲۹۸ھ میں امام ہادی مذکور کا انتقال ہوا انکے بعد انکے بیٹے مرتضے محمد حاکم ہوئے پہر انکے بیٹے ناصر احمد - پھر امام قاسم علی - ہوئے ۳۹۵ھ میں مر گئے پھر انکے بیٹے حسین ہوئے قرامطہ کی لڑائی میں مارے گئے - پھر امام داعی یوسف بن یحیے ہوئے ۴۰۵ھ میں مر گئے - پہر امام ابو ہاشم - پھر ابو الفتح ناصر ہوئے پھر متوکل علی اللہ احمد ہوئے ۵۶۶ھ میں مر گئے پہر منصور باللہ ہوئے ۶۱۴ھ میں مر گئے - پہر داعی صغیر ہوئے الفاظ خوب وصاف بول نہیں سکتے تہے پہر ہادی احمد حسین انسے بہت سی کرامات ظاہر ہوئیں یہہ خلیفہ آخر عباسی مستعصم کے وقت میں تہے اُن کے بعد حسن بن علی بن وہاش امام ہوئے پہر ابراہیم بن تاج الدین امام ہوئے - پہر امام مطہر بن یحیے ہوئے - پھر اُنکے بیٹے محمد نام انکی جگہہ ہوئے صنعا اور عدن کو انہوں نے لڑائی بہڑائی میں فتح کیا پھر علی بن صلاح امام ہوئے - پھر مؤید باللہ یحیے بن حمزہ امام ہوئے یہہ بڑے عالم تہے - انہوں نے صحابہ کی تعریف میں ایک کتاب لکھی ہے جسکا نام شامل ہے - اُن کے بعد امام احمد بن علی ابو الفتح کی اولاد سے قائم ہوئے پہر امام مہدی مرتضی علی بن محمد ہدوی قائم ہوئے - پھر اُنکے بیٹے امام ناصر صلاح بن علی اُن کے بعد اُنکے بیٹے علی بن صلاح نام امام ہوئے انکے وقت میں بہت فتوح ہوئیں اُنکے بعد صلاح بن علی نام امام ہوئے مگر کچہہ زیادہ نہ رہے -

دولت طبرستانیہ اسجگہہ چہہ شخص حاکم ہوئے تین اولاد حسن سے اور تین اولاد حسین سے پہلے ہاشمی داعی الی الحق حسن بن زید بن محمد بن اسمعیل بن زید الجواد بن الحسن بن الحسین بن علی بن ابی طالب ۲۵۰ھ میں رے اور دیلم کے حاکم ہوئے اُن کے بعد اُنکے بہائی قائم بالحق محمد والی ہوئے ۲۸۷ھ میں مارے گئے پھر انکا پوتا مہدی حسن بن زید بن قائم بالحق ہوا - پھر محمد بن حسن ہادی ہوئے دولت سلاطین اسلامیہ مصر حضرت عمر کے عہد میں عمرو بن العاص نے مصر کو فتح کیا حضرت عمر کے بعد حضرت عثمان خلیفہ ہوئے تو انہوں نے عمرو بن العاص کو مصر سے معزول کرکے عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح کو مصر کا حاکم کیا - عبد اللہ مذکور ۳۳ھ میں فوت ہوا - بارہ برس حکومت کی اُس کے بعد مصر کا امیر حضرت علی کی جانب سے قیس بن سعد بن عبادۃ الخزرجی الانصاری ہوا جب یہہ معاویہ کا طرفدار ہو گیا - تو حضرت علی نے اسکو موقوف کرکے مصر کا حاکم محمد بن ابی بکر کو مقرر کر دیا اور یہہ حکومت کرتے رہے مگر جب اہل مصر نے حضرت علی کے پاس

محمد کی شکایت کی تو حضرت علی نے انکو موقوف کرکے مصر پر الاشتر النخعی کو حاکم مقرر کر دیا۔ جب اشتر نخعی فوت ہو گئے تو مصر پر پھر دوبارہ محمد بن ابی بکر حاکم ہو گئے مگر اسوقت حضرت معاویہ اُن کے مخالف ہو گئے۔ اور عمرو بن العاص حاکم اول مصر کو ایک بڑے لشکر کے ساتھ محمد بن ابی بکر پر بھیجا۔ محمد بن ابی بکر نے عمرو بن العاص کا اپنے لشکر کے ساتھ کچھ مقابلہ کیا مگر آخر مغلوب ہو گیا۔ اور عمرو بن العاص مصر پر غالب ہو گیا۔ جب انکا انتقال ہو گیا تو معاویہ نے اُنکے بیٹے عبداللہ کو مقرر کر دیا۔ دو برس یہ حاکم مصر رہے پھر معاویہ نے انکو معزول کرکے اپنے بھائی عیینہ بن ابی سفیان کو مقرر کر دیا۔ پھر انکو بھی معزول کرکے عیینہ بن عامر الجہنی کو حاکم کیا۔ پھر انکو بھی معزول کر دیا۔ اور معاویہ بن حدید کو امیر کر دیا۔ پھر انکو بھی معزول کرکے مسلمہ بن مخلد کو حاکم مصر کیا۔ یہ البتہ اپنی عمر بھر امیر رہے۔ جب یزید کے زمانہ میں یہ مر گئے تو اُن کے بعد سعید بن یزید حاکم مصر ہوئے۔ پس جب مکہ شریف میں عبداللہ بن زبیر کی خلافت ہو گئی اور سب نے اس سے بیعت کر لی تو عبداللہ بن زبیر نے عبدالرحمن بن مخزوم قرشی کو حاکم مصر کا کر دیا لیکن مروان بن حکم نے عبداللہ بن زبیر کی اطاعت نہ کی اور شام پر متغلب ہو گیا اور پھر شام سے مصر میں آیا اور امیر اپنے بیٹے عبدالعزیز کو حاکم کر دیا اور خود پھر شام میں چلا آیا۔ جب عبدالعزیز مذکور فوت ہو گیا تو اُس کی جگہ عبدالملک بن مروان امیر ہوا ایک مہینہ رہا۔ اس کے بعد اُسکا بیٹا عبداللہ حاکم ہوا سنہ [illegible] ہجری میں اُس کے بھائی ولید بن عبدالملک نے اُس کو موقوف کر دیا اور اُسکی جگہ سری بن شریک کو حاکم کر دیا یہ ظالم تھا چھ برس مصر پر حاکم رہا پھر فوت ہو گیا اُسکے بعد عبدالملک بن رفاعہ امیر ہوا سنہ ۹۹ھ تک حاکم رہا اُس کے بعد ایوب الاصبحی مقرر ہوا سنہ ۱۰۱ ہجری تک رہا۔ پھر اُس کے بعد بشیر بن صفوان الکلبی حاکم ہوا سنہ ۱۰۲ تک رہا پھر اُس کے بعد اُسکا بھائی حنظلہ بن صفوان حاکم ہوا سنہ ۱۰۵ھ تک رہا پھر اس کے بعد ہشام بن عبدالملک کے عہد میں محمد بن عبدالملک خلیفہ مذکور کا بھائی مصر پر حاکم ہوا۔ پھر اُس کے بعد حفص بن ولید یہاں کا امیر ہوا سنہ ۱۱۸ تک والی مصر رہا اس کے بعد عبدالرحمن بن خالد حاکم مصر ہوا۔ سات مہینے رہا پھر موقوف ہو گیا۔ اور حنظلہ بن صفوان پھر دوبارہ حاکم ہوا پھر یہ بھی معزول ہو گیا۔ اور اُس کے بعد حسان بن العتاہیۃ التیجبی والی مصر ہوا کچھ عرصہ کے بعد معزول ہوا اُس کے بعد پھر دوبارہ حفص بن الولید مذکور حاکم ہوا۔ اور سنہ ۱۲۸ ہجری میں معزول ہو گیا۔ اُس کے بعد حوثرہ بن سہیل الباہلی حاکم ہوا۔ اُن کے بعد المغیرۃ بن عبد الفزاری

حاکم ہوا۔ اُنکے بعد ۱۳۲ھ میں عبید اللہ بن مروان امیر ہوا۔ یہ شخص خلفاء بنی امویہ سے آخری حاکم تھا۔ اس کے بعد مصر پر عباسیہ کی جانب سے کئی اور نواب مقرر ہوتے رہے یہانتک کہ ۲۵۴ھ میں مصر میں احمد بن طولون خلیفہ معتز باللہ کی طرف سے نائب مقرر ہوا۔ لیکن جب اُسکی شوکت قوی ہوگئی مصر کو دبا لیا اور مستقل سلطان بن گیا۔ مگر دعوی خلافت نہیں کیا اور نہ نیابت عباسیہ سے نکلا۔ اور یہ ترک تھا۔ ۲۷۰ھ ہجری میں مرگیا۔ پھر اُسکے بعد اُسکا بیٹا ابو الجیش حمارویہ تخت مصر پر بیٹھا وہ مارا گیا پھر اُسکا بیٹا جیش تخت پر بیٹھا اور معزول ہوا۔ اور پھر اسکا بھائی ہارون امیر ہوگیا۔ ۲۹۲ھ ہجری میں طغج بن جف نے مکتفی خلیفہ کے زمانہ میں دمشق لے لیا۔ پھر ابو المنعاتم شیبان بن احمد بن طولون حاکم ہوا پھر محمد بن سلیمان نے مصر پر غلبہ پالیا اور طولون کی اولاد کو پکڑ کر بھیجدیا پس احمد بن طولون کی حکومت ختم ہوئی اور دولت بنی طغج شروع ہوئی۔

دولت بنی طغج اخشیدیہ مصر و شام

یہ لوگ مصر بن طغج حاکم فرغانہ کی اولاد سے تھے۔ اخشید فرغانہ کے ناموں سے لقب ہے خلیفہ عباس رضی اللہ عنہ نے محمد طغج کو متولی دیار مصر و شام کردیا تھا۔ ۳۲۴ھ میں یہ خلفاء عباسیہ کا ضعف دیکھکر مستقل حاکم ہوگیا۔ معتزلہ مذہب تھا گیارہ برس تین ماہ زندہ رہا اُس کے بعد اسکا بیٹا ابو القاسم انوجور حاکم ہوا۔ ۳۵۰ھ میں مرگیا۔ پھر اسکا بیٹا سعد الدولہ ابو المعالی حاکم ہوا۔ پھر ابو تعلب حاکم ہوا پھر غضنفر حاکم ہوا۔ یہہ سب شیعہ مذہب تھے۔ بعض نے کہا ہے ابو القاسم کے بعد ابو الحسن علی بیٹھا۔ پھر ابو القاسم کا اتابک کافور نام بیٹھا ۳۵۵ھ ہجری میں مرگیا۔ یہہ غلام حبشی تھا اس کے بعد ابو الفوارس احمد بن علی بن محمد اخشید حاکم ہوا۔ پھر عبیدیہ مغرب سے آئے اور انہوں نے آکر یہہ ملک لے لیا۔ اور دولت اخشیدیہ ختم ہوگئی۔ دوسو اکہتر برس انکی حکومت رہی اور ۵۶۷ھ ہجری میں ختم ہوگئی۔

دولت عبیدیہ

یہ اول اُنسے ۲۹۶ھ میں مہدی عبید اللہ مغرب میں حاکم ہوا۔ ۳۲۳ھ ہجری میں مرگیا۔ پھر اسکا بیٹا القائم بامر اللہ ہوا۔ ۳۳۴ھ میں مرگیا پھر اسکا بیٹا منصور اسماعیل اُسکی جگہہ ہوا۔ ۳۴۱ھ ہجری میں

مرگیا پھر اسکا بیٹا المعز الدین اللہ سعد نام حاکم ہوا ۳۶۲ھ میں مصر میں آیا اور فتح کیا ۳۶۵ھ میں مرگیا۔ اسکے بعد اسکا بیٹا عزیز نزار جانشین ہوا ۳۸۶ہجری میں مرگیا پھر اسکا بیٹا الحاکم بامر اللہ منصور اسکی جگہہ ہوا۔ یہہ ظالم اور خونریز بادشاہ تہا۔ اُس نے رعایا کو حکم دیا کہ جب اُسکا نام سنیں فوراً

حاشیہ صفحہ ۱۳۸ ۵ یہ فرقہ بھی شیعہ مذہب کی ایک شاخ ہے اور فرقہ سبعیہ اور اسمعیلیہ بھی انکو کہتے ہیں اس فرقہ کا بانی عبید اللہ بن سبا یہودی ہے یہہ شخص مشہر اہواز جو صوبہ خورستان ملک فارس میں ہے اسکا باشندہ تہا اسلام سے پہلے یہاں آبا و اجداد قدیم سے حاکم تہے جب اہل اسلام نے اس ملک کو فتح کیا تو اُن لوگوں کے دلوں میں یہہ داغ موجود تہا اور حکومت کی محبت دل میں رکہتے تہے اور کوئی موقع تاڑتے تہے عبید اللہ مذکور نے حکمت عملی کی کہ اسماعیل بن جعفر صادق کو جو حضرت علی کی اولاد سے ساتویں امام مشہور ہیں انکو اپنا پیشوا بنایا اور مشہور کیا اور لوگوں کو تعلیم کی کہ خلافت اور بادشاہت کے مستحق سات امام ہیں علی رضا سے لیکر اسماعیل جعفر تک اور خلیفہ عباسیہ قتل کے لائق ہیں اور سات درجہ مقرر کیے اور ایک کتاب سات باب بنائی جو اس کے پیچہ میں پہنس جاتا تہا اُسکو یہہ کتاب اور درجات بطور راز سکہائی جاتی تہی جیسے اس زمانہ میں فری میشن فرقہ میں راز مخفی کیوجاتا ہے ویسے ہی یہہ لوگ بہی کسی غیر کو اپنا بھید نہیں کہتے تہے اور انکو فرقہ باطنیہ بہی کہتے ہیں اس لیے کہ یہہ کہتے ہیں ہر ظاہر کے لیے ایک باطن ہے اہل سنت والجماعت نے اس فرقہ کو ملاحدہ فرقہ لکہا ہے کیونکہ یہہ قرآن اور حدیث کے نصوص کے خلاف ظاہر تاویل کرتے ہیں حتی کہ آیات قصص کی بہی تاویلات کرتے ہیں مثلاً وہ کہتے تہے کہ وضو سے مراد امام وقت کی دوستی ہے زکوٰۃ سے تزکیہ نفس اور کعبہ سے ذات نبی اور صفا مروہ سے امام حسن حسین احتلام سے افشاء راز امام وقت اور غسل سے امام کے ساتہہ عہد وبیعت مراد ہے اور نماز و روزہ وحج و زکوٰۃ خلفاء ثلاثہ کی بدعت سے ہے علی ہذا القیاس اور بہی انکے بہت سے ایسے خرافات عقاید ہیں جب اُس کے اعتقادات آخر ظاہر ہوئے تو خلفاء عباسی المعتمد باللہ نے اسکو قید کر دیا لیکن کسی اسماعیلی کی مدد سے قید خانہ سے نکل گیا چہ گروہ پہلے بن چکا تہا اس لیے شمال افریقہ میں جاکر بغاوت کا علم کہڑا کر دیا اور دعوی کیا کہ علی رضا اور فاطمہ کا حقیقت میں میں ہی وارث ہوں اور المہدی خطاب مشہور کر دیا جو بارہویں امام مہدی موعود کا ہے چنانچہ بہہ مغربی عرب اُس کے فریب اور دہوکہ میں آگئے اور چہوٹی سی سلطنت بنالی اور قیروان شہر کو دار السلطنت مقرر کیا الغرض اس فرقہ کی بنیاد ۲۹۶ھ میں شروع ہوگئی یہ لوگ اپنے راز و تعلیم میں مبتدی کو پہلے درجہ میں مسائل قرآن پر شکوک سکہلاتے تہے اور فرقہ اسماعیلیہ کے اصول پر اُنکے جواب تعلیم کرتے تہے دوسرے درجہ میں سکہایا جاتا تہا کہ امامت ایک خدائی راز ہے تیسرے درجہ میں یہ تعلیم ہوتی تہی کہ امام سات ہیں اور اُنپر وحی نازل ہوتی ہے اسمعیل ساتواں امام سب سے بڑا ہے بلکہ نبی ہے ایک امام نے پہلے امام کے مسائل منسوخ کر دیے ہیں علی ہذا القیاس اسی طرح سات باقی درجوں میں ایسی ہی واہی تعلیم ہوتی تہی حتی کہ اس حیلہ میں یہ شخص اپنے مدعا اصلی میں کامیاب ہوگیا کہ حکومت اس خاندان میں قائم ہوگئی اسکے بعد اسکا بیٹا القائم اُسکی جگہہ ہوا اسکا بیٹا منصور اسمعیل ہوا۔ اُس کے بعد اسکا بیٹا المعز لدین اللہ ہوا یہ خلیفہ المطیع اللہ کے وقت میں تہا ۳۵۸ھ ہجری شہر فارس فتح کیا اور انتہائے مغرب افریقہ تک اسکا تسلط ہوگیا اور مصر کو فتح کرکے اسکا بادشاہ بن گیا اور سلسلہ وار بادشاہ ہوتے رہے جیسے متن میں لکہا گیا ہے۔ ۱۲

سجدہ میں گر پڑیں گویا یہہ بھی ایک فرعون تھا۔ اس فرقہ کے لوگ اس کو خدا کہتے تھے ۴۱۱؁ ہجری
میں مارا گیا۔ اس فرقہ کا خیال باطل یہہ بھی ہے کہ یہہ قالب انسان میں خدا تھا۔ آسمان پر چلا گیا مرا نہیں
خلیفہ عباسی القائم بامر اللہ کا عہد تھا۔ پھر اسکا بیٹا ظاہر لاعزاز دین اللہ ہوا۔ وہ ۴۲۷؁ ہجری میں مارا
گیا تمام شام و افریقہ میں اسکا خطبہ پڑھا گیا پھر اسکا بیٹا مستنصر باللہ ہوا وہ ۴۸۷؁ میں مر گیا چار
ماہ ساٹھ برس حکومت کی ذہبی نے کہا ہے اہل اسلام سے کسی خلیفہ اور سلطان نے اتنی مدت

لہ اس بادشاہ کے وقت میں فارس میں ایک اور فرقہ پیدا ہوا اس فرقہ کا بانی حسن بن صباح حمیری باشندہ رے کا
تھا فرقہ اسمعیلیہ کی اُس نے کسی قدر صلاح کی اور اسکا نام حشاشین رکھا اس لیے فرقہ اسمعیلی اسوقت کچھ مدہم ہو گیا اور یہہ
جدید فرقہ رونق پکڑ گیا۔ اور لوگ اس میں زیادہ داخل ہو گئے اس شخص کا باپ علی نام بڑا غالی شیعہ تھا۔ وہ رے سے
کوفہ کو آیا پھر قم میں اور پھر رے میں پھر نیشاپور میں مقیم ہو گیا۔ اور اپنے بیٹے حسن کو تعلیم پر لگا دیا اور اس نے
ترقی کر کے بادشاہ سلجوقی الپ رسلان کے ساتھ اُس کے وزیر نظام الملک کے ذریعہ سے رسائی پیدا کر لی لیکن
بادشاہ نے اسکی شرارت معلوم کر کے اسکو نکال دیا وہاں سے رئیس اصفہان ابو الفضل کے گھر جا پڑا وہاں سے مصر
میں آیا اور خلیفہ المستنصر باللہ نے اسکی بڑی عزت کی آخر یہاں بھی بگڑ گئی قید ہوا بھاگا حلب میں پہونچا پھر بغداد میں
گیا۔ پھر اصفہان میں آیا۔ لیکن جہاں جاتا تھا اپنے مذہب کی خفیہ تعلیم کرتا رہتا تھا۔ اور لوگوں کو اپنا معتقد بناتا تھا
آخر اس کارروائی سے ایک قلعہ الموت اپنا کر لیا اور وہاں کے حاکم مہدی علوی کو جو سلطان ملکشاہ کی طرف
سے تھا بے دخل کر دیا۔ اور پھر تھوڑے ہی عرصہ میں تمام علاقہ رودبار اور کوہستان اُس کے تصرف میں آگیا
اور اپنے گروہ سے اپنی خدا جیسی تعظیم کروائی مریدوں کو کہا میں جو چاہتا ہوں کر سکتا ہوں لوگوں کو بھنگ پلا کر
بہشت کے جلوے دکھاتا تھا اس لیے اس فرقہ کا نام حشاشین پڑ گیا حشیش کے معنے بھنگ کہ ہیں علماء
اہل سنت و الجماعت نے اسکو زندیق اور ملحد قرار دیا ہے یہ شخص ۵۱۸؁ میں ۳۵ برس حکومت کر کے مر گیا اُس کے
بعد اُس کے گروہ سے ایک شخص کیا بزرگ امید خلیفہ ہوا اسکے آدمی علماء اہل سنت و الجماعت کو جہاں پاتے تھے
قتل کر لیتے تھے اُس کے بعد اسکا بیٹا محمد بادشاہ ہوا اسکے بعد اسکا بیٹا حسن ثانی تخت پر بیٹھا اُس نے لوگوں سے
شرعی احکام بالکل چھوڑا دیے کہا عملوں کی کچھ ضرورت نہیں اور جنت و دوزخ معنوی چیزیں ہیں اور کہا میرا حکم کالوحی من
السماء ہے اور میرے پر اللہ تعالی نے اپنے فضل کے دروازے کھول دیے ہیں ۵۶۱؁ میں اپنے سالے کے ہاتھ سے مارا
گیا اُس کے بعد اسکا بیٹا محمد ثانی ہوا اُس نے بھی اپنے باپ دادا کے مذہب کو ترقی دی ۶۰۷؁ھ میں اپنے بیٹے جلال الدین
کے ہاتھ سے زہر سے مارا گیا پس اُسکے بعد اسکا بیٹا جلال الدین اسکا قاتل اُسکی جگہہ مسند پر بیٹھا اُس سے لوگ پھر گئے
اور اُس نے مذہب اسمعیلی چھوڑ دیا ۶۱۸؁ ہجری میں مر گیا پھر علاء الدین بن محمد بن جلال الدین مسند نشین ہوا یہ سخت ظالم
بد دین تھا ۶۵۳؁ میں مقتول ہوا۔ اُس کے بعد اسکا بیٹا رکن الدین مسند نشین ہوا۔ اُس نے بڑے ظلم فساد کیے اسوقت
خلیفہ بغداد نے تاتاریوں کے ہاتھ سے انکی بیخ کنی کرا دی ہلاکو خاں نے جا کر رکن الدین کو قتل کر ڈالا اور تمام ملک انکا لے
لیا۔ اور کل فرقہ کے لوگوں کو تہ تیغ کر دیا اور جو رہے سہے تھے انکی صلاح الدین یوسف بن ایوب نے صفائی کی ۱۲

حکومت نہیں کی پھر اُسکا بیٹا مستعلی باللہ ہوا وہ ۴۹۵ھ میں مرا پھر اُسکا بیٹا الآمر باحکام اللہ بیٹھا۔ پانچ برس کا لڑکا تہا ۵۲۴ھ میں بے اولاد قتل ہوا اُسکے بعد اُس کے چچا کا بیٹا الحافظ لدین اللہ عبدالمجید بن محمد بن مستنصر ہوا وہ ۵۴۴ھ ہجری میں مرگیا۔ پہر اُسکا بیٹا الظافر باللہ اسمٰعیل ہوا۔ ۵۴۹ھ میں مارا گیا۔ پہر اُسکا بیٹا الفائز بنصر اللہ بیٹھا ۵۵۵ھ ہجری میں مرگیا۔ پہر عاضد لدین اللہ عبداللہ بن یوسف بن الحافظ لدین اللہ ہوا وہ ۵۶۷ھ ہجری میں معزول کیا گیا اسی سال میں مر بہی گیا اسی سال دولت عباسیہ مصر میں قائم ہوگئی اور ان ظالموں اور گمراہوں اور بدعتیوں کی حکومت زائل ہوئی پہر یہاں سے دولت ایوبیہ کردیہ شروع ہوگئی اُن سے پہلے ملک ناصر صلاح الدین یوسف بن ایوب نے مصر پر قبضہ کر لیا پہر شام پر چڑہائی کی بیت المقدس وغیرہ فتح کر لیا مسلمان لوگ خوش ہوگئے یہ نیک آدمی تہا اُسکا ارادہ تہا کہ یہاں عیسائی لوگ رہنے نہ پائیں خلیفہ مستنصر باللہ کے عہد میں تہا اُس کی محفل میں ہر وقت علما رہتے تہے۔ بکمی اور بیہودہ بات کوئی نہ ہوتی تہی تیئس ۲۳ برس دہوم دہام سے حکومت کی ۵۸۹ھ ہجری میں مرگیا۔ اُس کے بعد اس کا بیٹا ملک عزیز عثمان بیٹہا اُس نے بہی اپنے باپ کی طرح عدل و انصاف کیا۔ خلیفہ ناصر لدین اللہ کے عہد میں ۵۹۵ھ میں مرگیا۔ پہر ملک منصور محمد بن عثمان ہوا یہ چہوٹا تہا ۵۹۶ھ میں معزول کیا گیا پہر ملک عادل سیف الدین بن ایوب مذکور امیر ہوا بہت ہوشیار اور مدبر اور حلیم اور صابر پادشاہ تہا۔ ملک بہت بڑہا یا ۶۱۵ھ ہجری میں ناصر لدین اللہ کے وقت میں فوت ہوا۔ اُس کے بعد اسکا بیٹا ملک کامل محمد نام پادشاہ ہوا نہایت عقیل تہا علما کی بہت عزت کرتا تہا حدیث شریف کے سننے کا بڑا شائق تہا کسی پر بہروسا نہیں کرتا تہا سب کچھ آپ کرتا تہا ۶۳۵ھ ہجری میں فوت ہوا اس کے بعد اُسکا بیٹا الملک العادل ابوبکر بادشاہ ہوا ۶۳۷ھ ہجری میں اُتارا گیا پہر تہوڑے عرصہ کے بعد مرگیا اس کے بعد اُسکا بہائی الملک الصالح ہوا یہ عادل اور پارسا عالی ہمت رعایا پسند پادشاہ تہا ۶۴۷ھ ہجری میں ایک عیسائیوں کی لڑائی میں مارا گیا پہر اُسکا بیٹا الملک المعظم توران شاہ پادشاہ ہوا صرف دو مہینے تخت پر بیٹہا پہر معتصم خلیفہ کے وقت میں مارا گیا۔ پہر ایک عورت شجرۃ الدر بادشاہ ہوئی بہت لائقہ تہی تین مہینے کے بعد خود سلطنت سے دست بردار ہوگئی۔ پہر ملک اشرف موسیٰ بن یوسف پادشاہ ہوا بسبب نالیاقتی کے ۶۵۲ھ ہجری میں تخت سے اُتارا گیا اُسپر دولت ایوبیہ ختم ہوئی۔ اور دولت غلامان ایوبیہ کردیہ کی شروع ہوئی۔

ملک المعز عزالدین ایبک ترکمان صالحی

اس خاندان مصریہ کا پہلا بادشاہ ہے
اُس نے ملک کا اچھا انتظام کیا ٦٥٥ھ

ہجری میں مقتول ہوا۔ پھر اسکا بیٹا منصور علی تخت کا وارث ہوا۔ اچھا آدمی تھا رعایا اور ارکان دولت خوشی
سے اُس کی اطاعت کرتے تھے دو برس سلطنت کرکے خود ہی دست بردار ہوا۔ اور گوشہ نشین
ہوگیا۔ یہہ مستنصر باللہ خلیفہ کا عہد تھا۔ اُس کے بعد ملک مظفر قطز تخت پر بیٹھا۔ اُس کے اقبال نے بڑی
ترقی کی۔ تتاریوں نے بلاد شام پر حملہ کیا قریب تھا کہ مصر پر چڑھ آویں مگر اس بادشاہ نے انپر حملہ
کیا انکو شام میں شکست دی یہ واقع اسکے بڑے نامی کارناموں سے ہے۔ لیکن اسکو ٦٥٨ھ ہجری
میں مستنصر خلیفہ کے وقت ظاہر بیبرس نے مرواڈالا اور خود بادشاہ ہوگیا ظاہر بیبرس کی مورخوں
نے بڑی تعریف لکھی ہے کیونکہ اُس نے بہت فتوح کیں اور ملک کا انتظام بھی خوب کیا اُس کی
رائے کبھی خطا نہیں کرتی تھی ٦٧٦ھ میں فوت ہوا اسکے بعد اسکا بیٹا ملک سعید برکت تخت پر بیٹھا
یہہ بھی باپ کی طرح منتظم تھا مگر سال کے اندر اُسکو لوگوں نے ٦٧٨ھ ہجری میں معزول کردیا۔
اور اُسکا بھائی ملک عادل بدرالدین کو تخت پر بیٹھا دیا چار مہینے کے بعد وہ بھی تخت سے اتارا
گیا۔ اور اُسپر یہہ خاندان بھی ختم ہوا۔ اور قلاوینہ کی حکومت شروع ہوگئی اُن سے پہلا بادشاہ
ملک منصور قلاوون بادشاہ ہوا ہے اِس کے وقت میں بڑی بڑی فتحیں ہوئیں۔ رعایا بہت خوش
رہی ظاہر میں مہیب آدمی تھا مگر درحقیقت نرم تھا ٦٨٩ھ ہجری میں الحاکم بامر اللہ خلیفہ کے وقت
میں فوت ہوا پھر اسکا بیٹا ملک اشرف خلیل تخت پر بیٹھا نہایت عمدہ نیک اور منتظم تھا مگر دشمنوں
کی ناشارش سے ٦٩٣ھ میں قتل کیا گیا اُس کے بعد اُسکا بھائی ملک ناصر بادشاہ ہوا یہہ اچھا آدمی
تھا عدل وانصاف اچھا کیا۔ رعایا خوش رہی اُس نے خلیفہ عباسی المستکفی باللہ کو قوم کی جانب
جلاوطن کیا تھا ملک ناصر درمیان میں کچھہ مدت سلطنت کو...... چھوڑ بیٹھا تھا اس اثنا میں ملک
عادل منصور ہوا۔ اور وہ بھی خود ہی علیحدہ ہوگیا۔ پھر ملک منصور حسام الدین حسین ہوا وہ قتل کیا
گیا۔ پھر ملک مظفر رکن الدین بیبرس جاشینگر حاکم ہوگیا۔ وہ بھی قتل کیا گیا۔ پس ملک ناصر مذکور
پھر اپنی جگہہ ہوگیا۔ یہہ شیخ ابن تیمیہ کی بڑی قدر کیا کرتا تھا ٧٤١ھ ہجری میں فوت ہوگیا۔ پھر اُسکا
بیٹا منصور ابوبکر ہوا۔ اُس کو دو مہینے کے بعد لوگوں نے قوص کی طرف جلاوطن کردیا۔ پھر اُسکا
بھائی ملک اشرف کجک بادشاہ ہوا صرف آٹھ مہینے رہا پھر اُسکو بھی لوگوں نے قوص کی طرف نکالدیا
پھر اُسکا بھائی ناصر احمد کرک سے آکر اپنے بھائی کی جگہہ بادشاہ ہوا۔ چونکہ ظالم تھا رعایا اُس سے

پھر گئی ۷۴۵ھ ہجری میں مقتول ہوا۔ پھر اُسکا بھائی ملک صالح اسمٰعیل پادشاہ ہوا ۷۴۶ھ میں فوت ہوگیا
پھر اسکا بھائی ملک کامل شعبان پادشاہ ہوا اُس کے اخلاق اچھے نہیں تھے ارکان دولت نے
اُسکو معزول کردیا ایک سال ایک مہینہ رہا پھر اُسکا بھائی ملک مظفر حاجی تخت پر بیٹھا۔ ظالم تھا۔
۷۴۷ھ ہجری میں ذبح کیا گیا۔ پھر ملک ناصر حسن اپنے بھائی کی جگہہ ہوا ۷۶۲ھ ہجری میں قتل کیا گیا۔
پھر اسکا بھائی ملک صالح ہوا یہ لائق نہیں تھا جن لوگوں نے اسکو تخت پر بیٹھایا تھا انہوں نے ہی اُسکو
۷۶۵ھ میں تخت سے اُتار دیا پھر ملک منصور بن حاجی مذکور پادشاہ ہوا۔ دو برس تین مہینے کے بعد لوگوں
نے اُسکو بھی تخت سے اتار دیا پھر ملک اشرف شعبان بن حسین بن ناصر پادشاہ ہوا یہ اچھا سخی شجاع مرد
تھا ۷۷۸ھ ہجری میں مقتول ہوا پھر اُسکا بیٹا منصور علی ہوا ۷۸۳ھ میں فوت ہوگیا اُس کے بعد اُسکا
بھائی صالح حاجی تخت پر بیٹھا ۷۹۲ھ ہجری میں خود سلطنت سے متوکل خلیفہ کے عہد میں دستبردار
ہوا یہاں دولت خاندان کلاؤن کی ختم ہوئی انکی اکتالیس سال حکومت رہی۔ پھر دولت چرکسیہ
کی نوبت آئی یہ بھی ترک تھے ملک ظاہر برقوق اُن سے اول پادشاہ ہوا ہے اُس نے اچھی طرح
سلطنت کی ۸۰۱ھ ہجری میں متوکل خلیفہ کے عہد میں فوت ہوگیا۔ پھر اُسکا بیٹا ملک ناصر فرج
اُسنے مکہ شریف میں بجائے ایک مصلے کے چار مصلے بنا دیے جیسے پہلے گذر چکا ہے اُس کے
عہد میں تیمور لنگ نے فتنہ برپا کیا مال لوٹ لیا عورتوں کو پکڑ کر لے گیا ناصر فرج نے تیمور کا مقابلہ
خوب کیا۔ تاہم تیمور اپنی مراد کے ساتھہ واپس پھرا ناصر ۸۱۵ھ ہجری میں مستعین خلیفہ کے وقت
دمشق میں بُری طرح سے مارا گیا۔ پھر اسکا بھائی ملک منصور عبد العزیز ہوا ۸۰۸ھ ہجری میں مقتول
ہوا۔ پھر ملک ابو نصر شیخ پادشاہ ہوا اُس نے صرف دو برس دو مہینے حکومت کی پھر ملک مظفر احمد
بن مؤید یہ دو برس کا بچہ تھا اسکا وزیر تمام کام کرتا تھا سات ماہ چند یوم کے بعد یہ لڑکا فوت ہوگیا۔ پھر
ملک ظاہر ططر ابو الفتح پادشاہ ہوا یہ بڑا عالی ہمت آدمی تھا اہل علم کی قدر کرتا تھا۔ اُس نے کل ترانوے
دن سلطنت کی ۸۲۴ھ میں فوت ہوگیا۔ پھر اسکا بیٹا ملک صالح محمد تخت پر بیٹھا چار مہینے دو دن
بادشاہی کر کے خود دست بردار ہوا۔ پھر ملک اشرف ابو النصر برسبائی حاکم ہوا۔ اُس نے اچھی طرح سلطنت
کی قرآن شریف کے سننے کا شائق تھا قبرس کو اُسنے فتح کرلیا ۸۴۱ھ میں فوت ہوا پھر اُسکا بیٹا ملک
عبد العزیز ابو المحاسن تخت پر بیٹھا اُسکے بخت نے مساعدت نہ کی تین ماہ چھہ دن کے بعد اسکو تخت
چھوڑنا پڑا اور اسکندریہ کو بھیجا گیا۔ وہیں مرا پھر ملک ظاہر ابو سعید علی بن اینال پادشاہ ہوا۔ یہہ یتیموں
اور مسکینوں پر بہت رحم کرتا تھا۔ چودہ برس چھہ مہینے حکومت کر کے ۸۵۷ھ میں فوت ہوا۔ پھر اُسکا بیٹا

ملک منصور عثمان پادشاہ ہوا چالیس دن کے بعد معزول ہوگیا۔ اُسوقت اس سلطنت مصر میں بہت
لڑائیاں ہوئیں پھر ملک اشرف ابو النصر پاشاہ ہوا۔ اُس کے عہد میں فتنے بند ہوگئے لوگوں کے
ساتھ بڑے احسان کرتا تھا۔ مگر امی تھا ۸۶۵ھ میں ملک بقا کو راہی ہوا۔ پھر اُسکا بیٹا مؤید احمد
ہوا یہ بھی اچھا تھا مگر اسکو کوئی عمدہ وزیر نہ ملا ۸۶۵ھ میں تخت سے اُتارا گیا۔ پھر ملک ظاہر ابو
سعید خوش قدم پادشاہ ہوا سلطنت کا اچھا انتظام کیا علم قرات کا خوب عالم تھا قاریوں کا حلقہ
اُس کے گرد رہتا تھا ۸۹۲ھ ہجری میں مستنجد باللہ خلیفہ کے وقت فوت ہوا۔ پھر ملک ظاہر ابو سعید
بلبائی تخت پر بیٹھا پچاس دن رہا پھر اسکندریہ کی طرف جلا وطن کیا گیا۔ اور وہاں ہی مرگیا۔ پھر ملک
ظاہر ابو سعید تمربغا پادشاہ ہوا۔ لیکن دو مہینے رہا ارکین سلطنت نے اسکو اسکندریہ میں نظربند
کر دیا پھر ملک اشرف ابو النصر قائتبائی ہوا۔ یہ نہایت اچھا پادشاہ تھا رعایا کو انصاف سے خوش کیا
مساجد کی تعمیر کرائی اچھے اچھے کام کیے انتیس برس چھ مہینے پادشاہی کی ۹۰۱ھ ہجری میں فوت
ہوا۔ پھر اسکا بیٹا ملک ناصر محمد ابو السعادات پادشاہ ہوا یہ نالائق تھا۔ بدمعاشوں کی صحبت میں
رہتا تھا لہو و لعب میں مصروف تھا دو برس چھ ماہ رہا ۹۰۴ھ میں مقتول ہوگیا۔ پھر ایک رئیسوں
سے ملک اشرف قانصوہ گیا۔ ۵ دن پادشاہ رہا پھر گم ہوگیا اُس کے بعد ملک ظاہر ابو سعید قانصوہ ہوا
ایک سال آٹھ مہینے رہا پھر اُس سے فوج پھر گئی کہیں جا کر چھپ گیا۔ پھر ملک اشرف جنبلاط ہوا ایک
سال رہا پھر جلا وطن کیا گیا پھر ملک عادل طومان بائی پادشاہ ہوا چار مہینے پندرہ دن کے بعد مارا گیا
پھر ملک اشرف ابو النصر قانصوہ بادشاہ ہوا یہ بڑا ظالم تھا خون خرابا بہت کیا کرتا تھا۔ پندرہ برس نو
مہینے رہا پھر سلیم اول پادشاہ خاندان عثمانی نے حملہ کیا اور اسکو سخت سزا دی متمسک باللہ خلیفہ
کا وقت تھا۔ اُس وقت مصر میں اس خاندان کی دولت کو تنزل ہوا پھر ملک اشرف طومان بائی ہوا سلیم پادشاہ
عثمانی نے اسکو بھی شکست اور سزا دی اور ۹۲۳ھ ہجری میں خود متولی مصر ہوا اور دولت مصر چرکسیہ ختم ہوگئی
اور تصرف خاندان عثمانی ۹۲۳ھ میں آگئی پہلے خیر بک سلطان سلیم کی طرف سے مصر میں نائب بنا
تھا اُس کے بعد پھر دولت عثمانیہ کی طرف سے مصر کے وزرا اور نائب ہوتے رہے ان میں سے
مشہور وزرا یہ ہیں ابراہیم پاشا۔ محمد پاشا۔ گرجی حسن پاشا۔ محمد پاشا۔ محمد پاشا صوفی۔ احمد پاشا
دفتر دار یہ ۱۲۴۴ھ میں تھا۔ اُسوقت مصر میں دولت عثمانیہ کا نائب خاندان محمد علی پاشا سے محمد علی پاشا کے
اُسکا بڑا بیٹا ابراہیم پاشا تخت پر بیٹھا یہ بھی دولت عثمانیہ کا خیر خواہ رہا اُنکے بعد انکا بیٹا عباس پاشا
تخت پر بیٹھا نو برس حکومت کرکے فوت ہوا اُس کے بعد اُسکا چچا سعید پاشا بن محمد علی تخت پر

بیٹھا آٹھہ برس حکومت کرکے فوت ہوا۔ اس کے بعد اسمعیل پاشا بن ابرہیم بن محمد علی تخت پر بیٹھا اس نے سلطان روم سے اتحاد پیدا کیا اور وفاداری دکھائی اس لیے سلطان روم عبد العزیز خاں نے انکو خدیو کا لقب عنایت کیا اس کے معنے خداوند و پادشاہ کے ہیں سترہ برس حکومت کی جب سلطان روم عبد الحمید خاں تخت پر بیٹھے تو انہوں نے اسمعیل کو موقوف کرکے اسمعیل کے بیٹے محمد رفیق پاشا کو تخت پر بیٹھایا انکو احمد عربی پاشا وغیرہ سے کچھ دقتیں پیش آئیں انگریزوں نے اس بارے میں انکو مدد دی اس لیے وہ انگریزوں کے ممنون ہوگئے۔ اور انگریزوں کی یہاں قدر ہونے لگی ۷ جنوری سنہ ۱۳۰۹ھ میں انکا انتقال ہوگیا۔ انکے بعد انکا بیٹا محمد عباس پاشا پادشاہ قرار دیا گیا سلطان عبد الحمید خاں والی دولت عثمانیہ نے بہی انکو خدیو مصر تسلیم فرمایا یہ پادشاہ اب تک موجود ہے۔

دولت ملوک یمن

پہلے ان سے سنہ ۲۰۳ ہجری میں محمد بن زیاد ابرہیم بن عبد اللہ زیاد مامون خلیفہ کی طرف سے یمن کا پادشاہ ہوا۔ اُن کے بعد ابرہیم بن زیاد پادشاہ ہوا۔ پہر اسکا بیٹا زیاد پادشاہ ہوا پھر اُسکا بہائی ابو الجیش اسحق ہوا سنہ ۳۷۱ ہجری میں یہہ فوت ہوگیا اور ایک چھوٹا لڑکا زیاد نام چھوڑا یہ لڑکا بہی چند روز کے بعد مرگیا اس لیے یہ سلطنت اسی خاندان سے ایک اور لڑکے ابرہیم کے نام ہوگئی یہ لڑکا بہی مارا گیا۔ خاندان ختم ہوا۔ دوسو چوسٹھ برس انکی حکومت رہی پہر انکا ایک غلام نجاح نام پادشاہ بنگیا اپنے نام کا سکہ جاری کیا سنہ ۴۵۲ھ میں فوت ہوگیا۔ پہر اسکا بیٹا سعید نام قائم ہوا۔ اس سے ابو الحسن صلیحی علی بن محمد نے ملک چہین لیا۔ اسکا باپ یمن کا قاضی تہا۔ بنو نجاح بہاگ گئے۔ سترہ برس حکومت کی۔ پھر سعید مذکور نے عود کیا اور ابو الحسن کا سر کاٹ لیا۔ اور زبید پر احمد مکرم صاحب حاکم ہوگئے سنہ ۵۰۰ ہجری میں مر گئے پہر انکا بیٹا فاتک نام تخت پر بیٹہا۔ پھر منصور بن فاتک ہوا۔ پہر اُسکا بیٹا فاتک ثانی ہوا۔ پھر ابن عم بن فاتک بن محمد فاتک ہوا۔ پس بنو نجاح کی حکومت ختم ہوگئی۔ کچھہ اوپر سو برس حاکم رہے۔ پہر علی بن مہدی حمیری غالب ہوگیا۔ اور انکی حکومت شروع ہوگئی۔ یہہ لڑ بھڑ کر حاکم ہوا۔ پہر فاتک بن محمد کو قتل کیا لیکن خود بہی اکیس دن زندہ رہکر مرگیا پہر اسکا بیٹا مہدی ہوا۔ پہر اُسکا بیٹا عبد النبی ہوا پہر اسکا بہائی عبد اللہ ہوا پہر عبد النبی مذکور دوبارہ حاکم ہوگیا پہر توران شاہ بن ایوب نے سنہ ۵۶۹ میں یمن کو لیلیا اور عبد النبی کو قید کیا تمام ساز و سامان لوٹ لیا۔ پس حمیری کی سلطنت ختم ہوگئی۔ یہہ حمیری لوگ گنہگار کو کافر جانتے تہے۔ جو انکے عقیدہ کے خلاف ہوتا تہا اسکو قتل کرتے اور اُس کی اولاد کو غلام بنا لیتے تہے۔

توران شاہ کے بعد یمن میں امام مہدی احمد یحیی بن رسول الدین اللہ بادشاہ ہوا حضرت فاطمہ کی اولاد سے تھا۔ اس کے بعد امام شرف الدین یحیی بن شمس الدین مہدی مذکور بادشاہ ہوا مجتہد ہونیکا مدعی تھا۔ کہتا تھا تقلید حی کی تقلید میت سے بہتر ہے۔ تمام بلاد یمن کا بادشاہ ہوگیا۔ یہانتک کہ بلاد روم سے اویس پاشا ٩٥٣ھ میں چڑھ کر آیا۔ اور زبید اور تہامہ وغیرہ کو اس سے لڑکر چھین لیا۔ اور مدینہ تعز کا سارا مال لوٹ لیا پھر شریف وسطہر ولد شریف کے درمیان مخالفت ہوئی مطہر اسیر ہوگیا اور مطہر ٩٦٤ھ میں فوت ہوا۔ اُس کے وقت میں دیار یمن پر ترکوں کا غلبہ ہوگیا مراد بادشاہ سے صنعا چھین لیا تین دن قتل وقتال رہا۔ پھر مطہر سے لڑا بادشاہی غالب رہا شریف نے خزائن لوٹ لیے رضوان پاشا نائب صنعا معزول ہوا مراد پاشا آیا اُس وقت شریف نے موقع پاکر صنعا و نواحی صنعا پر غلبہ حاصل کر لیا۔ زبید کا محاصرہ کر لیا چالیس دن کے بعد عثمان پاشا آیا لڑائی ہوئی ٩٨١ ہجری میں یمن پر ترکوں نے فتح پائی شریف مطہر مارے گئے اُنکی جگہہ یحیی بن علی بن مطہر بیٹھے۔ پھر علی بن سعد نے یحیی کو شکست دی۔

ملوک تونس و افریقہ

انکو دعوی تھا کہ حضرت عمر کی اولاد سے ہیں ٥٤١ھ میں عبد المومن نے اپنے بیٹے محمد کو ولی عہد کیا۔ پھر عبد الواحد بن ابی حفص حاکم ہوا۔ پھر ابوزکریا بن یحیی پھر محمد بن زکریا پھر یحیی پھر ابو اسحق بن یحیی پھر ایک اور شخص محمد بن ابی عمارہ نام نے یہ ملک لے لیا۔ پھر سابق خاندان میں آگیا۔ اور ان سے عمر بن یحیی امیر ہوئے۔ پھر عبد الرحمن ہوئے اور معزول ہوگئے۔ پھر ابی حفص ہوئے۔ پھر ابوبکر بن عبد الرحمن پھر ابو البقا پھر ابو یحیی زکریا لحیانی۔ پھر بلاد مغرب کو ابوبکر بن یحیی نے لے لیا۔ اُس کے بعد اسکا بیٹا ابو فارس محمد عبد العزیز امیر ہوا۔ پھر اسکا بیٹا ثابت بن محمد تخت پر بیٹہا وہ بھی مارا گیا۔ ملک اندلس کے انگریزوں نے مغرب پر حملہ کیا۔ ابوبکر بن محمد نے انگریزوں کو شکست دی۔ پھر علی بن عمارا قائم ہوا۔ پھر یحیی بن ابوبکر حاکم ہوگیا۔ پھر ابو فارس پھر ابو عبد اللہ بن محمد امیر ہوئے۔ پھر انکا بہائی عثمان پھر انکا پوتا یحیی بن مسعود ہوا۔ لیکن یہ عبد المومن بن ابراہیم بن عثمان کے ہاتھ سے مارا گیا۔ اور تونس کا وہ خود حاکم ہوگیا۔ پھر اسکا بہائی زکریا ہوا ٩٩٩ھ میں وبا میں مرگیا پھر محمد بن حسن ہوا۔ پھر اُسکا بیٹا سلطان حسن ہوا حسن کے چالیس بہائی تھے اُس نے سب کو مار ڈالا مگر دو بہائی بہاگ کر بچ گئے۔ اس میں لواطت کا عیب بھی تھا۔ آخر اہل بلد اس سے مخالف ہوگئے مارنا چاہا بہاگ گیا ٩٤٨ھ ہجری میں سلطان سلیم نے تمام ملک تونس و افریقہ

لے لیا۔ پھر انگریز غالب ہوگئے۔ سلطان سلیم نے ۹۸۳ھ میں انگریزوں سے لڑکر پھر لے لیا۔

سجستان

یہاں تین شخصوں نے پچاس برس سلطنت کی یہہ بنی لیث تھے۔ پہلے لیث امیر ہوا۔ پھر یعقوب اُس نے ۲۵۵ھ ہجری میں خراسان و کرمان پر بھی قبضہ کرلیا۔ اُسوقت خلیفہ مہدی باللہ عباسی کا وقت تھا پھر فارس و رستان لیلیا۔ اور نیشاپور کو اپنا دارالملک ٹھیرایا۔ بادبدیہ آدمی تھا پھر اسکا بھائی عمرو بن لیث حاکم ہوا۔ اسمٰعیل بن احمد سامانی نے اُسکو قید کرلیا۔ خلیفہ معتضد باللہ نے اُسکو پیاسا مار دیا۔ پھر طاہر بن عمرو بن لیث حاکم ہوا۔ پانچ برس حاکم رہا ۳۰۵ھ ہجری مین انکی سلطنت ختم ہوئی۔

دولت سبکتگین

انکے دس آدمیوں نے ایک سو بہتر برس حکومت کی اول سبکتگین۔ پھر اسمٰعیل۔ پھر سلطان محمود بلخ میں۔ پھر محمد پھر مسعود۔ پھر شہاب الدولہ مودود۔ پھر ابوالمظفر ابراہیم۔ پھر ابوالفتح ارسلان شاہ۔ پھر مظفر بہرام شاہ۔ پھر ابو شجاع خسرو ہوا۔ انپر یہ حکومت ختم ہوگئی سلجوقی غالب ہوگئے۔

دولت دیالمہ

یہ لوگ دیلم بن باسل کی اولاد سے ہیں۔ اور اُنکے بہت قبائل تھے مجوسی مذہب تھے۔ ایک دو مسلمان بھی ہوگئے تھے۔ ابوالحجاج مرداویج بن زیاد انکا پہلا بادشاہ ہوا ہے بلاد جبل وغیرہ پر غالب ہوگیا۔ ۳۱۵ھ ہجری میں جرجان ہمدان و قم کاشان اصفہان طبرستان لے لیا۔ حلوان تک لوٹ مار مچائی ۳۱۹ھ میں لشکر مقتدر باللہ کو شکست دی ۳۲۳ھ میں حمام میں مارا گیا پھر اسکا بھائی وشمگیر بن زیاد بادشاہ ہوا ۳۵۶ھ مین مارا گیا۔ پھر اسکا بیٹا بیتون تخت پر بیٹھا۔ وہ ۳۶۶ھ میں مارا گیا پھر اسکا بھائی قابوس نام ہوا وہ کچھ مدت کے بعد معزول کیا گیا۔ پھر اسکا بیٹا فلک المعالی منوچہر حاکم ہوا۔ پھر اسکا بیٹا نوشیروان شاہ بادشاہ ہوا۔ پھر سلطان محمود سبکتگین نے اُس سے ملک چھین لیا۔ پس دیلمون کی حکومت ختم ہوگئی یہہ قوم بڑی خونریز اور مفسد تھی۔

دولت بن بویہ ملوک عراق

بویہ ایک محتاج آدمی دیلم سے تھا مچھلی کا شکار کیا کرتا تھا۔ اسکو گمان تھا کہ وہ ملوک اکاسرہ کی اولاد سے ہے۔ اُس کے تین بیٹے تھے ایک عماد الدولہ ابی الحسن علی بن بویہ یہ بڑا تھا دوسرا رکن الدولہ ابو علی الحسن یہہ درمیانی تھا۔ تیسرا ابوالحسین احمد یہ چھوٹا تھا سلطنت

بڑے بیٹے عماد الدولہ نے پیدا کی عراق وہوار ذفارس کو لے لیا ان میں پندرہ پادشاہ ہوئے ہیں امیر ایک سو چھبیس برس حکومت رہی ۳۲۲ھ ہجری میں خلیفہ مقتدر باللہ نے اسکو اصفہان شیراز کا صوبہ دیدیا ۳۳۸ھ ہجری میں عماد الدولہ مر گیا۔ پہر اسکا بیٹا مؤید الدولہ ابو منصور ہوا۔ پھر اسکا بہائی رکن الدولہ حسن حاکم ہوا اسکے بعد معز الدولہ احمد ہوا جب وہ مر گیا عضد الدولہ خسرو شاہ بن حسن امیر ہوا انکے بعد ابو الفوارس شرف الدولہ شیر ذیل ہوا۔ پہر فخر الدولہ علی بن حسن پادشاہ ہوا۔ پھر اسکا بیٹا مجد الدولہ رستم ہوا۔ پہر اسپر سلطان محمود سبکتگین نے غلبہ پایا۔ پھر بہاؤ الدین خسرو بن شرف الدولہ ہوا۔ پہر اسکا بہائی شرف الدولہ حاکم ہوا۔ پہر عماد التقی مرزبان الدولہ بیٹھا پہر اسکا بیٹا ملک رحیم حاکم ہوا۔ سلطان طغرل سلجوقی نے اسکو قتل کر ڈالا اسکی جگہہ کیخسرو بن عماد الدولہ حاکم ہوا۔ پہر اسکا بہائی ابو منصور فلا دستون حاکم ہوا خسرو شاہ سے لڑائی ہوئی مارا گیا خسرو شاہ بن عماد الدولہ حاکم ہوا یہ دولت ختم ہوئی اور سلجوقی شروع ہو گئے۔

دولت سلجوقیہ

اس سلطنت کی بنا یہہ ہے ایک شخص سلجوق بن دقاق کو پادشاہ بیگو خان ترک تتاری نے اپنے لشکر کا سپہ سالار کر دیا تہا۔ پہر اُسکو مارنا چاہا بہاگ کر دار اسلام میں آگیا۔ اور معہ اپنی قوم کے مسلمان ہو گیا۔ ملوک سامانیہ کے نزدیک رسائی حاصل کی سمرقند اور اُس کے نواح میں ایک چھوٹی پادشاہت قائم کر لی اس کے ذریعہ سے اس نواح میں اسلام ہی پہیلا۔ پہلے یہہ لوگ ماوراء النہر میں رہتے تہے پہر خراسان میں جا بسے۔ ایک تاتاری کے ہاتہہ سے مارا گیا سلطان محمود غزنوی کا زمانہ تہا سلجوق کے بعد اسکا بیٹا میکائیل نام حاکم ہوا۔ پہر اسکا دوسرا بیٹا طغرل بیگ محمد پادشاہ ہوا۔ تمام خراسان کا پادشاہ ہو گیا ۴۵۵ھ ہجری میں مارا گیا۔ اس کے بعد اُسکا بیٹا الپ ارسلان پادشاہ ہوا۔ ایران کو فتح کیا حلب سے کاشغر تک مالک ہو گیا خلیفہ قائم بامر اللہ کی جانب سے اس کو اعز الدین کا لقب ملا دس برس حکومت کر کے ۴۶۵ھ ہجری میں فوت ہوا پھر اسکا بہائی سلیمان امیر ہوا۔ یہہ بہت ہی سخی تہا پہر اسکا بیٹا الپ ارسلان جلال الدولہ ابو الفتح ملک شاہ بن الپ ارسلان بہت ہوشیار پادشاہ تہا۔ پہر برکیارق بیٹہا۔ یہہ بڑا شرابی تہا۔ لیکن بادبدبہ پادشاہ تہا پہر ابو شجاع محمد بن ملک شاہ ہوا۔ پہر ابو القاسم محمود بن محمد بن ملک شاہ۔ پہر ابو طالب طغرل بن محمد بن ملک شاہ۔ پھر ابو الفتح مسعود بن محمد بن ملک شاہ پہر سلطان ملک شاہ بن محمود پھر سلطان ابو شجاع بن محمد محمود۔ پھر سلطان

رکن الدین ابو المظفر ارسلان بن طغرل بن محمد ملک شاہ ہوا ۵۷۱ھ ہجری میں مرگیا۔ پہر سلطان طغرل بن ارسلان بن طغرل ہوا۔ اسپر یہہ سلطنت ختم ہوئی ۵۸۹ھ ہجری میں سلطان خوارزم شاہ نے طغرل کو لڑکر مار دیا ایکسے چالیس برس اس گھر میں حکومت رہی۔

دولت خوارزمیہ

اول اُسنے محمد بن انوشتگین بادشاہ ہوئے یہہ ایک غلام ترکی تہا خوارزم شاہ اسی کا لقب ہے امراء سلجوقیہ کے ۴۹۰ھ ہجری میں بادشاہ ہوا۔ پہر ۵۱۱ھ میں سلطان اتسز ہوا پچاس برس حکومت کر کے مرگیا۔ پہر اسکا بیٹا ارسلان شاہ بن اتسز سلطان ہوا۔ پہر سلطان محمود ہوا ۵۸۹ھ ہجری میں مرگیا۔ پہر علاؤ الدین تکش خان ہوگیا۔ اس کے بعد اسکا بیٹا ملک شاہ محمد بیٹہا۔ سارا ملک ماوراء النہر اُس کے زیر حکومت تہا۔ اپنی اولاد میں ملک بانٹ گیا۔ قطب الدین اوزلغ شاہ کو ولی عہد کر دیا کرمان و کیش و مکران غیاث الدین کو دیا اور باقی ملک رکن الدین کو دیا اسوقت جب چنگیز خان اٹہا تو اُسنے قطب الدین کو موقوف کر کے جلال الدین کو ولی عہد کر دیا ۶۲۸ھ ہجری میں فتنہ چنگیزیہ سے یہہ دولت ختم ہوئی ایک سو اڑتیس برس رہی۔

دولت سلجوقیہ حلب شام

ان سے پہلا بادشاہ اتسز بن ابق تہا ۴۶۹ھ ہجری میں دمشق کو محاصرہ کر کے لے لیا تین برس اکیس دن رہا۔ پہر ملک شاہ سلجوقی نے حلب لے لیا قسیم الدولہ آق سنقر کو وہاں کا حاکم بنا دیا دمشق تاج الدولہ تتش بن الپ ارسلان کے پاس رہا ملک شاہ کی موت کے بعد تاج الدولہ تتش کا حلب و انطاکیہ و دیار بکر آذربیجان و ہمدان وغیرہ پر قبضہ ہوگیا پہر اصفہان کا ارادہ کیا پہر برکیارق سے لڑائی ہوئی تاج الدولہ مارا گیا۔ پہر برکیارق نے تاج الدولہ کے بیٹے رضوان نام کو اسکی جگہہ مقرر کیا رضوان ۵۰۳ھ ہجری مین مارا گیا۔ پہر اسکا بہائی ارتاش بن تتش مالک ہوا تین ماہ کے بعد مرگیا۔ پہر الپ ارسلان بن دقاق حاکم ہوا لولو نام اُس کے خادم خاص نے اُسکو مار کر اُس کے بہائی سلطان شاہ کو حاکم کر دیا۔ اُسکا ضعف دیکہکر اہل حلب نے غازی بن مرتق کو اپنا حاکم بنا لیا۔ یہہ مفلس آدمی تہا۔ ماردین کی طرف مال و سامان جمع کرنے کو گیا پیچہے اپنے بیٹے حسام الدین تمرتاش کو چہوڑ گیا۔

دولت بن ارتق ملوک ماردین

ارتق بن اکسب شاہ سلجوقی کے غلاموں سے تہا حلوان و عراق کا حاکم ہوگیا تہا ۴۸۳ھ میں

مرگیا پہر اسکا بیٹا ایلغازی حاکم ہوا ۵۱۲ھ میں مر گیا۔ پہر حلب حسام الدین تمرتاش کے قبضہ میں آگیا
اور میافارقین میں دوسرا بیٹا سلیمان امیر ہوا۔ پہر حسام الدین تمرتاش کے بعد اسکا بیٹا عز الدین
بیٹہا۔ پہر محمود نور الدین ہوا۔ پہر ماردین بن حسبی بن تمرتاش مالک ہوا۔ پہر ایلغازی بن حسبی پھر
بولق پھر اولق ارسلان بن قطب الدین ایلغازی۔ پہر اسکا بیٹا سعید نجم الدین غازی پھر
اسکا بہائی قرۃ ارسلان پھر شمس الدین داراو پہر منصور نجم الدین پہر شمس الدین بن صالح بن
منصور احمد یہہ ۷۶۹ھ ہجری میں مرگیا۔ پہر صالح محمود ہوا چار ماہ کے بعد معزول ہوا۔ پھر
مجد الدین عیسی ہوا یہہ آخری ملوک ماردین سے تہا پہر ملا کو نے یہہ ملک لے لیا۔

دولت اتابکیہ

انکا پہلا بادشاہ قسیم الدولہ آق سنقر ملوک ملوک سلطان ملک شاہ
سلجوقی ہے سلطان ملک شاہ نے اسکو حلب کا حاکم کر دیا تہا اسکے
بہائی تاج الدولہ تتش نے اُس سے لڑائی کر کے حلب چہین لیا۔ قسیم الدولہ کا بیٹا عماد الدین
زنگی سلجوقیہ والی واسط کا اتابک تہا اُس نے بزور شجاعت حلب وحماۃ وحمص وبعلبک وغیرہ بلاد
کی ریاست پر غلبہ پا لیا اُس کے مرنے کے بعد اسکی جگہہ اسکا بیٹا سیف الدین موصل میں تخت
نشین ہوا۔ اور اسکا دوسرا بیٹا نور الدین حلب پر قائم ہوا۔ سیف الدین مرگیا تو اسکا بہائی
قطب الدین مودود موصل کا حاکم ہوا۔ نور الدین مذکور بڑا شجاع اور شریعت کا پابند تہا۔ اس نے
پچاس قلعے فتح کیے دمشق لے لیا بیمارستان میں دار الحدیث بنایا ٹکس بند کر دیا اٹھائیس
برس حکومت کی اُس کے بعد اُسکا بیٹا ملک صالح اسمعیل بیٹہا حلب میں سنی وشیعہ میں جھگڑا
ہوا یہہ وہاں گئے اُدہر صلاح الدین بن ایوب نے دمشق لے لیا اسمٰعیل بلا ولد مر گیا۔ پھر
اسکا بھتیجا عز الدین مسعود قائم ہوا۔ پہر سلطان صلاح الدین نے غلبہ پا لیا ۶۲۰ھ ہجری میں
فتنہ تاتاریہ خوارزم شاہ کی وجہ سے یہ دولت شام اتابکیہ بالکل جاتی رہی۔

دولت طغتگین

یہ لوگ شام کے حاکم تہے ابو منصور طغتگین تاج الدولہ کی اولاد سے
تہا اُس کے بعد اُسکا بیٹا تاج الملوک ابو سعید بوری قائم ہوا ۵۲۶ھ
میں مارا گیا۔ پہر اسکا بیٹا شمس الملوک ابو الفتح اسمعیل بن بوری ہوا۔ چونکہ آخر میں ظالم ہو گیا مارا گیا۔
پہر اسکا بہائی شہاب الدین محمود بن بوری ہوا ۵۳۳ھ ہجری میں مارا گیا اُس کے بعد ابو المظفر
محمد بن بوری ہوا یہہ ضعیف مرد تہا ۵۳۴ھ ہجری میں مر گیا پھر اُسکا بیٹا ابق بیٹہا یہہ نابالغ تہا۔
اسکا کاروبار معین الدین کرتا تہا۔ پہر اتابکیہ غالب ہو گئے دولت سلجوقیہ بلاد شام جاتی رہی

دولت بنی مرداس

اُنسے پہلا حاکم صالح بن مرداس ہے یہ ۴۱۴ھ ہجری میں امیر مصر حاکم باللہ شیعہ سے یہ ملک و بلاد والی حلب ہوگیا۔ جب یہہ مارا گیا اسکا بیٹا محمود بن صالح تخت نشین ہوا۔ ۴۲۹ھ ہجری میں مارا گیا۔ پھر شمال بن صالح بن مرداس تخت پر بیٹھا پھر ظاہر بن نصر بن صالح ہوا۔ پھر عطیہ بن صالح ہوا۔ پھر نصر بن محمود ہوا۔ پھر احمد بن نصر بن صالح ہوا۔ پھر ۴۷۲ھ میں شرف الدولہ مسلم بن قریش حاکم ہوا۔ مغل کا غلبہ ہوگیا۔ بنی مرداس کی حکومت جاتی رہی۔ اٹھاون برس حکومت رہی۔

حکومت کرمان

اس سے اول براق نام بارہ برس کرمان پر خوارزم شاہ کی طرف سے حاکم رہا۔ ۶۲۲ھ ہجری میں مارا گیا۔ پھر اسکا بیٹا رکن الدین مبارک بیٹھا۔ پھر سلطان قطب الدین اُس کے چچا کا بیٹا غالب ہوگیا۔ پھر اُسکا بیٹا سلطان حجاج بیٹھا۔ ۶۶۹ھ ہجری میں مرگیا۔ پھر اسکا بھائی سلطان سیورغتمش قائم ہوا۔ ۶۸۱ھ میں معزول ہوگیا۔ پھر اُسکی عورت خاتون حاکمہ رہی۔ پھر سلطان مظفر الدین محمد بیٹھا۔ ۷۰۳ھ ہجری میں مرگیا۔ پھر قطب الدین شاہ جہان قائم ہوا۔ یہہ ظالم تھا۔ اسپر یہ دولت ختم ہوگئی۔ ملک پر مغل غالب ہوگئے۔

دولت غزنیہ غوریہ

یہ لوگ اصل میں سلجوقی ترک تھے۔ ملک خطا کے جبال غور ماوراء النہر میں آکر بسنے لگے ان میں پہلے سیف الدین محمد بن الحسین داماد بہرام شاہ غزنوی حاکم ہوا۔ یہہ مارا گیا اُسکا بھائی سوری اُس کی جگہہ ہوا۔ اسکو بھی بہرام شاہ ہی نے تہ تیغ کیا پھر اسکا بھائی علاؤ الدین ملقب جہان سوز ہوا۔ اُس نے اپنے بھائی کا بہرام شاہ سے بدلہ لینا چاہا مگر پیش نہ گئی بھاگ کر ہند میں آگیا۔ اور بہرام شاہ غزنوی پر غالب ہوگیا۔ اُس کے بعد اُسکا بیٹا خسرو شاہ تخت پر بیٹھا علاؤ الدین نے ہند سے آکر خسرو شاہ سے ملک لے لیا۔ اور اپنا لقب سلطان معظم رکھا۔ یہہ بڑا خوشنویس تھا۔ قرآن شریف اپنے ہاتھ سے لکھتا تھا۔ اُس کے بعد اسکا بھائی شہاب الدین ابو المظفر قائم ہوا۔ اسکا غلبہ ہند و سندھ و خراسان و غور میں ہوگیا۔ دیندار اور بڑا بہادر تھا۔ ۶۰۲ھ میں سندھ کے راستہ میں خیمہ کے اندر نماز پڑھتے اُنکو کسی دشمن نے مار دیا۔ پھر بھتیجا بہاؤ الدین شاہ مقرر ہوا۔ لیکن اس سلطنت پر بیٹھنے سے پہلے ہی مرگیا۔ اس کے دونوں بیٹے جلال الدین و علاؤ الدین آپس میں لڑے اس لیئے سلطنت سے دونو محروم رہے محمد بن غیاث

شاہ خوارزم نے ملک پر غلبہ پایا اور دولت غوریہ کی ختم ہوگئی۔

ذکر چنگیز خاں

دنیا میں ہمیشہ سے ترک سب سے زیادہ ہیں بلاد شرق میں دشت قپچاک میں بحد ودملک خطاوچین بستے تہے انکی ولایت شرق سے غرب تک شمال سے جنوب تک آٹھ مہینے کا رستہ ہے کوئی دین مذہب نہیں رکھتے اور ایک دوسرے کو لعنت کرتے ہیں لوٹ مار کر کہاتے ہیں حلال حرام کو کچھہ نہیں جانتے کتے چوہے وغیرہ کہا لیتے ہیں پتھر سورج ستاروں کو پوجتے ہیں مورخ کہتے ہیں کہ یہہ لوگ بقیہ یاجوج ماجوج ہیں جنکے لیے سکندر ذوالقرنین نے سد یاجوج ماجوج بنائی تہی چنگیز خاں بہی اسی قوم سے قبیلہ تاتار سے تہا اُس کی دادی الان قوا نام تہی اس سے ایک لڑکا نودبحر بے باپ پیدا ہوا۔ باوجودیکہ اُسکا خاوند موجود تہا۔ یہہ نودبحر چنگیز خاں کا دادا تہا۔ یہہ نودبحر پہلے ملک ختا اور نگ خاں کا خادم تہا۔ پہر سنہ ۶۰۱ ہجری میں بادشاہ خطا وختن پر غالب ہوگیا جاہل آدمی تہا انکل پچو قوانین بنائے ہر گروہ کے علماء کی قدر کرتا تہا۔ دارالامارت شہر قراقرم کو بنایا۔ پہلے خوارزم شاہ پر فتح پائی۔ پہر سنہ ۶۱۵ میں اور ممالک اسلام پر صفائی کرنی شروع کی۔ پہر ملک نیشاپور لیا۔ وہاں فتنہ قائم کیا۔ پہر اندکان وغیرہ بلاد کو لوٹا سنہ ۶۱۷ ہجری میں بخارا میں آیا وہاں ملوک بہی ساماں تہے انکو تباہ کیا۔ ایسی خرابی کی جسکی تفصیل بیان کرنے کو دل نہیں چاہتا۔ اسکا اجمال یہہ ہے کہ تمام عورتوں اور بچوں کو قید کرلیا شہر کو مسمار کیا۔ اور کتب خانے جلادیے صرف ایک آدمی بچکر خراسان میں بہاگ کر پہنچا لوگوں نے اُس سے حال پوچھا اُس نے کہا۔ آمدند وکندند۔ وسوختند۔ وکشتند۔ وبردند ورفتند۔ پہر بخارا سے سمرقند میں پہنچا وہاں بہی وہی قیامت قائم کی۔ پہر تمام عراق وعجم میں کسی ذی روح کو نہ چہوڑا۔ قصبات وزراعات کو نابود کردیا تہوڑی ہی مدت میں یہ تمام بلا نازل کردی۔ پہر خراسان میں آکر بیمار ہوگیا اس لیے سنہ ۶۲۴ ہجری میں واپس آکر قراقرم میں مرگیا جہنم واصل ہوا تیس برس حکومت کی مرتے وقت اپنی اولاد مفسدین چغتائی اوکتائی جرجان کا کان خاں تولی خان کو بلاکر حکومت کے طریق سکہا کر ہر ایک کو ملک بانٹ دیا۔ تولی خاں کو تخت پر بیٹہا دیا اُس نے رہے سہے بلاد اسلام برباد کیے احکام شریعت بدل دیے اُس کے بعد اسکا بیٹا ہلاکو خاں تخت پر بیٹہا اُس نے عراق وعجم وموصل وجزیرہ ودیار بکر وروم وشام وغیرہ سب چہین کر تمام ملک بے چراغ کردیے ہر ملک میں لاکہوں آدمی مار دیے۔ کفار مغولیہ نے پہلے اسکو مجوسی دین کا قائل کیا۔ اُنکے کہنے سے ممالک اسلام کو تباہ کیا

پھر مسلمان ہوگیا اسلام لانے کی وجہ یہہ ہوئی کہ اُس وقت ابو ایوب اور محمد خواجہ دربندی برگزیدہ
ولی اللہ تہے۔ اور بڑی بڑی کرامات اُن سے ظاہر ہوتی تہیں دونوں صاحب آگ میں گہس گئے
زہر پی گئے تانبا پگہلا ہوا چاٹ گئے اُنکی ایسی ایسی کراماتیں دیکھکر ہلاکو خاں ڈر گیا۔ اور مسلمان
ہوگیا پہر ۶۶۳ہجری میں ساٹھ برس کی عمر پاکر مرگی کی بیماری سے مرگیا ۱۷ سترہ بیٹے چھوڑ
گیا پہر اسکا بیٹا ابغا نام بن ہلاکو خاں تخت پر بیٹہا ۶۹۵ہجری میں مرگیا۔ پہر اسکا بہائی
احمد بن ہلاکو پادشاہ ہوا۔ یہہ بہی مسلمان ہوگیا تہا ۶۹۲ھ میں مارا گیا۔ پہر ارغوان بن ابغا
ہوا۔ پھر کیختو بن ابغا ہوا ۶۹۴ہجری میں مارا گیا۔ پھر بیدو بن طلوغائی بن ہلاکو ہوا۔ پھر اُسکو
مار کر غازان بن ارغوان بن ابغا بن ہلاکو ہوا ۶۹۹ھ میں اُس نے شام پر چڑہائی کی اسکو لے
لیا۔ پہر مصر کے لشکر نے (جیسے پہلے گذر چکا ہے) آکر تتار کو شکست دی یہہ بادشاہ بڑا مہیب
تہا۔ اُس کے سامنے شیر کا پیشاب نکلتا تہا۔ آگ بجھی جاتی تہی تلوار کی دہار مڑی جاتی تہی جب
شام کا محاصرہ کیا اُس نے شیخ الاسلام ابن تیمیہ کو بلایا اور کہا میرے لیے دُعا کرو۔ انہوں
نے ہاتہہ اُٹہا کر دُعا کی جو درحقیقت اکثر بددعا تہی غازان سے کچھ نہ بنا آمین آمین کہتا رہا۔ شیخ
الاسلام نے فرمایا کہ تجھکو گمان ہے کہ میں مسلمان ہوں اور تیرے ساتھ قاضی امام شیخ موذن
ہیں اور تیرے باپ دادا کافر تہے مگر انہوں نے جو عہد کیا پورا کیا۔ اور تونے باوجود مسلمان ہونے
کے جو عہد کیا توڑ دیا۔ پہر کہانا آیا سب نے کہایا شیخ الاسلام نے نہ کہایا غازان نے کہا تم
بہی کہاؤ فرمایا کہ یہہ مال لوٹ کا ہے جب کا لوٹنا تمکو درست نہیں۔ یہہ امام بہت ہی حق گو تہے
کسی سے دبتے نہ تہے۔ حتے کہ پادشاہ ظالم سے اللہ تعالی اُنکی مدد کرتا تہا۔ غازان بہی اُنکی
بڑی تعظیم کرتا تہا۔ جب ابن تیمیہ اُس سے رخصت ہوئے تو غازان نے اُنکی حفاظت کے
لیے۔ ایک گارد سپاہیوں کی اُنکے ہمراہ کردی تاکہ باکرام گھر میں پہونچ جائیں۔ قاضی
القضاۃ ابن الحریری نے کہا شیخ الاسلام ایسے ہی ہوتے ہیں غازان کے بعد خدابندہ
بن ارغوان بن ابغا تخت پر بیٹہا وہ ۷۱۶ہجری میں مرگیا۔ پہر ابوسعید قائم ہوا جو کہ ہلاکو سے
آٹھوین پشت میں تہا۔ اسپر چنگیزی خاندان کی حکومت ختم ہوئی۔ اور فساد شروع ہوگیا۔
فارس اب چہوٹے چہوٹے خاندانوں سے بٹ گیا۔ جو ہمیشہ کٹتے لڑتے رہتے تہے۔ وہ
خاندان جو بغداد عراق اور آذربیجان وغیرہ پر قابض تہے ان سب شاہزادون سے قوی تر
تہے۔ مظفر فارس اور شیراز کا حاکم تہا۔ سربداریہ ملک کرف وغیرہ خراسان اور اُس کے

گرد نواح میں حکومت کرتے تھے۔ آوارہ گرد اور غارتگر قوم ترکمان جو حال کی فارس کی قوم کی بنیاد میں بے مہار لٹتے پہرتے تھے فارس کا اس وقت میں یہی حال تھا کہ تیمور آپہونچا اور اُس نے تمام چھوٹے موٹے خاندان کو تہ تیغ کر کے برباد کر دیے اس زمانہ میں تیمور ماوراالنہر کا حاکم تہا۔

ذکر امیر تیمور

یہہ بڑا لمبا تڑنگا آدمی تہا۔ جیسے قوم عمالقہ کے قد ستے تھے۔ سرخ سفید رنگ کلان سر غرض بازو نیچے ڈاہڑہی سیدہا پاؤں لنگ تہا۔ انکھیں ایسی تہیں جیسے دو چراغ بہاری آواز تہا موت سے ذرا نہ ڈرتا تہا۔ فوج میں آگے ہو کر سپاہیوں کی طرح چھاتی نکالکر بہادرانہ لڑتا تہا جبتک کامیاب نہ ہوتا تہا ہٹتا نہ تہا۔ اس لیے اس سے تمام بادشاہ باوجود سکہ اور خطبہ مستقل کے مارے ڈر کے ہدایا بھیجتے تھے غلاموں کی طرح اُسکا حکم مانتے تھے۔ اُس کی وجہ یہہ تہی کہ جس سلطنت پر فوج کشی کرتا تہا۔ اُسکو فتح کر لیتا تہا اور ظلم تعدی سے انکا نام و نشان مٹا دیتا تہا بس اس لیے سلاطین ماتحت رہنے کو غنیمت سمجھتے تھے گو ذلت کی حالت میں سہی۔

امیر تیمور ۳۶ھ یس شہر درخط کش میں پیدا ہوا اُسکی والدہ کا نام نگینہ خاتون اور باپ کا نام امیر ترا غائی اور دادا کا نام امیر بوگل تہا۔ سگڑ دادا اُسکا ہلاکو کا سپہ سالار تہا۔ اور اسکا باپ چنگیز خان کا سپہ سالار تہا۔ اور بعض مورخ یہہ بھی لکھتے ہیں کہ یہہ شخص ایک غریب آدمی کا بیٹا تہا۔ ماں اس کی چنگیزیہ کی نسل سے تہی۔ لوگوں کی بکریاں چوری کیا کرتا تہا۔ کسی نے دیکھہ کر ایک لاٹہی ماری لنگڑا ہوگیا۔ شمس الدین فاخوری زین الدین خوانی نے اُسکو دعاے سلطنت دی اسی دن سے اسکی ترقی ہونے لگی پہلے سلطان غیاث الدین بن سلطان حسین حاکم ہرات کے اصطبل کا داروغہ ہوگیا سلطان حسین حاکم ہرات نے اسکو سولی دینا چاہا مگر غیاث الدین نے سفارش کر کے بچا لیا باپ نے کہا یہہ چغتائی ہے انجام اچھا نہ ہوگا۔ غیاث الدین نے کہا یہہ آدہا آدمی ہے کیا کرے گا غرض غیاث الدین پہر ایسا مہربان ہوا۔ کہ اپنی بہن بہی اس سے بیاہ دی تیمور نے ایک دن غصہ میں آکر اس زن یعنے اپنی بیوی کو مار ڈالا فتنہ فساد برپا کیا۔ تمالک ماوراالنہر کر لیا مغلوں سے میل لگائی اور قمر الدین خاں ملک مغل کے ہاں شادی کر لی پہر سلطان غیاث الدین کو خط لکہا کہ میری اطاعت کر اس نے جواب لکہا کہ تو وہی ہے جسکو میں سولی سے بچایا تہا اور مدت تک تو میرا غلام رہا

جو آدمی کسی کا احسان نہ مانے وہ کتا ہے۔ آخر امیر تیمور نے جیحون سے اتر کر غیاث الدین پر چڑھائی
کر ہی دی۔ اور غیاث الدین بھی اُسکے مقابلہ میں نکلا مگر مقابلہ کی تاب نہ لا سکا اور قلعہ میں جا چھپا تیمور
نے اسکو قلعہ میں حبس کر کے بھوکا پیاسا رکھکر قتل کر ڈالا۔ پھر خراسان میں پہونچا اہل سجستان کو تہ
تیغ کیا شہر کو فنا کر دیا سمرقند اسکا دار السلطنت تھا جب ترکستان تاتار ایران عراق عرب اور
کچھہ اسکا حصہ فتح کر لیا تو خبر سنی کہ سلطان فیروز شاہ بلا ولد مر گیا ہے اور یہہ بھی خبر آئی کہ احمد
حاکم سیواس ملک ظاہر برقوق حاکم مصر و شام مر گیا ہے بڑا خوش ہوا اور ہند پر قابل کے رستے آ
اتر کر ملتان پہونچا اور پھر دہلی میں پہونچا اور لوٹتا پھرتا اور ملک فتح کرتا جموں سے ہو کر ہند میں
اپنا نائب چھوڑ کر روم میں سیواس کی طرف گیا وہاں سلیمان بن سلطان بایزید سے جو وہاں
کے حاکم تھے لڑا شہر والوں کو جیتوں کو گورستانوں اور خندقوں میں مار ڈالا شہر ویران
کر دیا۔ پھر ممالک شامیہ آیا یہاں قتل قتال اور ہر جگہہ آثار اسلام کو مٹایا پھر بغداد کی طرف منہ
کیا جب سلطان احمد نے سنا اپنے نائب کو چھوڑ کر خود سلطان روم میں بایزید کے پاس چلا گیا
تیمور نے یہاں جنگ کر کے شہر کو فتح کر کے عید اضحے کے دن مسلمانوں کی قربانی کی اور ہر ایک
سپاہی کو حکم دیا کہ دو دو سر اہل بغداد کے لاویں جب سینکڑوں سر کٹ گئے اور سپاہیوں کو
نہ ملے تو وہ عورتوں بچوں کے سر کاٹ لائے جمع ہو گئے تو سروں کے ڈھیر کر کے اذانوں
کے لیے منبر بنائے شہر کے تمام خزائن لوٹ پوٹ لیے پھر ممالک روم کی طرف ارادہ کیا۔
رستہ میں گاؤں قصبوں کو لوٹتا ہوا گیا۔ وہاں جا کر ۸۰۴ھ میں سلطان بایزید سے
لڑائی کی صبح سے عصر تک لڑائی رہی سلطان مذکور گرفتار ہو گیا اور اسکا لشکر پیاس سے مر گیا
اور سلطان کو لوہے کے پنجرے میں بند کر دیا وہ اسی میں مر گئے اور تہائی آدمی جو بچے
تھے انکو قتل کر ڈالا۔ پھر اپنے ملک میں واپس آیا شہر اترار میں آ کر نہایت ضعیف ہو گیا
شراب پیتا پیتا تین دن میں ۸۰۷ھ میں مر گیا چھتیس برس حکومت کی اسی برس کی عمر ہوئی
بڑا دجال اور ظالم بادشاہ تھا۔ بادشاہ غلاموں کی طرح اسکے دروازے پر پڑے رہتے
تھے۔ انکو اپنے تیئے کے لفظوں سے بلاتا وہ ڈر کے مارے دوڑے آتے تھے گویا تمام زمین
کا مالک ہو گیا تھا۔ مگر مکہ مدینہ میں اسکا خطبہ نہ پڑھا گیا۔ اسکے چار بیٹے تھے غیاث الدین میرزا
شیخ امیران شاہ۔ شاہ رخ میرزا مگر اسکے بعد اُسکے دو بیٹے زندہ رہے۔ امیران شاہ۔
اور شاہ رُخ۔ جب تیمور مرا تھا ان میں سے کوئی موجود نہ تھا لوگوں نے اُس کے پوتے

خلیل شاہ بن امیران شاہ کو تخت ہرات پر بیٹھا دیا۔ اُسکے متعلق ایران ترگستان وخراسان تھا۔
جب خلیل شاہ مرا شاہ رخ پادشاہ ہوا اتالیس سال پادشاہی کی اُس کے بعد تیمور کی ایک بیٹی
سلطان بخت بیگم نام تخت پر بیٹھی مردوں کی لباس میں رہتی تھی۔ سلاطین تیموریہ ہند اسی کی
اولاد سے ہیں بعض نے کہا ہے ہند کے سلاطین امیران شاہ کی اولاد سے ہیں اور تیمور کے
بعد اسکا بیٹا سلطان جلال الدین بن امیران شاہ آذربیجان میں ۸۰۵ھ میں تخت نشین
ہوا اور عرب وعجم ودیار بکر وشام وبعض ہندوستان کا بھی پادشاہ ہوگیا۔ قرا ابو یوسف
ترکمان جو تیمور سے کئی دفعہ لڑا تھا اب امیران شاہ سے بھی لڑا۔ اور اسکو شکست دی اور قتل کیا
شاہ رخ نے آکر بھائی کے عوض قرا یوسف کو لڑائی میں قتل کیا میران شاہ نے دو سال چار مہینے
پادشاہی کی چھ بیٹے پیچھے چھوڑے اسکے بعد اسکا بیٹا سلطان محمد مرزا تخت پر بیٹھا یہ شخص
دین اسلام سے پھر گیا۔ اور بھائیوں سے لڑتا بھڑتا رہا پھر سلطنت چھوڑ بیٹھا چار پانچ برس حکومت
کی دو بیٹے چھوڑے ایک سلطان ابو سعید مرزا اور دوسرا سلطان منوچھر میرزا اُس کے بعد اسکا
بیٹا سلطان ابو سعید میرزا ۸۵۵ھ ہجری میں سمرقند کے تخت پر بیٹھا تمام ترکستان اور
ماوراء النہر اور بدخشان وخراسان وکابل وقندہار وعراق اور کچھ ہندوستان پر حکمران تھا۔
سترہ برس سلطنت کی آٹھ یا نو بیٹے چھوڑے اُسکے بعد اُسکا بیٹا سلطان عمر شیخ مرزا ۸۷۳ھ
میں تخت پر بیٹھا چھتیس سال سلطنت کی دو لڑکے چھوڑے ظہیر الدین محمد بابر جہانگیر میرزا اور
ناصر میرزا۔ لیکن باپ کے بعد ظہیر الدین محمد بابر ۸۹۹ھ میں خطہ دلکشا اندوجان کے تخت پر بیٹھا۔
سمرقند۔ بدخشان۔ کابل۔ قندہار۔ ملتان۔ دہلی۔ آگرہ۔ گوالیار۔ بہار۔ مالو۔ جونپور۔ سب یہ
صوبے زیر حکم تھے۔ اس سے ہندوستان میں بھی تیمور کی اولاد میں سلطنت شروع ہوئی جیسے
موقعہ پر اُسکا ذکر آگے آئیگا سینتیس سال حکومت کی۔

دولت دانشمندیہ ملوک روم یہ لوگ ترکمان تھے ان میں اول احمد ملقب بہ دانشمند غازی
مالک ہوا۔ پھر غازی محمد بن احمد مذکور ہوا۔ یہ بڑا عالم ودیندار آدمی تھا
۵۳۶ھ میں مر گیا۔ پھر نظام الدین ابو المظفر بن غازی محمد مذکور ہوا ۵۶۲ھ میں مر گیا۔ پھر اسکا
بھتیجا ملک ابراہیم مالک ہوا۔ پھر ابو الفدا اسمعیل بن ملک ابراہیم ہوا۔ پھر ذوالنون بن
محمد قائم ہوا۔ پھر سلجوق نے غلبہ پایا انکی دولت جاتی رہی

دولت آل قرمان - یہ اصل میں ارمنی ہیں پھر مسلمان ہوگئے قرمان نے سلطان

علاوالدین بن کیقباد سلجوقی کے پاس رسائی پیدا کر لی سلطان نے اسکو اپنی بہن بیاہ دی اور بلاد ولازدہ کا اُسکو والی کردیا اُس نے بلاد قسطنطنیہ کو فتح کر لیا۔ اور سلطان کے بعد تمام ممالک کا مالک ہوگیا۔ اور ان بلاد کا نام اپنے نام پر قرمان رکھا پہر اُسکا بیٹا علاؤالدین بیٹھا بایزید کی لڑائی میں مارا گیا۔ پہر اسکا بیٹا محمد نام ہوا۔ پہر اُسکا بیٹا ابراہیم مقرر ہوا سلطان مراد خان نے اُسکو اپنی بہن بیاہ دی ۸۸۹ھ ہجری میں مرگیا چالیس برس حکومت کی پہر اسکا بیٹا اسحق قائم ہوا۔ پہر اسکا بیٹا سلطان مصطفے ہوا اسپر یہہ دولت ختم ہوگئی اور دولت عثمانیہ یہاں بہی ہوگئی۔

دولت سلجوقیہ

ملک رومیہ جب دولت سلجوقیہ خراسان سے زائل ہوگئی تو یہہ سب لوگ جابجا منتشر ہوگئے قتلمش بن اسرائیل بن سلجوق بلاد روم کی طرف آیا شہر قونیہ و اقسرائی وغیرہ لے لیے۔ پھر رے لینا چاہتا تہا ۴۵۶ھ ہجری میں لڑائی میں مارا گیا۔ پہر اُسکا بیٹا سلیمان باپ کی جگہہ ہوا رومیوں سے انطاکیہ کو چھین لیا۔ پہر اسکا بیٹا قلیج ارسلان بیٹھا اُس نے دیار بکر و موصل وغیرہ کو لے لیا۔ پہر اُسکا بیٹا مسعود شاہ ہوا دانشمندیہ ترکمان سے لڑائیاں کیں ۵۵۱ھ ہجری میں مرگیا۔ پہر اسکا بیٹا عزالدین بیٹھا اُس نے ملک اپنی اولاد میں تقسیم کیا قونیہ غیاث الدین کو دیا۔ اقسرائی سیواس قطب الدین کو اور توقات رکن الدین کو۔ انگوریہ محی الدین کو ملیطہ عزالدین کو بلابستان مغیث الدین کو۔ قیساریہ نورالدین کو عنایت کیا۔ اور نیگسار اماسیہ بھتیجوں کو کر دیا جب اُس نے اپنی حیات میں سب کو ملک بانٹ دیا۔ پھر تو یہہ حال تہا کہ اُسکو کوئی بیٹا یا بہتیجا پوچھتا نہ تہا سب پر بہاری تہا آخر اسی بیعزتی میں بیمار ہوکر مرگیا۔ اُسکی جگہہ قونیہ بن غیاث الدین تخت پر بیٹھا سب بہائیوں پر غالب آیا ۶۰۰ھ ہجری میں مرگیا۔ پہر اسکا بیٹا کیکاؤس تخت پر بیٹھا اُسکو اُس کے چچا طغرل شاہ بن قلیج ارسلان نے مارڈالا پہر اُسکی جگہہ اُس کا بہائی علاؤالدین کیقباد قائم ہوا۔ اُس نے بہت ملک فتح کیے ۶۳۴ھ ہجری میں مرگیا پہر اسکا بیٹا غیاث الدین ظالم تہا اس لیے غلاموں نے ۶۵۴ھ میں اُسکو قتل کرڈالا اسکے تین بیٹے رہے سب کے نام کے خطبے پڑہے جاتے تہے اُن پر آفت آئی کہ طولون بن چنگیز خاں نے اکثر ملک روم لے لیا سب سے پیچہے آل سلجوق سے ۸۰۱ھ ہجری تک مسعود بن کیکاؤس حاکم دیار رومیہ رہا۔ پہر ملک پر بنو عثمان غالب ہوگئے پہر اور چند آدمی پادشاہ ہوئے اُنکے آخر پادشاہ یعقوب قائم نے مغلوب ہوکر سلطان مراد خاں عثمانی کو ملک دیدیا پس دولت عثمانیہ اس جگہہ بہی قائم ہوگئی۔ اور یہی سلطنت ہے

جس سے دولت عثمانیہ کی جڑ ھ گئی تھی۔

دولت عثمانیہ روم

اس کا اصل یہ ہے کہ ایک شخص سلیمان نام آرمینیہ کے صحرا
میں آکر بسا۔ اور اس جگہہ کا مالک و رئیس ہو گیا۔ سنہ ٦٢١ھ
میں چنگیز خان اور علاؤالدین شاہ سلجوقی اور خوارزم شاہ کے درمیان جب لڑائی ہوئی سلیمان مذکور
علاؤالدین کی طرف ہو کر لڑا اور خوب بہادری دکھائی اس ناموری سے اسکا سپہ سالار مقرر
ہو گیا سنہ ٦٢٨ھ ہجری میں عرب پر چڑھائی کی قضاء الٰہی سے فرات میں ڈوب کر مر گیا۔ اور چار بیٹے
پیچھے رہے سنقور اور تلقین اور گون طوغدی یہ دونو سرکار سلجوقی سے کنارہ کش ہو گئے
اور ارطغرل اور دوندر یہ دونو سلجوق کی خدمت میں رہے۔ اور ارطغرل کے بعد اسکا بیٹا
عثمان علاؤالدین کی نظر میں ایسا مقبول و مقرب ہو گیا۔ کہ امیر لشکر و کل مختار ہو گیا۔ اور
وفاداری بھی پوری دکھائی اور کئی ملکوں پر فتح پائی۔ اس لیے پادشاہ نے اسکو لقب
عثمان غازی کا دیا اور اپنی بیٹی اس کے نکاح میں دی اور کل اختیارات جزی و کلی عنایت
کر دیے جمعہ کی نماز بھی یہی پڑھانے لگے سنہ ٦٩٨ھ میں علاؤالدین تاتاریوں سے شکست کھا کر
ارد ام میں جا کر فوت ہوا۔ چونکہ لا ولد تھا اور عثمان سے رعایا خوش تھی عثمان کو ارد ام میں سنہ ٦٩٩ھ
میں تخت پر بیٹھایا اول اس نے قراحصار فتح کیا اور اسکو دار الخلافہ بنایا۔ پھر اپنے چچا دوندر
بوڑھے کو قتل کیا سنہ ٧٠٧ھ میں حاکم برو صہ سے لڑائی کر کے اس کے اکثر شہر لے لیے اس
اثناء میں تاتاریوں نے موقع پا کر عثمان کے ملک پر حملہ کیا عثمان خان کا بیٹا ارخان ان کے
مقابلہ میں نکلا اور تاتاریوں کو اس نے شکست دی پھر اپنے باپ کی خدمت میں حاضر ہو کر شہر
برو صہ کو فتح کیا اس میں سے عیسائیوں کو نکال دیا۔ اور انکا حاکم تنگ آکر قیصر روم کے پاس بھاگ
کر چلا گیا۔ عثمان اس سے بڑا خوش ہوا سنہ ٧٢٦ھ ہجری میں سلطان عثمان غازی نے انتقال کیا
ستائیس برس حکومت کر کے ٧٠ برس کی عمر میں فوت ہوا۔ اتنا کریم اور سپاہ پرور تھا کہ ایک
جیتل تک اپنے پاس نہیں رکھتا تھا۔ جو کچھ ہوتا تھا سپاہ پر خرچ کر ڈالتا تھا۔ مرنے کے
وقت سوا شمشیر کے کوئی چیز اسکے پاس نہیں تھی۔ انکے بعد انکا بیٹا سلطان ارخان خان سنہ ٧٢٦ھ
میں تخت پر بیٹھا اور شہر برو صہ کو اپنا دار السلطنت مقرر کیا تھوڑے عرصہ کے بعد نصاری سے
لڑ کر چند قلعے مثل کندرہ ایدس ہمنارہ رکاک افرنیک نیزان طیبا وغیرہ لے لیے۔
اور شہر گالی پولی پر بھی فتح پائی مساجد اور مدرسے تعمیر کیے اور سنہ ٧٦١ھ ہجری میں ٨٠ برس

پادشاہت کرکے ۵۷ برس کی عمر میں وفات پائی بڑا شجاع اور سخی اور علم دوست پادشاہ تہا۔
اُس کے بعد اُسکا بیٹا سلطان مراد خاں تخت پر بیٹہا اُس نے سپہ سالار شاہین کو تسخیر اطراف
کے لیے روانہ کیا۔ اُس نے تہوڑے ہی عرصہ میں بہت شہر کوہ بلغان تک فتح کر لیے شاہ یونان
نے ڈر کر صلح کر لی قیصر روم جان بالانوع پادشاہ قسطنطینیہ عیسائی پوپ اور دیگر عیسائی ریاستوں سے
مدد لے کر لشکر کثیر جمع کرکے سلطان موصوف کے مقابلہ میں نکلا بڑی بہاری لڑائی ہوئی لیکن بفضلہ
تعالی لشکر اسلام کی فتح ہوئی آخر قیصر روم صلح کرکے پیچہا چہوڑ کر قسطنطنیہ کو واپس گیا علی ہذا القیاس
اسی طرح نصاری کے شہر اور بہی کئی فتح کیے والی کرمیان نے اپنے ملک کے بچاؤ کے لیے سلطان
کے بیٹے بایزید کو اپنی بیٹی بیاہ دی دوسرے سپہ سالار تیمور تاش نے نصاری کے شہر مقدونیہ
اور منسٹر وغیرہ فتح کر لیے ۷۹۱ھ ہجری میں قرال نصرانی حاکم سرپ نے اقوام نصاری سے متفق
ہو کر کئی لاکہہ آدمی کی سپاہ لا کر سلطان مراد خان پر حملہ کیا باوجودیکہ سلطان کی فوج نصاری کی
نسبت چہارم حصہ کی قدر تہی۔ مگر تاہم سلطان بایزید ولد سلطان مراد خان نے اللہ پر بہروسا
کرکے اپنی تمام فوج کے ساتہہ ایک دفعہ زور کا حملہ کیا۔ لشکر اسلام کو فتح ہوئی نصاری کچہ مارے گئے
اور کچہ بہاگ گئے۔ قرال کو زندہ گرفتار کر لیا۔ اور قتل کیا سلطان مراد اس فتح سے نہایت خوش
ہوا۔ پہر اسکا بیٹا سلطان بایزید یلدرم بیٹہا پہلے خانگی امور کا انتظام کیا۔ پہر سلطان نے لازار
عیسائی پادشاہ سرپ پر چڑہائی کی ویدن اور اسکوب کو فتح کیا جب سلطان لازار عاجز ہو گیا اپنی
بہن سلطان بایزید کے نکاح میں دی اور جزیہ دینا اختیار کیا۔ علی ہذا القیاس اس پادشاہ نے اور
بہی نصاری کے ممالک سے تعرض کیا اور کئی ملک اور جزیرے لے لیے پہر ۷۹۲ھ میں قسطنطنیہ
کا ارادہ کیا روم سے شہر نیکوپولی میں لڑائی کی دس ہزار نصرانی کو قید کر لیا۔ اور وہ قتل کیے گئے۔
قیصر روم نے امیر تیمور سے مدد مانگی تیمور نے مدد نہ دی قیصر روم نے آخر ناچار ہو کر سلطان سے صلح
کر لی چونکہ سلطان نے تیمور کے ایلچی کو بیہودہ باتیں نکال دیا تہا اس خفگی میں تیمور نے سلطان پر چڑہائی
کی شہر سیواس پر بڑی لڑائی ہوئی سلطان کا ایک بیٹا اور کئی سردار بہی مارے گئے فتح تیمور کو
ہوئی سلطان قسطنطنیہ کا محاصرہ چہوڑ کر خود تیمور کے مقابلہ میں آیا اور قصبہ انگورہ میں سخت لڑائی
ہوئی تیمور نے فتح پائی سلطان پکڑا گیا۔ لیکن امیر تیمور نے اس کی بڑی تعظیم کی اپنے پاس بیٹہایا۔
اور پہر حکم کیا کہ اُس کو نظر بند رکہو آخر سلطان اس غم سے بیمار ہو کر یا کوئی سمی چیز کہا کر ۸۰۵ھ
میں چودہ برس حکومت کرکے ۴۴ برس کی عمر میں فوت ہو گیا۔

سلطان سلیمان اول جب بایزید امیر تیمور کی قید میں پہنس گیا تہا تو اُس کے تین بیٹے سلیمان محمد
عیسی بہاگ کر اپنے ملک میں آگئے ان میں سے سلیمان ۸۰۵ھ میں پادشاہ ہوا اپنے بہائیوں
کے قتل قتال میں مصروف رہا۔ پہر مارا گیا پہر اُس کے بہائی موسی نے جو لڑائی میں باپ کے
ساتھ تہا اُس نے آکر اپنے بہائی کے قاتلوں سے بدلہ لیا۔ کسیکو قتل کیا کسی کو آگ میں جلایا
اور تخت پر بیٹھ گیا پہر موسی کو اُس کے بہائی سلطان محمد خان نے قتل کرکے اسکا تخت لے
لیا۔ ملک کا انتظام کیا سلاطین فرنگ اور یونان سے دوستانہ کی راہ و رسم جاری کی اور مخالفوں سے
کئی لڑائیاں کیں اُسکا دار السلطنت شہر اور بنہ تہا جنگی جہازات اور دریائی لشکر اور توپخانہ اس
خاندان میں اسی پادشاہ نے ایجاد کیا ہے اور عادل مزاج تہا مکہ شریف میں مساکین کو بہت
روپیہ بہیجتا اہل اللہ سے ملتا تہا سنہ ۸۲۴ھ میں آٹھ برس حکمرانی کرکے فوت ہوا اُس کے بعد
سلطان مراد خاں ۸۲۴ھ میں تخت پر بیٹھا قیصر روم قسطنطنیہ پر چڑہائی کی قیصر روم عاجز
ہوگیا۔ اور سلطان نے قسطنطنیہ کو فتح کر لیا۔ اور قیصر روم نے جزیہ دینا اختیار کیا سلطان
نے ادہر سے واپس ہو کر بحر اسود کے کنارے فتح کیے پہر بلغار پر چڑہائی کی۔ اور اُسکو صلح
پر چہوڑ دیا۔ دوسری دفعہ پہر اُس نے سر اٹہایا۔ پہر سلطان نے اسکا مقابلہ کیا آخر حاکم بلغار
کو قتل کر ڈالا ۸۵۵ھ میں فوت ہوا۔ ۳۱ برس حکومت کی پہر اسکا بیٹا سلطان محمد خاں ثانی تخت
پر بیٹھا قیصر روم نے پہر چھیڑ چھاڑ شروع کی اور صلح کو توڑ ڈالا سلطان مذکور نے سامان لڑائی
تیار کرکے قسطنطنیہ کو فتح کا ارادہ کیا اور ادہر سے قیصر روم نے بہی لشکر کشی کی قسطنطنیہ کے
قریب توپ چلنے لگی پچاس دن لڑائی رہی آخر لشکر اسلام مارتے مارتے شہر میں گہس گیا۔
اور قیصر روم ایم براطوس کو قتل کرکے اسکا سر نیزہ پر رکھکر تمام میں پہرایا اور قیصر روم کے خاندان
کے تمام لوگ قتل کر دیے اور شہر پر قبضہ کر لیا۔ اور گرجا گہروں کو توڑ کر وہاں مساجد بنائیں۔
یہ بادشاہ بڑا بہادر تہا بارہ ملک اور دو سو قلعے فتح کیے۔ عالم و علماء کا بڑا محب تہا ۸۹۶ھ
میں ۳۱ برس سلطنت کرکے چپن برس کی عمر میں انتقال کیا دو بیٹے باقی چہوڑے۔ بایزید
اور جمشید۔ بایزید ثانی یہ بعد اپنے باپ کے بادشاہ ہوا۔ اور استنبول کو اپنا دار السلطنت بنایا۔
اُسکا بہائی جمشید اُس کے مخالف ہو کر دو دفعہ اس سے لڑا مگر کامیاب نہ ہوا۔ آخر زہر دلا کر مارا
گیا اس سلطان نے بہی بہت لڑائیاں کیں اور بہت سے شہر فتح کیے بلاد پولونیہ پر ایک ایسی
لڑائی کی کہ دس ہزار عیسائی قید کر لیے۔ اور وہ ملک لوٹ لیا یہ بڑا دیندار اور پرہیزگار تہا ۸۹۹ھ

میں مرض سے ۲۰ برس کی عمر میں فوت ہوا ۳۳ برس سلطنت کی پہر اسکا بیٹا سلطان سلیم
خاں اول پادشاہ ہوا۔ اُس سے اُس کے بہائی بہتیجے باغی ہوگئے لڑائیاں بہی ہوتی
رہیں آخر سب پر غالب آیا حکمت عملی سے کسی کو قید کیا۔ اور کسی کو پہانسی دیا پہر تو یہ حال
تہا کہ تمام سلاطین اطراف سے تختنشینی کی مبارکبادیاں آتی تہیں۔ مگر اسمٰعیل
صفوی شاہ ایران اس کی مسندنشینی سے خوش ہوا۔ اس لیے کہ سلیم بڑا ایکا سنی تہا
اور وہ پکا شیعہ تہا۔ سلطان سلیم خاں جب کسی کو شیعہ معلوم کرتا تہا۔ اس کو فوراً قتل
کر ڈالتا تہا۔ اور چالیس ہزار شیعہ اُس کے پاس قید تہے اسمٰعیل نے سلطان کے اس
کام سے خفا ہو کر سلطان پر چڑہائی کی اور سلطان بہی ایک لاکہ چالیس ہزار سپاہی اور
سامان جنگ لے کر چڑہ آیا اسمٰعیل مقابلہ کی تاب نہ لا کر بہاگ گیا۔ پہر جبراً قہراً دوسری بار
سپاہ لے کر لڑائی میں حاضر ہوا سنہ ۹۲۰ھ میں بڑی لڑائی ہوئی پہر شکست کہا کر تبریز کو
بہاگ گیا۔ سلطان تمام ایرانیوں کو تہ تیغ کر کے تبریز میں پہنچا شہر تبریز کو لوٹ لیا۔
اور اسمٰعیل کا تمام اسباب لے لیا۔ اور ایک اس کی بیوی بہی پکڑ لی۔ پس اسمٰعیل اس رنج
میں مر گیا۔ پہر سلطان نے علاؤالدین سر وار ترکمان پر چڑہائی کی اُسکو قتل کیا پہر خبر آئی
کہ قسطنطنیہ میں کچہ فساد ہو گیا ہے اس لیے فی الفور استنبول پہونچکر مجرموں کو قتل کیا۔
پہر بلاد ماردین میں پہنچا موصل وغیرہ کو فتح کیا۔ بادشاہ مصر معرکہ لڑائی میں گہوڑے سے
گر کر مر گیا۔ سلطان سلیم کی فتح ہوئی پہر حلب حمص دمشق اور سب شام فتح کیا۔ پہر بادشاہ
مصر طومان جسکو سلطان سلیم صاحب اپنا نائب کرایا تہا۔ اُس نے بغاوت کی سلطان
سلیم نے پہر لشکرکشی کی اور بڑی لڑائی کے بعد مصر پر فتح پائی اور طومان کو پکڑ لایا اور اُسکو
قتل کر دیا۔ اور امیر الامراء خیر بک کو نائب کر کے قسطنطنیہ کی طرف رجوع کیا۔ سلطان سلیم
خان عربی فارسی ترکی زبان میں شعر کہا کرتا تہا۔ سنہ ۹۲۶ھ میں انتقال کیا نو برس سلطنت
کی ۵۴ برس کی عمر ہوئی خلیفہ مستمسک باللہ کا وقت تہا سلطان سلیم کے بعد اُسکا بیٹا
سلطان سلیمان خان ثانی روم کا بادشاہ ہوا۔ سلطنت میں بہت کچہ ترقی کی اوّل ہی
اول قلعہ بلغار کو فتح کیا۔ پہر بادشاہ فرانس اور کئی عیسائی بادشاہوں سے لڑا اکثر بار
کامیاب ہوا۔ ابراہیم پادشاہ اُسکا بہنوئی حسب ارشاد لنصاری پر جہاد کرنے گیا دو لاکہ
سے زیادہ عیسائی قتل کیے اور ایک لاکہ قیدی اپنے ہمراہ لایا اور خزانہ شاہی زر و جواہر

سے پھر دیا دوبارہ پھر نصاری پر چڑہائی کی پچیس ہزار نصاری کے سر کاٹ کر لایا پھر ۹۳۱ھ میں
بغداد کو فتح کیا ۹۴۲ھ میں سلطان کے وزیر خیرالدین پاشا نے شہر ٹونس افریقہ میں فتح
پائی پھر وزیر نے نصاری کے پچیس جزیرے اور فتح کیے اور سلیمان نے خود بھی بہت بلاد
اور قصبات فتح کیے پھر عجم کا ارادہ کیا راستہ میں علاؤالدین شاہ ہند کے وزیر کی ملاقات
ہوئی شاہ ایران پر حملہ کیا۔ فتح پائی۔ پھر صلح ہوگئی۔ ایک بیٹا مصطفے نام باغی ہوگیا۔ اسکو قتل
کر ڈالا ۹۷۰ھ میں بر اعظم افریقہ پر شاہی فوج نے حملہ کیا اور فتح پائی سلطان سلیمان نے اڑتالیس
سال پادشاہت کی اور تیرہ دفعہ بذات خود جہاد میں حاضر ہوا ۹۷۴ھ میں چوہتر برس کی عمر
میں فوت ہوا۔ اسکے بعد اسکا بیٹا سلطان سلیم ثانی پادشاہ ہوا۔ امام صنعا پر حملہ کیا۔ اسپر فتح
پائی قبرس پر چڑہائی کی اسپر بھی فتح پائی شاہ ہسپانیہ پر چڑہائی کی مگر ناکام رہا بلکہ بہت نقصان
اُٹھایا ۹۸۲ھ میں بعارضہ بخار انتقال کیا اس میں شراب‌خواری کی علت تھی کاروبار سلطنت
اسکا وزیر مستقل کرتا تھا اس کے بعد اسکا بیٹا مراد خان ثالث بن سلیم خان ثانی تخت پر بیٹھا
اُسنے تخت پر بیٹھتے ہی پانچوں بھائیوں کو بے گناہ قتل کر ڈالا اور عیسائی جو قید تھے سبکو
چھوڑ دیا ۹۸۴ھ میں خبر آئی کہ شاہ ایران کا انتقال ہوگیا۔ اُس کے بیٹے کو اس کی سپاہ
نے قتل کر ڈالا۔ سلطان مذکور نے یہ موقعہ پاکر اُس کے شہر تفلیس پر فوج روانہ کی گرجستان
فتح کیا ۱۰۰۳ھ میں اکیس برس حکومت کرکے پچاس برس عمر پاکر فوت ہوا اُس کے بعد اسکا
بیٹا سلطان محمد خاں ثالث ہوا اُس نے تخت پر بیٹھتے ہی انیس ۱۹ بھائیوں کو قتل کرکے
باپ کے پاس انکی قبریں بنادیں اُس کے باپ کی دس عورتیں حاملہ تھیں سب کو دریا
میں ڈبو دیا جب اُسکا باپ مرا تھا یہ شہر مانیسا میں تھا۔ اُسکی ماں خفیہ سلطان نے اُسکو
وہاں بلاکر تخت پر بیٹھا دیا اس لیے اُسپر احسان کیا کہ کل سلطنت کا اختیار اپنی والدہ
کو دیدیا اسی وقت شاہ عباس ثانی نے شاہی لشکر سے مقابلہ بڑے زور سے کیا یہاں تک
کہ خود سلطان محمد خان چڑہکر وہاں گیا کل سات دن میں شہر ارلو کو فتح کیا ۱۰۱۲ھ ہجری
میں شاہ ایران سے لڑائی کی اسی سنہ میں ۹ برس حکمرانی کرکے ۳۸ برس کی عمر میں انتقال
کیا شراب کو اتنا برا جانتا تھا کہ اپنی ممالکت سے تمام شراب خانے ویران کردیے۔ لیکن
خود افیون بہت کہاتا تھا۔ پھر اسکا بیٹا سلطان احمد خان اول تیرہ برس کی عمر میں پادشاہ
ہوا۔ شاہ عباس صفوی شاہ ایران سے لڑائی کی حاکم نا سے بھی لڑائی کی جو جو مواضع اُن

لوگوں نے دبا رکھے تھے سب چھوڑ لیے اور نیز حاکم اکراد اور امیر فخر الدین حاکم لبنان سے مقابلہ کے لیے مراد پاشا کے ساتھ فوج بھیجی یہ لوگ مقابلہ نہ کر سکے بلکہ بھاگ گئے مراد پاشا بامقصود واپس آیا ۱۰۲۴ھ میں شاہ ایران سے پھر لڑائی ہوئی شاہ ایران نے صلح کر لی شاہ ایران پھر پھر گیا اور لڑائی ہوئی سلطان کے لشکر کو ہزیمت ہوئی۔ پھر سلطان احمد خان نے اسپر چڑہائی کا ارادہ کیا۔ مگر ۱۰۲۶ھ ہجری میں موت کا قاصد آیا اُس نے آپ کو بلا لیا۔ اسکی یادگار ایک مسجد استنبول میں مسجد احمدی موجود ہے ۱۴ برس حاکم رہا اٹھائیس برس کی عمر میں فوت ہوا اُس کے بعد اُس کی وصیت کے موافق اسکا بھائی سلطان مصطفےٰ اول بادشاہ ہوا مگر لائق نہ نکلا امرا نے اُسکو معزول کر کے سلطان عثمان ثانی ولد احمد اول کو ۱۰۲۹ھ ہجری میں بادشاہ کر لیا۔ اُس نے خلیل پاشا کو بادشاہ ایران کے لیے بھیجا تھا۔ شاہ ایران نے صلح کر لی یہ واپس آیا سکندر پاشا کو حاکم پولونیہ کے مقابل کے لیے بھیجا بڑی لڑائی ہوئی سپاہ سلطان کی فتح ہو گئی پولونیہ کے تیس ہزار آدمی مارے گئے دس ہزار کو قید کر کے ساتھہ لایا باوجودیکہ پولونیہ کے ساتھ روس فرانس یورپ کی بھی مدد تھی اُسکو عورتوں کا بڑا شوق تھا۔ اور عشرت میں مصروف رہتا تھا شہر کے مفتی کی لڑکی پر عاشق ہو کر اُس سے نکاح کر لیا۔ امرا اور لشکر اُس سے اس وجہ سے ناراض ہو گئے کہ اُس نے غیر کفو میں نکاح کر لیا ہے ۱۰۳۱ھ ہجری میں حج کا ارادہ کیا مگر سپاہ اس سے بدظن ہو گئی سپاہ کو یہہ خیال ہو گیا کہ بادشاہ حج کے بہانہ باہر جا کر نئی فوج بھرتی کرنا چاہتا ہے۔ اس لیے بلوہ ہوا آخر ذلت کے ساتھہ قتل کیا گیا امرا نے تخت کا خالی رہنا مناسب نہ سمجھا اس لیے سلطان مصطفےٰ معزول کو بحال کیا۔ اس سے پھر بھی کام نہ چلا پھر معزول کیا گیا۔ اور اُسکی جگہ سلطان مراد رابع بن احمد کو ۱۰۳۲ھ میں بادشاہ روم مقرر کر لیا۔ اُس کے وقت میں بھی شاہ ایران سے کئی دفعہ لڑائی ہوئی۔ ایک دفعہ ایرانی بھی بغداد پر غالب ہو گئے سرداران روم میں سے کسی کو قید کیا اور کسی کو پھانسی دیا جب شاہ عباس فوت ہوا تو سلطان کی طرف سے خسرو پاشا ایک لاکھ پچاس ہزار فوج لے کر شاہ ایران پر چڑہا اور فتح پائی ایک دفعہ خود سلطان سپاہانہ لباس پہنکر ایک لاکھ آدمی کی فوج کے ساتھہ چڑہا پچاس ہزار ایرانی کو تہ تیغ کیا۔ اور ایک ہزار کو قید کیا۔ اور پھر اپنے سامنے انکو قتل کر کے فتح کا نقارہ

بگاڑ دیا ایسے ایسے جھگڑے لڑائیاں اور بھی ہوئے سنہ ۱۰۴۹ میں اُس نے انتقال کیا سترہ برس
بادشاہی کی یہ بادشاہ شراب خوار بھی تھا اُس کے بعد اُسکا بھائی سلطان ابراہیم بادشاہ ہوا۔
یہ بادشاہ بہت سیدھا سادھا تھا اور عیش اور عشرت اور عورتوں میں پھنسا رہتا تھا انتظام سلطنت
وزرا کے ہاتھ میں تھا مگر وزرا بہت عمدگی سے کام کرتے تھے سنہ ۱۰۵۴ ہجری میں نصاری نے
سلطان کے جہازوں سے مزاحمت کی اُن کے مقابلہ میں چار سو جنگی جہاز شاہی روانہ
ہوئے سلطان کی فتح ہوئی جزیرہ مالطہ لے لیا سنہ ۱۰۵۶ ہجری میں عیسائیوں سے کئی
لڑائیاں ہوئیں اور انتظام سلطنت بھی بخوبی چلتا رہا۔ آخر جب سرداران سپاہ نے دیکھا
کہ سلطان دن رات عورتوں میں عیش کرتے ہیں اور ملک کی خبر گیری سے غافل ہیں اور اُس کے
وزیر احمد پاشا کی بھی یہ حالت ہے تو چاہا کہ سلطان اور وزیر کو قتل کر ڈالیں اور کسی اور کو
سلطان اور قیصر روم مقرر کر لیں جب پادشاہ نے یہہ خبر سنی تو امرا کو بہت سا روپیہ دیکر
بچ گیا مگر تاہم امرا نے اُس کے بیٹے سلطان محمد رابع شیر خوارہ ہفت سالہ کو برائے نام
سلطان روم مقرر کر لیا۔ مگر تاہم سلطان ابراہیم آخر سنہ ۱۰۵۹ ہجری میں قتل کیا گیا۔
نو برس بادشاہ رہا ۲۹ برس کی عمر میں فوت ہوا اسکے بعد بھی وہی سابق مقرر کردہ سلطان
روم محمد رابع بن ابراہیم مقتول بادشاہ رہا چونکہ بہت بچہ تھا اس کی جگہہ کوسم نام اُس والدہ
سلطنت کرتی تھی۔ لیکن چونکہ عورت کی حکومت روسا نے ناپسند کی اور بلوہ کیا اس لیے اسکو
سلیمان نام خواجہ سرا نے قتل کر ڈالا۔ بعد ازاں کچھ زمانہ خانہ جنگی کا بازار گرم رہا کئی پاشا
مارے گئے۔ پھر اتفاقاً مولی محمد نام ایک شخص وزیر ہو گیا اُس نے اچھا انتظام کر لیا۔
اکثر جگہہ لڑائیوں میں نصاری پر بھی غالب رہا۔ جزیرہ تندرس وغیرہ فتح کیے۔ سنہ ۱۰۶۸ھ
میں بلاد ہمسایہ پر لشکر کشی کی ایک لاکھ پچاس ہزار عیسائی قتل کیے اور فتحیاب ہو کر قسطنطنیہ
میں واپس آیا مگر بیچارے لائق وزیر کی عمر نے وفا نہ کی پانچ برس تین مہینے وزارت دھوم
دھام سے کر کے پھر سنہ [illegible] ہجری میں فوت ہوا اسکی وفات کے وقت بادشاہ نے حاضر ہو کر
بہت افسوس کیا اور فرمایا کچھ وصیت کیجئے وزیر نے عرض کی کہ سلطنت میں عورت کی رائے
کو دخل نہ کرنا سپاہ کو خوش رکھنا اور اسکو کم نہ کرنا نصاری سے جہاد جاری رکھنا
انکو مہلت نہ دینا۔ وزیر کے مرنے کے بعد سلطان محمد خود تخت پر بیٹھے احمد پاشا
بن موسلی محمد وزیر مقرر کیا اور اسکو وزارت کا خلعت عنایت فرمایا احمد پاشا نے بھی باپ

کی طرح بہت حسن تدبیر اور نمک حلالی اور وفاداری سے بڑے کام سرانجام دیئے ۱۰۸۵ھ میں
وزیر نے قلعہ کرید کو جو بائیس سال سے فتح نہ ہوتا تھا ایک دم میں فتح کیا ۱۰۹۵ھ میں کئی دفعہ
پے درپے آئے بہت نقصان ہوا۔ اس بادشاہ کے وقت میں اورشلیم میں ایک شخص
یہودی نے دعوی کیا کہ میں مسیح ابن مریم ہوں چونکہ یہ شعبدہ باز اور چالاک اور فصیح
اور حسین آدمی تھا اس لیے اسپر بہت یہود و نصاری ایمان لے آئے حاکم بیت المقدس
نے اسکو قتل کرنا چاہا مگر وہ بھاگ کر استنبول میں آگیا۔ احمد پاشا وزیر نے اسکو مقید
کردیا عیسائی لوگ سلطان کو روپے نذرانہ دیکر قید خانہ میں اسکو دیکھنے جاتے تھے اور
اُس کے پاؤں چومتے تھے۔ سلطان روم محمد خاں بھی اُس کی ملاقات کو گئے اور فرمایا میں
تیرا امتحان لینا چاہتا ہوں اور فرمایا تو سیدھا کھڑا ہو جا میں لشکریوں کو حکم دیتا ہوں
کہ تجھ پر تیر برساویں۔ پھر دیکھیں تجھکو تیر لگتے ہیں یا نہیں۔ یا اثر تجھ پہ ہوتا ہے یا نہیں
پس مسیح کذاب سلطان کے قدموں پر گر پڑا۔ اور عرض کی میں امتحان کی طاقت نہیں
رکھتا۔ سلطان نے حکم کیا۔ کہ اُسکو قتل کرو۔ یہ حکم سنکر فوراً مسلمان ہوا اور دعوی مسیحائی
سے توبہ کی۔ اس کے عہد میں ایک اور شخص نے دعوی کیا کہ میں مہدی موعود ہوں
وہ بھی قتل کیا گیا۔ وزیر احمد پاشا نے بیس برس چھ ماہ وزارت کرکے ۱۰۹۲ھ
میں آخرت کی راہ لی۔ پھر اور کئی وزیر ہوئے اور کئی معزول ہوئے مگر احمد پاشا جیسا
کوئی وزیر نہ ملا آخر سپاہ ینگچری سلطان سے ناراض ہو گئی۔ قریب تھا کہ کوئی فتنہ
قائم ہو جائے اس لیے سلطان سلطنت سے دستبردار ہو کر گوشہ گزین ہو گیا
اور اپنے بھائی سلطان سلیمان خان ثالث بن ابراہیم کو ۱۰۹۹ھ میں تخت نشین
کیا مگر سرخود سپاہ نے وزیر سیاوش پاشا کو اُس کے مکان پر جا کر قتل کردیا۔ اور
خود سپاہ اور افسران سپہ میں جنگ و جدل ہونے لگا۔ نصاری پھر موقعہ پاکر ہر طرف سے
غالب آگئے والی نمسا نے شہر بلغراد پر اپنا قبضہ کر لیا۔ سلطان نے اسپر چڑھائی کی
بڑی بھاری لڑائی ہوئی سلطان غالب آیا۔ اور قلعہ بلغراد کو بھی فتح کر لیا۔ پھر سلطان
نے قسطنطنیہ کی طرف رجوع کیا۔ ۱۱۰۲ھ ہجری میں تین برس نو مہینے سلطنت کرکے
مرض استسقاء سے وفات پائی پھر اُسکا بھائی سلطان احمد ثانی بن ابراہیم مسند
سلطنت روم پر بیٹھا مصطفے پاشا وزیر کو والی نمسا کے مقابلہ میں بھیجا وزیر شہید

ہوگیا۔ مگر لشکر اسلام اُسپر غالب آیا۔ حاکم نمسا نے پھر بلغراد پر قبضہ کر لیا سلطان نے اُسکی
مقابلے کو لشکر بھیجا۔ وہ اُس کی خبر سُنتے ہی لنڈن کو بھاگ گیا شاہ لندن نے سلطان روم
اور حاکم نمسا میں صلح کرادی اُس کے عہد میں کئی وزیر ہوئے اور معزول بھی ہوئے
۱۱۰۶ھ ہجری میں سلطان کا مرض استسقا کے ساتھ انتقال ہوا۔ پھر مصطفٰے خان ثانی
ولد محمد خان رابع تخت پر بیٹھا اُس نے تمام رعایا کو نصاریٰ پر جہاد کرنے کو آمادہ کیا۔
حسین پاشا کو نصاریٰ کے مقابلے کے لیے بھیجا اُس نے بحر ابیض میں جاکر جزیرہ سافس
کو فتح کیا اور سلطان نے بذات خود حاکم نمسا پر چڑھائی کی۔ اور اُسکو شکست فاش ہوئی۔
توپ خانہ چھین لیا۔ قلعے گرا دیے۔ انہیں دنوں میں اُس نے قلعہ اروف کا محاصرہ کر
لیا۔ سلطان نے اُس کی سرکوبی کے لیے بھی ایک لشکر جرار روانہ کیا لشکر اسلام نے تیس ہزار روسی کو
قتل کر ڈالا۔ اور فتح کر کے لشکر واپس آیا حاکم نمسا نے پھر سر اُٹھایا پھر سلطان نے بذات
خود ایک لاکھ سپاہی کے ساتھ اسپر چڑھائی کی اور فتح پائی پھر اور ایک دفعہ بادشاہ
نمسا نے لڑنے کا ارادہ کیا سلطان نے پھر اسپر فوج کشی کی شاہ لندن نے درمیان
ہو کر صلح کرادی۔ اور سلطان قسطنطنیہ میں تشریف لے آئے مگر اس صلح سے سپاہ
سلطان ناراض ہوئی۔ جب سلطان نے یہ رنگ دیکھا ۱۱۱۵ھ ہجری میں نو برس سلطنت
کر کے سلطنت سے دست بردار ہو کر اپنے بھائی محمد کو تخت پر بٹھایا۔ اور ۱۱۱۶ھ ہجری میں
سلطان نے انتقال کیا۔ ۱۱۱۵ھ ہجری میں بھائی کے تخت سے اترنے کے بعد احمد
ثالث بن محمد تخت پر بیٹھا اُس نے پورا انتظام کیا بعض مفسدین کو قتل کیا اور
بعض کو معزول کر دیا۔ اور تھوڑے عرصہ میں کئی وزیر ہوئے اور نالائقی کی وجہ سے
معزول ہوئے ۱۱۱۵ھ ہجری میں یورپ کے بادشاہوں میں سخت لڑائیاں ہوئیں
پیطرس شاہ روس نے سویڈن پر حملہ کیا اور غالب ہوگیا۔ شاہ سویڈن کارلوس نے
بھاگ کر اس سلطان کے پاس پناہ لی اس لیے شاہ روس نے سلطان کے ملک میں
مزاحمت کرنی شروع کی ایک دو لڑائی ہوئیں بعدہ پچیس برس کے لیے صلح ہوگئی ۱۱۲۷ھ
میں فوج روم نے اکثر جزائر و بلاد ہاتھ لے لیے۔ والی نمسا نے پھر عہد شکنی کی پھر اس کے
ساتھ کئی لڑائیاں ہوئیں آخر صلح ہوئی۔ اس بادشاہ کے عہد میں ایک سو چالیس دفعہ
قسطنطنیہ میں آگ لگی اور بہت سے مکان جلکر خاک سیاہ ہوگئے اسوقت شاہ ایران نے

کچھ بلاد روم دبا لیے تھے لشکر روم نے اسپر چڑھائی کی اور اُس نے سب شہر روم کے چھوڑ
دیے اسپر صلح ہوگئی۔ پھر کچھ باہم بگڑ گئی۔ نادر شاہ سپاہ سالار شاہ ایران تبریز میں آیا
اور فوج روم سے لڑائی کی فوج روم کو شکست ہوئی سلطان نے اور فوج تیار کی اتنے
میں فوج روم میں فساد ہو گیا سپاہ نے وزیر کو قتل کر ڈالا۔ اور سنہ ۱۱۴۳ ہجری میں سلطان
کو تخت سے اُتار ڈالا۔ اور محمود اول بن مصطفےٰ ثانی کو تخت پر بٹھا دیا سلطان احمد
خاں چھ برس اور زندہ رہ کر فوت ہوا۔ محمود اول بن مصطفےٰ ثانی جب یہ تخت پر بیٹھا
تب بھی فوج میں لڑائی بھڑائی ہوتی رہی چھ ہزار کے قریب سپاہ ماری گئی اور کئی
بادشاہ بھی مارے گئے آخر ابراہیم پاشا حاکم حلب ہوا۔ اُس نے بعض مفسدوں
کو قتل کیا اور بعض معزول کیا چند روز کے بعد یہ وزیر بھی معزول ہوا۔ اسکی جگہ
عثمان پاشا وزیر مقرر ہوا۔ اور مصر کو روانہ ہوا راہ میں شاہ ہسپانیہ نے اُس کے کئی
جہاز درہم برہم کر دے اور اُسکو پکڑ لیا مگر ایک شخص نے سفارش کر کے اُسکو چھوڑا
کر مصر میں پہنچا دیا سنہ ۱۱۴۵ ہجری میں عثمان پاشا نے ایران پر چڑھائی کی اور شاہ ایران
طہماسپ کو شکست دی شاہ ایران طہماسپ چالیس ہزار فوج لیکر پھر مقابلہ میں آیا
اور شکست کھا کر چلا گیا۔ اور لشکر روم کا شام میں پہنچا اور اُسکو لوٹ لیا۔ اسوقت
لاچار ہو کر شاہ ایران طہماسپ نے روم سے صلح کر لی نادر شاہ اُسوقت سیلسان کا
حاکم تھا وہ اس صلح سے ناراض ہوا۔ اس نے طہماسپ کو تخت سے اُتار کر اُس کے
بیٹے عباس ثالث کو برائے نام تخت ایران پر بٹھا دیا۔ اور سلطان روم کو لکھا کہ یا
ایران کے شہر جتنے لے لیے ہیں چھوڑ دو ورنہ لڑائی کے لیے تیار ہو جاؤ
ابھی خط کا جواب بھی نہ آیا تھا کہ لشکر لے کر بغداد کے پاس پہنچکر لشکر روم کو شکست دی
اور دجلہ سے پار ہو کر بغداد کو محاصرہ کر لیا۔ سلطان روم نے یہ خبر سنکر عثمان پاشا
کو اسی ہزار فوج کے ساتھ نادر شاہ کے مقابلے کو بھیجا سنہ ۱۱۴۶ ہجری میں دجلہ پر بڑی
لڑائی ہوئی رومی فوج غالب آئی اور نادر شاہ بھاگ گیا قسطنطنیہ میں بڑی خوشی ہوئی
تین ماہ کے بعد نادر شاہ نے پھر سلطانی فوج کا مقابلہ کیا اور کئی لڑائیاں ہوئیں اول
لڑائیوں میں سلطان کا لشکر غالب آیا تیسری لڑائی میں نادر شاہ غالب ہوا۔
پھر سلطان نے محمد پاشا نصیر کو نادر شاہ کے مقابلہ کے لیے تیار کیا اتنے میں سنہ ۱۱۴۸

میں روس نے سر نکالا رومی فوج اُسکی طرف متوجہ ہو گئی اور اُس سے لڑائی ہوئی نادر شاہ
نے موقعہ پاکر بلاد روم پر پے در پے حملہ کرکے سپاہ روم پر اپنا رعب بٹھا لیا اور شہر
کرکوک تک شہر فتح کر لیے سلطان روم نے جب دیکہا کہ دشمنوں کو موقعہ مل سکتا ہے
نادر شاہ سے اسباب پر صلح کی کہ سلطان مراد چہارم کے وقت میں جو سرحد روم
اور ایران مقرر تھی وہی قائم کی جاوے اور شاہ روس سے اسپر صلح ہوئی کہ جتنے شہر
اُس نے روم کے دبائے ہیں وہ سب چھوڑ دے اور انکو تجارت سے بند نہ کیا جاوے
گا ۱۱۶۷ھ میں سلطان نے پچیس برس سلطنت کرکے وفات پائی۔ اُس کے بعد اسکا
بہائی عثمان ثالث بادشاہ ہوا یہ چونکہ چون ۵۴ برس قید میں رہا۔ اور محمود اول کے بعد قید
خانے سے نکالکر اُسکو تخت پر بٹھایا گیا۔ اس لیے سلطنت کا کام اچھا نہ کر سکا
وزیر سعید افندی تمام انتظام ملکی کرتا تہا مخالفین خاندان کو قتل کر ڈالا ۱۱۷۰ھ میں
وزیر سعید کو موقوف کرکے محمد راغب پاشا کو وزیر مقرر کیا شراب نوشی کی اسنے یکقلم اپنی
قلمرو سے بند کر دی چار برس حکومت کی ۱۱۷۱ ہجری میں انتقال کیا۔ اس کے بعد سلطان
مصطفی خان ثالث بن احمد ثالث پادشاہ ہوا۔ اور وزیر وہی راغب پاشا رہا یہہ فوت ہو گیا
تو اُس کے بعد کئی وزیر بدلے گئے ۱۱۸۳ ہجری تک کئی دفعہ شاہ روس سے لڑائی ہوئی
سلطان کی فوج ہمیشہ غالب رہی ۱۱۸۷ ہجری میں سلطان اپنی موت سے فوت ہوا۔
اُس کے بعد سلطان عبد المجید خاں بن احمد ثالث بہائی کے بعد پادشاہ ہوا۔ اسکی
عہد میں مصر میں علی بیگ اُسکا نائب تہا چونکہ ہمیشہ کی خانہ جنگیوں اور سپاہ کی سرخود
ہونے سے سلطنت میں ضعف پیدا ہو گیا تہا اور یہہ مزاج کا نرم تہا لڑائی کو حتی
الامکان پسند نہیں کرتا تہا اس لیے اُس نے عیسائی سلطنتوں سے صلح کر لی
تہی مگر روس اور والی نمسا نے پہر چاہا کہ جنگ کا بازار گرم کریں اس لیئے یوسف پاشا
نے والی نمسا کو شکست دیکر قلعہ شیش وغیرہ فتح کر لیا۔ اور دوسرے پاشا نے روس کی
خبر لی چوسٹھ برس کی عمر میں سولہ برس حکومت کرکے ۱۲۰۳ھ میں سلطان روم
راہی ملک بقا ہوا۔ اُس کے بعد سلطان سلیم ثالث بن سلطان مصطفی ثالث پادشاہ ہوا اسنے
تہوڑے ہی عرصہ میں ایک لاکھ پچاس ہزار فوج آراستہ کرکے شاہ نمسا اور روس سے دو ماہ
تاخوب زور سے لڑائی کی ۱۲۰۵ ہجری میں روس کے سپاہ سالار سے صلح ہو گئی مگر کیتہرائن ملکہ روس

(جو اسوقت خاوندگو زہر دیکر تخت پر بیٹھ گئی تھی) اُس نے اس صلح کو ناپسند کیا اور قلعہ اسمعیل پر
بہت بڑی فوج سلطان روم کے مقابلہ کے لیے بھیجی اس قلعہ پر بہت لڑائی ہوئی خون کی
نالیاں جاری ہوگئیں دونو طرف سے بے انتہا آدمی مارے گئے قلعے کے اندر سے
صرف ایک آدمی بچکر قسطنطنیہ میں آیا اس خبر کے سننے سے لشکر روم کو نہایت غصہ آیا اور
سلطان سے اجازت طلب کی مگر اُس وقت ہی شاہ لنڈن اور روشیہ نے بیچ میں صلح
کرادی بعد ازاں بوناپارٹ شاہ فرانسیس نے جسنے انگریزوں کو تنگ کر رکھا تھا شاہ روم سے
محبت کا رشتہ گانٹھا۔ سلطان نے اس کے پاس سپہ کو قواعد سیکھنے کے لیئے بھیجنا چاہا لیکن
یہ ینگچری فوج سلطان کی سلطان سے مخالف ہوگئی اور فساد کیے سلطان نے سپاہ کی
ایسی حالت دیکھکر سپاہ کو دلاسا دینا شروع کیا اتنے میں ایک شخص بوناپارٹ کا بھیجا
ہوا آیا اُس نے سلطان کی خدمت میں عرض کی کہ میں فوجی قواعد خوب جانتا ہوں آپکی
فوج کو ایسی قواعد سکھاؤں گا کہ روس اور انگریزوں کا خوب مقابلہ کرسکے گی اور انکی آمد و رفت
بند ہو جاوے گی یہ خبر روس نے سنی تو اُس نے روم پر چڑھائی کی اور انگریزوں نے سلطان
کو لکھا کہ شاہ بوناپارٹ کی دوستی چھوڑدو سلطان نے انگریزوں کا کہنا نہ مانا اور روس سے
لڑائی خوب درست کیا۔ اور انگریزوں سے اسکندریہ چھوڑا لیا۔ انگریزوں نے سلطان
کی پھر خوشامد شروع کی اس لیے اُنہوں نے روس کی شاہ روم سے صلح کرادی۔ پھر دو گروہ فوج
یعنے ینگچری اور فوج نظام فوج ینگچری سلطان کی باغی فوج تھی اور فوج نظام مطیع تھی انکا باہم
فساد شروع ہوگیا۔ یہانتک کہ قسطنطنیہ میں لڑائی شروع ہوگئی باغیوں نے رؤساء امراء
کو قتل کرنا شروع کیا۔ کوئی مقتول ہوا۔ کوئی یہود و نصاری کے گھروں میں جا چھپا۔ کوئی
زندہ باغیوں کے ہاتھ آیا اسی طرح تین دن اور رات یہ ہنگامہ برپا رہا سلطان حیران
و پریشان ہوگیا کہ کیا کرے سرداروں کی لاشوں کا میدان میں ڈھیر لگ گیا پھر سپاہ نے
بادشاہ کو قاضی عطاء اللہ صاحب کے فتوے سے تخت سے اُتار دیا اور کہا اے بادشاہ یہ
اسبات کا نتیجہ ہے کہ جو تو نے فوج کو نصاری کا لباس پہنایا آئین سکھایا ہے اور مصطفے رابع
بن عبد المجید کو تخت پر بٹھادیا۔ اسوقت سے مصطفے رابع کی ۱۲۲۲ھ ہجری میں تخت پر بیٹھ کر
سلامی کی توپیں چلیں نذریں پیش ہوئیں طیار پاشا کی مفتی عطاء اللہ سے مخالفت ہوگئی۔
وہ شہر روسچک کو چلا گیا وہاں کے حاکم مصطفے بیرقدار سے جا ملا اور یہاں مفتی مختار بن گیا

بیرقدار سازش کے ساتھ استنبول پہونچا۔ اُسکا ارادہ تہا کہ سلطان مصطفے کو تخت سے
اتار کر سلیم کو پہر تخت پر بٹھاوے مگر سلطان مصطفے نے سلیم کو قتل کر ڈالا بیرقدار نے
جب یہہ دیکہا تو محمود خاں کو تخت پر بٹہایا اور سلطان مصطفے خاں کو گرفتار کر کے قید
خانے میں بہیجدیا اور پہر وہاں ہی قتل کیا گیا محمود خاں ثانی بن عبد المجید سنہ ۱۲۲۳ ہجری میں
تخت پر بیٹہا۔ اُس نے تخت پر بیٹہتے ہی بیرقدار کو اپنا وزیر مقرر کیا اور دشمنوں کو قتل
کیا سنہ ۱۲۲۳ ہجری میں سپاہ کے سابق فتنہ کی آگ پہر بہڑکی۔ اور خانہ جنگی ایسی شروع ہوئی
کہ الامان بیرقدار اور کئی سردار اور عوام اور ایک حصہ سپاہ کا فنا اور نابود ہو گیا سلطان
نے حیران ہو کر فوج کو پیار اور دلاسا دیکر فتنہ سرد کیا قاضی مفتی پاشاؤں نے خلاف مرضی سلطان
کے خلیفہ سابق مصطفے کو جو قید میں تہا قتل کر ڈالا سنہ ۱۲۲۴ھ میں سلطان محمود نے اور لشکر بہرتی
کیا۔ اور جنگی سامان تیار کیئے اسی سال میں شاہ روس نے روم پر چڑہائی کی اور کئی شہر
اور قلعے لے لیے سنہ ۱۲۲۶ ہجری میں بغداد کا حاکم سلیمان پاشا باغی ہو گیا سلطان نے اسکی
تنبیہ کے واسطے خالد آفندی کو بہیجا اُس نے سلیمان کو قتل کیا۔ اسیطرح اور بہی بہت سا
خون و فساد برپا ہوا احمد پاشا کو روس کے مقابلے میں بہیجا اُس نے بہت سے روسیوں
کو ہلاک کیا سنہ ۱۲۲۷ ہجری میں روم اور روس میں صلح ہو گئی سنہ ۱۲۳۱ ہجری میں والی سرب
بگڑ گیا رجب پاشا نے جا کر اُس کی خوب خبر لی اور شہر فتح پائی شاہ ایران محمد علی میرزا نے
پہر موقعہ پا کر روم پر دست اندازی کرنی شروع کی کچھہ شہر لڑ کر لے لیے لیکن پہر مر گیا۔
لڑائی بند ہو گئی سنہ ۱۲۳۴ ہجری میں سلطان کے مخالفین اور بہی اُٹہے مگر سلطان کو فتح ہوتی
رہی سنہ ۱۲۳۶ میں قوم اروام نے شہر موریا میں اہل اسلام پر خروج کیا بہت سے مسلمان مارڈالے
شاہی فوج ینگچری نے قوم اروام کے لوگوں کو جو استنبول میں رہتے تہے انکو اور انکے
پادری کو قتل کر ڈالا سلطان روم نے اپنے نائب حاکم مصر محمد علی پاشا کو لکہا کہ آپ قوم اروام
کا مقابلہ کریں انہوں نے اپنے بیٹے ابراہیم پاشا کو با سپاہ انکے مقابلہ میں بہیجا ابراہیم
فتحیاب ہوا۔ اور قوم اروام مغلوب ہو گئی۔ کچھہ عرصہ کے بعد قدیم فوج ینگچری پہر باغی
ہو گئی اور خونریزی شروع کی وزیروں اور رؤسا شہر کے گہروں میں گہس آئے صدر اعظم
محمد سلیم پاشا نے کمال دلاوری کے ساتھ پچاس ہزار مطیع فوج کے ہمراہ باغی فوج ینگچری
پر حملہ کیا۔ اور تمام باغی فوج کو تہ تیغ کیا اور سلطان روم نے حکم کیا کہ باغی فوج ینگچری کا جہاز

کوئی سپاہی پایا جاوے وہاں ہی مارا جاوے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ اس میں کوئی بھی زندہ نہ رہا
اُس لیئے یہہ واقعات دیکھہ کر روس نے روم پر چڑہائی کی سلطان روم نے اُس کے مقابلے محمد سلیم
پاشا اور آغا حسین پاشا کو بھیجا یہ لشکر روم روس پر غالب آگیا آخر کئی جنگوں کے بعد روس
سے صلح ہوگئی جو جو شہر اُسنے لیے چھوڑ دیے بعد ازاں سلطان روم نے والی مصر محمد علی
پاشا سے خراج طلب کیا اُس نے انکار کیا بلکہ کچھہ عرصہ کے بعد اُس نے اپنے بیٹے ابراہیم
پاشا کو تیس ہزار فوج کے ساتھہ سلطان کے مقابلہ پر بھیجا سلطان نے بہی حسین پاشا
کو بھیجا۔ ابراہیم نے بلاد عکہ اور جبیدہ اور بیروت اور دمشق و حمص وغیرہ لے لیے لیکن پہر
شکست کھائی اور کہیں فتح پائی اخیر میں حافظ پاشا کو روانہ کیا حافظ پاشا نے پہلے ابراہیم کو
شکست دی پہر ابراہیم نے حافظ کو شکست دی ابھی یہہ قصہ طے نہ ہوا تھا سلطان محمود خان
کی اجل آگئی اور سنہ ۱۲۵۵ ہجری میں انتقال کیا اس کے بعد اسکا بیٹا سلطان عبد المجید خان تخت
پر بیٹھا اُس نے تخت پر بیٹھتے ہی ابراہیم پاشا اور اُس کے باپ محمد علی کے مقابلہ پر لشکر کثیر
روانہ کیا اس لیے حاکم مصر نے صلح کر کے سلطان روم کی اطاعت اختیار کی اس سلطان روم
نے تمام شاہان نصاریٰ سے صلح کر لی اور فوج کی آراستگی میں مصروف ہوگیا اور رعایا میں انتظام
اور امن قائم کیا لیکن یہہ بادشاہ بڑا عیاش تھا چھہ سو عورت خوبصورت محل سرای میں داخل
تھی رات و دن عیش و عشرت میں مشغول تھا۔ انگریزوں کا تقرب اسکے وقت میں بہت بڑہ
گیا تھا عرب سے مصر تک تمام بندرگاہوں میں انگریزوں کا ہی اجارہ تھا اُس کے تمام ملک
میں گرجاؤں کی تعمیر جا بجا ہوگئی غلام و کنیز کا بکنا بند ہوگیا جدّے پر انگریزوں کا تصرف
ہوگیا سلطان کے پاس لوگ شاکی ہوئے سلطان نے انکی کچھہ نہ سنی بلکہ شاکیوں کو قید کر
لیا سنہ ۱۲۷۲ ہجری میں روس نے پہر ملک روم پر چڑہائی کی سلطان کی طرف سے عمر پاشا
گیا انگریزوں اور فرانسیسیوں نے بھی سلطان کو مدد دی تین برس لڑائی ہوتی رہی آخر
سلطان کی فتح ہوئی سنہ ۱۲۷۷ ہجری میں انتقال ہوا۔ اُس کے بعد اسکا بھائی سلطان
عبد العزیز تخت پر رونق افروز ہوا اس نے تخت پر بیٹھتے ہی جسقدر لوگ عرب روم کے قید
خانے میں تھے سب کو چھوڑ دیا۔ اور جو ملازم خائن مفسد تھے انکو معزول کر دیا اور انگریزوں
کو بندرگاہوں کا اجارہ دینا بند کر دیا اور مالی و ملکی انتظام کی طرف خوب توجہ کی اور نہایت
عمدگی سے سر انجام دیا۔ اور افواج بحری اور بری جنگی کی اصلاح و تہذیب میں بدل مصروف

ہوا تار برقی اور آہنی سڑک اپنے ملک میں جاری کی اور شاہ ایران سے رسم اتحاد قائم کی اپنے
ملک میں سیر و سفر کرنا پسند کیا چنانچہ مصر و اسکندریہ کی سیر کی بخلاف پہلے سلاطین کے کہ وہ
سفر کرنے پسند نہیں کرتے تھے۔ سلطان عبد المجید کی عورتیں جتنی بیوہ بیٹھی تھیں سب کو اختیار
دیدیا کہ جسکا جی چاہے نکاح کرلے اور خود اپنی ایک عورت منکوحہ کے سوا کسی کی طرف رغبت
نہیں رکھتا تھا۔ یہہ پادشاہ رحمۃ اللہ تعالی تمام سلاطین گذشتہ روم سے بہتر تھا۔ اور
نہایت پارسا اور عقیل پادشاہ تھا۔ ماہ جمادی الاولی ۱۲۹۳ھ ہجری میں سلطان عبد العزیز
معزول کیا گیا۔ اور پانچ دن معزول ہونیکے بعد وفات پاگیا۔ اسوقت اسکی عمر ۴۸ برس
کی تھی یہ بات مشہور ہوگئی کہ اُس نے خودکشی کرلی ہے سلطان عبد العزیز کی معزولی کئی
فتنوں اور حادثوں کا باعث ہوئی۔ معزولی کا بڑا ساعی حسین عونی پاشا تھا۔ سلطان
عبد العزیز نے ہی اُسے اعلی مرتبہ پر پہنچایا تھا۔ اور اسکی اسقدر قدر کی تھی کہ اپنے تمام لشکر
کا رئیس بنادیا۔ بلکہ سب ارکین سلطنت پر اعلی کردیا تھا۔ حسین عونی پاشا نے امرا و
وزرا سے یہ کہا کہ سلطان روسیوں سے ملگیا ہے اور دار الخلافہ انہیں دیدینا چاہتا ہے
حسین عونی پاشا اسی کوشش میں لگے رہے حتے کہ سلطان کو معزول کردیا ایک شخص حسن
چرکس نامی نے جسکی بہن سلطان عبد العزیز کے نکاح میں تھی حسین عونی پاشا کو قتل کرنا چاہا
اُس نے جب سلطان کا معزول ہونا سنا تو غیرت کی آگ بھڑک اٹھی اور حسین عونی پاشا
کے قتل کرنے کا مصمم ارادہ کرلیا۔ ایکدن حسن چرکس صدر اعظم محمد رشدی پاشا کے گھر
میں چلا گیا۔ وہاں حسین عونی پاشا امور سلطنت میں کچھ مشورہ کر رہے تھے پاشا مذکور مع چند
آدمیوں کے قتل کردیا پاشا نے بھی اپنی مراد نہ پائی۔ وَاللہُ غَالِبٌ عَلٰی اَمْرِہٖ۔ پھر حسن چرکس
بھی گرفتار ہوکر مقتول ہوگیا۔ سلطان مراد خامس اسکے بعد سلطان مراد خامس بن سلطان
عبد المجید مقرر ہوئے اور ۳ شعبان ۱۲۹۳ھ ہجری کو تین ماہ تین دن سلطنت کرکے بعد معزول
کیا گیا۔ اسکی وجہ یہہ ہوئی کہ اُس کے ہاتھہ پر بیعت کرنے کے چند دن بعد معلوم ہوا کہ اسکی
عقل میں خلل واقع ہوگیا ہے تحقیق کرنے کے بعد شیخ الاسلام خیر اللہ افندی سے فتوی طلب
کیا گیا انہوں نے کہا کہ خلیفہ کا صحیح العقل ہونا شرط ہے اس لیے اُسکو تخت سے آتار دیا اور
اسکے بھائی سلطان عبد الحمید خاں ثانی کے ہاتھہ پر بیعت کی گئی۔

سلطان عبد الحمید خاں ثانی — خادم حرمین شریفین عبد الحمید خان ثانی تین شعبان ۱۲۹۳ھ

گو اپنے بھائی کی معزولی کے بعد تخت نشین ہوئے۔ سلطان المعظم کے عہد کا پہلا واقعہ پلونہ کی لڑائی ہے اُس کی کیفیت یہہ ہے کہ طائفہ ہرسک کے عیسائیوں نے جو شہر ایلی میں رہتے تھے بغاوت اختیار کی سلطان المعظم نے انکی تنبیہ کے لیے لشکرکشی کی یہ کوئی ایسا زبردست گروہ نہ تھا کہ اُنکے لیے لمبی چوڑی تیاری کی ضرورت ہوتی لیکن روس کے ساتھ ملجانے کے سبب انکی طاقت بڑھ گئی نیز قرب وجوار کے عیسائیوں نے بھی مدد کی حتی کہ سلطان المعظم کا جنگ روس کے ساتھ شروع ہوگیا بہت سی چڑھائیں کی گئیں بہت سے خزانے خرچ ہوگئے لیکن اللہ تعالی کی تقدیر میں مسلمانوں کے لشکر کی شکست لکھی تھی۔ پلونہ کے میدان میں بہت سے مسلمان قید ہوگئے کیونکہ روسی لشکر نے انکا سب طرف سے محاصرہ کر لیا تھا۔ خوراک پہونچ نہ سکی نیز سردی اور برف کی بھی شدت تھی لشکر اسلام کا سپہ سالار وزیر عثمان پاشا بھی اس جنگ میں قید ہوگیا۔ اور صلح کے بعد مع اور قیدیوں کے رہا ہوگیا۔ بیان کیا گیا ہے کہ اس جنگ میں ترکی لشکر برابر فتح کرتا چلا جاتا تھا۔ لیکن بعض مسلمان افسروں پر دنیا کی محبت غالب آگئی وہ روس کے ساتھ مل گئے وزیر عثمان پاشا جو جنگ میں ثابت قدم رہا تھا قید ہوگیا اس جنگ کے بعد دولت عثمانیہ کا بہت سا حصہ سلطنت روس میں شامل ہوگیا۔ حتی کہ ادرنہ کے قریب تک انکے قبضہ میں آگیا۔ سنہ ۱۲۹۵ھ میں اس شرط پر صلح ہوئی کہ جو ملک روسیوں کے ہاتھ آگیا ہے انہیں کے پاس رہے۔ اور سلطان المعظم خرچہ جنگ ادا کردے یہہ خرچہ بھی بہت بڑا تھا۔ سنہ ۱۲۹۶ ہجری کو جزیرہ قبرس انگریزوں کو اس شرط پر دیا گیا کہ مقررہ خراج جو اس سے پہلے وصول ہوتا تھا ادا کرتے رہیں اور مدت مقررہ تک یہ جزیرہ انکے پاس رہے اس کے بعد سنہ ۱۸۹۷ء میں تھسلی کا علاقہ لینے کی بنیاد پر یونان سے جنگ ہوئی باوجودیکہ یورپ سے یونان کو اخلاقی ومالی وفوجی مدد برابر ملتی رہی ترکوں نے بزور توپ وتفنگ کے ٹھیک دارالخلافہ یونان تک فتح کے پھریرے اُڑا دیے مگر یورپ نے ترکوں کو اس فتح سے ملکی فائدہ نہ اُٹھانے دیا۔ صرف تاوان جنگ پر صلح ہوئی۔ پھر سنہ ۱۹۰۸ء میں نوجوان ترکوں نے فوج کی حمایت لیکر سلطان المعظم سے پارلیمنٹ کا مطالبہ کیا جس کو انہوں نے بطیب خاطر منظور کر لیا مگر ناگہان سنہ ۱۹۰۹ء میں فوج میں کچھ فساد بپا ہوگیا جس کا بانی آزادی خواہوں نے سلطان عبدالحمید خان کو قرار دیکر تخت سے علیحدہ کر دیا ایپسالونیکا علاقہ مقدونیا میں نظر بند ہیں سلطان عبدالحمید خان کی ذات بہت سی خوبیوں اور حقیقی درد اسلام کی

جامع تھی انہوں نے اکتیس ۳۱ سال کی مدت میں جو کام کیا اپنی طرف سے نیک نیتی اور اسلامی
لگن سے کیا۔ انکے بعد انکے بھائی رشاد آفندی سلطان محمد خامس کے لقب سے حکومت
پر جلوہ افروز ہوئے انکے اختیارات بہت محدود ہیں یورپ کی سلطنتوں کے اصول پر سب
انتظام وزارت اور پارلیمنٹ کے ہاتھہ ہے خدا پاک اندرونی بیرونی مصائب سے بچا کر اس
سلطنت کو حقیقی معنوں میں اسلامی خلافت کا رتبہ عطا کرے آمین ثم آمین عرابی پاشا۔
اور انگریزوں کا مصر میں دخل عرابی پاشا محمد توفیق پاشا خدیو مصر کے لشکر کا ایک
افسر تھا۔ توفیق پاشا کا اس کے ساتھہ بگاڑ ہو گیا۔ یہانتک بات بڑھ گئی کہ جنگ تک نوبت
پہونچی۔ انگریز بھی اپنی بحری فوج لے کر توفیق پاشا کی مدد کو آموجود ہوئے اور اسکندریہ پر مورچے
لگا دیے اسطرح اسکندریہ انگریزوں کے قبضہ میں آگیا۔ پھر انگریز مصر میں داخل ہو گئے یہاں
سے عرابی پاشا کو معہ بہت سے ہمراہیوں کے قید کر لیا۔ ان میں سے بعض کو قتل کر دیا بعض
کو کچھہ مدت کے لیے اور باقی کو ہمیشہ کے لیے جلا وطن کر دیا عرابی پاشا کی جان بخشی ہو گئی۔ اور
سیلون میں جو ہندوستان کا ایک جزیرہ ہے قید کیا گیا۔ وہاں پر اسکا مع چند رفیقوں
کے گذارہ مقرر کیا گیا۔ اسی طرح انگریز مصر کے بعض حصہ پر قابض ہو گئے اسوقت تک انگریز
یہی کہتے تھے کہ ہم مصر پر قبضہ نہیں کرتے ہمارا ارادہ صرف ملک کا انتظام ہے اور توفیق پاشا
کی اعانت ہے جب ملک کا انتظام ٹھیک ٹھاک ہو جائے گا تب ہم اپنی فوج کو لیجائیں گے
آجکل مصر پر عباس حلمی پاشا خدیو ہیں یہ بہت روشن خیال اور زمانہ شناس حکمران ہیں خدا
انکو بھی سچا خادم دین بنادے مہدی سوڈان سنہ ۱۲۹۸ھ میں ایک شخص محمد احمد نامی سوڈان
میں ظاہر ہوئے مہدی اس لیے کہتے ہیں کہ یہہ شخص اظہار حق کا طالب ہے اس نے
خود مہدی ہونے کا دعوی نہیں کیا کہتے ہیں کہ یہ شخص شریف حسنی ہے اور ظاہر ہونے سے
پہلے صلاحیت میں مشہور تھا اکثر کا تو یہی خیال ہے کہ وہ صالح شخص ہے بعض یہہ بھی کہتے
ہیں کہ اس کے لشکر میں فساد واقع ہوا ہے اس کی غرض صرف لوٹ مار ہے چنانچہ جب
اسکا لشکر شہر کردفان خرطوم وغیرہ پر قابض ہوا تو وہاں پر بہت سے مسلمانوں کو قتل
کیا جنمیں علما صلحا عورتیں بچے تھے۔ یہہ بھی کہتے ہیں کہ یہہ کام بعض مفسدوں کا تھا۔
محمد احمد اسبات پر خوش نہ تھا۔ اور نہ اس نے کسی کو اس بات کا حکم دیا ہے لیکن اسکا اپنا
تو یہی بیان ہے کہ میری غرض صرف حق کا اظہار شریعت کی مدد انگریزوں کو مصر سے نکالنا

ہے واللہ اعلم۔ اس کی شہرت پہلے اسطرح ہوئی تھی کہ جب اُس کے اتباع اور مرید بڑھ گئے تو حاکم سوڈان کے ساتھہ جو توفیق پاشا خدیو مصر کی طرف سے مقرر تھا کچھ تکرار ہو پڑا بڑھتے بڑھتے بات یہانتک بڑھ گئی کہ جنگ کی نوبت پہونچی۔ کئی دفعہ لڑائیاں ہوئیں جنہیں غلبہ محمد احمد ہی کو رہا حتی کہ سوڈان کے کئی ایک شہروں پر قابض ہوگیا۔ اور مخالفوں کو وہاں سے نکالدیا۔ جب انگریز مصر میں آئے تو انکے ساتھہ لڑتا رہا۔ انگریزوں کے ساتھ مصری فوجیں بھی شامل تھیں کئی دفعہ جنگ ہوا ان سب میں غلبہ محمد احمد ہی کو رہا بلکہ کئی ایک شہر مثلاً کردفان کسلہ خرطوم۔ بربر۔ وتقلیع وغیرہ فتح کر لیے۔ اور بیشمار دشمنوں کو تہ تیغ کر دیا۔ حیرت انگیز اور عجیب بات یہ ہے کہ انگریز اس کے مقابلے کو بڑی بڑی توپیں بہت سا ساز و سامان لے کر جاتے تھے۔ جنکے مقابلہ کی اس سے ہرگز امید نہ کی جاتی تھی یہ اپنے سوڈانی لشکر کو لے کر جنکے پاس صرف نیزے تلوار برچھی وغیرہ ہوتی تھیں انکے مقابلہ پر یہ لوگ توپوں وغیرہ سامان جنگ کی پروا نہ کرکے اُنپر آپڑتے جب اُن میں ملجاتے تو تلواروں نیزوں وغیرہ سے جو اُن کے پاس موجود ہوتے انکو تباہ اور انکی جماعت کو تتر بتر کر دیتے۔ آخر اس مہدی کی وفات پر ایک شخص عبداللہ نامی خلیفہ ہوا مگر یہ شخص ویسا لائق نہ تھا انگریزوں نے انکی جاسوسوں کے ذریعہ نگرانی شروع کی اور جبکہ یہ سب گروہ خلیفہ کے ہمراہ نماز عید میں مشغول اور رکوع میں جھکا ہوا تھا تو پوں سے نابود کر دیا اور سابق مہدی کی قبر کھود اکر اُس کی ہڈیاں نکالکر روندیں اور اسطرح دلکا غصہ نکالکر اپنی اصلی تہذیب و شرافت اور روحانی حالت کا نمونہ دکھایا اب سوڈان پر انگریزی قبضہ ہے۔

سلطنت فارس

حضرت عمر رضہ کے عہد میں بوساطت سعد بن ابی وقاص جب سے اہل اسلام نے ملک عراق فارس کو فتح کیا تو ہمیشہ یہہ ملک عہد خلفائے بنی امویہ وعباسیہ زیر حکومت اسلام رہا۔ جب خلفاء بنی امویہ اور عباسیہ میں فساد شروع ہوا۔ اور دولت اسلام میں ضعف نمودار ہوا۔ اور بعض اسلام کے صوبوں میں خودسری کا خیال ہوگیا۔ تو یہہ صوبہ فارس بھی سرخود ہوگیا یعنے سنہ ۲۹۴ھ میں یعقوب بن الیاس (جو اسوقت یہاں کے خلفاء کا نائب تھا) خلفاء کی نیابت سے موقعہ پاکر علیحدہ ہوگیا۔ اور تمام فارس کا دارالسلطنت شیراز مقرر کیا۔ اس کے بعد اسکا بھائی عمر تخت نشین ہوا۔ مگر اسپر خاندان سامانی تاتار غالب ہوگئے۔ لیکن کچھ عرصہ کے بعد فارس

فارس کا مغربی حصہ [illegible]ھ پھر خلفاء عباسیہ کے ماتحت ہوگیا۔ اس کے بعد اس مغربی حصہ کو بویہ کے تین
بیٹوں مسمی احمد الدولہ۔ ورکن الدولہ۔ ومعز الدولہ نے غالب ہوکر خلفاء سے ملک دبالیا۔
اور پھر اسکو آپس میں تقسیم کیا۔ معز الدولہ نے تمام بغداد کو زیر حکومت کرلیا۔ اور خلیفہ عباسی مستکفی
باللہ برائے نام خلیفہ رہ گیا۔ اور اپنا لقب امیر الامرا اور کہا۔ اور باقی ملک احمد الدولہ کے پاس رہا۔
اسکے بعد عضد الدولہ تخت پر بیٹھا اُس نے ۳۴ برس حکومت کی اور یہہ عظیم الشان سلطان تھا۔
لیکن اخیر میں پھر خاندان بویہ میں بھی آپس میں خانہ جنگیاں شروع ہوئیں اور اور کئی چھوٹی چھوٹی
ریاستیں بن گئیں۔ لیکن بغداد اور خلفاء عباسیہ پر انکا غلبہ باقی رہا۔ جسکو چاہتے خلیفہ کرتے اور
جسکو چاہتے معزول کر دیتے تھے اور مشرقی حصہ فارس پر اُسوقت خاندان غزنوی حکمران تھا
پہلے شاہان خاندان سلجوقی شاہان غزنی کے تابع تھے ۴۳۱ھ ہجری میں خود مختار بن بیٹھے اور
مسعود بن محمود شاہ غزنی کو شکست دی اور اپنے پادشاہ طغرل بیگ کو فارس پر قابض کردیا
اُس نے بغداد و عراق کو بھی اپنی بادشاہت میں ملالیا۔ اور خلفاء کی حفاظت کی طغرل کے بعد
اسکا بیٹا الپ ارسلان تخت پر بیٹھا اُسنے حکومت خوب روشن کی اُس کے بعد اسکا بیٹا جلال
الدین ملک شاہ تخت پر بیٹھا اُس کے بعد اُسکا بیٹا شاہ سنجر بن ملک شاہ ۵۱۲ھ ہجری میں
تخت پر بیٹھا مگر صرف مشرقی حصہ فارس پر قابض رہا اس کے مرنے کے بعد نزاع اور
جھگڑے شروع ہوگئے۔ بغداد و عراق پھر خلفاء عباسیہ کے قبضہ میں آگیا۔ اور کچھہ ردوبدل کے
بعد ۵۹۵ھ میں یہ ملک ملوک خوارزمیہ کے ماتحت ہوگیا اور محمد جو تکش جو شاہ خوارزم کا جانشین تھا
اسپر ۶۱۴ھ ہجری میں چنگیز خاں سات لاکھہ فوج کے ساتھہ چڑھ آیا۔ اور اُسکو بھگا دیا پھر اُس کے
بیٹے جلال الدین نام نے کچھہ مقابلہ کیا مگر آخر وہ رہگیا اور چنگیز خان کی سلطنت ہوگئی اُن
لوگوں کا ذکر ہم اوپر لکھہ آئے ہیں اس خاندان سے ابوسعید جو ہلاکو سے آٹھویں پشت تھا
اسپر یہ سلطنت ختم ہوئی۔ اور اب چھوٹی چھوٹی ریاستیں قائم ہوگئیں پھر تیمور کا وقت آیا اُس نے
سب چھوٹے چھوٹے خاندان تہ تیغ کر ڈالے اور جو مطیع ہوگئے انکو زندہ رہنے دیا اسکا ذکر بھی
اوپر مفصل لکھہ آئے ہیں اسکے خاندان نے یہاں ۹۱۹ھ ہجری تک حکومت کی پھر انکا خاتمہ ہوگیا اس
خاندان کے بعد اس ملک اور خراسان میں ایک سید بزرگ مسمی شاہ صفی کی حکومت ہوگئی۔ رعایا انکی
بڑی معتقد تھی اس خاندان سے اول شاہ اسمعیل اور پھر شاہ طہماسپ اور شاہ عباس ماضی اور
شاہ عباس غازی بڑے الوالعزم پادشاہ ہوئے ہیں آخر اس خاندان سے ۱۱۳۵ھ ہجری

میں خلجی اور ابدالی افغان مخالف اور دشمن بن گئے حتی کہ ۱۱۴۸ھ ہجری میں نادر شاہ نے سر اٹھایا
اور خاندان صفویہ کے نام کو نیست و نابود کر دیا اور خود تخت نشین ہو گیا ۱۱۶۰ھ ہجری میں
مقتول ہوا اور اُس کے بعد کریم خاں زند سپاہ سالار نے تخت کو سنبھال لیا تیس برس
اُس نے حکومت کی اُس کے بعد ۱۲۱۰ھ ہجری میں آغا محمد شاہ قاچار نے کئی لڑائیاں کر کے سلطنت
ایران پر قبضہ کر لیا اُس نے شاہ روس سے کئی لڑائیاں کیں اُس کے بعد اسکا بیٹا فتح علی قاچار
تخت ایران پر بیٹھا اُس نے بھی شاہ روس سے کئی لڑائیاں کیں ۱۲۵۰ھ ہجری میں مر گیا ساٹھ لڑکے
لڑکوں اور چھیالیس لڑکیاں اُسکی اولاد رہی اُس کے بعد محمد شاہ قاچار تخت پر بیٹھا چونکہ یہ لوگ شیعہ مذہب
میں افغانوں نے انپر جہاد کی نیت سے حملہ کیا اُس کے عہد میں ۱۲۶۰ھ ہجری میں نجیب
پاشا حاکم بغداد نے جو شیعہ کا بہت بڑا دشمن تھا کربلا پر چڑھائی کی نو ہزار آدمی کو تہ تیغ کیا
اور مال و زر جو ہاتھ لگا لوٹ کر لے گیا محمد شاہ قاچار یہ خبر سنکر غضبناک ہوا۔ اور شاہ روم
سے لڑائی کرنی چاہی مگر انگریزوں اور روس نے بیچ بچاؤ کرا دیا ایک شخص اُس کے عہد میں
مسمی مرزا علی محمد باب نے ایک نیا مذہب نکالا اور دعوی کیا کہ میں موعود مہدی ہوں۔
اور کہتا تھا انا باب الله فادخلوا البیوت من ابوابھا یعنے میں خدا کا دروازہ ہوں۔
اور کربلا میں جا کر کئی لوگوں کو اپنے مذہب میں داخل کر لیا۔ اور اذان و اقامت میں اپنا نام جاری
کرا دیا۔ اور کہا یہ مجھکو اللہ تعالی نے فرمایا ہوا ہے۔ جب علماء وقت نے اسپر اخذ کیا اور اُس کے
کلام میں بہت سی غلطیاں نکالیں تو کہنے لگا کہ نحو کے قواعد غلط ہیں اسلام کے احکام کو بدل
دیا عورتوں سے ستر اٹھا دیا۔ مردوں کی مجلس میں اُنکے آنے کی پروانگی دیدی شراب حلال کیا
اور کہتا تھا محمد نبی اور علی یہ دونوں میرے پر ایمان لائے ہیں اور اپنے کو اُنسے افضل سمجھتا تھا
رمضان کے روزے اُٹھا دیے عورتوں کو نو شوہر تک کرنے کی اجازت دی اور ایک کتاب
بنا کر اُسکا نام قرآن رکھا اب محمدی قرآن کی جگہہ یہ بابی قرآن ہے حسین حاکم فارس بھی ابتدا
میں اسکے ایک دو کرشمے دیکھہ کر اسکا معتقد ہو گیا تھا۔ مگر جب اُس نے علماء کو جمع کر کے
اُس سے مباحثہ کرایا تو مباحثہ میں مغلوب ہوا اور دو تین سطر عبارت بھی صحیح نہ لکھہ سکا
اور نہ کوئی اپنے مذہب کا مسئلہ ثابت کر سکا نہایت ذلیل ہوا۔ پس حسین خاں اس سے
بد اعتقاد ہو گیا اور شرمندہ کر کے کہا کہ اسی لیاقت پر تو نے نبوت کا دعوی کیا تھا۔ اور دونوں
ہاتھہ پاؤں مضبوط باندھہ کر اُسکو خوب مارنا پیٹنا شروع کیا پس نالائق رونے لگا اور اپنی نادانی کا

اظہار کر کے تو بہ تایب ہوا اور اُس نے اپنے عقیدہ پر لعنت کی حسین خاں نے اسپر بہی اسکو
نہ چہوڑا بلکہ اُسکو قید بہی کر دیا ۱۲۶۴ھ ہجری میں سلطان محمد شاہ قاچار نے وفات پائی اسکو
بعد اسکا بیٹا ناصر الدین قاچار تخت پر بیٹہا یہ بادشاہ ایک بابی کے ہاتہہ سے مارا گیا۔
اسکے بعد ۱۸۹۶ء مطابق ۱۳۱۳ ہجری میں اُسکا بیٹا مظفر الدین قاچار سریر آرائے مملکت ہوا
اسکے آخری زمانہ میں رعیت نے پارلیمنٹ کا مطالبہ کیا تو اُس نے بطیب خاطر منظور کیا
مگر چہہ روز بعد یہ وفات پا گیا۔ اُس کے بعد ۱۹۰۷ء مطابق ۱۳۲۴ ہجری میں اُسکا بیٹا میرزا
محمد علی قاچار تخت نشین ہوا اسنے پہلے تو پارلیمنٹ کو بحال رکہنے کا حلفی اقرار کیا۔ مگر بعد میں
تلوار کے زور سے پارلیمنٹ کو توڑ دیا اور تین سال تک ادہر ہوا خواہان حریت میں سخت تلوار چلتی رہی
آخر یہ ۱۹۰۹ء میں معزول ہو کر شاہ روس کا پناہ گزین ہوا اب اسکا دس سالہ بیٹا۔ احمد میرزا قاچار تخت
سلطنت پر متمکن ہے سب انتظام وزارت اور پارلیمنٹ کے ہاتہہ ہے مگر ایران اسوقت بہت
سی اندرونی اور بیرونی مشکلات میں اسیر ہے سب قوم نے ملکر ہمت نہ کی تو آزادی چند
روزہ مہمان ہے۔ جیسے سلطنت ایران میں شیعہ مذہب کی رونق ہے ایسی کسی ملک
میں نہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ اس خاندان مذکور کے سلاطین خود شیعہ مذہب ہیں۔

فرانس

غربی یورپ کی قدیم سلطنتوں سے ایک بڑی وسیع سلطنت ہے انکو روس کے
زمانہ میں گال یا گہیلیا کہتے تہے ایک طرف تو یہ پیرنیز سے لیکر دریائے
رائن تک پہیلی ہوئی ہے اور اٹلی کی طرف الپس پہاڑ تک یہاں کے باشندگان اصلی کو گال
کہتے تہے اور وہ کلٹ خاندان کی ایک شاخ تہے یہ معلوم نہیں کہ وہ فرانس میں پہلے پہل کب
آئے کیونکہ وہ بہت مدت سے وہاں آباد تہے سیذر بیان کرتا ہے کہ تمام گیلک قومیں
جنگ جو ہیں اور ہمیشہ مسلح اور لڑائی کے لیے تیار رہتی ہیں اور تلوار سے کاموں میں فیصلہ
کرتی ہیں لیکن وہ بڑے زندہ دل سستی سے متنفر فیاض اچہے اور قابل اعتبار ہیں اُنکے
پادریوں کو ڈرولڈ کہتے ہیں پہلے پہل اس ملک کو جولیس سیذر نے دس برس کی جنگ
وجدل کے بعد فتح کیا۔ اور یہہ ملک چارسو برس تک اس کی اولاد کے قبضے میں رہا لیکن
شاہ ہونریس کے زمانے میں جبکہ روس والوں کی سلطنت کو ضعف آرہا تہا تو اُس ملک
کو جرمنی کی ایک قوم نے جسکو فرینکس کہتے تہے فرانسڈ کے ماتحت اس ملک کو فتح کیا۔ یہہ
قوم تین حصوں میں منقسم تہی اور تینوں فرقوں کے بادشاہوں نے اسپر باری باری سے حکومت

کی پہلے فرقے کا نام میرووبجن ہے انہوں نے سنہ ۴۸۶ ہجری سے لیکر سنہ ۷۵۱ ہجری تک سلطنت کی
اس خاندان کا پہلا بادشاہ مرویس اور آخری بادشاہ چلڈرک سیوم تھا۔ دوسرے فرقہ کا
نام کارلووبجن تھا۔ اُس نے سنہ ۹۸۷ ہجری تک سلطنت کی اُسکا پہلا بادشاہ پیپن اور آخری
لوئی پنجم تھا۔ تیسرے فرقہ کا نام کیپٹائن تھا۔ اُس نے سنہ ۹۸۷ ہجری سے سنہ ۱۷۹۲ تک سلطنت
کی اُسکا پہلا بادشاہ ہیوکیپٹ اور آخر لوئی شانزدہم تھا جو کہ سنہ ۱۷۹۳ میں قتل ہوا اُس کے
بعد یہہ سلطنت سنہ ۱۸۰۴ تک شخصی حکومت میں رہی اور پھر اُس کے بعد یعنی سنہ ۱۸۰۴ء کے
بعد بوناپارٹ بادشاہ ہوا بعد ازاں نیپولین سے سلطنت چھین لی گئی اور پھر اس پہلے
خاندان میں سے ایک بادشاہ بہ لقب لوئی ہژدہم چارلس ہوا وہ سنہ ۱۸۲۴ میں مرگیا اور چار
لس دہم اسکا بھائی تخت پر بیٹھا اس بادشاہ کو فرنس والوں نے سنہ ۱۸۳۰ میں تخت سے اُتار
دیا اور اس خاندان کو اپنے ملک سے نکالدیا۔ پھر لوئی فلپس تخت پر بیٹھا اُس نے سنہ ۱۸۴۸ تک
سلطنت کی اُس کے بعد سلطنت پھر شخصی ہوگئی۔ اور سنہ ۱۸۴۸ء میں لوئی نپولین اسکا پہلا پریزیڈنٹ
مقرر ہوگیا۔

پرشیا و جرمن

جرمن پہلے پہل چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں منقسم تھی۔ اور ان میں سے
بعض بادشاہ تو خود مختار تھے اور بعضوں کی طاقتیں محدود تھیں
انکے بچے ننگا پھرا کرتے تھے اور آدمی چمڑے پہنا کرتے تھے اور جو سب سے زیادہ دولتمند
ہوتا تھا۔ وہ ادنیٰ لباس پہنتا تھا وہ زمین پر سویا کرتے تھے اور گھاس اور پھل اور دیگر نباتات
ومیوجات پر گذارہ کیا کرتے تھے لیکن نہایت عمدہ خلقوں والے تھے اور اپنے مذہبی فرائض
کے بہت پابند تھے۔ تناسخ کے مسئلے نے اُن میں بڑا رواج پایا تھا اور اسی اعتقاد سے
بعض دفعہ غلاموں کی جگہہ اپنے آپکو دیوتاؤں وغیرہ پر قربان کردیتے تھے پہلے پہل اس
قوم فرینکس نے چارلس ڈی کذلب گریٹ (اکبر) کے ماتحت ہوکر اس ملک کو فتح کیا اور چونکہ
اُس نے فرانس اور اٹلی کو بھی اسکے ساتھ فتح کیا تھا وہ روم میں بادشاہی کا تاج پہنایا
گیا (بادشاہ بنایا گیا) اور یہہ کام پوپ ثالث نے سنت پیٹر کے گرجے میں کرسمس ڈے کے
دن سنہ ۸۰۰ میں کیا تھا جرمن والے اپنے مغلوب ہونے سے پہلے ایک انگریز آدمی موسوم
بودن فرڈ کے ذریعہ سے عیسائی ہوچکے تھے اور اس نے انہیں شہر بنانے اور دیگر تہذیب
کے خیالات اختیار کرنے کی ترغیب دی تھی۔ چارلس اکبر کے بعد اُسکا بیٹا تخت پر بیٹھا

اور اسکی موت کے بعد لوئی جرمنی کا پادشاہ ہوا اور اُس کے بعد کونٹرڈ لوی کا داماد تخت پر بیٹھا۔
کونٹرڈ کے بعد کے ہنری کونٹرڈ کی وصیت کے موافق تخت پر بیٹھا۔ اس شاخ کا آخری پادشاہ
ہنری دوم تہا۔ اور اس شاخ نے سنہ ۱۲۵۴ تک سلطنت کی اور ہنری ثانی کے بعد کونٹرڈ ثانی پادشاہ
ہوا اُس کے بعد اُسکا بیٹا ہنری سوم تخت پر بیٹھا۔ اور یہہ سب جرمن کے پادشاہوں سے زیادہ
طاقتور اور زبردست تہا۔ اسکے بعد ہنری چہارم پادشاہ ہوا۔ اور اُنکی وفات کے بعد ہنری پنجم تخت
پر بیٹھا اور اس پادشاہ پر فرینک لائن دفعتہً ختم ہوگئی۔ اسکے بعد وہیرس ڈیوک آف سکسن بڑی
لڑائی کے بعد پادشاہ مقرر ہوا۔ اُس کے بعد سنہ ۱۱۵۲ء میں فریڈرک اول پادشاہ ہوا۔ اور اس نے
بعد ہنری ششم فلپس ثالث اور انہوں نے باری باری سلطنت کی انکو پوپ نے تخت سے اُتار
دیا۔ اور فریڈرک ثانی پادشاہ ہوا۔ اور اس نے پوپ کی بہت سخت مخالفت کی یہانتک کہ سلطنت
میں دو فریق کوئلفس گہبلنس ہوگئے پہلے پوپ کی طرف اور دوسرے پادشاہ کی طرف اُسکے
بعد سلطنت مختلف ریاستوں میں تقسیم ہوگئی اور بہت مدت تک یہی حالت رہی آخر کار چارلس
چہارم کے عہد میں ایک بڑا فرمان موسوم براگولڈ ہنری فرمان جاری ہوا کہ جو حقدار شخص
ہوں انکو ریاستیں دی جائیں گی۔ چارلس کے بعد تین اور شاہزادے تخت پر بیٹھے اور سنہ ۱۴۱۱
میں سجیمند پادشاہ مقرر ہوا اُس کے بعد فریڈرک ڈیوک اوف اسٹریا سجیمند کا داماد سنہ ۱۴۳۸ء میں
پادشاہ ہوا۔ اور اُس نے ترپن سال سلطنت کی اور اُس کے بعد اسکا بیٹا میکسلمین پادشاہ ہوا
اور اُس کے بعد چارلس پنجم میکسلمین کا پوتا تخت نشین ہوا۔ اول اُس نے سوہتر کو اُسکی
اصلاح کرنے کی وجہ سے مجرم قرار دیا اور اُس کے مرید پروٹسٹنٹ کے نام سے مشہور کیے گئے
اور اڑتیس برس کی حکومت کے بعد اُس نے اپنی سلطنت اپنے بہائی فردی نینڈ کو دی اور آپ سنٹ
جسٹ کی قبر پر جو سپین میں ہے چلا گیا۔ فردی نینڈ اول کے بعد میکس میلین ثانی اور روڈولف
پادشاہوں سے روڈولف کے عہد میں کیتہولک اور پروٹسٹنٹ کی لڑائی سے سلطنت میں بڑی
بدانتظامی پیدا ہوگئی روڈولف سنہ ۱۶۱۲ء میں مرگیا اور اُس کے بعد میتھیاس پادشاہ ہوا سنہ ۱۶۱۹
میں میتھیاس بہی مرگیا اور اُس کے بعد فردی نینڈ پادشاہ منتخب کیا گیا۔ فردی نینڈ ثانی کی وفات
کے بعد فردی نینڈ ثالث اسکا بیٹا پادشاہ مقرر ہوا۔ اور اُس کے بعد لیوپولڈ فردی نینڈ ثالث
کا بیٹا پادشاہ ہوا لیوپولڈ سنہ ۱۷۰۵ء میں ہی مرگیا اُس کے بعد جوزف اول پادشاہ ہوا اور سنہ ۱۷۱۱
میں مرگیا۔ اور اُسکا بہائی چارلس ششم پادشاہ ہوا۔ چارلس ششم سنہ ۱۷۴۰ء میں مرگیا۔ اور چارلس ہفتم

پادشاہ ہوا۔ اور وہ ۱۷۴۵ء میں مرگیا اور فرنس اول اسکا جانشین ہوا۔ اور وہ ۱۷۶۵ء میں مرگیا اور اسکا بڑا بیٹا جوزف ثانی اُسکا جانشین ہوا۔ جوزف ثانی ۱۷۹۰ء میں مرگیا اور اُسکا بھائی لیوپولد ثانی تخت نشین ہوا۔ اور وہ ۱۷۹۲ء میں مرگیا اُس کے بعد اور فرینس پادشاہ ہوا لیکن چونکہ نیپولین بوناپارٹ کی فتوحات کی وجہ سے تمام ملک فرانس کے قبضہ میں آگیا تھا فرینسر حکومت سے دست بردار ہوگیا اور جرمن تیرہ سلطنتوں نے آپس میں اتفاق کرکے فرانس کی زیر حمایت ہوگئے لیکن بوئریا کے پادشاہ نے فرانس والوں کو ۱۸۱۳ء میں لیپزگ کی لڑائی میں بہت بڑی شکست دی اور فرانس کی حکومت میں اس سے ضعف آگیا آخرکار جرمن والوں نے اپنی آزادی حاصل کی اور سلطنتیں علیحدہ ہوگئیں اور کسی کو ایک دوسرے سروکار نرہا لیکن وہ لڑائی کے لیے ہمیشہ اکٹھے رہتے تھے اور انہوں نے ایک بڑی کمیٹی منعقد کی اور اسکا نام ڈمیٹ رکھا اسکے بعد وہ کمیٹی ۱۸۶۶ء میں برخاست کی گئی اور ملک میں بہت فساد مچ گیا۔ ڈیوک آف پرشیا کو انہوں نے اپنا پادشاہ مقرر کرنا چاہا۔ لیکن اُس نے انکار کیا۔ آخر بہت فساد اور جھگڑوں اور تنازع کے بعد پھر وہی کمیٹی منعقد ہوگئی۔

سلطنت روس

یہہ نہایت وسیع سلطنت ہے چنانچہ تمام شمالی ایشیا چین سے لیکر پولینڈ۔ سویڈن اور ٹرکی تک اور قریباً نصف حصہ براعظم یورپ اس میں شامل ہے اصلی باشندے اس ملک کے غالباً اُن خانہ بدوش قوموں میں سے تھے جنکو سیتھی یا سکائتیس کہتے ہیں ان شمالی قوموں نے نہایت قدیم زمانہ میں پہلے پہل رومی کی سرحد پر فساد کرنا شروع کیا اور سائیرس کے زمانہ سے پہلے مہذب دنیا کے اس حصہ پر شمالی ایشیا میں تھا حملہ کیا ان مختلف قبیلوں میں سے رُوکسمن جو کہ بعد ازاں روس کے نام سے مشہور ہوا۔ بڑا زور آور اور بہادر قبیلہ تھا۔ یونانی بھی اس ملک میں جاکر آباد ہوئی تھے اور دوسری صدی مسیحی میں کاتھہ لوگ بالٹی کی طرف سے آکر ڈان میں آباد ہوئے اور دریائے ڈنیوب تک پھیل گئے۔ پانچویں صدی مسیحی میں ایس ہنز اور دوسرے قبیلوں نے بہت سا ملک شمال کی جانب جا فتح کیا چھٹی صدی مسیحی میں قبیلہ خزاری نے وہ ملک جو دریائے وانگا اور ڈان کے درمیان تھے فتح کرلیا۔ اور اسیطرح سلطنت بیرن ٹائچی سے آملے۔ متذکرہ بالا اور دوسرے قبیلوں نے رفتہ رفتہ اس ملک پر بھی قبضہ کرلیا۔ جو ڈان اور لیپاسنیٹا کے درمیان واقع ہے یہ لوگ خشکار اور مویشی چراکر گذارہ کرتے تھے ان میں وحشی اور خانہ بدوش لوگوں کی

بخوبی پائی جاتی تہی۔

قبیلہ سیونئیں

جو شمالی وجنوب کی طرف سے ڈنیپر تک پہیل آئے تہے پانچویں اور چھٹی صدی مسیحی میں ان لوگوں سے جو انکے جنوب میں رہتے تہے بذریعہ تجارت اداب معاشرت سیکہے اور دین مسیحی اختیار کیا۔ انہیں لوگوں نے اس ملک کو آباد کیا تہا۔ جو کہ بعد ازاں روس کے نام سے مشہور ہوا اس وقت یہہ دو شہر یعنے لو دو گرود اور کی آف تجارت کے باعث اعلی درجہ کی ترقی پر تہے مگر ان کی دولتمندی اور تمول نے جلدی جلدی ہی قبیلہ خزری کو ان سے لڑنے پر امادہ کیا۔ چنانچہ وہ ہمیشہ اس قبیلہ سے لڑتے جہگڑتے رہتے لیکن انکے سوا ان لوگوں کو ایک اور دشمن سے بہی جو بہت سخت اور زور آور تہا مقابلہ کرنا پڑا یہ لوگ وریجنین کہلاتے تہے اور ان بحری ڈاکوں کی بیباک قوم سے تہے جو بحیرہ بالٹک کے کناروں پر رہتے تہے اور جنہوں نے پہلے کو لینڈرس قبیلہ اور دیگر قبیلوں کو مسخر کیا تہا۔ بڑے بڑے مشہور مصنفوں کی بہی یہی رائے تہی کہ اہل روس انہیں بہادر حملہ آوروں کا نام ہے درحقیقت یہہ قبیلے زمانہ قدیم میں ایک دوسرے سے لڑتے رہتے اور بڑی بے رحمی سے ایک دوسرے سے پیش آتے تہے چنانچہ جب قبیلہ سکیوسٹین نے دیکہا کہ یہہ بحری لٹیرے انکی اس ترقی کرنے والی ریاست کو درپے برباد ہیں تو انہوں نے خود اپنے ملک کی حکومت انکے ہاتہہ میں دیدی چنانچہ ۸۶۲ء میں قبیلہ وریجنین کا مشہور سردار ریورک نامی مع اپنی قوم کے جہیل لڈوگا کے قرب وجوار میں پہنچا تو اس نے اپنی قوم اور اس قوم کے بدون جو پہلے اس ملک پر قابض تہے حال کی سلطنت روس کی بنیاد ڈالی ۸۷۹ء میں مر گیا اور اسکا بیٹا الفور اسکا جانشین ہوا۔ الفور کے بعد اس کی بیوہ اسکی جانشین ہوئی اور ۹۵۵ء میں قسطنطنیہ میں جا کر علانیہ دین مسیح قبول کر لیا اس کے بعد اسکا دوسرا لڑکا سوسٹانیف جانشین ہوا اور ۹۷۲ء میں ڈنیپر کے قریب لڑائی میں مارا گیا۔ اس کے بعد ولدیمیر ۹۸۰ء میں تخت نشین ہوا اور اس نے شہنشہ یونان کی بہن سے شادی کی روسی مورخوں کے مطابق جسدن اس بادشاہ نے دین اختیار کیا اسکے ساتہ اور بیس ہزار آدمیوں نے دین مسیحی قبول کیا [illegible]ء میں اسکا انتقال ہوا اور اپنی سلطنت کو اپنے بارہ بیٹوں میں تقسیم کر دیا ولدیمیر کے وفات کے بعد اسکے بیٹوں میں خانہ جنگیاں شروع ہوئیں مگر اس کے لڑکے جیلسلین نامی نے ۱۰۱۱ء سے ۱۰۴۵ء تک سلطنت کی سرحدی حالت کو دیکہہ کر اہل پولینڈ متواتر

حملے کرتے رہے اور یہہ ملک سنہ ۱۲۳۸ء تک بڑی سخت ابتری کی حالت میں رہا اسی سنہ میں تاتاریوں
نے اسکو فتح کر لیا اس وقت ولد نیرتالی حکمران تھا۔ اور یہی پہلا پادشاہ تھا جس کے سر پر روس
کا شہنشاہی تاج رکھا گیا چیلرسلن کے بعد اسکا پہلا لڑکا جارج سوداڈار سنہ ۱۲۷۶ء میں جانشین
ہوا۔ اور اسکے مرنے کے بعد کل ملک سوانوو گرد وغیرہ کے منگولوں نے فتح کر لیا تھا جارج
کے بعد اسکا بیٹا الگزانڈر سنہ ۱۲۸۲ء میں جانشین ہوا اس کے بعد دانیال سنہ ۱۳۰۳ء میں اس کے
بعد اسکا بیٹا جارج سنہ ۱۳۰۰ء میں جانشین ہوا۔ کچھہ عرصہ تک ملک پولینڈ والوں کے قبضہ
میں رہا اور پھر دمتریس نے پولوں کو شکست دی اور اس کے بعد خود روس کا پادشاہ بنگیا۔
اسکے بعد میخائیل اسکا پادشاہ ہوا۔ میخائیل کے بعد اسکا بھائی گریگری اور اس کے بعد
اسکا بھتیجا ہیلیس ولد ہیلیس پادشاہ ہوا اس کے بعد آئی ون (پہلا آئیون) پادشاہ ہوا اور اس کے
بعد دوسرا آئیون پادشاہ ہوا۔ اس کے وقت میں اس ملک میں بہت سی ترقی ہوئی۔
یہہ پادشاہ سنہ ۱۵۸۴ء میں مر گیا فیوڈور آخری پادشاہ روس کی نسل کا مر گیا اور اس کے
بعد حکومت خاندان رومناف میں آگئی رومناف کے بعد الیکسیس اور اس کے بعد تھیوڈ
ور اور اس کے بعد پیٹر زار روس مقرر ہوا اس پادشاہ نے تجارت اور ہنر کو بڑی ترقی دی اور
روس کے ساتھہ امیر زادے مختلف بلاد یورپ میں تحصیل علم اور جہاز بنانا وغیرہ سیکھنے کے
لیے بھیجے اور خود بھی بھیس بدل کر یورپ کے مختلف ملکوں میں پھرتا رہا چنانچہ انڈیا کمپنی
ترکھانوں کی فہرست میں اسکا نام درج ہے یہاں وہ اپنا معمولی کام کرنے کے بعد ریاضی
میں محاصرہ اور جہاز رانی اور نقشہ نویسی کا کام سیکھتا رہا اسکے وقت میں ملک کو بڑی ترقی
ہوئی سنہ ۱۷۲۵ء میں یہہ مر گیا اور اس کے بعد اس کی بیوی کیتھرائن سنہ ۱۷۲۵ء میں پہلے جانشین
ہوئی اس کے بعد پیٹر دوسرا اعظم کا پوتا سنہ ۱۷۲۷ء میں اس کے بعد اینی سنہ ۱۷۳۰ء میں اینی
کے بعد تیسرا جان تخت سے اتارا گیا اور اسکے بعد الزبتھ سنہ ۱۷۴۱ء میں اس کے بعد چارلس
اس کے بعد اس کی عورت کیتھرائن دوسری جانشین ہوئی اس کے بعد پیٹر تیسرا اس کے بعد
کیتھرائن سنہ ۱۷۶۲ء میں اس نے سلطنت روس کو اپنے زمانہ میں بڑی وسعت دی چنانچہ نسبت
سابق ۸۷۰۰۰ میل مربع بڑھ گئی۔ یہہ شاہزادی سنہ ۱۷۹۶ء میں مر گئی۔ اور پال پہلا جانشین ہوا
سنہ ۱۸۰۱ء میں کسی امیر نے چوری سے قتل کر ڈالا اس کے بعد اسکا بڑا بیٹا الگزنڈر تخت نشین
جولائی سنہ ۱۸۰۱ء میں ہوا اور سنہ ۱۸۲۵ء میں مر گیا۔ اور نکلس تخت پر بیٹھا اس کے وقت میں شاہ

عباس میرزا شاہ ایران سے لڑائی ہوئی جسمیں آخرکار اس شرط پر صلح ہوئی کہ شاہ ایران کچھ ملک اور خرچہ جنگ ادا کرے اس جنگ کے افتتاح پر شاہ روم سے لڑائی شروع ہوئی جسمیں شاہ روم کو بڑی سخت شکست ہوئی اور آخرکار اسپر صلح قرار پائی کہ زار روس کو ایشیا اور مالدیونا اور تمام کشور چہ مثی زوسیلیا بلگیریا کے کئی شہر واپس دیے۔ اور شاہ روم باشندگان بلگیریا اور ایشیا وغیرہ کو پوری پوری مذہبی آزادی عنایت کرے اور نیز روم روسی سوداگروں کو بغیر محصول کے اپنے ملک میں تجارت کی اجازت دے اور اٹھارہ لاکھ ڈپوکٹ اٹھارہ ماہ کے عرصہ میں ادا کرے ۔

ذکر انگلستان

بحر اوقیانوس کے دو جزیروں کو جو بر اعظم یورپ کے شمال مغرب میں واقع ہیں جزائر برطانیہ کہتے ہیں اور انگلینڈ اور سکاٹلینڈ اور ویلز تین ملک اس میں شامل ہیں۔ اہل انگلستان ابتدا میں جہلا و وحشی لوگ تھے۔ بن مانسوں کی طرح بنوں میں رہتے تھے کاشت کاری سے ناآشنا تھے بعض گوشت اور دودھ پر ہی زندگی بسر کرتے تھے اور کسی جاندار کے گوشت میں تمیز نہیں کرتے تھے۔ بعض بناس پتی ہی سے پیٹ بھر اینڈا کرتے تھے جانوروں کی کھالیں پہنا کرتے سے باہیں اور ٹانگیں ننگی رکھتے تھے اور انکو گود کر نیلا رنگ کر لیتے تھے لیکن بہادر تھے مذہب کا یہ حال تھا۔ کہ خدا کو ایک مانتے تھے۔ مگر سانپ اور چاند وغیرہ کو پوجتے تھے جیسے ہندو پیپل وغیرہ کی پوجا کرتے ہیں درخت بلوط کی پوجا کرتے تھے دیوتاؤں کے نام مرد و عورت کی قربانی کر دیتے تھے جولیس قیصر نام ایک شخص روما کی سلطنت کا بڑا نامور جرنیل تھا۔ اُس نے کئی ملک فتح کیے تھے اثنا میں جملہ اس کے ملک فرانس کو فتح کیا۔ اور پھر جزائر برطانیہ کے فتح کرنے کا ارادہ کیا۔ چنانچہ سنہ پچپن برس عیسوی سے پہلے بارہ ہزار سپاہ کو لیکر اہل برطانیہ کے مقابلہ کے واسطے گیا اور لڑائی میں فتحیاب ہو کر واپس آیا دوبارہ پھر گیا اسوقت اہل برطانیہ نے ایک شخص کو اپنا بادشاہ بنا کر مقابلہ کیا مگر جولیس اُسوقت بھی فتح کے ساتھ فرانس میں چلا گیا سنہ ۴۳ء میں کلاڈیس قیصر روما کے دو جرنیل پلاٹس اور وسپیشن برطانیہ پر گئے اور کئی لڑائیاں کیں۔ اور غالب آئے جب سے اہل برطانیہ پر روما کے جرنیل آکر لڑائیاں کر کے حکومت کرتے تھے اہل روما کی آمد و رفت سے اہل برطانیہ میں کچھ لیاقت اور صلاح ہو گئی اور بادشاہت کرنیکا خیال بھی ہو گیا اور پہلی صدی مسیحی کے اخیر میں یہاں عیسی علیہ السلام کے حواری تھے

اور پولوس مقدس کے ذریعے سے مذہب عیسوی کی اشاعت ہوگئی اور بہت بت پرستی کی جڑ اکھڑنے
لگی آخر ۴۱۰ء میں جب اہل روما کے مخالفوں نے اسپر تاخت کرنا شروع کیا۔ اور سلطنت
روما ضعیف ہونے لگی تو انہوں نے برطانیہ سے اپنا تسلط اُٹھا لیا۔ اور اپنی سلطنت کی حفاظت
کی فکر میں ہوگئے اب اہل برطانیہ کے دو گروہ ہوگئے ایک گروہ کا اہل روما بردشنس نام حاکم ہوگیا۔ اور ایک گروہ کا
حاکم برطانیہ کا شاہزادہ دورتی جرن ہوگیا۔ لیکن پھر اہل برطانیہ کے اسپر بہی فوج کشی کی
اس کشمکش میں برطانیہ میں سات سلطنتیں علیحدہ علیحدہ قائم ہوگئیں۔ اور آپس میں لڑتی رہتی
تہیں۔ آخر یہ سات ریاستیں تین بن گئیں اور پہر تین کی ایک بن گئی جسکا نام وسکس تہا
اور لڑائی جہگڑوں میں اسوقت یعنی ۸۲۷ء میں اجبرٹ نام ایک شخص جو اس ریاست کا
اصل وارث تہا ۱۴ برس سے فرانس کے پادشاہ شارل مین کے دربار میں رہتا تہا۔ آخر
تخت پر بیٹہ گیا۔ اور مخالفوں کو زکیں دیں اس کے بعد اُسکا بیٹا۔ اتل ولف راہب
تخت نشین ہوا اسکے بعد اسکا بیٹا اتل بالڈ تخت پر بیٹہا اس پادشاہ نے اپنی سوتیلی ماں
سے نکاح کر لیا تہا مگر چہوڑ دی اُس کے بعد اسکا بہائی اتل برٹ تخت پر بیٹہا اُس کے بعد
اسکا بہائی اتل ارڈ اول پادشاہ ہوا اس بادشاہ کو قوم ڈین نے بہت تنگ کیا تہا۔ اُسکے
بعد اسکا بہائی ۸۷۱ء میں اللفرد تخت پر بیٹہا اُس کے ساتہہ ڈین والوں نے بڑی لڑائیاں
کیں۔ مگر چونکہ ہوشیار اور مدبر پادشاہ تہا آخر ان پر غالب آیا اہل علم کا نہایت قدردان تہا
لقمان حکیم کی حکایات میں ایک کتاب لکہی اپنے اوقات سے تیسرا حصہ عبادت اور مطالعہ کتب
کے لیے مقرر کیا ہوا تہا۔ قوانین بنائے ۹۰۱ء میں فوت ہوا اُسکے بعد اسکا بیٹا اڈورڈ کلان
تخت پر بیٹہا اُس کے بعد اُسکا حرامی بیٹا اتیل سٹین تخت پر بیٹہا اُس نے مخالفوں
کو شکست دی بائبل کا ترجمہ کرایا انجیل و توریت و زبور وغیرہ کا مجموعہ بائبل نام ہے۔
سوداگری میں ترقی دی اُس کے بعد اُسکا بہائی اڈمنڈ تخت پر بیٹہا اُس نے ڈین کو جو ہمیشہ
سے اس سلطنت کے دشمن تہے اور لڑتے رہتے خوب شکست دی ۹۴۶ء میں مارا گیا۔ اسکے
بعد اُسکا بہائی اڈورڈ تخت پر بیٹہا یہ کمزور آدمی تہا نو برس سلطنت کر کے فوت ہوگیا۔
اُس کے بعد اُس کے بہائی اڈمنڈ کا لڑکا اڈوی تخت پر بیٹہا اُس کی عادات خراب
تہیں رعایا نے اُس سے بگڑ کر اسکے بہائی اڈگار کو بادشاہ بنا لیا اس کے عہد میں ملک
امن میں رہا اور مخالف دبے رہے اور کئی بادشاہ خادم ہوگئے اُس کے بعد اسکا بیٹا

اڈورو تخت پر بیٹہا مگر مخالفوں نے چار برس میں اُسکا کام تمام کر دیا۔ اُس کے بعد اسکا سوتیلا
بہائی ائتل رڈ دوم تخت پر بیٹہا چونکہ یہ کم ہمت آدمی تہا اُس کے وقت میں مخالفوں نے سبرا ٹہائی
خصوصاً ڈین والوں نے جتنے کہ ائتل رڈ کو بہاگنا پڑا اور لنڈن میں ڈنمارک کے بادشاہ سین
کا غلبہ ہوگیا سین لنڈن میں تین ہفتے بادشاہت کر کے فوت ہوگیا۔ اور اپنے بیٹے کینوٹ
کو اپنی جگہہ کر گیا۔ مگر لنڈن والوں نے ائتل رڈ کو پہر مدد دیکر بلا لیا اور اب کینوٹ کو بہاگنا پڑا
اور ائتل رڈ پہر تخت پر بیٹہکر حکومت کرنے لگا اور قوم ڈین کو قتل کرنا شروع کیا۔ ائتل رڈ مر گیا
اُس کے بعد اسکا بیٹا اڈمنڈ تخت پر بیٹہا۔ اڈمنڈ نے ڈین قوم سے سات مہینے مقابلہ کیا
آخر انگلستان دو حصوں پر تقسیم کیا گیا دریائے ٹیمز کے جنوبی حصہ اضلاع پر سکسن ہے اور شمالی
اضلاع پر ڈین غالب ہوگئے اس اثنا میں چونکہ اڈمنڈ مر گیا اسلیے کینوٹ کل انگلستان کا
مالک ہوگیا پس اسوقت ۱۰۱۷ء میں ڈین کا عہد شروع ہوا۔ اور کینوٹ نے ائتل رڈ کے بیٹے
اڈوی کو قتل کیا اور اُس کے دو بیٹے اڈورڈ اور ایلفرڈ بہاگ کر نورمنڈی میں چلے گئے اور
اور انکی ماں آما نے کینوٹ سے نکاح کر لیا۔ اس بادشاہ نے آخری عمر میں پارسائی اختیار کی
اور جن لوگوں پر ظلم کیا تہا اُنکے ساتہہ احسان کیے۔ اور ڈنمارک میں دین مسیحی جاری کیا
۱۰۳۵ء میں اسکے بعد اسکا بیٹا ہیرلڈ تخت پر بیٹہا اس کے بعد اسکا سوتیلا بہائی ہارڈی
کینوٹ تخت پر بیٹہا اُس کے بعد اسکا سوتیلا بہائی ائتل رڈ کا بیٹا اڈورڈ تخت پر بیٹہا اس
وقت سے پہر سکسن کا زمانہ آیا اس کے بعد اُسکا سالا گوڈون کا بیٹا ہیرلڈ بزور بادشاہ بن
گیا مگر اسکو دشمنوں نے چین نہ لینے دیا اور نورمنڈی کا ایک رئیس ولیم نام بن روبرٹ
جو اڈورڈ بادشاہ کا دوست اور مددگار رہا تہا۔ اور کہتا تہا کہ مجہکو اڈورڈ ولی عہد کر گیا ہے چڑہ
آیا اور کئی لڑائیوں کے بعد ولیم منصور ہیرلڈ کو قتل کر کے ۱۰۶۶ء میں انگلستان کا بادشاہ
ہوگیا۔ اور خاندان نورمنڈی کا دور شروع ہوا۔ اس بادشاہ کو بڑی دقتیں پیش آئیں۔
کئی لڑائیاں ہوئیں انگریزوں نے اسکو بہت تنگ کیا بیٹے بہی مخالف ہوگئے مگر تاہم
سلطنت کرتا رہا۔ اور ملک انگلستان کو بڑہایا۔ فرانس سے لڑائی کی شہر فیمیر کو آگ لگائی
مگر بہاں گرم راکہہ میں خود اسکا گہوڑا بہی جا پڑا اور ولیم منصور اُسکے گرنے سے کچہہ زخم ہوگئے
اسی صدمہ سے مر گیا۔ رفیق مال گیری میں مصروف ہوگئے اور اُس کی لاش تین گھنٹہ
زمین پر پڑی رہی۔ اُس کے بعد اُسکا بیٹا ولیم دوم روفس تیسرا بیٹا ۱۰۸۷ء میں تخت

انگلستان پر بیٹھا اور نورمنڈی کے تخت پر ولیم کا بڑا بیٹا روبرٹ قائم ہوا ولیم دوم کے مقابلہ
میں جو لوگ اُٹھے انکو اُس نے شکست دی ولیم نے نورمنڈی کے حاکم یعنے اپنے بہائی پر
چڑہائی کی اور اُسکا کچھ ملک فتح کر لیا۔ اور سکوٹ لینڈ پر بہی فتح پائی اُس کے عہد سنہ ۱۰۹۶ء
میں پوپ اربن دوم اور ایک درویش کی ترغیب سے کل اہل یورپ ترکوں کے ساتھ
لڑائی کرنے کو تیار ہوئے کہ بیت المقدس کو ترکوں سے چھوڑا لیں۔ اور بڑی لڑائیاں
ہوئیں ولیم شکار کھیلنے کو گیا وہاں آپ موت کا شکار ہو گیا۔ اس کے بعد اسکا چھوٹا بہائی ہنری
اول ملقب بو کلارک سنہ ۱۱۰۰ء میں تخت پر بیٹھا اس بادشاہ نے سکوٹ لینڈ کے بادشاہ
ملکم کی بیٹی اور شہزادہ اڈگار بن اڈورڈ کی بہانجی مٹلڈا کے ساتھ نکاح کیا اس وجہ
سے سکسن اور نورمن کے خاندان میں اتحاد ہو گیا اور دونوں ایک قوم ہو کر انگریز نام ہوا
اُسکا ایک ہی بیٹا تہا جو جہاز میں ڈوب کر مر گیا۔ یہہ بادشاہ بہی روفس کی طرح اوباش
اور بے رحم تہا۔ لقمان حکیم کی حکایات کا اس نے بہی ترجمہ کیا تہا۔ اس لیے اسکا لقب
بو کلارک یعنے فاضل مشہور ہوا۔ چونکہ خود عالم تہا اس لیے اہل علم کی بڑی قدر کرتا تہا
اسوقت انگلستان کے طالب العلم ہسپانیہ میں جا کر مسلمانوں سے علم طب اور ریاضی
پڑہا کرتے تہے یہ بادشاہ سنہ ۱۱۳۵ء میں مر گیا چونکہ اس بادشاہ کا نرینہ لڑکا کوئی نہیں تہا
اس لئے اُسکے خاندان سے سٹیون نام شاہزادہ جو قریبی تہا یعنے ولیم منصور کا دوہتا
تہا پادریوں کی مدد سے تخت پر بیٹہا۔ اُس کے مقابلہ میں ہنری کی بیٹی ماڈ نے دعوی
سلطنت کا کیا اور کئی لڑائیاں ہوئیں حتی کہ ایک دفعہ تخت پر بہی بیٹھ گئی مگر آخر کار پہر دو
بارہ سٹیون تخت پر بیٹھ گیا۔ پہر ماڈ کا بیٹا ہنری جوان ہو کر اسکے مقابلہ میں نکلا آخر کار
دونوں میں عہد و پیمان ہوا سٹیون کے بعد ہنری تخت پر بیٹہا لیکن وہ ملک کا انتظام
نہ کر سکا۔ اور ملک میں لڑائیوں سے ویرانی ہو گئی اور سٹیون سنہ ۱۱۵۴ء میں مر گیا اُسکے
بعد ہنری تخت پر بیٹہا اُسکا باپ جفری نام خاندان پلنٹیجنٹ سے تہا اس لیے پلنٹ جنٹ کہلاتا
ہے اس نے ملک کی آبادی خوب طرح کی اور ملک کو بڑہایا سنہ ۱۱۸۹ء میں مر گیا اُس کے بعد
اُسکا بیٹا رچرڈ اول ملقب بہ شیر دل بادشاہ ہوا۔ اُس کے عہد میں یہود پر بڑا ظلم ہوا۔ فرانس
اور انگلستان والوں نے اُنمیں سے کسی کو قتل کیا اور کسی کو آگ میں جلا دیا مال اسباب لوٹ لیا
رچرڈ معہ شاہ فرانس اہل اسلام کے بادشاہ صلاح الدین سے لڑنے لگا اور بیت المقدس

تک پہنچا مگر اسکی سپاہ اور لشکر بہوک اور بیماری سے مرنے لگی اسلیے واپس آیا اور رستہ میں مخالفوں کے پنجہ میں پھنس کر قید ہو گیا۔ لیکن بہت روپیہ دیکر چہوٹ گیا۔ ان لڑائیوں کا نتیجہ یہہ ہوا کہ انگلستان آئے دن لڑائی کے ہر جانے سے مفلس ہو گیا۔ ۱۱۹۹ء میں مر گیا۔ چونکہ بادشاہ لاولد تھا اسکے بعد اسکا بہائی جان نام تخت پر بیٹھا۔ اُس نے پادریوں کی وجہ معاش میں قصور کیا۔ پادری شاہ فرانس کو چڑہا لائے لڑائیاں کروائیں یہں جب تک کہ اُس نے پادریوں کا گذارہ معقول نکر دیا۔ اُسکا بچپانہ چہوڑا پادشاہ کئی عیوب سے معیوب تھا ۱۲۱۶ء میں ایک مصیبت کو صدمے سے مر گیا۔ اس کے بعد اُس کا بیٹا ہنری سوم رؤسا کی مدد سے تخت پر بیٹھا شاہ فرانس سے دو تین دفعہ لڑا فرانس غالب رہا۔ اور پھر رعایا بھی بگڑ گئی معزول ہوا۔ لیکن حریفوں کے مرنے کے بعد پھر تخت پر بیٹھ گیا۔ ملک کے انتظام کے واسطے کمیٹی پارلیمنٹ بیٹھی یہ اول وقت ہے جس سے پارلیمنٹ کی ابتدا رہوئی تہی یہہ بادشاہ ۱۲۷۲ء میں فوت ہوا اس کے بعد اسکا بیٹا اڈورڈ اول جو کنعان کی لڑائی میں گیا ہوا تھا آکر تخت پر بیٹھا۔ یہہ بہی تمام عمر لڑائیوں ہی میں گہسا رہا۔ ایک لڑائی میں گیا اور رستہ میں بیمار ہو کر ۱۳۰۷ء میں مر گیا اُس کے بعد اسکا بیٹا اڈورڈ دوم تخت پر بیٹھا یہ متلون مزاج تھا دن شکار میں رات شراب نوشی میں بسر کرتا تھا۔ اور سلطنت کا کام وزرا پر چہوڑ رکہتا تھا آخر اسی واسطے معزول ہو کر ۱۳۲۷ء میں مر گیا اس کے بعد اُس کا بیٹا اڈورڈ سوم وزرا کی صلاح سے تخت پر بیٹھا اُس نے رعایا کی خاطر کی فرانس کے بادشاہ جان کو قید کر لیا۔ اُس کے عہد میں توپ ایجاد ہوی ۱۳۷۷ء میں مر گیا۔ اُس کے عہد میں وبا اور قحط سخت واقع ہوا۔ اس کے بعد اسکا پوتا رچرڈ دوم تخت پر بیٹھا اُس کے عہد میں چونکہ ہر بالغ پر آٹھ آنہ ٹکس لگایا گیا تھا رعایا فتنہ پر آمادہ ہو گئی۔ اور لڑائیاں بہی ہوئیں یہ بادشاہ چونکہ پارلیمنٹ کے مخالف ہو گیا تھا اس لیے ۱۳۹۹ء میں معزول ہو کر ۱۴۰۰ء میں مر گیا۔ چونکہ یہہ لاولد تھا اس کے بعد ایک شخص ہنری چہارم کے لقب سے بادشاہ قرار پایا اس بادشاہ کے بعض امرا مخالف ہو گئے۔ اور لڑے مگر کوئی مقتول ہوا۔ اور کوئی زخمی اور کسی نے شکست کہائی اور امان چاہی اس نے بادشاہ فرانس کے ملک اور سکوٹ لینڈ کو فتح کیا۔ ۱۴۱۳ء میں فوت ہوا اس کے بعد اُسکا بیٹا ہنری پنجم بادشاہ ہوا۔ اُس کے عہد میں فرانس کا ملک بگڑ گیا۔ اُس نے اس پر چڑہائی کی اور ملک کو فتح کر لیا۔ اور ۱۴۲۲ء میں فوت ہو گیا اس کے بعد اسکا بیٹا ہنری ششم بادشاہ ہوا چونکہ یہہ

اسوقت نو مہینے کا تہا اس لیے سلطنت کا کام پارلیمنٹ کے ہاتھہ تہا یہ بادشاہ نرم مزاج تہا آخر میں کچھ خانگی اختلاف وشور کی وجہ سے پارلیمنٹ نے اُسکو معزول کردیا چھاپے کی کل اسکے عہد میں ایجاد ہوی۔ اُس کے عہد میں بہی لڑائیاں بدستور سابق ہوتی رہیں اُس کی معزولی کے بعد ایک رئیس زادہ اڈورڈ چہارم تخت پر بیٹھا اس کے ساتھہ لڑائی ہنگامہ ہوتا رہا۔ پہر ہنری ششم معزول بہی اُس کے مقابلہ میں اٹھا مگر اخیر شکست کہا کر قید ہوگیا اور پہر بس نہ کیا بلکہ قید خانے میں بڑی بے رحمی سے قتل کیا گیا۔ یہ بادشاہ بہی فرانس سے لڑتا رہا اسکے عہد میں چھاپے کے کام کی ترقی ہوی ڈاک کا انتظام پہلے اسی بادشاہ نے کیا ہے یہ خوبصورت عیاش بادشاہ تہا ۱۴۸۳ء میں بعارضہ مرض فوت ہوگیا اُسکے بعد اُسکا بڑا بیٹا اڈورڈ پنجم تخت پر بیٹھا یہ بادشاہ کل گیارہ ہفتے تخت پر رہا پہر اُس کے چچا رچرڈ سوم نے اُسکو تخت سے اتار کر قید کردیا۔ اور پہر قتل کیا گیا۔ اور نیز اُسکے خواہان رؤسا کو فنا کردیا۔ اور پہر اطمینان سے تخت پر ہو بیٹھا مگر اس غاصب کو بہی اُس کے مخالفوں نے چین نہ لینے دیا نہایت مشکل اور غم میں شب و روز بسر کرتا تہا۔ اور نیز ہنری ہفتم ایک رئیس زادہ ڈیوڈ جو اڈورڈ چہارم کا داماد تہا وہ اسپر فوج لے کر چڑھ آیا اور آخر لڑائی کے بعد رچرڈ کو ۱۴۸۵ء میں قتل کر ڈالا۔ اسکا تاج اپنے سر پر رکھ لیا پس اُس سے ٹیوڈر کا خاندان شروع ہوا۔ اُس کے ساتھہ بہی دقتیں پیش آئیں مگر یہ ثابت قدم رہا آخر جب اُس نے اپنی دو تین لڑکیاں مخالف بادشاہوں کو دیں تو فتنے فرو ہوگئے اور باہمی اتحاد ہوگیا عارضہ مرض سے ۱۵۰۹ء میں مر گیا۔ اور اُس کے بعد اسکا بیٹا ہنری ہشتم تخت پر بیٹھا اُس کے عہد میں لڑائیاں رہیں اس کی چھہ بیویاں تہیں خود پسند آدمی تہا۔ علم موسیقی کا ماہر تہا۔ دین مسیحی کی پروا نہیں کرتا تہا ۱۵۴۷ء میں مر گیا اُسکے بعد اُسکا بڑا بیٹا اڈورڈ ششم بادشاہ ہوا چونکہ یہ بادشاہ دس برس کا تہا اس لیے سلطنت کا کام امرا و پادریوں کے اولاد اُنکے ہاتھہ میں تہا اُس کے عہد میں بہی ملک میں لڑائیاں اور کچھہ بغاوت رہی سولہ برس کی عمر میں ایک مرض سے ۱۵۵۳ء میں مر گیا اُس کے بعد لیڈی جین گری میری ٹیڈر کی نواسی ایک امیر کی مہربانی سے ملکہ ہوئی صاحب علم تہی نو دن حکومت کے بعد تخت سے اتار کر ٹوور میں معہ اپنے خاوند کے قید کی گئی اور بعد اُس کے ہنری ہشتم کی بیٹی ملکہ لیڈی تخت پر بیٹھی اُس کے عہد میں لڑائیاں ہوئیں مذہبی مخالفت بہی ہوی۔ بعض پادری ممبروں سے اتارے گئے اور بعض آگ میں جلائے گئے اور جو ملکہ کے مذہب کے

موافق تھے انکی عزت زیادہ ہوئی اُس نے شاہ ہسپانیہ کے پادشاہ سے شادی کر لی ۱۵۵۸ء میں
مر گئی اُس کے بعد اُس کی بہن سوتیلی الزبت جو ہنری ہشتم کی بیٹی تھی ملکہ ہوئی۔ یہ ملکہ قائم مزاج
تھی رعایا کو خوش رکھتی تھی ایک میری نام ملکہ دعوی دار تخت انگلستان ہوئی مگر ناکام رہی ہندوستان
میں اہل یورپ کی آمد و رفت اُسی کے عہد میں شروع ہوئی ہے اور اُس نے تاجروں کی کمپنی بنا کر
ہند میں بھیجا اور امریکہ کا پتہ بھی اُس کے عہد میں لگا ہے فلسفہ جدید کی بنیاد پڑی اور اخبار
کا جاری ہونا بھی اُس کے عہد میں شروع ہوا ہے ۱۵۶۳ء میں اہل ونیشیا نے ترکوں سے جنگ
کیا۔ غرض کئی پہلے بادشاہوں سے یہ ملکہ ہوشیار تھی پینتالیس برس بادشاہت کر کے
۱۶۰۳ء میں فوت ہوئی ہند میں اکبر اس وقت بادشاہ تھا چونکہ ملکہ مذکورہ لاولد تھی اس لیے
اسکے بعد جیمس سادس بن ملکہ میری جو ہنری ہشتم کی نسل سے تھا تخت پر بیٹھا ۱۶۲۵ء میں
مر گیا ہند میں اسوقت جہانگیر پادشاہ تھا۔ اُس کے بعد اسکا بیٹا چارلس اول بادشاہ ہوا خانہ
جنگی رہی۔ امرا و پادریان بادشاہ کے ہواخواہ تھے۔ اور سوداگر سلطنت کے خیر خواہ تھے لڑائیاں
ہوئیں آخر مجرم قرار دیکر ۱۶۴۹ء میں قتل کیا گیا۔ اور انتظام جمہوری شروع ہوا مورخوں نے
اسکو مکار فریبی لکھا ہے ہند میں اسوقت شاہجہان تخت نشین تھا گیارہ برس تک ملک
کے انتظام کے لیے محافظ و تین آدمی یکے بعد دیگرے ہوئے ۱۶۶۰ء میں بادشاہ مذکور
کا بیٹا چارلس دوم تخت پر بیٹھا اُس نے تخت پر بیٹھتے ہی باپ کے قاتلوں کو قتل کیا۔
ایک پوپ بادشاہ کا مخالف ہو گیا اُسکو قتل کیا یہ بادشاہ بے عزت اور باتیں خوش دل تھا۔
۱۶۸۵ء میں مر گیا چونکہ لاولد تھا اُس کے بعد اسکا بھائی جیمس ثانی بادشاہ ہوا جیمس چونکہ
مذہب رومن کیتھلک میں متعصب تھا۔ بعض مخالفوں نے اسکا مقابلہ کیا اور اس کے داماد
ولیم کو چڑھا لائے جب جیمس نے دیکھا مجھ کو مقابلہ کی طاقت نہیں ۱۶۸۸ء میں فرانس کو
بھاگ گیا نالائق تھا۔ اسوقت ہند میں اورنگزیب کا دور تھا اُس کے بعد ولیم سوم بادشاہی
تخت کا مالک ہوا سوا دامادی کے خاندان سلطنت سے میری اول سے بھی اسکا رشتہ تھا
جیمس کے حامیوں نے لڑائیاں جھگڑے اُٹھائے ولیم کو امن نہ ملا ۱۷۰۲ء میں گھوڑے
سے گر کر مر گیا لاولد تھا۔ اُس کے بعد جیمس کی دوسری لڑکی این ملکہ ہوئی ۱۷۱۴ء میں سکتہ
کی موت سے مر گئی اُس نے علم کو ترقی دی۔ ہند میں بہادر شاہ اور جہاندار شاہ تھا۔
لاولد مر گئی اسکے بعد جارج اول جو ملکہ الزبت کے رشتہ میں سے تھا تخت پر بیٹھا اس سے

خاندان برنزوک کی سلطنت شروع ہوئی لوگ مخالف ہوئے مگر تباہ ہوگیا۔ جفاکش آدمی تہا سنہ ۱۷۲۷ء میں مرگیا۔ ہند میں فرخ سیر رفیع الدولہ رفیع الدرجات محمد شاہ تہے اُس کے بعد اسکا بیٹا جارج ثانی بادشاہ ہوا سنہ ۱۷۶۰ء میں مرگیا۔ ہند میں اسوقت محمد شاہ عالم شاہ عالمگیر دوم یکے بعد دیگرے بادشاہ تہے اُس کے بعد اسکا پوتا جارج ثالث بادشاہ ہوا اُس کے عہد میں اہل انگلستان کے حریفوں فرانس سپین امریکہ وغیرہ سے نزاع رہی ہندوستان میں انگریزوں کی ترقی ہورہی تہی سنہ ۱۸۲۰ء میں مرگیا اُس کے بعد اسکا بیٹا جارج رابع بادشاہ ہوا۔ اُس کے عہد میں فرانس اور روس اور انگریز سلطنت عثمانیہ ٹرکی سے مخالف ہوگئے سلطنت عثمانی کے ہاتہہ سے یونان کا ملک نکل گیا۔ یہہ بادشاہ سنہ ۱۸۳۰ء میں لاولد مرگیا۔ اسکے بعد اسکا بہائی ولیم رابع بادشاہ ہوا اُس نے بردہ فروشی کو بند کردیا جن لوگوں کے پاس غلام تہے انکو عوض دیکر انکے غلاموں کو آزاد کردیا اُس کے عہد میں ریل ایجاد ہوئی سنہ ۱۸۳۷ء میں لاولد مرگیا۔ اُس کے بعد سنہ ۱۸۳۷ء میں اڈورڈ کنٹ کے ڈیوک کی لڑکی اُس کی بہتیجی ملکہ وکٹوریہ انگلستان کی بادشاہ ہوی سنہ ۱۸۴۰ء میں سیکس کوبرگ اور گوتہا کے بادشاہ البرٹ سے ملکہ کا نکاح ہوا اور روس نے ترکوں کے ساتہہ بحیرۂ اسود سے جاکر سیباسٹوپول وغیرہ میں جنگ کیا آخر عہد نامہ پر جنگ کا خاتمہ ہوا۔ اس جنگ میں انگریزوں اور فرانس نے سلطان روم کو مدد دی ملکہ وکٹوریہ کا سنہ ۱۹۰۱ء میں انتقال ہوا۔ اُس کے بعد اُس کے صاحبزادے ایڈورڈ ہفتم جلوہ افروز مملکت ہوئے انکا ۶ مئی سنہ ۱۹۱۰ء میں انتقال ہوا۔ اُن کے بعد جناب پرنس جارج پنجم سریر آرائے مملکت ہوئے خدا پاک انکی عمر میں برکت دے۔

سلطنت آسٹریا

اسکو نمسہ بہی کہتے ہیں یورپ کے عین وسط میں واقع ہے شمالی جانب میں روس کی حد سے ملتی ہے اور جنوب کی جانب اٹلی سے ملتی ہے مشرقی جانب سلطان روم کی حد سے ملتی ہے۔ اور غربی حد مملکت بویریا سے ملتی ہے سنہ ۴۳ء میں یہہ سلطنت روم کے متعلق تہی پہر اسپر اور اقوام اور سلاطین مختلف اکثر قابض ہوتے رہے حتے کہ سنہ ۹۸۲ء میں ایک خاندان گروہ مارغراف کی سلطنت قائم ہوگئی اور اس خاندان کی سلطنت سنہ ۱۱۳۶ء تک رہی پہر گروہ ڈیوک آسٹریا کی حکومت پر مامور ہوا۔ اور سنہ ۱۲۴۲ء تک رہا پہر خاندان آسٹریا ہاپسبرغ کا عہد شروع ہوا۔ اور سنہ ۱۲۷۶ء تک اسکی حکومت رہی۔ پہر گروہ آرشیدیوک کی حکومت شروع ہوئی اور سنہ ۱۹۱۲ء تک رہی

اسوقت سے سلطنت شہنشاہی ہو گئی اور شہنشاہ فرانسوی تخت پر بیٹھا چنانچہ ابتک یہ سلطنت اسی کے خاندان میں ہے ۔

سلطنت اٹلی

یہہ بہی یورپ میں ایک قدیم مملکت ہے عرصہ تیرہ سو برس ۱۳۰۰ سنہ ع پہلے حضرت عیسیٰ سے اس ملک میں اسکی بعض قومیں اور کئی قومیں غیر ملکوں کی حکومت کرتی تہیں اور سنہ ع سے پانسو ستاسی برس پہلے رومیوں نے اسپر قبضہ کر لیا انہوں نے اسکو ایسی عمدہ سلطنت بنایا کہ دنیا میں کوئی اُسکا نظیر نہ تہا حتی کہ تیس برس قبل سنہ ع کے رومیوں کے پادشاہ اکتا فیوس نے اپنا لقب ایمپر رکہا یعنے سلطان اور شخصی سلطنت بنالی اور اسوقت سے ان سلاطین کا لقب قیاصر پڑ گیا ۳۹۵ سنہ ع میں یہہ سلطنت دو حصوں پر منقسم ہو گئی ۔ ایک شرقی اور ایک غربی غربی حصہ کا دار السلطنت شہر روما رہا ۔ اور شرقی کا شہر قسطنطنیہ مقرر ہوا ۔ ۷۲۶ سنہ ع میں یہہ جمہوری سلطنت ہو کر سلطنت پاپا یعنے پوپ کی سرداری میں قائم ہو گئی اسپر کچہہ تغیر و تبدل ہوا ۔ پوپ کمزور اور ماتحت ہو گئے اطراف سے سلاطین نے انپر حملے کیے اٹلی کا حصہ دبا لیا ۔ لیکن ۱۰۳۰ سنہ ع میں پوپ غریگوری پولس سابع ہی تبعیت سے نکلکر مستقل حالت میں ہو گیا ۔ پہر کچہہ عرصہ کے بعد یہہ سلطنت جمہوری ہو گئی مگر ماتحت پوپ ۱۸۰۹ سنہ ع میں اس ملک کا بہت سا حصہ فرانس نے دبا لیا ۔ اور پوپ کے پاس صرف ایک حصہ مشرقی جانب کا رہگیا ۔ غرض اس ملک کے پادشاہ پوپ اور بعض خاندان رہے چنانچہ ۱۰۲۶ سنہ ع سے لیکر ۱۸۴۹ سنہ ع تک یہی خاندان پادشاہ رہے اور ۱۸۶۱ سنہ ع سے لیکر آج تک اٹلی کا پادشاہ خاندان ڈیلڑا مانویل سے ہے اور پوپوں کو بہی کچھ ملتا ہے ۔

سلطنت اسپین

سنہ ع سے پہلے یہ مملکت یونان کے تابع تہی پہر ایک تیس ۱۳۰ برس سنہ ع سے پہلے رومیوں کے ماتحت ہو گئی پہر اسپر ایک قوم جو قوم بغوت کہلاتے تہے غالب ہو گئے ۔ اور ۷۱۰ سنہ ع تک قابض رہے پہر اسکو اہل اسلام عرب نے فتح کر لیا اور اُن کے زمانے میں اس سلطنت میں کمال استحکام ہو گیا اور نہایت درجہ کی ترقی ہوئی ۔ اور وسعت میں بڑہ گئی حتے کہ یورپ کی تمام سلطنتیں اس سے دبنے لگیں اور علوم و فنون میں بڑی ترقی ہوئی جیسے ہم پہلے مفصلاً بیان کر آئے ہیں ۱۴۹۲ سنہ ع تک اہل اسلام کی سلطنت رہی پہر فرڈ نینڈ نامی ایک عیسائی پادشاہ اسپر قابض ہو گیا ۔ اور ۱۷۰۰ سنہ ع تک اسکا خاندان اسپر قابض رہا ۔ پہر ایسڈ فلیب خامس پادشاہ

ملک فرانس اسپر غالب ہوگیا اور ۱۸۰۰ء تک یہ ملک اس کی اولاد میں رہا۔ پھر نپولین اول اسپر قابض ہوگیا۔ پھر ۱۸۱۴ء تک اس کے تابع رہا۔ پھر فلیپ خامس کی اولاد میں یہ سلطنت عود کر آئی۔ اور ابتک یہ خاندان وہاں اسپر حکمران ہے۔

سلطنت سویڈن اور ناروی

یہ ملک پہلے چند چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں منقسم تہا ۱۰۰۱ء میں یہ سب دو سلطنتیں بن گئیں ۱۰۰۲ء میں ایک ملک ہوگیا۔ اور ۱۸۰۹ء میں ان لوگوں نے ڈنمارک کی ملکہ کو اپنا پادشاہ بنالیا۔ اسوقت سلطنت میں ترقی بہی اچھی رہی ۱۸۱۳ء میں یہ ملک فرانس کے ماتحت ہوگیا۔

مملکت ہالینڈ

یہ ملک بہی پہلے کئی ریاستوں میں منقسم تہا۔ یہ ملک ۱۴۳۳ء میں ایک ہوگیا اور فرانس کے ساتھ شامل ہوگیا ۱۵۵۸ء میں بطور وراثت کے اسپین کے ساتھ ملگیا ۱۶۷۷ء میں پہر فرانس اسپر قابض ہوگیا۔ اب یہ سلطنت خاندان غیلوم اول کی حکمرانی میں ہے۔ اور مستقل ہوگئی ہے۔

مملکت ڈنمارک

یہ بہی یورپ کی ایک سلطنت ہے ۹۳۰ء میں اسپر خاندان اسکیولڈ بخیہ غالب ہوگیا۔ اور یہ خاندان انگلستان کے بہت سے حصہ پر قابض ہوگیا تہا ۱۰۴۷ء میں یہ خاندان مغلوب ہوگیا اور خاندان استر سیڈی غالب ہوگیا ۱۳۹۶ء تک رہا ۱۴۴۸ء میں الیسٹر کریستان اول تخت پہ بیٹھا۔ اسوقت یہہ سلطنت کریسٹیاں کے خاندان میں ہے۔

سلطنت بویریا

یہہ بہی یورپ کی قدیم سلطنت ہے اس سلطنت کے سلاطین ڈیوک سے ملقب ہیں آسٹریا و فرانس کے حدود سے ملی ہوئی ہے یہاں صنعتیں کمال کو پہونچی ہوئی ہیں۔

سلطنت بلجیم

یہ سلطنت یورپ کی فرانس کے قریب ہے کپڑا اور کاغذ وغیرہ کے بنانے میں اور چھاپنے میں یہ سلطنت نامور ہے۔

سلطنت پرتگال

یہہ بہی یورپ کی ایک مستقل اور بڑی ریاست ہے ۷۱۱ء میں اسپر اہل اسلام غالب ہوگئے اور انہوں نے اسکو بہی اپنی مملکت اندلس میں ملالیا تہا۔ اور ۹۵۰ء تک انکے قبضے میں رہا پہر ہنری بورغونی نے

اسکو اہل اسلام سے چھین لیا اور اسوقت یعنے سنہ ۱۲۹۲ھ میں اسکے قبضہ میں ہے لیکن سنہ ۱۹۱۰ء میں عوام نے غلبہ کر کے بادشاہ معزول کر کے پارلیمینٹ قائم کر لی ۔

سلطنت سوئیس یعنی سوئٹزرلینڈ

سن عیسوی کے اٹھاون برس پہلے یہ سلطنت روم کے تابع تھی پھر جرمن کے تابع ہو گئی۔ پھر فرانس کے اور المانیہ کے قبضہ میں رہی سنہ ۱۶۴۸ء میں مستقل ریاست مانی گئی یہاں تجارت کو بڑی ترقی ہے اور یہہ بائیس ریاستوں پر منقسم ہے ۔

مملکت پاپا یعنی پوپ

یہ کیتھلک مذہب کا سردار ہے جو عیسائی مذہب رکھتا ہے اسپر اُسکی دینی حکومت ہے خواہ وہ کیسا ہی ہو اور جو زمین اسکے ماتحت ہے اسپر اُس کی دینی بادشاہی ہے اور سنہ ۷۵۴ء سے اُسکی ابتدا ہوئی ہے اور کئی سلطنتوں نے اسکو زمین عطیہ میں دیں ۔ اور مفت میں خاص مملکت بن گئی۔ لیکن پوپ ششم کلیمان کے وقت میں تمام یورش کی وجہ سے پوپ کی ہاتھ سے اس کا اکثر ملک نکل گئے حتے کہ سنہ ۱۸۷۰ء میں پوپ کے پاس بجز تھوڑی سے ملک کے کچھ نہ رہا یعنی صرف اُس کے پاس شہر روما دار السلطنت اور اطراف کے علاقہ رہگئے ۔

سلطنت لوکزمبرغ

یہ یورپ کی چھوٹی سی سلطنت ہے ابتدا سے سنہ ۱۸۵۹ء تک کونٹوں کے ماتحت تھی پھر ابرار و اول کے خاندان میں شروع ہوئی اور ابتک اسی خاندان میں ہے ۔

ریاست باون کبیر

یہ ریاست ہمیشہ اور ریاستوں کی ماتحت رہی ۔

سلطنت یونان

اسکا ذکر پہلے ہم مفصل لکھ چکے ہیں اب یورپ کی سلطنتوں میں اسکا ذکر اسی قدر کافی ہے کہ سنہ ۱۴۶ء میں یونانی رومیوں کی سلطنت شرقیہ کے تابع ہو گئے۔ پھر سنہ ۱۴۵۶ء سے سنہ ۱۵۷۳ء تک یہ ملک دولت عثمانیہ کے تابع ہو گیا ۔ اور سنہ ۱۸۲۱ء تک انہیں کے قبضہ میں رہا۔ مگر بعد اُس کے یونانیوں نے فساد مچایا جو برابر نو برس تک رہا جسکا آخر نتیجہ یہہ ہوا کہ وہ سلطنت عثمانیہ کی حکومت سے نکلکر یورپ کی اور سلطنتوں کی مدد سے خود ایک مستقل سلطنت بن گئی بعد ازان انہوں نے سنہ ۱۸۳۲ء میں شاہ بویریا کے بیٹے اوتون کو اپنا بادشاہ بنا لیا سنہ ۱۸۶۲ء میں وہاں پھر ایک شورش ہوئی جسکا آخر نتیجہ یہ ہوا کہ مجلس وکلا نے اس بادشاہ کو معزول کر کے

شاہ ڈنمارک کے چھوٹے بیٹے کو اس شرط سے اپنا بادشاہ بنا لیا کہ سب جزیرے انگریزوں کے
یونان کے لیے ہوئے ہیں وہ پھر یونان کے متعلق کیے جاویں چنانچہ ۱۸۶۴ء میں وہ سب
جزیرے یونان میں شامل کیے گئے اس بادشاہ کا نام جیوا جیوس ثالث تھا اور یونان اب تک
اسی کے خاندان میں ہے اور یونان کے شرقی جزیرے اب تک دولت عثمانیہ کے قبضہ میں ہیں اور یہ
ملک ۱۴ ریاستوں پر منقسم ہے۔

امریکہ پہلے زمانہ میں زمین صرف تین حصے خیال کی تھی۔ ایشیا۔ یورپ۔ اور افریقہ۔ مگر
۸۹۰ھ مطابق ۱۴۸۵ء کپتان کرسٹوفر کولمبس نے جو جنیوہ کا رہنے والا اور سپین کی
سلطنت میں ملازم تھا اوس نے امریکہ کے ایک حصہ کو دریافت کیا۔ پھر اس کے بعد اور لوگوں
کے ذریعہ سے تمام امریکہ معلوم ہو گئی اور چوتھا حصہ دنیا کا معلوم ہو گیا۔ اسمیں بڑے بڑے
پرانے شہر ہیں ۱۸ سلطنتیں اس میں مستقل ہیں اور باقی ملک اسکا یورپ کی سلطنتوں
سے علاقہ رکھتا ہے۔

ذکر سلاطین اسلام ہندوستان بعد ظہور اسلام

حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں ہند
میں راجہ بھوج اوجین میں تخت نشین تھا۔ اور دہلی میں راجہ اننگ پال حکمران تھا ۱۳ ہجری
میں حضرت عمرؓ کے ارشاد سے حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالی عنہ صحابی سندھ تک آئے اور
اسملک کو فتح کر کے واپس گئے۔ اور ۱۵ھ میں حضرت عمر کے عہد میں حضرت ابو العاص عامل
یمن نے بمبی کے قریب مقام تھانہ تک لشکر کشی کی اور فتح پائی اور لوٹ غنیمت کا مال لیکر واپس
چلے گئے ۴۵ ہجری میں حضرت معاویہ کے عہد میں مہلب بن ابی صفرہ ملتان تک پہونچے
اور بہت سے ہنود کو قید کر کے لے گئے ۶۷ھ میں عبد الرحمن بن محمد اشعث نے عبد الملک
کے عہد میں کابل کو فتح کیا اور ہند کی طرف متوجہ ہوئے ۹۳ھ میں محمد بن قاسم ثقفی حجاج
بن یوسف کی طرف سے ہند میں آیا۔ اور ہند و سندھ کے بہت سے شہروں ارو بیل اور
حیدرآباد اور بھکر وغیرہ کو فتح کیا محمد قاسم کی گو اسوقت ۱۷ برس کی عمر تھی مگر بکمال عقیل اور
مدبر و شجاع تھا۔ جو راجہ جزیہ دینا قبول کرتا تھا۔ اسکا ملک بدستور رہنے دیتا تھا۔ اور جو انکار
کرتا تھا اسکا نام و نشان مٹا دیتا تھا۔ اسیطرح ہند کو فتح کرتا ہوا قنوج تک پہنچا اور ہاپوڑ کو فتح
کر کے خلیفہ کے حکم سے واپس چلا گیا۔ راستے میں فوت ہو گیا اور اسکی جگہ تمیم انصاری حاکم

ہوکر آیا ۹۰ برس تک بلاد مفتوحہ پر قابض رہا پھر اُس کی اولاد قابض رہی اور پھر ہمیشہ خلافت بنی امیہ
و خلفاء عباسیہ میں مجاہدوں اور غازیوں کے حملے اس ملک میں رہے اور سنہ ہجری میں ہشام
بن عبدالملک کے عہد میں عبداللہ قشیری نے خراسان غور بجستان و ملک نیمروز و کابل پر
فتح پائی تھی جب خلافت عباسیہ میں ضعف آگیا تو ایک شخص الپتگین نام جو خاندان سامانی کے
ایک بادشاہ کا ترکی غلام تھا۔ اپنی ہوشیاری سے ترقی کرتا کرتا خراسان و غزنی و کابل و
قندھار پر متصرف ہوگیا۔ جب اس بادشاہ سامانی کا انتقال ہوگیا۔ تو پھر اس ملک پر مستقل
بادشاہ بن بیٹھا۔ جب یہہ مرگیا تو اسکا بیٹا اسحٰق نام تخت پر بیٹھا۔ دو برس کے بعد وہ بھی
فوت ہوگیا۔ اُس کے بعد ناصرالدین سبکتگین تخت پر بیٹھا یہہ شخص شاہ فارس یزدجرد کی
اولاد سے تھا خراب خستہ پھرتا تھا۔ الپتگین کے پاس ایک سردار کے ذریعے سے پہونچ گیا۔
الپتگین نے اسکو ہونہار دیکھہ کر خرید لیا۔ اور سپہ سالاری کے مرتبہ تک پہونچا دیا الپتگین
کے بیٹے اسحاق کے بعد یہ تخت کا مالک ہوگیا۔ اس بادشاہ نے کئی دفعہ غزنی سے آکر
ہند پر چڑھائی کی ہند کے راجہ جیپال سے لڑائیاں ہوئیں سنہ ہجری میں بھی ہندوستان
پر حملہ کیا راجہ جیپال اور جو جو راجے اسکی مدد کو دہلی و قنوج و اجمیر وغیرہ سے آئے ہوئے
تھے سب کو شکست فاش دی اور اکثر بلاد ہند فتح کرلیے جا بجا مسجدیں بنوائیں اور اسلام کو رواج
دیا۔ اور ہندوستان میں اپنا سکہ جاری کیا اور عید اور جمعہ میں اسکے نام کا خطبہ پڑھا گیا
اور بہت سے اقسام مال و متاع غنیمت لے کر غزنی کو واپس تشریف لے گیا۔ انکی وفات
کے بعد غزنی کے تخت پر اُس کے بیٹے سلطان محمود نے جلوس فرمایا چونکہ یہہ بادشاہ بہت
لائق اور غازی تھا خلیفہ عباسی نے اُسکو ایک بہت بڑا قیمتی خلعت بھیجا اور امین الملۃ
یمین الدولہ کا خطاب دیا اور سلطان محمود نے عہد کیا کہ میں انشاء اللہ تعالیٰ ہند پر ہر
سال حملہ کروں گا۔ اور یہہ جہاد اللہ کے واسطے کرونگا چنانچہ سلطان محمود نے ہندوستان
پر سترہ حملے کیئے مگر مشہور بارہ حملے ہیں پہلا حملہ سنہ ہجری میں راجہ جیپال والی لاہور پر
ہوا۔ اور راجہ کو شکست دیکر غزنی واپس چلا گیا راجہ مذکور اسی افسوس میں مرگیا۔ اور اس
کے بعد اسکا بیٹا راجہ انندپال تخت پر بیٹھا سلطنت غزنی کا باجگذار رہا۔ دوسرا حملہ
راجہ بھیرہ پر ہوا تیسرا حملہ ابوالفتح لودھی صوبہ ملتان پر کیا اور اسکو مطیع بنایا چوتھا حملہ لاہور
کے راجہ انندپال پر ہوا۔ اسوقت اُس کے ساتھ تمام راجے اجین گوالیار کالنجر دہلی اجمیر وغیرہ

شریک اور معاون تھے اور تمام ہندو عورت مرد حتی الوسع لڑائی میں مدد دیتے تھے اور محمود
کو چاروں طرف سے گھیر لیا تھا اور محمود کا اس دفعہ بہت کچھہ نقصان بھی ہوا مگر تاہم اس بادشاہ
بہادر کی بہادری میں ذرہ فرق نہ آیا۔ اور اُنکے نزدیک محمود نے راجہ مذکور کو شکست فاش دی اور لوٹ
لاکر غزنی کو واپس چلا گیا پانچواں حملہ ابو الفتح مذکور صوبہ ملتان پر دوبارہ کیا۔ اور اسکو قید کرکے
غزنی لے گیا۔ گو ابو الفتح مسلمان تھا مگر چونکہ راجاؤں کے ساتھہ ملجاتا تھا اس لیے محمود
نے اسپر حملے کیے چھٹا حملہ نیر پر کیا۔ یہاں کے تیرتھ کو لوٹا اور بیشمار ہندیوں کو پکڑ کر غزنی لے
گیا ساتواں حملہ کشمیر پر کیا مگر سردی کا موسم تھا سلطان کے بہت سے آدمی اسمیں ہلاک
ہوئے۔ آٹھواں حملہ قنوج کے راجہ ادہرالج پر کیا۔ ایک لاکھہ بیس ہزار فوج ساتھہ تھی
راجہ مذکور نے سلطان کی کروفر دیکھکر بغیر لڑائی کے اطاعت اختیار کرلی محمود اس سے
بہت خوش ہوا۔ اور تین دن اقامت کرکے قنوج سے واپس ہو کر متھرا پہ آیا اور اسکو فتح
کیا۔ متھرا چونکہ کشن چند کی ولادت کی جگہہ ہے اس لیے ہندو اسکو اپنا بڑا تیرتھ جانتے ہیں
اس لیے یہاں بڑی دولت تھی اسکو محمود کی سپاہ بیس دن لوٹتی رہی اور محمود بہت
ہندو کو قید کرکے غزنی کو لے گیا۔ اور غزنی میں انکی ایسی ارزانی ہوئی کہ دو روپیہ پر ہندو
غلام بکا۔ نواں حملہ کالنجر پر ہوا اسکو اور اُس کے معاون راجہ جیپال دوم والئے لاہور
کو شکست دی اور لاہور میں اپنا دخل کرکے اپنا نائب بٹھا گیا۔ دسواں حملہ پھر کشمیر پر
ہوا۔ مگر اس دفعہ میں سلطان کامیاب نہ ہوا۔ گیارہواں حملہ گوالیار اور کالنجر کے راجاؤں
پر کیا یہہ راجے بھی سلطان محمود کے مطیع و منقاد ہوگئے۔ اور سلطان کے ہاتھہ بہت سے
جواہرات اور ہاتھی غنیمت میں آئے۔ بارہواں حملہ جو آخری حملہ تھا ۴۱۶ھ ہجری میں
سومنات پر کیا چونکہ یہہ مشہور معروف مندر اور تیرتھ ہنود کا ہے اس لیے اسکی حفاظت
کے لیے تمام راجے جمع ہوگئے مگر سلطان محمود کی غازی سپاہ کے آگے انکی کچھہ پیش نہ چلی
تھوڑی لڑائی میں تمام کو شکست فاش دی اور بے انتہا دولت اور غنیمت حاصل کی سومنات
کے پوجاریوں نے کروڑوں اشرفیاں سلطان محمود کی خدمت میں پیش کرکے عرض
کی کہ آپ سومنات کی مورت کو نہ توڑیں اور اُس کے عوض یہہ اشرفیاں قبول فرماویں
سلطان نے انکی اس التجا کی طرف کچھہ توجہ نہ کی اور فرمایا میں قیامت کے دن اپنا
نام بت فروش رکھوانا نہیں چاہتا۔ بلکہ بت شکن چاہتا ہوں۔ جب سلطان

نے اُس بت کو اپنے ہاتھ سے توڑا تو اُس میں سے اسقدر کثرت سے جواہرات نکلے کہ ہجاریوں
کی اشرفیوں کی قیمت سے کئی حصہ زیادہ تھے۔ جو شخص دین کے واسطے دنیا کو چھوڑتا ہے
اسکے پیچھے خواہ مخواہ دوڑتی ہے۔ سلطان محمود نے چونتیس برس حکومت کی۔ سلطان محمود
کے بعد ملک پنجاب ایک سو چالیس ۱۴۰ برس تک اس کی اولاد کے قبضہ میں رہا پھر اسکے نبیرہ سلطان
ابوسعید نے دو دفعہ ہند پر چڑھائی کی اور ابوسعید کے بھائی بہرام شاہ نے بھی چند شہر ہند کے
لے لیے تھے بہرام کے بعد پھر اُسکا بیٹا خسرو شاہ ہند میں آیا۔ اور اُس نے لاہور لے لیا
اور آخر عمر تک پنجاب میں حکمران رہا۔ اور اسپر سلطنت غزنیہ ختم ہوگئی سلطان ناصر الدین
سبکتگین سے خسرو شاہ تک دو سو ستر سال تک انکی سلطنت رہی اور اس خاندان سے سات
بادشاہ ہوئے بعد ازاں غور کے بادشاہوں نے خاندان غزنی کو مغلوب کر لیا۔ اس خاندان
غوریہ سے شہاب الدین غوری نے خسرو شاہ سے غزنی کو چھین لیا۔ جب شہاب الدین
بادشاہ نے غزنی کا پورا بندوبست کر لیا تو اُس نے ہندوستان لینے کا ارادہ کیا اول تو
ملتان کو آکر فتح کیا۔ دوسرے سال راجہ انہلوارہ پر چڑھائی کی۔ پھر لاہور میں آکر بادشاہ خسرو
شاہ مذکور سے لاہور بھی چھین لیا۔ اور خسرو شاہ کو قید کر لیا۔ پھر لاہور سے ستلج اتر کر قلعہ تہند
کو فتح کیا۔ پھر دہلی اور اجمیر کے راجہ رائے پتھورا سے جا مقابل ہوا یہ راجہ بھی بڑی کرو
فر سے اپنی اور اپنے مددگاروں کی فوج کے ساتھ نکلا۔ مقام تہانیسر کے قریب موضع
تراوڑی کے پاس ایک سخت لڑائی ہوئی سلطان محمد غوری نے پہلے ایک سردار
گوبند رائے نامی کے ہاتھی پر حملہ کیا اور اُسکو ایک ایسا بھالا مارا کہ اسکے دو دانت ٹوٹ کر
حلق میں جا لگے پھر گوبند نے بھی حملہ کیا سلطان کے بازو پر سخت زخم پہنچا سلطان زخم
کھا کر گھوڑے کی باگ موڑ کر ایک طرف چلا گیا یہ واقع دیکھ کر سلطان کی سپاہ کے پاؤں
اکھڑ گئے اور راجہ مذکور کی فتح ہوئی اور سلطان شہاب الدین غوری اپنے وطن غزنی
کو واپس چلا گیا۔ دوسرے سال فوج کو چست و چالاک کرکے ایک لاکھ بیس ہزار سوار
جرار اور چالیس ہزار سوار جو درمیانہ زور کے تھے انکو ہمراہ لیکر پھر دہلی کی طرف متوجہ ہوا
ادھر سے بھی لاکھوں راجپوت سورمے اُس کے مقابلے کو نکلے۔ تہانیسر میدان میں ایک
بڑا بھاری مقابلہ ہوا۔ اور دونوں فریق دل کھول کر لڑے۔ خاصکر ہندو مگر سلطان شہاب الدین
بہادر کے سامنے راجاؤں اور انکی سپاہ کی کچھ پیش نہ گئی میدان مسلمانوں کے ہاتھ رہا

سرداررائے گوبند کو سلطان نے خود قتل کیا۔ سابق زخم کا کافی عوض لیا۔ اور راجہ رائے پتہورا کو قید کرکے قتل کیا اور سلطنت اسلام مستحکم ہوگئی یہ واقعہ ۵۸۸ سنہ ہجری میں ہوا تہا اور ۵۹۱ سنہ میں راجہ جےچند والی قنوج کو شکست دی سلطان شہاب الدین غوری نے ہندوستان کو حملے کیے نویں حملے میں ہندوستان کی حکومت پر کامل طور پر متصرف ہوگیا اور اپنے ایک خاص حبشی کو جسکا نام قطب الدین ایبک تہا اسکا غلام تہا ہندوستان میں نائب بناکرکے غزنی چلا گیا قطب الدین نے بہ نسبت سابق اور زیادہ ملک بڑہایا اور لاہور کے تخت پر بیٹہا اور دہلی کو دارالسلطنت قرار دیا شہاب الدین نے ہندوستان پر ۱۵ برس حکمرانی کی جب شہاب الدین غزنی میں جاکر ۶۰۲ سنہ ہجری میں فوت ہوگیا تو قطب الدین ہندوستان کا مستقل بادشاہ بن گیا اور چونکہ یہہ غلام تہا اس لیے یہہ خاندان غلاموں کے نام سے مشہور ہوا یہہ شخص سخاوت میں اور فیاضی میں حاتم تہا۔ یہاں تک کہ لوگ اسکو لکہ داتا کہتے تہے اور سپاہ گری میں بےمثل آدمی تہا ۶۰۷ سنہ ہجری میں لاہور میں گہوڑے سے گرکر فوت ہوگیا۔ اُس کے بعد اسکا بیٹا آرام شاہ تخت لاہور پر بیٹھ گیا ایک سال حکومت کی اُس کے بعد قطب الدین کا زرخرید غلام و داماد شمس الدین التمش نام آرام شاہ کو قتل کرکے آپ تخت پر بیٹھ گیا۔ یہ اس خاندان میں بڑا قوی بادشاہ ہوا ہے اس نے سندھ کے بادشاہ کو بہی اپنا مطیع بنا لیا۔ اور سردار خلجی بادشاہ بنگالہ کو جو محمد بختیار خلجی کے بعد تخت پر بیٹہا تہا مطیع کرلیا۔ غرض تمام ہندوستان میں تمام مسلمان صوبوں پر اُسکی حکومت تہی اور ہنود کی حکومت منقطع ہوگئی۔ اور جو جو کہیں رہے تہے وہ سب مطیع بنگئے تہے مالوہ پر بہی چڑہائی کی وہاں بہی فتح پائی چہبیس برس حکومت کرکے فوت ہوا۔ اُس کے بعد اسکا بیٹا سلطان رکن الدین تخت پر بیٹہا۔ نو ماہ ۸ یوم حکومت کی پہر اسکی بیٹی رضیہ نام سلطان بیگم اپنے بہائی رکن الدین کو تخت سے اتارکر مردانہ لباس پہنکر تخت پر بیٹھ گئی۔ یہہ لئیقہ اور باہمت عورت تہی۔ اور سلطان کے لقب سے مشہور تہی۔ مگر آخر میں ایک غلام حبشی کی زیادہ خاطر کرنے لگی اس لیے امرا اس سے ناراض ہوگئے آخرکار اسکو معزول کرکے ۶۳۵ سنہ ہجری میں قتل کر ڈالا ۳ سال و ۶ ماہ حکومت کی اُس کے بعد اسکے بہائی رکن الدین کا بیٹا بہرام شاہ معزالدین تخت پر بیٹہا ۶۳۹ سنہ ہجری میں مقتول ہوا۔ دو سال و ایک ماہ حکومت کی اس کے بعد علاوالدین بن مسعود شاہ بن شمس الدین تخت پر بیٹہا ۶۴۴ سنہ ہجری میں فوت ہوا

۴ سال کچھ ماہ سلطنت کی۔ اسکے بعد اسکا بھائی ناصر الدین محمد شاہ پادشاہ ہوئے ۲۰ برس
حکومت کی چونکہ یہہ پادشاہ لاولد مرا اس لیے اسکا وزیر غیاث الدین بلبن جو التمش کا غلام اور
داماد بھی تھا ۶۶۴ھ میں تخت نشین ہوا اور اکیس برس حکومت کی یہ پادشاہ بڑا مہیب آدمی تھا
سپاہ کو چست چالاک رکھتا تھا۔ بنگالہ میں سردار طغرل خاں سرکش ہوگیا اسکو سیدھا کر کے قتل
کیا اور اسکی جگہہ اپنے بیٹے بغرا خاں کو حاکم مقرر کر دیا۔ نظام الدین رح اولیا۔ اور امیر خسرو
اور شیخ سعدی رح اسی کے عہد میں ہوئے ہیں۔ جب غیاث الدین مر گیا تخت کا مالک
اسکا پوتا بغرا خان کا بیٹا معز الدین کیقباد ۶۸۵ھ ہجری میں بادشاہ ہوا۔ اس کے اور اسکے
باپ بغرا خاں کے درمیان وزیر نظام الدین نام نے عداوت ڈلوا دی جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ دونو
طرف سے لشکر کشی ہوئی مگر آخر نزاع فرو ہوئی کہ بغرا خاں اپنے باپ کیقباد کا مطیع ہوا۔
اور وزیر کو بادشاہ کے خاصوں کی معرفت زہر دیکر مار ڈالا۔ اور جلال الدین فیروز خلجی سمانہ
کے حاکم کو باپ کا وزیر کر دیا مگر وزیر جلال الدین وفادار نہ نکلا اس نے کیقباد کو جنگ کر کے
قتل کر ڈالا۔ پانچ برس حکومت کی اسوقت غلامان کی حکومت ۶۸۹ھ ہجری میں ختم
ہوئی۔ ایک سو اکتیس برس انکی حکومت رہی انکے بعد خاندان خلجی شروع ہوا یہ لوگ سلاطین
دہلی کے مددگار تھے افغانستان میں رہنے سہنے سے پٹھان کہلاتے ہیں جلال الدین فیروز
پہلے وزیر بنا جیسے اوپر مذکور ہوا۔ پھر بادشاہ کو قتل کر دہلی میں تمام ہند کا خود پادشاہ بن بیٹھا
اس نے دکن کے علاقہ پر فتح پائی اور اسکو دہلی کے ساتھہ شامل کر دیا سات سال حکومت کی
اسکے بعد اسکا بھتیجا و داماد علاؤ الدین ۶۹۵ھ ہجری میں اسکو قتل کر کے تخت دہلی پر بیٹھ
گیا اس نے ۶۹۷ھ ہجری میں گجرات کو خود فتح کیا ۷۰۳ھ ہجری میں قلعہ چتور گڑھ جو میواڑ
کا پایہ تخت تھا فتح کیا جو بیس سال حکومت کی اس کے بعد اسکا بیٹا شہاب الدین تخت
پر بیٹھا یہ ہفت سال کا تھا اسکو غلام کافور نے تخت پر بیٹھایا اور اس کے بڑے بھائی
سلطان قطب الدین کو قید کر دیا۔ سلطان قطب الدین مبارک بن علاؤ الدین خلجی نے
قید خانہ سے رہائی پاکر کافور کو قتل کیا پھر بھائی کو مکحول و معزول کر کے ۷۱۶ھ ہجری میں
خود تخت پر بیٹھ گیا۔ چار برس دو ماہ حکومت کی ناصر الدین خسرو شاہ غلام اسکا معشوق
تھا۔ اب اسکا وزیر ہو گیا۔ اصل میں یہہ خسرو ہندو تھا۔ پھر مسلمان ہو گیا۔ اس سے نالائق
حرکت ہوئی کہ پادشاہ مذکور اور اسکی خاندان کو غارت کر کے ۷۲۱ھ ہجری میں تخت دہلی پر بیٹھ

گیا ہندو اور مسلمان سب اس سے بیزار تھے اسلیے ایک سردار غازی بیگ تغلق نام نے اُس کو میدان جنگ میں شکست دیکر قتل کر دیا۔ اور اڑہائی ماہ غیاث الدین تغلق مذکور تخت دہلی کا مالک بن گیا۔ پس خسرو پر خاندان خلجی شاہان دہلی کا خاتمہ ہوا تیس۳۰ برس انکی حکومت رہی پہر خاندان تغلق شروع ہوا۔ ان میں اول بادشاہ غیاث الدین تغلق ہے ۴ سال ۲ ماہ سلطنت کی سنہ ۷۲۵ھ میں اسپر سقف گر پڑی مر گیا اسکے بعد اسکا بیٹا سلطان محمد تغلق تخت پر بیٹہا اُس کے عہد میں دکن کا بہت سا ملک اسکی سلطنت سے علیحدہ ہو گیا۔ ایک برہمی خاندان کی حکومت ہو گئی سنہ ۷۳۳ ہجری میں نگر کوٹ کو فتح کیا۔ اور سنہ ۷۴۴ ہجری میں عمارت ہزار ستون و قلعہ خرم آباد کو تعمیر کیا تین لاکہ اور پانچہزار سوار ملازم رکہے سنہ ۷۵۲ ہجری میں فوت ہوا ستائیس برس حکمرانی کی اس کے بعد اسکا برادرزادہ سلطان فیروزشاہ تخت پر بیٹہا اُس کے عہد میں بنگالہ میں ایک خاندان افغانی سرخود ہو گیا۔ اُسوقت اُسکی عمر پچاس برس کی تہی اُس نے بہت سی عمارات بنوائیں تیس سال نو ماہ حکومت کی سنہ ۷۹۰ میں نوے برس کی عمر میں وفات پائی اسکے بعد فیروزشاہ کا پوتا غیاث الدین بن فتح خان بادشاہ ہوا چار سال دو مہینے حکومت کی پھر مقتول ہوا۔ اُسکے بعد ابوبکر بن خضر خان بن فیروزشاہ تخت پر بیٹہا ایک سال نو ماہ حکومت کی محمد شاہ چچا کے ہاتہہ سے مقتول ہوا اُس کے بعد فیروزشاہ کا بیٹا ناصر الدین محمد شاہ مذکور لودہی دہلی کے تخت پر بیٹہا تین سال سات ماہ حکمرانی کی سنہ ۷۹۶ ہجری میں فوت ہوا اُسکے بعد اسکا بیٹا سلطان ہمایوں سکندر ثانی تخت پر بیٹہا پینتالیس دن حکومت کرکے فوت ہو گیا اُس کے بعد اُسکا بہائی سلطان ناصر الدین محمود سنہ ۷۹۵ ہجری میں تخت پر بیٹہا۔ اُس وقت اُسکی عمر دس سال کی تہی اُس کے عہد میں جونپور گجرات اور مالوہ میں مسلمانوں کی خود مختار ریاستیں قائم ہو گئیں۔ اسوقت بڑا حادثہ اس خاندان پر یہہ ہوا کہ امیر تیمور کی آمد شروع ہو گئی تیمور درمیانی ملک طی کرکے دہلی کے قریب پہونچا۔ شہر کی فصیل کے قریب محمود نے اسکا مقابلہ کیا مگر فاش شکست کہائی اور گجرات کی طرف بہاگ گیا تیمور مظفر ہو کر دہلی میں داخل ہوا۔ اور رعایا کو امن دیا۔ مگر دہلی میں تہوڑا سا فساد شروع ہو گیا۔ تیمور نے قتل عام کا حکم دیا اسکی فوج رعایا کو قتل کرتی اور لوٹتی رہی پھر جو لوگ بچ رہی اُن میں سے ہزاروں کو غلام کرکے اپنے ساتھ لے گئے اور پہر تیمور ہند سے واپس چلا گیا۔ ایک ایک سپاہی کو حصہ میں ڈیڑہ ڈیڑہ سو غلام آیا اور لوٹ کے مال و اسباب کا تو کچھ حد و حساب نہیں تہا۔ خاندان

تغلق کی حکومت قریباً سو برس رہی مگر سلطنت میں دن بدن ضعف بڑہتا گیا۔ اور کئی مستقل ریاستیں
ہو کر علیحدہ ہوگئیں اسکی یہ وجہ تہی کہ اس خاندان کے لوگ بہادر اور شجاع نہیں تہے جب
تیمور واپس آیا تو اسکے بعد دہلی کے تخت پر نصرت شاہ بن فتح خان جو ناصر الدین محمود سے
لڑتا بہڑتا رہتا تہا ۸۰۱ھ ہجری میں متصرف ہوگیا ۱۱ ماہ سلطنت کی پہر اقبال سے نے شکست کہا کر
میوات کو بہاگ گیا وہاں فوت ہوا۔ پہر اقبال خاں بن مظفر خاں بن فیروز شاہ ۸۰۲ھ ہجری
میں تخت پر بیٹہا ۶ سال حکومت کی خضر خان حاکم ملتان نے لڑائی میں ۸۰۸ھ ہجری میں
اسکو قتل کیا اب ناصر الدین محمود شاہ گجرات و قنوج سے آکر پہر دہلی کے تخت پر بیٹھ گیا
اور ۸۱۵ھ ہجری میں فوت ہوا۔ اُسکے بعد دولت خان بن محمود شاہ مذکور تخت پر بیٹہا۔
ایک سال تین ماہ حکومت کی ۸۱۷ھ ہجری میں اسکو خضر خاں حاکم ملتان نے شکست
دیکر قید کر لیا۔ اور اُس سے تخت لے لیا۔ اور قلعہ فیروز آباد میں اسکو قید کر دیا اور قید
میں ہی فوت ہوا۔

یہاں سے خاندان سادات خضر خاں

شروع ہوا۔ خاندان سادات سے دہلی کا پہلا بادشاہ سید خضر خاں ہوا ہے۔ سلطان سید
خضر خاں بن ملک سلیمان قوم سادات فیروز شاہ سلطان دہلی کی طرف سے ملتان کا
حاکم تہا۔ جب امیر تیمور دہلی فتح کر کے واپس ہوا تو وہ ہی اپنی طرف سے خضر خاں کو ملتان
میں اپنا نائب کر گیا تہا۔ یہہ دولت خاں کو مغلوب کر کے ۸۱۷ھ ہجری میں تخت دہلی پر بیٹھ
گیا۔ اور ظاہر کیا کہ میں امیر تیمور کی طرف سے نائب ہوں اور کچہ عرصہ کے بعد مستقل ہوگیا
سات سال دو مہینے حکومت کی ۸۲۵ھ ہجری میں فوت ہوا۔ اُسکے بعد اسکا بیٹا معز الدین ابو
الفتح سلطان مبارک شاہ تخت پر بیٹہا۔ سترہ سال تین ماہ حکومت کی۔ امرا نے اسکو
قتل کر کے اُس کے برادرزادہ سلطان محمد شاہ بن فرید خاں بن خضر خان کو تخت دہلی پر
بیٹہا دیا ۱۲ برس دو ماہ حکومت کی ۸۴۹ھ ہجری میں فوت ہوا۔ اُسکے بعد اسکا بیٹا سید
سلطان علاء الدین بادشاہ ہوا سات سال ۲ مہینے حکومت کی یہہ اس خاندان کا اخیری
بادشاہ تہا۔ اور بڑا سست تہا۔ بہلول لودہی سے جو اُس کے نائبوں سے تہا شکست
کہا کر بدایون کو بہاگ گیا۔ اور وہیں رہا اور وہیں ۸۸۳ھ ہجری میں فوت ہوا اس خاندان کی حکومت
دہلی کے قریب قریب رہی انکی سلطنت ۸۱۵ھ ہجری میں شروع ہوئی اور ۸۵۵ھ ہجری میں ختم ہوئی

خاندان لودھی

اس خاندان کا پہلا بادشاہ سلطان بہلول لودھی ہے یہ شخص بردست افغان بادشاہ مذکور دہلی کی طرف سے ملتان کا حاکم تھا۔ اُس نے علاؤالدین مذکور اور اُس کے وزیر حسام خاں کو شکست دیکر سلطنت چھین لی۔ اور دہلی کے تخت کا مالک ہوگیا۔ اور با اقبال بادشاہ ہوا۔ اور اٹھتیس سال دو ماہ حکومت کی ۸۹۴ھ ہجری میں فوت ہوا۔ اُس کے بعد اسکا بیٹا سلطان علاؤالدین سکندر شاہ لودھی بادشاہ ہوا۔ بڑا اولوالعزم بیدار تھا شاہان جونپور سے بائیس برس لڑکر انپر فتحیاب ہوکر انکے ملک کو دہلی کی حکومت میں شامل کر دیا۔ اور صوبہ بہار اور کل شمالی ہند پر اپنا تسلط جما لیا۔ صرف ایک بنگالے کا علاقہ اُس سے خارج رہا ورنہ تمام ہند کا ملک اُس کے قبضہ میں آگیا اور بجائے دہلی کے آگرہ کو دارالسلطنت بنا لیا اور شاہجہان کے وقت تک آگرہ ہی دارالسلطنت رہا۔ اکیس برس کچھ مہینے حکومت کی سنہ ۹۱۵ھ میں فوت ہوا۔ اُسکے بعد اسکا بیٹا سلطان ابراہیم حسین سنہ ۹۱۵ھ میں تخت پر بیٹھا مگر اُس نے رعایا پر ظلم شروع کر دیا اور امراء سے بگاڑ لی اس لیے دن بدن سلطنت میں تنزل ہوتا گیا۔ اور بعض امراء کی سازش سے کابل سے امیر ظہیرالدین بابر جو امیر تیمور کی چھٹی پشت سے تھا۔ ہند پر چڑھ آیا۔ پہلے سنہ ۹۳۱ ہجری میں لاہور کو فتح کرلیا اور سنہ ۹۳۲ ہجری میں پانی پت کے میدان میں ایک بڑی لڑائی کے بعد ابراہیم لودھی کو شکست دی سلطان ابراہیم نے سات سال کچھ مہینے سلطنت کی اور امیر بابر کے ہاتھ سے جنگ مذکور میں مقتول ہوا۔ یہہ سلاطین افغانیہ جو شہاب الدین محمد غوری کے وقت سے چلے آتے تھے اب انکا سلطان ابراہیم پر خاتمہ ہوا۔ اور سلاطین مغلیہ کا عہد شروع ہوا۔

خاندان سلاطین مغلیہ ہندوستان

ظہیرالدین محمد بابر بادشاہ بن سلطان عمر شیخ میرزا اُس نے چار دفعہ ہندوستان کے فتح کرنے کا ارادہ کیا اور دریائے سندھ و ملتان وغیرہ تک آکر واپس چلا گیا۔ آخر سنہ ۹۳۲ھ ہجری میں ابراہیم لودھی کو پانی پت میں بہت بڑی بھاری لڑائی کر کے شکست دی اور قتل کیا۔ اور دہلی اور آگرہ میں اسکا تسلط ہوگیا۔ کیونکہ ابراہیم کی ہی اسیقدر سلطنت رہگئی تھی بابر کے ساتھ بارہ ہزار سپاہی تھا۔ اور سلطان ابراہیم کے ساتھ ایک لاکھ فوج تھی بابر نے ابراہیم کو اور اسکی سات ہزار فوج کو قتل کر دیا اور بابر کا بیٹا ہمایوں مشرق کی جانب بڑھا۔ اور جونپور تک تمام ملک فتح کیا۔ میواڑ وغیرہ کے راجاؤں اور راجپوتوں نے ہتیرا چاہا کہ سب اکٹھے ہوکر مقابل

کو ہندوستان سے نکالدیں مگر بابر نے فتح پور سیکری کے قریب سخت لڑائی کے بعد سبکو شکست دی اس میں محمود بن سکندر شاہ اور رانا سانکا پر جو دو لاکھ فوج کے ساتھ آیا تھا۔ فتح پائی اور سب کو نابود کردیا اس لڑائی میں مغلیہ سلطنت مستحکم ہوگئی اور اسی سال میں بابر کا بنگالے او صوبہ بہار پر بھی تسلط ہوگیا غرض بابر بڑا بہادر بادشاہ تھا۔ جدہر منہ کرتا تھا اکثر فتح پاتا تھا۔ اور اگر کہیں کسی مشکل میں پھنس جاتا تو بھی اُسکے دل میں کبھی حیرانی و اضطرابی اور گھبراہٹ واقع نہ ہوتی تھی اور بڑی صفت اس میں یہہ تھی کہ جب کوئی لڑائی فتح کرتا تو اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوکر یہ کہتا تھا اے اللہ عزوجل یہ فتح پانے نہیں کی مجھ میں اتنی طاقت و لیاقت نہیں تھی بلکہ محض تیری مہربانی اور عنایت سے ہوئی ہے اور ۹۳۷ہجری میں انتقال کیا۔ اور اُسکی لاش کو کابل لیجاکر دفن کیا گیا ۲۷ سال حکومت کی ۵ سال ہندوستان میں اور ۲۲ سال ولایت میں ۴۹ سال عمر ہوئی۔ یہ اولاد رہی ہمایوں میرزا۔ کامران میرزا عسکری میرزا۔ ہندال میرزا۔ گلرنگ بیگم۔ گلچہرہ بیگم۔ گلبدن بیگم۔ نصیر الدین محمد ہمایوں بن محمد بابر بادشاہ باپ کے بعد ۹۳۷ھ میں آگرہ کے تخت پر بیٹھا۔ . . اُس نے تخت پر بیٹھتے ہی عمدہ علاقے اپنے بھائیوں کو دیئے اور جو اُس کے باپ نے نئے علاقے فتح کیے تھے وہی اپنے پاس رکھے ہمایوں نے اول قلعہ کالنجر کو فتح کیا۔ پھر جونپور سلطان محمود لودہی سے لیلیا۔ پھر بہادر شاہ والی گجرات سے لڑائی پیش آئی۔ اور بڑی بہادری سے اسپر فتح پائی اور جنپور مالوہ قلعہ تاتار خاں وغیرہ لے لیا . . .

اُس کے بعد شیر شاہ سوری افغان سے جو چند روز سے بنگالہ کا ملک دبا بیٹھا تھا لڑائی ہوئی پہلے تو بادشاہ مذکور نے فتح پائی اور شہر گور جو بنگالہ کا دارالسلطنت تھا لے لیا۔ مگر شیر شاہ نے بادشاہ سے عہد پیمان کرکے صلح کرلی لیکن پھر بدل گیا۔ اور شہر گور کو آکر پھر دبالیا۔ بادشاہ کو وہاں سے سوائے بھاگنے کے کوئی چارہ نہ رہا اور جسطرح ہوسکا صحیح سلامت آگرہ میں آ پہنچا اسوقت ہمایوں کی یہہ حالت دیکھکر۔ جو اُس کے بھائی اُسکے مخالف تھے وہ بھی اُس سے متفق اور خیر خواہ ہوگئے۔ اور سب نے ملکر ایک بڑی فوج تیار کی اور قنوج کے پاس لڑائی ہوئی مگر ہمایوں کو یہاں پر بھی شکست فاش ہوئی اور اُسکو ہند سے بھاگنا پڑا۔ چنانچہ بصد مشکل سندھ کی راہ سے وہ ایران میں پہونچا۔ اور طہماسپ شاہ صفوی سے مدد مانگی اور تحائف اُسکی نذر کیئے شاہ ایران نے بھی اُس کی بڑی تواضع و مہمان داری و تعظیم کی چونکہ طہماسپ اور اُسکی رعایا تمام شیعہ تھے اور ہمایوں سنی تھا اُس نے چاہا کہ یہہ شیعہ مذہب قبول کرے

تو مدد دے مگر اُس نے شیعہ ہونا تو قبول نہ کیا آخر رحم کہا کر اُس نے دس ہزار سوار معہ لپسر خود ہمایوں کے ہمراہ کر دیے ہمایوں نے اس فوج سے پہلے قندہار کو شش ماہ محاصرہ کر کے اپنے بہائی میرزا عسکری سے لے لیا۔ پھر کابل کو اپنے بہائی میرزا کامران سے لیا۔ پہر اپنے تمام ملک کو سر کر لیا اور دہلی اور آگرہ میں بحال ہوا۔ اور شیر شاہ شکست کہا کر بدخشان کو بہاگ گیا۔ یہ شیر شاہ مذکور قنوج کی لڑائی میں ہمایوں کو شکست دیکر تمام ہندوستان کا بادشاہ ہو گیا تہا۔ شیر شاہ کی اولاد اگر لائق ہوتی تو ہمایوں کو یہ ملک دوبارہ کہاں نصیب ہوتا۔ مگر اسکی اولاد میں خانہ جنگی شروع ہو گئی اور شیر شاہ جیسے بہادر نہ نکلے اس لیے ہمایوں اس ایرانی فوج کے ساتھہ دہلی اور آگرہ وغیرہ ہندوستان کا پہر بادشاہ بن گیا۔ اور اپنے بہائی کامران کو اندہا کر دیا۔ اور دیگر بہائیوں کو قتل کر ڈالا مگر عمر نے وفا نہ کی کہ چھ ماہ کے بعد ایک مکان سے گر کر پچیس برس دس مہینے سلطنت کر کے ۹۶۴ ہجری میں فوت ہوا۔ یہ اولاد رہی محمد حکیم میرزا محمد اکبر میرزا۔ نجیب النسا بیگم۔ ابو الفتح جلال الدین محمد اکبر بن ہمایوں باپ کے بعد بادشاہ ہوا۔ اسوقت بموضع کلا کور صوبہ لاہور میں باپ کی موت کی خبر سنکر بادشاہ بن گیا۔ پہر دہلی میں آیا اُسکی عمر تیرہ برس کی تہی پہلے محمد اکبر اور اُس کے وزیر بیرم خاں کا جو اکبر کے باپ ہمایوں کا خاص دوست اور سپاہی وفادار تہا اور ہمایوں دہلی کا مالک اسی کی طفیل ہوا تہا سکندر شاہ اور عادل شاہ کی افواج سے مقابلہ ہوا اور اُسپر فتح پائی اس لیے محمد اکبر بادشاہ سے بیرم خاں کو بابا کا خطاب عنایت ہوا۔ اور فوج کا سپاہ سالار کر دیا۔ پہر ہیموں بقال جو عادل شاہ کی فوج کا افسر تہا۔ ایک لاکھ فوج پیدل اور تیس ہزار سوار زرہ پوش اور ڈیڑہ ہزار فیل جنگی کے ساتھہ دہلی کی طرف بڑہا۔ بیرم خان نے تردی بیگ کو فوج کا افسر کر کے اس کے مقابلہ میں بہیجا۔ لیکن تردی بیگ کو شکست ہوئی۔ بیرم خاں نے اس قصور پر تردی بیگ کو مروا ڈالا اس لیے تردی بیگ کی قوم چغتائی تمام بیرم خاں سے ناراض ہو گئی اور بیرم خاں مع فوج خود ہیموں سے لڑنے گیا۔ اور ہیموں کی فوج کو پانی پت میں شکست دی۔ اور ہیموں کو قید کر لیا۔ پہر اُسکو اپنے ہاتہہ سے قتل کیا اسوقت سلطنت مغلیہ ہندوستان میں مستقل ہو گئی اور چند روز کے بعد سکندر سورحی نے بہی اطاعت قبول کر لی چونکہ بیرم خاں لوگوں پر سختی کرتا تہا۔ امرا اُس سے ناراض ہو گئے اور بادشاہ سے عرض کی کہ آپ خود سلطنت کی عنان اپنے ہاتہہ میں لیں۔ جب بیرم خاں نے دیکہا کہ سلطنت ہاتہہ سے

جاتی ہے تو بغاوت کا جھنڈا کھڑا کیا۔ مگر پھر نادم ہوکر بادشاہ کے پاؤں پر گر پڑا۔ بادشاہ نرمی
سے پیش آیا اُسکے بعد بیرم خان دنیا سے کنارہ کش ہوکر حج کے لیے مکہ شریف کو روانہ ہوا
مگر راستہ میں مبارک خان کے ہاتھ سے مارا گیا۔ اُس کے بعد بادشاہ نے تمام سلطنت کا
انتظام اپنے ہاتھ رکھا۔ اور اچھی طرح انتظام کیا۔ اور تمام ہندوستان اور کشمیر اور قندہار
اور ایک حصہ دکن وغیرہ پر اپنا تسلط جما لیا۔ اور بڑے دبدبہ کے ساتھ سلطنت کی۔ او جس
امیر یا راجہ پر فتح پاتا تھا۔ اُس کے ساتھ سلوک کرتا۔ اور اپنی فوج کے افسروں یا درباریوں
میں داخل کر لیا کرتا تھا یا کسی ملک کا صوبہ کر دیا کرتا تھا جیسے راجگان جیپور و جودھپور
اور اودےپور اور بعض جگہہ امراؤں کو بھیجکر ملک کو فتح کیا۔ اور بعض مقامات خود فتح کیے
اور نیز مالوہ اور جونپور اور جیپور اور قلعہ کالنجر و گجرات و مانڈو و بہار و جوناگڑھ و مظفرنگر و علاقہ
برار وغیرہ مقامات پر فتح پائی بنگالہ اور احمدنگر وغیرہ ریاستوں کو مفتوح کیا۔ اکبر قوی اور جید آدمی
تھا۔ ریاضت جسمانی اور شکار کا شوق بھی رکھتا تھا۔ اکثر ایک دن میں تیس چالیس میل
پیادہ پا چلا جاتا تھا۔ اور علم کا قدردان تھا اور نیز رعایا مسلمان و ہندو وغیرہ کو ایک نظر
سے دیکھتا تھا جزیہ ٹیکس وغیرہ جو پہلے بادشاہوں کے وقت جاری تھا وہ یک لخت
موقوف کر دیا اور فوج کے انتظام میں بڑی بڑی اصلاحیں کیں غرض یہہ بادشاہ سب
طرح اچھا اور ہشیار اور رحم دل تھا۔ مگر اس میں یہہ بڑا عیب تھا کہ دیندار نہ تھا۔ دین
اسلام کو چھوڑ کر ایک اور مذہب ایجاد کر کے اُسکا نام دین الٰہی رکھا۔ اور اپنے آپ کو
اُس دین کا ہادی ٹھہرایا اُسکے مذہب و دین کی بنیاد صرف عقل پر تھی۔ کہتا تھا کہ عقل سب دینوں
میں موجود ہے مذہب اسلام کو حق جاننا اور دوسرے دینوں کو باطل جاننا کیا ضرور ہے اسلامی عقائدات حشر و نشر
وغیرہ اور اعمال صوم و صلوٰۃ وغیرہ کو عقلی دلائل اور تاویلات ناجائز سے ردّ و بدل کر دیا
اور مذہب ہنود کی بہت باتوں تناسخ و آفتاب و ستارہ پرستی وغیرہ کو پسند کیا۔ اور اپنے
آپ کو سجدہ کروایا۔ اور مذہب مجوسی کو آتش پرستی میں اچھا سمجھا۔ اور بعض مسائل تثلیث
وغیرہ میں مذہب عیسوی کو ترجیح دی اور حلال کو حرام اور حرام کو حلال کیا علما و حکما طمعی
اُس وقت نے اکبر کی تائید کے لئے دلائل پیش کئے اور بادشاہ کو خطوط لکھتے تھے کہ ہم
دین مجازی اسلام سے آپ کے حقیقی دین میں داخل ہوگئے۔ خاصکر ابوالفضل جو بادشاہ
کا بڑا دوست اور وزیر تھا۔ اور اُسکا بھائی فیضی جو بہت متبحر عالم اور شاعر تھا یہہ دونو

بھی اکبر کی خوشامد سے اُس کے مذہب کے بڑے معاون تہے اور اُس کی تعریف آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے بہی زیادہ کرتے تہے۔ اس بیان کو اگر ہم طول دیں تو اُس کے واسطے ایک اور کتاب لکھنی پڑے مگر خالص اور دیندار علماء اور مسلمان اپنے دین پر اس وقت بہی قائم رہے اور اپنے دین اسلام کو اس تکلیف میں تہام رکھا جیسے کوئی ہاتھ میں انگارہ رکھتا ہے۔ غرض مسلمانوں کے لیے یہہ بہی ایک ایسا فتنہ تہا کہ پہلے اس کے اسکی نظیر کم گذری ہے۔ بادشاہ سنہ ۹۶۳ ہجری میں تخت پر بیٹھا اور سنہ ۱۰۱۴ ہجری میں فوت ہوا پچاس برس سلطنت کی محمد مراد میرزا۔ محمد سلیم میرزا۔ دانیال میرزا۔ شکر النساء بیگم۔ آرام بانو بیگم۔ اولاد رہی۔ نورالدین محمد جہانگیر ابوالمظفر بن محمد اکبر۔ باپ کے بعد بادشاہ ہو کر آگرہ میں تخت نشین ہوا۔ اور باپ کا ملک قندہار و کابل و سندھ و دریائے عمان سے بنگالہ و گجرات و دکن تک تمام ہندوستان اس کی قلمرو میں تہا۔ اور بڑے شکوہ اور دبدبہ کے ساتھ بادشاہی کی دنیا میں کوئی اُسوقت اُس کے برابر زبردست بادشاہ نہیں تہا۔ اس بادشاہ کے عہد میں اول اول ہندوستان میں انگریزوں کی آمد و رفت شروع ہوئی سنہ ۱۰۲۴ میں انگلستان کا سفیر سر طامس رو بڑے شان و شوکت سے جہانگیر کے دربار میں آیا بادشاہ نے اسکی خوب خاطر و تواضع کی اس سفیر کی کوشش سے انگریزوں کی تجارت نے رونق و ترقی پائی لوگ اس بادشاہ کو سجدہ کرتے تہے۔ حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی نے اسکو سجدہ نکیا اسلیے انکو قلعہ گوالیار میں تین برس قید میں رکھا یہ بادشاہ اگرچہ شراب خوار اور عیاش تہا مگر عدل و انصاف اچھا کرتا تہا۔ اسکا بہانجا سیف الدین جو اسکا نہایت محبوب تہا۔ اور بچپن سے اسکو پالا تہا۔ ایک غریب بچے کے عوض میں جو اُس کے ہاتہی کے نیچے دب کر مر گیا تہا۔ قصاص دلادیا۔ کہ سیف الدین کو فیل کے نیچے ڈالکر مروا ڈالا بائیس برس حکومت کی ۵۹ سال کی عمر میں مرض ضیق النفس سے سنہ ۱۰۳۷ ہجری میں انتقال ہوا۔ اور لاہور میں نور جہاں کے باغ میں جو اُس کی بیگم کے نام سے مشہور ہے مدفون کیا گیا۔ سلطان پرویز اور سلطان خورم سلطان شہریار۔ اور سلطان جہاندار۔ اور سلطان النساء بیگم۔ اور بہار بیگم بانو۔ اولاد چہوڑی شہاب الدین شاہجہان ابوالمظفر بن نورالدین جہانگیر باپ کی وفات کے بعد بادشاہ ہوا۔ اُس نے بیٹہتے ہی سجدے کی رسم موقوف کردی۔ بعض ملک شاہزادگی کے زمانہ میں فتح کیے اور بعض عہد تخت نشینی میں فتح کیے جنکی تفصیل یہہ ہے۔ قلعہ گوالیار

و پشاور و قلعہ منصور گڈہ و دہارا و رآوندھ اور قلعہ قندہار فتح کیا سنہ ۱۰۴۸ ہجری میں قلعہ چاندور گانجہ پاتہ کو فتح کیا سنہ ۱۰۵۱ ہجری میں چتوڑ بہوج فتح ہوا۔ چالسان قلعہ فرسد فتح ہوا۔ اور قلعہ ماروار و قلعہ ستونڈہ و قلعہ دولت آباد و جوکتا و قلعہ سنگم نیر گلشن آباد و قلعہ سانہہ جوبندو پلاحون و بالا کہاٹ و بندر ہوگلی۔ و قلعہ کہانہ کہرے قلعہ کالنا و بست الکلانہ و کانگڑہ و کنبور و بلخ و بدخشان و قلعہ کہمرود رمتہرہی و سعیری نگر و لایت قلات و کشمیر و تبت و دکن وغیرہ فتح کیے۔ سنہ ۱۰۵۸ ہجری میں عمارت دہلی ختم ہوئی۔ ساٹھ لاکھ روپیہ خرچ ہوا۔ سنہ ۱۰۶۶ ہجری میں جامع مسجد دہلی بن چکی۔ دس لاکھ روپیہ کی لاگت آئی۔ دو کروڑ پچاس لاکھ روپے سے عمارات روضہ تاج گنج آگرہ و قلعہ شاہجہان آباد و باغات و عمارات قابل و قندہار و کشمیر وغیرہ تیار کیے مدت سلطنت میں چودہ کروڑ پچاس لاکھ روپیہ بخشش کیا چار لاکھ بیگہہ زمین اور ایک سو آٹھ گاؤں اول سال جلوس تخت کے مستحقوں کو دیے۔ ایک قندیل اڑہائی لاکھ کی مکہ شریف میں بھیجی بڑا عادل تہا سلطنت کے انتظام سے کبھی غافل نہ ہوا تہا۔ اور تجربہ کار لوگوں کو نوکر رکھتا تہا۔ اسی وجہ سے اُس کے عہد میں ہمیشہ امن و امان رہا۔ اُس کے چار بیٹے تہے اورنگ زیب۔ و دارا شکوہ۔ محمد شجاع۔ محمد مراد بخش۔ اور چار بیٹیاں تہیں۔ انجمن آرا بیگم۔ و گیتی آرا بیگم۔ و جہان آرا بیگم۔ و دہرا را بیگم۔ تیس برس اور تین مہینے سلطنت کی ۷۶ برس کی عمر میں سنہ ۱۰۷۶ ہجری میں فوت ہو کر آگرہ ہی میں مدفون ہوا۔

ابوالمظفر محی الدین اورنگ زیب عالمگیر بہادر پادشاہ اس پادشاہ نے شاہزادگی کے زمانہ میں بارہ برس کی عمر میں مست ہاتہی کا مقابلہ کیا۔ اور ولایت بگلانہ اور بلخ کو فتح کیا اور ایام اپنی سلطنت میں ولایت کامروپ و اشام و کوچ بہار و شعلہ پور و حیدرآباد و قلعہ گولکنڈا۔ اور سکھر اور ملک سنتا اور قلعہ ظاہری و نبت گڈہ و ستارہ و پرنالہ و دوران گڈہ و کہنا راجگڈھ و پونہ و ڈاکن گہیری۔ وغیرہ فتح کیے۔ اور آگرہ کی شہر پناہ و قلعہ دہلی شاہ جہان کی موتی مسجد بنائی جب شاہجہان سنہ ۱۰۶۷ ہجری میں بیمار ہوا۔ تو دارا شکوہ دہلی سے جا کر آگرہ میں بادشاہ بنکر سلطنت کی انتظام میں مصروف ہو گیا۔ اور دوسرے بہائی جو اطراف ملک میں تہے انکو کچھ خبر نہ دی اور انکے وکلا کو قید کر دیا۔ اسلیے محمد شجاع چونکہ بنگالہ میں تہا باپ کی موت کی خبر سنکر وہان پادشاہ بن گیا۔ اور مراد بخش گجرات میں بادشاہ بن گیا۔ اورنگ زیب کو جب باپ کی بیماری کی خبر پہونچی تو وہ اورنگ آباد و برہان پور میں آیا۔ اور باپ کی بیمار پرسی

کی عرضی لکھی۔ دارا شکوہ نے شاہجہان کو اس عرضی کا جواب نہ لکھنے دیا۔ اور بہائیوں کے مقابلہ اور جنگ کے لیے فوج شاہی روانہ کر دی اول اوجین کے قریب پرتاب گڈہ میں شاہی فوج نے اورنگ زیب عالمگیر کی فوج سے سخت مقابلہ کے بعد شکست کہائی۔ پھر دارا شکوہ نے اورنگ زیب سے اکبر آباد کی قریب ایک بڑی بہاری لڑائی کی۔ دارا شکوہ نے شکست کہا کر دہلی کا رستہ لیا پس اورنگ زیب نے آگرہ کا تخت سنبھال لیا۔ اور اپنے باپ شاہ جہان کو قید کر لیا۔ اور اپنے بہائی مراد بخش کو بہی قید کر کے دارا شکوہ کا تعاقب کیا۔ لیکن دارا شکوہ دہلی سے لاہور۔ اور لاہور سے ملتان گیا۔ اور وہاں سے قندہار کے نواح میں حیران و پریشان پہرتا رہا۔ پھر محمد شجاع نے بہی جنگ میں شکست کہائی اور اسی نواح میں حیرانی سے مرگیا۔ دارا شکوہ ۱۰۶۸؁ پھر آسودہ ہو کر کچھ لشکر فراہم کر کے گجرات کی طرف آیا اجمیر میں آ کر اورنگ زیب سے مقابلہ کیا آخر اسوقت بہی شکست کہا کر گجرات کو بہاگ گیا۔ وہاں سے پکڑا آیا۔ اور دہلی میں مقتول ہوا۔ پس اورنگ زیب عالمگیر اب اطمینان سے سلطنت کرنے لگے ۱۰۷۵؁ ہجری میں شیوراج تبت زیر فتح ہوا ۱۰۸۸؁ ہجری میں افاغنہ کی فتح ہوئی ۱۰۹۷؁ ہجری میں بیجاپور لے لیا ۱۰۹۸؁ ہجری میں گلکنڈہ سنکنڈہ فتح ہوا۔ وبائے ہفت سالہ شروع ہوئی ۱۱۱۱؁ ہجری میں قلعہ ستارہ لے لیا۔ ۱۱۱۹؁ ہجری میں سکھوں نے سر اُٹھایا۔ اور انکو دبایا۔ سوا اُس کے اور بہی قلعے فتح کیے لاہور کی بادشاہی مسجد بنوائی۔ اکبر آباد میں اور سرائیں مسجدیں بنوائیں مذہب اسلام کا بہت پابند تہا۔ اور متقی تہا ہندوں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور مسلمانوں پر نرمی کا برتاو کرتا تہا راجپوتوں سے اکثر لڑائی رہی دکن میں کئی لڑائیاں کیں محمد اکبر انکا بیٹا پہلے یہہ راجپوتوں کے بہکانے سے مقابلے کو کہڑا ہو گیا۔ پہر شکست کہا کر مطیع ہو گیا۔ اور ایران میں جا کر مر گیا۔ اورنگ زیب دشمن کی خوب خبر لیتا۔ ہندوں سے جزیہ لینا شروع کیا اسلیے وہ مرہٹوں سے ملنے لگے۔ اور سلطنت میں ضعف آنا شروع ہوا۔ پچاس برس کچھ دن اوپر سلطنت کی۔ اکانوے (91) سال کی عمر میں ۱۱۱۸؁ ہجری میں انتقال فرمایا۔ اولاد محمد سلطان بسبب موافقت محمد شجاع مقید ہوا۔ اور قید میں باپ کی موجودگی میں مر گیا۔ محمد معظم شاہ انکو گجرات دکن کا صوبہ دیدیا۔ محمد اکبر عالمگیر انکا ذکر گذر چکا ہے۔ محمد کامران بخش انکو مالوہ کا ملک دیدیا محمد اعظم شاہ اُسکو کابل و لاہور دیدیا۔ ایک لڑکی کا نام زیب النسا بیگم تہا۔ یہہ عالمہ حافظہ شاعرہ تہی۔ دوسری کا نام نواب زینت النسا بیگم تیسری نواب زبدۃ النسا بیگم۔ چوتہی مہر النسا بیگم تہی۔

سلطان محمد اعظم شاہ بن اورنگ زیب احمد نگر دکن میں باپ کی جگہہ اُسکی موت کی خبر سُنکر بادشاہ
ہوا۔ محمد معظم شاہ نے جب کابل میں باپ کے مرنیکی اور محمد اعظم کے تخت پر بیٹھنے کی خبر سنی تو کابل
سے لشکر کشی کی اور بھائی کو خط لکھا کہ باپ کی تقسیم پر قناعت کرنا چاہیے اور بھائیوں کی آپس میں لڑائی
فساد اچھا نہیں۔ محمد اعظم نے غصے ہوکر جواب لکھا کہ دو بادشاہ در اقلیمے نہ گنجند۔ یہ کہکر مع لشکر
کثیر گجرات سے کوچ کیا۔ اور معظم شاہ نے بھی مع فوج خود کوچ کیا۔ دھول پور کے میدان میں ۱۱۱۹
ہجری میں سخت لڑائی ہوی اعظم شاہ شکست کھاکر مقتول ہوا معظم شاہ کی فتح ہوی۔ چھ ہزار
سوار و پیادہ سپاہ۔ اور پچاس امیر ہاتھی نشین مقتول ہوئے اعظم شاہ تین ماہ۔ ۲۰ روز سلطنت
کرکے پچپیں برس کی عمر میں مقتول ہوئے اور دو بیٹے بھی ہاتھی سلے کر مر گئے۔

ابو نصر قطب الدین معظم شاہ عالم بہادر شاہ بھائی کے قتل کے بعد آگرہ کے تخت پر بیٹھا اس نے
کوئی نیا ملک فتح نہیں کیا۔ مگر ۱۱۲۰ ہجری میں اُسکو خبر پہونچی کہ محمد کام بخش اُس کے بھائی
نے بیجاپور میں (جو باپ کے وقت میں اُس کے تصرف میں تھا) اپنے نام کا سکہ و خطبہ جاری
کردیا ہے اس لیے یہ بادشاہ بڑے لشکر کے ساتھ اُس کے دبانے کو گیا۔ حیدرآباد کے قریب
ایک بڑی لڑائی ہوی محمد کام بخش کو شکست ہوئی۔ اور آخر قتل کیا گیا۔ نزع کے وقت بہادر
شاہ کے پاس لایا گیا بہادر شاہ کے ایک لڑکے نے محمد کام بخش کو پوچھا کہ تمنے باوجود قلیل فوج
کے بادشاہ کا کیوں مقابلہ کیا۔ کہا میں سلاطین ماضیہ کی سنت بجا لایا تم باپ کے پیچھے
اتفاق سے سب برادر ملک تقسیم کر لینا اور یہ سنت پیدا کرنی بہادر شاہ نے پہر دکن کا
انتظام کرکے لاہور کی طرف توجہ کی سکھوں کی خبر لی بڑا عالم فاضل عابد صالح بزرگ و شجاع
بادشاہ تھا۔ جملہ ملازم و حکام و زمیندار اُس سے خوش تھے کثیر الاولاد تھا۔ ستر ان شاہزادے
اُس کے دائیں بائیں بیٹھتے تھے۔ محمد جہاں دار شاہ۔ محمد عظیم الشان۔ رفیع الشان۔
خجستہ اختر جہان۔ اور اولاد کے آگے بہت اولاد تھی۔ دو لڑکیں تھیں۔ دہر فیروز بانو بیگم
دولت افروز بانو بیگم۔ ستر سال کی عمر میں ایک ماہ پانچ سال سلطنت کرکے ۱۱۲۴ ہجری میں
فوت ہوئے اور کہنہ دہلی میں خواجہ قطب الدین قدس سرہٗ کے قریب مدفون ہوئے۔

ابو الفتح معز الدین محمد جہاندار شاہ بن بہادر شاہ باپ کے بعد تخت نشین ہوا۔ اس
بادشاہ نے بھی کوئی نیا ملک فتح نہیں کیا۔ جب بہادر شاہ فوت ہو گیا۔ بھائیوں کا سلطنت کے
لینے میں بڑا کشت و خون ہوا۔ جہاندار شاہ موصوف اور رفیع الشان اور جہان شاہ باتفاق

امیرالامرا و ذوالفقار وزیر ایک طرف ہو گئے۔ اور عظیم الشان مدعی سلطنت ہو کر ایک طرف ہو گیا۔ آخرکار عظیم الشان شکست کھا کر مقتول ہوا۔ پھر جہاندارشاہ کی دوسرے بھائیوں سے بگڑ گئی۔ اور اُن سے جنگ ہوئے آخر وہ بھی یعنی رفیع الشان و جہان شاہ مع پسر فرخندہ اختر مقتول ہوئے اور عرصہ کے بعد سلطان محمد کریم پسر عظیم الشان کو بھی وزیر مذکور کی صلاح سے قتل کر دیا۔ اور فارغ البالی سے سلطنت کی لیکن چونکہ یہہ بادشاہ بڑا عیش دوست تھا۔ تخت نشینی کے نو ماہ بعد فرخ سیر پسر عظیم الشان حسین علی خان اور عبداللہ خان سادات کی سازش سے بنگالہ سے باپ اور بھائی کا عوض لینے کے لیے جہاندارشاہ پر چڑھ آیا جہاندارشاہ نے بھی اُس کے مقابلہ کے لیے اپنے بیٹے اعز الدین کو بڑی فوج کے ساتھ روانہ کیا۔ الہ آباد کے قریب موضع کھجوہ میں فریقین کی سپاہ جمع ہو گئی اور لڑائی ہوئی اعز الدین فرخ سیر سے شکست کھا کر آگرہ میں پہنچا پھر کچھ ایام کے بعد فرخ سیر آگرہ میں آیا جہاندارشاہ خود اس کے مقابلہ میں نکلا مگر شکست کھا کر دہلی میں آ گیا۔ اور فرخ سیر آگرہ کے تخت پر بیٹھ گیا۔ پھر دہلی کے قریب آ کر جہاندارشاہ اور ذوالفقار خاں کو قتل کر کے دونوں کا سر نیزہ پر لٹکا کر دہلی میں داخل ہوا۔ اور مستقل بادشاہ بن گیا جہاندارشاہ نے ۹ ماہ کچھ دن بادشاہت کی ۵۲ برس ۳ ماہ ۲۸ دن کی عمر میں جنگ مذکور میں مقتول ہو کر سنہ ۱۱۲۴ ہجری میں مقبرہ ہمایوں میں مدفون ہوئے اُنکے دو بیٹے تھے ایک اعز الدین جو باپ کے سامنے مقتول ہوا۔ اور دوسرے عزیز الدین معین محمد فرخ سیر بن عظیم الشان بن بہادرشاہ سنہ ۱۱۲۴ ہجری میں جہاندارشاہ کو قتل کر کے تخت شاہجہان پر بادشاہ ہوا۔ سید عبداللہ کو قطب الملک یار وفادار ظفر جنگ خطاب دیا اور وزارت کا خلعت عنایت کیا۔ اور سید حسین علی خاں کو امام الملک و امیرالامرا خطاب مقرر کیا۔ ایسے ہی اور مقرب امرا کو خطاب دئے اُس نے بھی سوا موروثی ملک کے کوئی جدید ملک فتح نہیں کیا۔ سنہ ۱۱۲۵ ہجری میں حسین علیخاں نے جیت سنگہ پسر جسونت سنگہ کی شورش سنکر جودہپور میں اسکی جا کر خبر لی۔ اور فتح پائی۔ اور جیت سنگہ کی لڑکی فرخ سیر کی شادی کے لیے لایا۔ پھر سکھوں کی قوم کے سردار گرو بندہ نے نوے ہزار فوج پیادہ اور سوار کے ساتھ پنجاب میں شورش کی اور اہل اسلام پنجاب کو ایذا دہی شروع کی۔ عبدالصمد خان کو اس کے مقابلہ میں بھیجا وہ اُسکو دہلی میں گرفتار کر کے لایا اور قتل کیا فرخ سیر چونکہ سیدوں کا آوردہ تھا۔ سیدوں کے اقبال سے بادشاہت کرتا رہا اور خود کمزور تھا مگر جب اُس نے سیدوں سے بگاڑ لی سنہ ۱۱۳۱ ہجری میں عبداللہ خاں اور حسین

نے بڑی بے عزتی سے اسکو اندھا کرکے قید خانہ میں ڈالدیا۔ اور پہر دو ماہ کے بعد اُسکو قتل کرڈالا ہپیر میرزا بیدل نے کہاہے۔

دیدی کہ چہ پادشاہ گرامی کردند — صد جور وجفار زراہ خامے کردند
تاریخ چو از خرد بجستم فرمود — سادات بوے نمک حرامی کردند

۶ برس ۳ ماہ ۱۵ دن پادشاہت کرگئے ۱۱۳۱ ہجری میں ۳۴ سال ۸ ماہ ۲۱ روز کی عمر میں مقتول ہوکر مقبرہ ہمایوں میں مدفون ہوا۔ شمس الدین ابو البرکات رفیع الدرجات بن رفیع الشان بن بہادرشاہ ۱۱۳۱ ہجری میں تخت دہلی پر بیٹہا جہاندارشاہ نے اسکو قلعہ سلیم گڈہ میں قید کررکہا تہا عبداللہ خان حسین علی خاں نے جب فرخ سیر کو اسیر اور مکحول کیا تو اسوقت انہوں نے اسکو قید سے نکالکر بادشاہ بنایا۔ اس لیے یہ مصیبت زدہ بہت ہی لاغر وضعیف تہا۔ اور ملک لینے کی تو توفیق کہاں تہی اپنی خیر منانی غنیمت سمجہتا تہا ۳ ماہ گیارہ دن حکومت کرکے تپ دق کی بیماری سے لاولد فوت ہوا۔ اور مقبرا ہمایوں میں ہی مدفون ہوا۔ ۷ سال ۴ مہینے چند دن کی عمر تہی رفیع الدولہ شاہجہان ثانی برادر رفیع الدرجات ۱۱۳۱ ہجری میں تخت دہلی پر بیٹہا جب رفیع الدرجات فوت ہوئے یہ قید میں تہے اُسوقت سادات مذکورین نے انکو قید خانے سے نکالکر بادشاہ بنایا چونکہ قید خانے میں رہے تہے یہ بہی نہایت خفیف البدن تہے ۳ مہینے ۲۸ یوم پادشاہت کی ۱۱۳۱ ہجری میں اسہال کی مرض سے لاولد فوت ہوکر مقبرہ ہمایوں میں مدفون ہوئے فرخ سیر ورفیع الدرجات ورفیع الدولہ تینوں بادشاہ ۸ ماہ میں فوت ہوگئے اور تینوں کے وقت بادشاہی سادات کے ہاتہہ میں تہی اُنکے سامنے اور کسی کی پیش نہیں جاتی تہی اُس کے عہد میں ایک یہہ معاملہ پیش آیا کہ سلطان نیکو سیر بن محمد اکبر بن عالمگیر اورنگ زیب میر سیں بازاری اور صفی خاں کی مدد سے اکبر آباد میں تخت شاہی پر بیٹہہ گیا تہا سید حسین علیخان اور رفیع الدرجات نے اسکو پکڑکر قید کردیا۔ ابو الفتح ناصر الدین محمد شاہ روشن اختر بن جہان شاہ بن بہادرشاہ ۱۱۳۱ ہجری میں اکبر آباد میں تخت پر بیٹہا پہلے یہ بہی قید تہا اسکو بہی سیدوں ہی نے قید سے نکالکر تخت پر بیٹہایا تہا مگر اُس وقت اور امرا نے پادشاہ کو سیدوں سے بدظن کردیا اور جانبین سے دل میں کینہ بیٹہہ گیا اس اثنا میں نظام الملک کا صوبہ دکن پر تصرف ہوگیا چونکہ یہہ صوبہ حسن علی خاں کا تہا اس لیے حسن علی خاں مع پادشاہ نظام الملک کی تنبیہ کے لیے . . . . . . دکن کو روانہ ہوئے جب فتحپور کے قریب پہونچے تو میر حیدر خان تورانی

نے فریب سے قریب ہو کر حسن علیخاں کو خنجر سے قتل کر دیا یہ خبر سنکر پیچھے سے سلطان ابراہیم
خاں پسر رفیع القدر دہلی کے تخت شاہی پر بیٹھ گیا۔ یہ خبر سنکر محمد شاہ نے جرار فوج کے ساتھ آکر
ابراہیم کا مقابلہ کیا اور فتح پائی۔ اور اسکو قید کر دیا اور قطب الملک جسکو محمد شاہ اپنا نائب کر
گیا تھا۔ اور جس نے ابراہیم کو تخت پر بیٹھایا تھا اسکو قید کر دیا۔ چونکہ یہ بادشاہ عیاش اور امور
سلطنت سے غافل تھا سلطنت میں ضعف آگیا۔ اور بادشاہ کا حکم جیسا چاہیے تھا ویسا نہ
رہا اسکے عہد میں سکھوں نے اور بھی زور پکڑا بلکہ ہر ایک جگہ کے حاکم جو بادشاہ کی طرف
سے نائب تھے مستقل حاکم اور بادشاہ بن بیٹھے۔ صوبہ بنگالہ بھی خود سر ہو گیا جب نادر
شاہ نے سنا کہ بادشاہ کمزور اور غافل ہے تو اُس نے ہندوستان کا ارادہ کیا اور دہلی پر
چڑھ آیا چونکہ رستہ میں اسکا کوئی مزاحم نہ ہو سکا شاہی فوج نے کرنال پر اُسکا مقابلہ کیا۔ مگر
شکست کھائی۔ اور لاچار محمد شاہ نے اپنے آپ کو نادر شاہ کے حوالہ کیا۔ اور نادر شاہ کے
ساتھ دہلی میں داخل ہوا۔ نادر شاہ نے محمد شاہ کی دلداری کی۔ اور اہل دہلی کو کچھ نہ ستایا۔ مگر
بدقسمتی سے دہلی میں یہ خبر مشہور ہوئی کہ محمد شاہ نے نادر شاہ کو مار ڈالا ہے اس لیے دہلی میں کچھ
فساد شروع ہو گیا۔ لہذا نادر شاہ نے غضبناک ہو کر قتل عام کا حکم دیا اور ایک دن رات یہہ
قیامت قائم رہی ۲۰ ہزار آدمی مارا گیا۔ العیاذ باللہ۔ اسکے بعد اُس نے اپنا تسلط جمایا اور
بے حساب لوٹ لے کر نادر شاہ دہلی سے اپنے وطن ایران کو روانہ ہوا۔ اور محمد شاہ کو پھر تخت
پر بیٹھایا گیا۔ اور جو صوبہ محمد شاہ سے پھر گئے تھے انکو لکھا کہ اگر تم محمد شاہ کی اطاعت نہ کرو گے
تو تمہاری خوب خبر لونگا۔ محمد شاہ نے ۲۹ سال اور چھ ماہ اور دس دن سلطنت کی ۴۷ سال ایک
مہینہ ۳ دن عمر ہوئی ۱۱۶۱ھ ہجری میں بعارضہ مرض فوت ہوا۔ ابوالمظفر مجاہد الدین احمد
شاہ بن محمد شاہ بادشاہ ۱۱۶۱ھ ہجری میں تخت پر بیٹھا۔ اول انکا نواب صفدر جنگ وزیر
تھا پھر کچھ تبدل تغیر ہوا۔ اور نظام الدولہ پسر قمر الدین خاں وزیر ہوا۔ اس بادشاہ نے کوئی
نیا ملک فتح نہیں کیا۔ البتہ شاہزادگی کے عہد میں نادر شاہ کے بعد جب احمد شاہ درانی
نے ہندوستان کا قصد کیا تو احمد شاہ نے باپ کے حکم سے احمد شاہ درانی کا سرہند پر جاکر
مقابلہ کیا۔ اور بڑی سخت لڑائی کی اور فتح پائی اور وزیر قمر الدین بھی جنگ میں مر گیا
اور احمد شاہ ولایت کو واپس گیا۔ اب خبر سنی کہ محمد شاہ بادشاہ فوت ہو گیا۔ احمد شاہ
آتے ہی باپ کے تخت دہلی پر بیٹھ گیا۔ اُس کے عہد کے دوسرے سال پھر احمد شاہ درانی

نے ہندوستان پر حملہ کیا اس دفعہ فتحیاب ہوا اور پنجاب کا ملک دبا لیا۔ اور اسوقت بہی کچھ ملک
موروثی ہاتہہ سے نکل گیا۔ ملک دکن کو مرہٹوں اور نظام الملک کی اولاد نے دبا لیا۔ اور عظیم
آباد اور بنگالہ کو مہابت خاں نے دبا لیا اور الہ آباد اور اودھ پر صفدر جنگ نے قبضہ کر لیا۔
اور دہلی و مراد آباد کو محمد علیخاں روہیلہ نے اور فرخ آباد کو قائم خاں نے۔ اور اجمیر وغیرہ کو
راجپوتوں نے اور آگرہ و نواح کو سورجمل نے اور لاہور کو معین الملک نے دبا لیا۔ غرض
بادشاہان مغلیہ کی طرف سے جہاں جہاں کوئی حاکم تہا وہ اسوقت سلطنت کا ضعف
دیکھکر خود قابض و مالک ہو بیٹہا۔ اور بادشاہ کے پاس سوائے نواح دہلی و پنجاب کیجانب
سرہند تک اور دوسری جانب سے گنگ تک کچھ نہ رہا۔ ۱۱۶۶ھ ہجری میں صفدر جنگ جو سابق
وزیر تہا۔ اور پہر مراد آباد دہلی کا حاکم ہو گیا تہا۔ اُس نے بادشاہ سے عاقی ہو کر لڑائی کی
بادشاہ نے نجیب الدولہ کو بلا کر اُس کے مقابلہ کو بہیجا۔ بڑی لڑائی ہوئی اور دہلی میں بڑی
خرابی ہوئی۔ آخر صفدر جنگ صلح کر کے صوبہ اودھ کو واپس گیا۔ اور عماد الملک غازی الدین
خان با استقلال وزیر ہو گیا۔ لیکن آخر میں وزیر عماد الملک غازالدین میں سوء مزاجی
پیدا ہو گئی وزیر مذکور نے بادشاہ احمد شاہ کی آنکہوں میں گرم سلائی ڈال کر اندہا کر دیا۔
اور اُسکی والدہ کو بہی اندہا کر دونوں کو قید کر دیا اس بادشاہ نے چھ برس اور چند مہینے بادشاہی کی
۵۲ برس چھ مہینے ۱۱ دن کی عمر ہوئی ۱۱۶۷ھ میں فوت ہو کر مقبرہ مریم مکانی بیرون دہلی
مدفون ہوئے ایک بیٹا بیدار بخت پیچہے چہوڑا۔

عزالدین عالمگیر ثانی بن جہاندار شاہ بن بہادر شاہ ۱۱۶۷ ہجری میں تخت دہلی پر
بیٹہا۔ اُس کی تخت نشینی کا بانی عماد الملک غازالدین وزیر تہا۔ اُس نے احمد شاہ کو اندہا
کر کے اسکو قید سے نکالکر ۵۶ برس کی عمر میں تخت پر بٹہا دیا۔ عماد الملک غازالدین خاں
نے پنجاب کو دہلی سے ملانے کا قصد کیا اس لیے احمد شاہ درانی نے پہر تیسری بار لڑائی
کے لیے دہلی میں داخل ہو کر دہلی میں لوٹ مار شروع کی اور نجیب الدولہ روہیلہ کو سلطنت
کا وزیر مقرر کر کے قندہار کو واپس چلا گیا۔ اور عماد الملک کو موقوف کر دیا اس کے بعد عماد الملک
امراء اور مرہٹوں کو ہمراہ لیکر دہلی پر چڑھ آیا اور دہلی کی وزارت پر مسلط ہو گیا نجیب الدولہ وغیرہ نے احمد
شاہ ابدالی کو پہر بلایا۔ اور احمد شاہ مذکور پھر آیا جب عماد الملک نے اُس کے آنے کی خبر سنی تو اُسنے
بادشاہ عالمگیر ثانی کو قتل کر کے اس خاندان سے شاہجہان ثانی محی السنہ بن کام بخش بن اورنگزیب

کو برائے نام تخت پر بٹھا کر بھاگ کر بھرت پور میں جا چھپا اور مرہٹوں کو ورغلایا۔ احمد شاہ درانی مع نجیب الدولہ و نواب شجاع الدولہ وغیرہ بھی مرہٹوں کے مقابلہ کے لیے ادھر گئے راجہ دتا سندیا راجہ گوالیر احمد شاہ کے مقابلہ میں نکلا جنگ عظیم کر کے مقتول ہوا۔ فوج بھاگ گئی اور احمد شاہ با فتح و ظفر ولایت کو واپس چلا گیا۔ اور عالمگیر ثانی کو قائم رہنے دیا۔ اور اس سے رشتہ گانٹھ لیا۔ جب یہ خبر دتا کی دکن میں پہنچی تو بھاو برادر زادہ بالاجی بہت فوج کثیر کے ساتھ ہندوستان پر چڑھ آیا۔ اور دہلی کو فتح کر لیا۔ اور لوٹ لیا جہان شاہ ثانی کو معزول کر کے جوان بخت پسر عالی گوہر پسر شاہ جہان ثانی کو تخت پر بٹھا دیا۔ احمد شاہ درانی یہ خبر سنکر پھر ہندوستان پر آیا۔ اور ادھر سے راجہ بھاؤ پیشوا اس کے مقابلہ کو تیار ہوا اور پانی پت کے میدان میں فریقین کا جنگ عظیم ہوا۔ بھاؤ مع ہزارہا سرداروں کے خود مقتول ہوا۔ مقتولوں کا خون پانی کی طرح بہا پھرتا تھا۔ احمد شاہ نے اس فتح کے بعد گوہر عالی بن شاہجہان ثانی کو بادشاہ کر دیا۔ اور جوان بخت کو اسکا نائب کر دیا۔ اور شجاع الدولہ کو اسکا وزیر اور نجیب الدولہ کو امیر الامرا کر دیا۔ اس بادشاہ نے چھ سال سات ماہ ۲۰ دن سلطنت کی ۴۷ سال کی عمر پائی ۱۱۷۳ھ ہجری میں فوت ہوئے ہمایون کے مقبرہ میں مدفون ہوئے برائے نام ہی سلطنت باقی رہ گئی تھی۔ اولاد یہ تھی شاہزادہ عالی گوہر۔ مرزا جمعیت۔ مرزا منگو۔ مرزا طالع۔ مرزا حسنو۔ خیر النسا بیگم۔ دولت النسا بیگم۔ کرامت النسا بیگم۔ ابو العدل مروج الدین محمد شاہ عالم عالی گوہر بن عالمگیر ثانی ۱۱۷۳ھ ہجری میں تخت پر بیٹھا۔ باپ کی حیات میں عماد الملک غازالدین کے جور و جفا سے دہلی سے خارج ہو گئے تھے پھر نواب محمد علیخاں کے ہمراہ بنگالہ کی تسخیر کے درپے ہو گئے جب باپ کی موت سنی تو بادشاہ بن گئے انکے عہد میں بہت سے واردات پیش آئیں قاسم علیخاں نے انگریزوں سے شکست کھائی شجاع الدولہ نے بھی بکسر کی لڑائی میں شکست پائی ۱۱۷۸ھ ہجری میں بادشاہ نے انگریزوں سے صلح کی شجاع الدولہ نے پھر دوبارہ انگریزوں سے لڑائی کی شکست پائی چند روز دہلی میں پٹھانوں کا فریق غالب ہو گیا۔ اور شاہ عالم کو اپنے قبضہ میں کر لیا۔ اسوقت روہیلوں کے سردار ضابطہ خاں کے بیٹے غلام قادر نے بیجا حرکت کی کہ شاہ عالم کے بیٹوں اور پوتوں کو شاہ عالم کے سامنے بڑی بڑی ذلتیں پہونچائیں۔ اور شاہ عالم کی آنکھیں خنجروں سے نکالیں مگر تھوڑے ہی عرصہ میں مرہٹے آپہونچے اور انہوں نے بادشاہ کو اس ظلم سے بچایا۔ مگر تاہم بادشاہ تنگ تھا۔ آخر ۱۲۱۹ھ ہجری میں لارڈ لیک نے مرہٹوں کی دوسری لڑائی میں شاہ عالمگیر

کو مرہٹوں کے نیچے سے چھوڑایا اور شاہ عالم کی پنشن مقرر کردی اور غلام قادر مذکور کو سندھیا نے پکڑ کر سخت اذیت دی اور اُسکا سر کاٹ کر شاہ عالم کے قدموں پر ڈالدیا غرض اُس کے عہد میں ایسے مصائب اور حوادث پیش آئے کہ دولت شاہ عالم کا خاتمہ ہی ہوگیا۔ اور برائے نام بلکہ فرضی بادشاہی رہ گئی اڑتالیس ۴۸ سال اور ۴ ماہ بادشاہی کی اُنکے تین لڑکے تھے۔ اور پانچ لڑکیاں

ابو النصر معین الدین محمد اکبر شاہ ثانی غازی بن شاہ عالم ۱۲۲۱ھ ہجری میں دہلی کا بادشاہ ہوا سوائے قلعہ دہلی کے اور چند دیہات و باغات کے کچھ ملکیت نہ رہی اور اپنے باپ کی طرح انگریزوں کا پنشن خوار رہا۔ ایک لاکھ روپیہ ماہوار ملتا تھا۔ لیکن یہہ بادشاہ فیاض اور عابد زاہد تھا قریباً تینتیس ۳۳ سال بادشاہ رہا ۱۲۵۳ھ ہجری میں ۷۰ سال کی عمر میں فوت ہوا خواجہ قطب الدین کے پاس مدفون ہوا اُنکے عہد میں ۱۲۳۹ھ ہجری میں شاہ عبد العزیز صاحب کا انتقال ہوا۔ اور ۱۲۴۷ھ میں سید احمد صاحب بریلوی اور مولوی محمد اسماعیل صاحب سکھوں کی لڑائی میں شہید ہوئے ۱۲۵۳ھ ہجری میں سید حسن قنوجی والد سید محمد صدیق حسن خاں نواب بھوپال کے فوت ہوئے۔ یہہ اُنکی اولاد تھی میرزا ابو ظفر ولی عہد و میرزا بلند بخت و میرزا جہان خسرو و میرزا جہانگیر و میرزا سلیم وغیرہ تھے اور اُنکے امرا نواب نوازش خان و دبیر الدولہ وغیرہ تھے۔

سراج الدین ابو الظفر محمد بہادر شاہ بادشاہ ثانی بن محمد اکبر بادشاہ ۱۲۵۳ھ ہجری میں تخت پر بیٹھا جو باپ کی حالت تھی وہی اُس کی بھی تھی وہی جاگیر وہی پنشن ۱۲۷۴ھ ہجری میں غدر میں بعد بغاوت انگریزوں نے قید کر کے رنگون میں جلا وطن کر دیا اور وہیں فالج کی مرض سے فوت ہوگیا۔ اُنکے بھی ۱۲ یا زیادہ لڑکے لڑکیاں تھے بس خاندان تیموریہ کا اسپر خاتمہ ہوا۔ غدر کے زمانہ تک دہلی میں اسلام کی نہایت عمدہ رونق تھی ہر گلی کوچے اور مساجد میں علماء و فضلا درس و تدریس اور وعظ میں مصروف ہوتے تھے اور بادشاہوں کی طرف سے انکو ماہوار تنخواہیں جاری تھیں۔ اور ہر ملک کے لوگ اور طلبا یہاں سے دین و دنیا کا حصہ لیکر جاتے تھے۔ سخاوت کی وہ کثرت تھی کہ کوئی آشنا مسافر غریب معذور آدمی بھوکا نہیں رہتا تھا۔ کئی جگہہ لنگر جاری تھے۔ غدر کے ہونے کی دیر تھی کہ معاملہ برعکس ہوگیا۔ علماء و فضلا و سخاوت و فیاضی کا نام و نشان جاتا رہا۔ کوئی دار البقاء میں جا بسے اور کوئی وطن چھوڑ کر مکہ مدینہ میں سکن گزین ہوئی اور سخی اور فیاض بھی علیٰ ہٰذا القیاس کوئی زیر زمین جا کر سو گئے اور کوئی بیتابی کے جہاز میں مفلس ہوگئے۔ اب کچھہ دہلی میں بقیہ دہلی سے مولانا سید نذیر حسین رحمۃ اللہ علیہ کا دم رہگیا ہے جو دہلی کی علمیت

وفضیلت وفیاضی کی لکیر پیٹے جاتے تھے اور چار دانگ ہندوستان اور بلخ اور بخارا اور عرب تک
انکا فیض جاری رہا۔ اور ہر فرقے کے طالب العلم حنفی ہوں یا شافعی مقلد ہوں یا غیر مقلد
برابر فایدہ اُٹھاتے تھے ہزاروں علما حدیث وتفسیر کی آپ سے سند لیکر اپنے اپنے وطنوں
میں دین کی اشاعت کرتے تھے حتی کہ قدرتی طور پر آپ ہر ملک میں شیخ الکل ملقب کیے
جاتے تھے۔ اور اُسوقت سنہ ۱۳۱۹ تک آپ کی عمر سو برس کے لگ بھگ پہونچ گئی ہے۔ مگر تاہم
تعلیم وتدریس جاری تھا۔ یہہ تمام آپ کے اخلاص و قبولیت کی برکت اور کرامت تھی مسلمان
آپ کا جسقدر قدر کریں آپ کی خدمت اسلام کے مقابل تھوڑا ہے اس خاکسار کو بھی آپ سے
نیاز و سند تفسیر وحدیث وغیرہ حاصل ہے۔ غرض دہلی کا نام علم کی مد میں انہیں کی عالی ہمتی
سے تھا۔ امین بن ابراہیم نے تاریخ الوافی میں لکھا ہے کہ دنیا میں کوئی ملک شرق وغرب
جنوب وشمال میں ایسا نہیں ہے جہاں اسلام نہ پہونچا ہو اور اس ہماری تاریخ کے بیان سے
بھی ثابت ہو گیا ہے کہ دنیا میں اسلام کے ظہور کے وقت دو سلطنتیں مشہور و معتبر تھیں سلطنت
فارس اور روم اور باقی جو ملک تھے انکے ماتحت تھے روم کے بادشاہ قیصر کہلاتے تھے اور فارس
کے بادشاہ کسریٰ کہلاتے تھے۔ اسلام نے پہلے عربیا کو اپنا بنایا۔ پھر روم کے مشرقی حصہ کو
جسکو یورپ بھی کہتے ہیں اپنا ماتحت کیا پھر فارس وغیرہ اور ہندوستان کو لے لیا۔ البتہ روم
یعنے یورپا کا مغربی حصہ کسی قدر چھٹا رہا تھا سو اس میں سے بھی ملک اندلس اسپین پرتگال
وغیرہ کو فتح کر لیا۔ اور سلطنت فرانس وجرمنی واٹلی وروس وغیرہ میں بھی اسلام کا ڈنکا بجا
جیسا یورپ کی سلطنتوں کے بیان میں واضح ہو چکا ہے اگر کوئی شخص یہ سوال کرے کہ جب
انگلستان وغیرہ میں اسلام نہیں پہونچا تو پھر اسلام کا تمام دنیا میں پھیل جانا کب مسلم ہو سکتا ہے
تو اُسکا جواب یہہ ہے کہ اسوقت انکی یہہ شہرت اور ترقی اور ناموری کہاں تھی اہل اسلام نے
انکو کالعدم سمجھکر چھوڑ دیا تھا ہاں اگر یہہ بھی کوئی چیز ہوتے تو جب لشکر اسلام نے قیصر اور
کسریٰ کا ناک میں دم بند کر دیا تھا۔ تو یہہ چھوٹی چھوٹی سلطنتیں اور صوبے اہل اسلام کی قوت
اور زور کے سامنے کیا چیز تھے۔ لیکن یہہ ترقی دولت اسلام تب تک تھی جبتک اہل اسلام اپنے
دین توحید اور اتباع سنت نبوی کے متبع تھے اور انکا اہم مقصود دین کی اشاعت اور اتباع تھا
اور عیاشی اور غفلت وسستی اور بے اتفاقی اور خود غرضی اور نفسی نفسی اور خانہ جنگی نہ تھی جب یہہ
منکرات شرعیہ ظاہر ہونے لگے اور بادشاہ اور امرا شہوات نفسانی ولعب ولہو وہوا کے پیچھے

پڑ گئے اور علما روئے دنیاداروں کی خاطر امر معروف کرنے اور حق کا کلمہ کہنے سے خاموش ہو گئے تو یہ
آفتیں آنی شروع ہوئیں جنکو ہم دیکھ رہے ہیں۔ اور جو علما حق گو ہوتے رہے وہ گویا آٹے میں نمک
تھا انکی کون سنتا تھا۔ بلکہ کئی بیچارے ناحق سزایاب ہوئے۔ بس پہلے خلفا عباسیہ کی سلطنت
بغداد سے گئی۔ پھر اندلس وغیرہ سے گئی۔ پھر تیرھویں صدی ہجری کے اخیر میں ہندوستان سے
گئی۔ تخت دہلی سے تہی دست ہوئے غرض جو کچھ تغیر ہوا ہمارے ہاتھ کی کرنی تھی یہ کہنا بالکل
غلط ہے کہ انگریزوں نے یہ ملک ہم سے چھین لیا۔ نہیں ہمنے انکو اپنی نامردی سے خود دیا
جب انگریز دکن کی اطراف میں پھرتے تھے تو دہلی کے شاہان اپنی خانہ جنگی اور اپنی نفسی نفسی
اور عزتی میں فنا ہو چکے تھے۔ سوائے دہلی اور کسی قدر نواح دہلی کے اُنکے پاس کیا رہ گیا
تھا۔ اگر انگریز نہ آتے تو مرہٹوں کا پورا قبضہ ہونے والا تھا۔ وہ نہ لیتے تو راجپوت وقت تاڑ رہے
تھے۔ وہ نہ لیتے تو سکھ پنجاب سے دہلی کی طرف بڑھے جاتے تھے۔ انگریزوں پر طعن غلط
ہے۔ بلکہ اُنکے آنے سے امن ہو گیا۔ اگر مرہٹے وغیرہ غالب ہو جاتے تو مسلمانوں پر بڑے
ظلم ہوتے۔ بلکہ اس ہماری بے عزتی کی یہی وجہ ہے جو ہم بیان کر چکے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا
ہے ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم ترجمہ تحقیق اللہ تعالیٰ نہیں بدلتا
نعمت کسی قوم کی جو اُس کے ساتھ ہے یہانتک کہ وہ اس نعمت کو خود بدلیں یعنے نعمت کی ناشکری
کریں اور نافرمانیاں کریں اور حدیث شریف میں ہے قال رسول اللہ ؐ اذا مشت امتی
المطیطیا وخدمتہم ابناء الملوک ابناء فارس والروم سلط اللہ شرارھا علی خیارھا
یعنے فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب میری امت تکبر کے ساتھ چلے گی فارس اور روم کی
بادشاہوں کی اولاد انکی خدمت کرے گی اُسوقت اللہ تعالیٰ اس امت کے شریروں کو
نیکوں پر غالب کر دیگا۔

انگریزوں کی ہندوستان میں ابتدائی آمد

ممالک شرقی میں چونکہ ہندوستان کا ملک آفتاب کی طرح چمک
رہا تھا۔ اور روم کے بازاروں میں ہندوستان کی عمدہ عمدہ چیزیں بکتی تھیں اور ملک کی خوبی
سنی جاتی تھی اس لیے اہل یورپ کے دلوں میں اسکے لینے کا خیال رہتا تھا۔ مگر بسبب دشواری
راہ کے مجبور رہتے تھے حتیٰ کہ آٹھویں صدی عیسوی سے یورپ کی ان قوموں نے (جو بحیرہ روم
کے ساحل پر آباد تھیں) ہندوستان میں تجارت کے لیے آنا جانا شروع کیا جب تجارت

کا انکو مزہ پڑ گیا اور دن بدن فائدہ اور دولت بڑھنے لگی تو انکو ہندوستان کی سیدھی راہ تلاش کرنیکا
خیال ہوا یورپ کے کنارے پر جو ایک چھوٹا سا ملک پرتگال ہے اور وہ مدتوں تک اہل اسلام
کا مطیع رہا ہے یہاں کے بادشاہ جان اول نے اور پھر جان دوم نے اپنے آدمی جہاز کے ذریعہ
بھیجکر ہندوستان کا سیدھا راستہ معلوم کر لیا۔ اور سنہ ۹۰۴ ہجری سنہ ۱۴۹۸ع میں انکے جہاز تجارتی ساحل
ملیبار پر کلی کوٹ میں جا لگے اور مقصود حاصل ہوا۔ اوس وقت ہندوستان میں اہل اسلام سے سکندر
لودھی دہلی میں بادشاہی کرتا تھا۔ مگر دکن میں ایک حصہ ایسا تھا کہ وہاں اہل اسلام کا دخل نہ تھا
وہاں زمورن نام ایک راجہ حکومت کرتا تھا۔ واسکو ڈیگاما صاحب نگر جو انگریزی قافلہ تجار کا افسر
تھا اوس نے اس راجہ سے راہ و رسم پیدا کرکے واقفیت پیدا کر لی حتی کہ راجہ مذکور نے انگریز پرتگیزوں کو
کلی کوٹ میں کوٹھی بنانے اور تجارت کرنے کی اجازت لکھدی پھر کچھہ مدت کے بعد بعض اسباب زمانہ سے انکی
راجہ مذکور سے بگڑ گئی اور راجہ کوچین سے دوستی ہو گئی اور اوس نے انکو خوب مدد دی اور اسوجہ سے ان دونوں
راجاؤں کی باہم لڑائیاں بھی کسیقدر ہوئیں اور واسکو ڈیگاما اور اوسکا قافلہ راجہ کوچین کے معاون تھے
پاشی کو نام انگریز نے راجہ کلی کوٹ کے لشکر کو شکست دی اس سے راجہ کوچین بڑا خوش ہوا اور پاشی کا
تمام یورپ میں نام ہو گیا۔ اور پرتگیزوں کے ہندوستان میں پاؤں جمنے لگے اور اہل یورپ کو ترقی کرنیکا
ایک قاعدہ ملگیا کہ ہندوستانی رؤسا میں دخل دینے اور ایک کو دوسرے کے ساتھہ لڑا دینے سے خوب
کام نکلتا ہے پر کچھہ عرصہ کے بعد شاہ پرتگال نے المیدہ نام کو گورنر کرکے بھیجدیا۔ اور پھر دوسرا
گورنر البوکرک بھیجدیا اس نے پچھلے گورنر نے کچھہ ترقی زیادہ کی اس نے پہلے یوسف عادل شاہ بادشاہ
بیجاپور کی دار الحکومت گوا پر حملہ کیا اور ایک دو لڑائی میں اوسکو فتح کر لیا۔ اور پھر ادھر اودھر اور فتوح کا
بھی ارادہ کیا مگر شاہ پرتگال نے اوسکو موقوف کر دیا اور اوسکی جگہہ اس کے جانی دشمن لوپ سواریز کو گورنر
کر دیا۔ البوکرک کو اس امر کا ایسا رنج ہوا۔ کہ اسی غم میں مر گیا۔ لیکن بادشاہ کی حکم عدولی نہ کی اور لوپ
سواریز نے رفتہ رفتہ ترقی کرکے کوچین کے ملک میں سیکوا میں پھر سیلون میں پھر ہگلی میں پہنچکر پاؤں
جمالئے اور تجارت کو ترقی دی اور مقامات مذکورہ پر انکی سلطنت ہو گئی قائم تھا حاکم بنگالہ نے شاہجہان
کے عہد میں انکو ہگلی سے نکال دیا اور تین ہزار مرد و بچوں کو گرفتار کرکے بادشاہ کے پاس بھیجدیا
مگر اسوقت پرتگیز بھی مسلمانوں پر بڑے بڑے ظلم کرتے تھے۔ پھر نونو دا کونا گورنر جنرل ہوکر آیا کچھ
اوس نے ترقی کی اور پھر جان دی کیسٹر و گورنر ہوکر آیا مگر یہہ جرنیل لائق نہ تھے انکی حکومت میں تنزل
شروع ہو گیا اور سیواجی وغیرہ مرہٹوں کے باجگذار ہو گئے اور دوسری طرف سے شاہجہان

کے صوبوں نے انکا نام و نشان مٹا دیا۔ اور سواگوا کے انکے ہاتھ کچھ نہ رہا تو واقعات ۱۰۰۵ھ ۱۵۹۶ع تک
تہی اس زمانہ میں ولندیز اور ڈنمارک والوں نے جو ہسپانیہ سے ہیں ہندوستان میں آنیکا قصد
کیا اور آپہنچے اور اس زمانہ میں ہالینڈ میں بہی ہندوستان کی تجارت کا شوق ہوا۔ اور اس
کام کے لیے دو کمپنیاں قائم ہوئیں اور انہوں نے ہندوستان میں آکر ترقی کی۔ اور پرتگیزوں
کو نکالنا چاہا۔ اور انکا نکالدینا کچھہ مشکل نہ تہا۔ کیونکہ انکی رعایا پرتگیزوں کے ظلم سے تنگ
تہی کیونکہ یہہ مسلمانوں کو جبراً عیسائی کرتے تہے لہذا انہوں نے اُس میں بہت کچھہ کامیابی
حاصل کی پس جب انگلستان نے دیکہا کہ ہمارے ہم وطن اہل یورپ ہندوستان میں جاکر خوب
ہاتہہ رنگ کر آئے ہیں تو ہم کیوں پیچھے رہیں انہوں نے بہی ہندوستان میں آنے کا ارادہ
کیا۔ اور کچھہ تاجر انکے بہی یہاں پہونچے اور انگلستان کے سوداگروں اور ساہوکاروں کے
گروہ کا نام ایسٹ انڈیا کمپنی رکہا گیا یعنے جماعت تاجران ہند اور ملکہ الزبت انگلستان نے
انکو سند اور اجازت تجارت کی دی اور بہت کچہ انکو رعایت کی اور بعض شرائط بہی لکہہ دیے ازان
جملہ یہ شرط بہی تہی کہ ملک کو مخالفوں کی جگہہ تجارت نکریں کسی کے استحقاق میں خلل انداز نہ
ہوں۔ اور بیس لاکھ روپیہ نقدی تک تجارت کیا کریں اور پندرہ برس کے لیے سند لکھدی
پس ۱۶۰۰ع سے لیکر ۱۶۱۳ع تک آٹھ مرتبہ یہ کمپنی تجارت کرکے بافائدہ چلی گئی۔ اور ہوتے
ہوتے جہانگیر بادشاہ کے پاس برطانیہ کی سفارت سے کچھہ رسائی پیدا کی اُس نے اپنے ملک
میں انکو تجارت کے لیے چار کوٹہیاں ڈالنے کی اجازت دی اور سورت میں مدت تک انکی
تجارت رہی ۱۰۳۵ھ ۱۶۲۶ع میں جہانگیر کی ایک لڑکی بیمار ہوگئی اُس نے ایک انگریزی ڈاکٹر کو جسکا
نام بہاٹن تہا سورت سے بلاکر علاج کرایا۔ وہ لڑکی صحت یاب ہوگئی اُس کے صلے میں شاہ جہانگیر
نے انگریزوں کی کمپنی تجارت کو بڑے بڑے حقوق عنایت کیے اسی طرح اور راجاؤں سے
بہی انکو ایسی ایسی خدمتوں کے صلے میں ترقی کے وسائل نصیب ہوئے جب ہگلی بندر
اور ہگلی وغیرہ میں انہوں نے کچھہ دست اندازی کرنی شروع کی تو اورنگزیب نے انکو ہگلی اور سورت
وغیرہ مکانات سے نکالدیا انہوں نے پہر اورنگزیب کے پوتے عظیم الشان کے عہد میں اُس
کی اجازت سے چتانتی کلکتہ گوبند وغیرہ خریدلیے اور اُسکی اجازت سے یہاں انہوں نے ایک
قلعہ بہی بنایا۔ پہر فرانسیسوں نے چاہا کہ انگریزوں کو نکالکر خود حاکم ہو جاویں اسی وجہ سے یورپ
میں ان دونوں قوموں کی لڑائی شروع ہوئی اور آٹھہ برس رہی اور ہند میں بہی فرانسیسوں

اور انگریزوں کی ملک کرناٹک پر لڑائیاں ہوتی رہیں اول اول فرانسیس غالب رہتے تہے حتی
کہ انگریزوں کے صدر مقام مدراس کو بہی فتح کر لیا کچھ عرصہ کے بعد انگریزوں نے فرانسیسوں
پر چڑہائی کی اور اُن سے مدراس چھین لیا بلکہ انکے صدر مقام پانڈی چری کو چھین کر فرانسیسوں
کو نکالدیا۔ اُس کے بعد انگریزوں اور فرانسیسیوں میں صلح ہوگئی۔ اور دونوں نے جو جو مقام
ایک دوسرے کے لیے تہے واپس کردیے اُس کے بعد انگریزوں کا حال خراب و خستہ ہوگیا
اور فرانسیس امرا حیدر آباد کی سازش سے غالب ہوگئے مگر انگریزوں میں ایک شخص رابرٹ
کلایو نام بہادر پیدا ہوگیا۔ اُس نے فرانسیسوں اور مرہٹوں سے کئی لڑائیاں کرکے انکو
دانت کہٹے کردیے اور فرانسیسوں نے عاجز ہوکر اُس کے سامنے ہتھیار ڈالدیے اُس کے
بعد فرانسیسوں نے پہر کچھ سر اُٹھایا۔ لیکن انگریزوں کی اور کمک آپہنچی جسکا سپہ سالار
کرنیل آئرکوٹ تہا اُس نے رہی سہی فوج فرانسیسی کو وندا وش پر شکست دی اور تمام شہروں
کو جو فرانسیسوں کے قبضوں میں تہے سبکے سب لے لیے اور فرانسیسی سلطنت کی ہند سے جڑہ
منقطع کردی اُس کے بعد کرنیل کلایو اور امیر البحر واٹسن نے جو نہایت جری تہے بنگالہ کے
حاکم سراج الدولہ پر چڑہائی کی اسکی وجہ یہہ تہی کہ اُس نے انگریزوں کو کلکتہ سے مار نکال دیا
اور کئی انگریزوں کو مار ڈالا تہا پہلے انہوں نے تو بج بج کو فتح کیا پہر کلکتہ پہر ہوگلی کو فتح کیا
پہر اُس کے بعد خود سراج الدولہ کے مقابل ہوگئے۔ اور جانبین سے تلوار چلی آخر سراج الدولہ
مرشد آباد کو بہاگ گیا۔ اُس کی وجہ یہہ تہی کہ اُس کے وزیر میر جعفر کو انگریزوں نے طمع دیکر
اپنی طرف بلالیا تہا۔ چنانچہ انگریزوں نے امیر جعفر کو بنگالہ کا نواب مقرر کردیا۔ اور سراج
الدولہ کو ایک ہندو پکڑ لایا۔ اور امیر جعفر کے بیٹے نے سراج الدولہ کو قتل کر ڈالا مگر امیر جعفر
برائے نام نواب تہا۔ اور درحقیقت کلائو نوابی کرتا تہا۔ جب امیر جعفر کا انتقال ہوا تو انگریزوں
نے اُسکے بیٹے ناظم الدولہ کو مسند پر بٹھایا جب یہہ مر گیا تو امیر جعفر کے بہتیجے امیر قاسم کو نواب مقرر
کردیا مگر اسوقت بادشاہ شاہ عالم ثانی شاہ دہلی نے انگریزوں کو بنگالہ کی حکومت دیدی۔ میر
قاسم پہلے تو انگریزوں کے موافق رہا پہر اُس نے اُن سے چہیڑ چہاڑ شروع کی انگریزوں
نے بہی اسپر چڑہائی کی اُسوقت امیر قاسم پٹنہ کے قلعہ میں پناہ گزین ہوا۔ انگریزوں نے حملہ
کرکے پٹنہ کو فتح کرلیا میر قاسم وہاں سے اودھ کی طرف بہاگا۔ اور نواب وزیر والی اودھ اور
شاہ عالم ثانی کے پاس جاکر پناہ لی ان دونوں نے میر قاسم کی مدد کے لیے کمر باندہی اور

تینوں اکٹھے ہوکر پٹنہ کی طرف آئے اور ادہر انگریزی فوج بہی آئی انگریزی فوج نے انکو شکست دی یہ واقعہ ۱۱۷۸ھ ۱۷۶۴ء میں ہوا اس لڑائی کے بعد نواب وزیر مذکور نے (جو اودہ کے ملک پر بادشاہ دہلی کا نائب تہا) انگریزوں کا دامن پکڑا اور بادشاہ بہی انگریزوں کے لشکر میں آگیا۔ اور یہہ چاہا کہ انگریزوں کی مدد سے دہلی کی سلطنت میں اُسکو استحکام ہوجائے اور باہم عہد و پیمان ہوا۔ اور بادشاہ عالم نے ۲۶ لاکہہ روپیہ سال کے عوض صوبہ بنگال دیدیا گو انگریز پہلے بہی ان صوبوں کے مالک ہی تہے مگر اب انکو سند شاہی بہی ملگئی پس اب یہہ ہوا کہ انگریز وسط ہند میں قابض ہوگئے اور بادشاہ کی حکومت اضلاع کانگڑہ واله آباد تک رہی ۱۱۸۹ھ ۱۷۷۵ء میں انگریزوں نے بنارس کو نواب وزیر والی اودہ سے چھین لیا۔

۱۱۸۰ھ ۱۷۶۶ء میں انگریزوں اور سلطان حیدر علی والی ریاست میسور میں لڑائیاں ہوئیں مادہورائو پیشوا مرہٹہ اور نظام حیدرآباد بہی اُسوقت انگریزوں کی جانب تہے مگر پہر سلطان حیدر علی مذکور نے دونوں کو روپیہ کا لالچ دیکر توڑ لیا یہاں تک کہ پہر نظام حیدرآباد اُس کے ساتھ ہوکر انگریزوں سے لڑنے لگا دو برس تک لڑائی رہی آخر سابق حدود کے قائم رہنے پر صلح ہوگئی بعد ازاں سلطان حیدر علی مذکور پر مرہٹوں نے یورش کی اور اُسکو شکست دی اور کچھہ اسکا ملک بہی لے لیا۔ مگر اسوقت مرہٹوں میں پہوٹ پڑگئی اور اُنکے حاکم مادہورائو پیشوا کا انتقال ہوگیا۔

حیدر علی نے پہر انپر چڑہائی کی اور جسقدر مرہٹوں نے اُسکا ملک دبا لیا تہا اُس سے بہی زیادہ انسے لیلیا ۱۱۹۵ھ ۱۷۸۰ء میں سلطان حیدر علی کی انگریزوں سے دوسری لڑائی ہوئی اول کئی بار سلطان نے انگریزوں کو شکست دی پہر کبہی انگریز غالب ہتے تہے اور کبہی سلطان غالب ہوجاتا تہا۔ حتی کہ ۱۱۹۶ھ ۱۷۸۲ء میں سلطان کا یکایک انتقال ہوگیا اُس کے بعد اسکا بیٹا ٹیپو نام سلطان میسور ہوا۔ یہہ بہی بڑا لائق آدمی تہا۔ یہہ بہی ایک برس انگریزوں سے لڑتا رہا آخر دوسری لڑائی میں اسپر صلح ہوگئی کہ جو جسکا کسی نے ملک لیا ہے وہ واپس کردے کچھہ عرصہ کے بعد پھر باہم مخالفت ہوگئی چنانچہ دو لڑائیاں ہوئیں اُس میں انگریزوں نے میسور کی ریاست کو ۱۲۱۳ھ ۱۷۹۹ء میں فتح کرلیا۔ اور سلطان شہید ہوگیا۔ اس فتح سے انگریزوں کا دکن میں استحکام ہوگیا۔ اور چونکہ نظام حیدرآباد اس لڑائی میں انگریزوں کا حامی تہا اس مفتوح ملک سے کچھہ اُسکو بہی حصہ ملا ۱۲۱۶ھ ۱۸۰۱ء میں محمد علی نواب کرناٹک کے بیٹے نے اپنا ملک ۱۲۱۶ھ ۱۸۰۱ء میں انگریزوں کے حوالہ کردیا۔ اور پنشن منظور کرلی انگریز مرہٹوں کے پہلے بہی گرد تہے میسور کی ریاست فتح کرنے کے بعد اور بہی زیادہ مرہٹوں کی طرف متوجہ ہوئے۔

مرہٹوں کی سلطنت کا بانی سیواجی نام راجپوت ہے جو شاہجہان کے عہد میں تہا اسکا
اُسکا باپ بھی شاہ جی احمد نگر کی سلطنت میں ایک افسر تہا۔ پہر شاہ بیجا پور کے ہاں ملازم
ہوکر شاہجہان سے لڑتا رہا کبہی باغی اور کبہی مطیع ہو گیا۔ اور کبہی دہوکے سے بچ گیا۔ اور کبہی جیتا۔
ان کارروائیوں میں چونکہ نامور اور باوجاہت ہو گیا استقلال کا دم مارنے لگا اور کئی قلعے
فتح کر لیے اور اپنا لقب راجہ مقرر کیا۔ اور رائگڈھ کو سلطنت گاہ بنایا۔ اور لوٹ مار فساد سے بہت مال
جمع کر لیے اس کے بعد اسکا بیٹا سنبہاجی تخت پر بیٹہا اسکی بہی کچھ عمر مسلمانوں کی لڑائی میں گذری
آخر اورنگ زیب نے اسکو قید کرکے قتل کر دیا اور سیواجی کے پوتے ساہو را کو قید کر رکہا۔
اورنگ زیب کی وفات کے بعد ساہو راسنبہاجی کا بیٹا پادشاہ دہلی کی اطاعت منظور کرکے
پہر اپنی گدی پر جا بیٹہا اور سلطنت کا کاروبار بالاجی وشوا ناتھ برہمن کے سپرد کر دیا اس کے
عہد میں اسکے خاندان میں بعہدار پیشوائی وزیر ہوتے تہے اور سیواجی کی اولاد برائے نام
راجہ تہی اُس وزیر کے بعد اُسکا بڑا بیٹا باجی رائے پیشوا رہوا۔ اسوقت مرہٹوں میں نفاق
پیدا ہوا اور انکے کئی جتہے بن گئے اور بعض خودسر بہی ہو گئے اسوقت انکے مشہور سردار یہ تہے
اول ساہو راجہ ستارا جو سیواجی کی گدی پر بیٹہا تہا۔ دوم سنبہاجی راجہ کولہاپور سوم سندہیا
والی گوالیار چہارم ملہار راؤ ہلکر والی اندور پنجم راگھوجی بہونسلا والی برار ششم داماجی گائکواڑ
راجہ بڑودہ والی صوبہ گجرات۔ اور پیشواؤں کا دار السلطنت پونا تہا۔ پیشوا ثانی باجی راؤ۔
پیشوا سوم ہوا اُسنے سلطنت مغلیہ کے سردار نظام حیدرآباد سے لڑائی کی احمد شاہ ابدالی
نے اُسکو شکست دی اور سوائے اس کے اہل اسلام اور مرہٹوں میں اور بہی لڑائیاں ہوئیں
اُسکے بعد اُسکا بیٹا مادہو راؤ پیشوائے چہارم ہوا اُس کے بعد اُسکا بہائی نرائن راؤ پیشوائے پنجم
ہوا اور اس کے عہد میں مرہٹوں نے دہلی پر قبضہ کر لیا اور شاہ عالم ثانی بادشاہ دہلی کو
اپنے ڈہنگ پر لگایا اُس کے بعد اسکا چچا رگہوناتھ راؤ پیشوائے ششم ہوا رگہوناتھ سے مرہٹے
رگہوناتھ نے انگریزوں سے مدد لی اسلیے انگریزوں کا مرہٹوں سے لڑنیکا یہ اول موقع
ہے اس لڑائی سے آخر یہ نتیجہ ہوا کہ رگہوناتھ کو مرہٹوں نے پیشوائی سے علیحدہ کر دیا۔
اور نرائن راؤ پیشوائے پنجم کا بیٹا مادہو راؤ نرائن پیشوا مقرر کیا جب مادہو راؤ پیشوا کا انتقال ہوا
اسکی جگہہ رگہوناتھ کا بیٹا باجی راؤ مسند پر بیٹہا۔ اس سے راجہ سندہیا دولت راؤ راجہ
گوالیار مخالف ہوکر لڑنے پر مستعد ہوا۔ یہ جہٹ پٹ انگریزوں کے پاس پناہ گیر ہوا۔ اور

مدد لینے کو گیا اس لیے انگریزوں کی راجہ سندھیا اور راجہ برار سے لڑائی ہوئی یہ انگریزوں کی مرہٹوں
سے دوسری لڑائی ہے اس میں انگریزوں کی فتح ہوئی اور شاہ عالم بادشاہ دہلی جو راجہ سندھیا
سے دبا ہوا تھا اور دہلی پر راجہ قابض تھا۔ انگریزوں نے مرہٹوں سے لڑائی کر کے بادشاہ
کو مرہٹوں کے پنجے سے چھوڑا کر آزاد کر دیا پس راجہ سندھیا اور راجہ برار نے انگریزوں
کے سامنے ہتھیار ڈال دیے اس لڑائی کے بعد راجہ اندور نے سر اٹھایا انگریزوں نے اس کو
بھی شکست دی اور وہ پنجاب میں بھاگ آیا۔ اور پھر اُس نے انگریزوں سے صلح کر لی پس اس وقت
سے مرہٹے انگریزوں سے مغلوب ہو گئے۔ اسی زمانہ میں انگریزوں نے ملک اڑیسہ بھی مرہٹوں
سے لیا اور تمام ہند میں غالب ہو گئے ۱۲۲۴ھ ۱۸۰۹ع میں رنجیت سنگھ چونکہ پٹیالہ اور جیند کے
سرداروں کو ایذا دیتا تھا اس لیے یہ انگریزوں کے پاس فریادی ہوئے انگریزوں نے
لارڈ مٹکاف کو وکیل کر کے لاہور میں بھیجا۔ رنجیت سنگھ نے عہد لکھ دیا کہ میں اب ستلج سے آگے
نہ بڑھوں گا۔ ادھر تو یہ کارروائی ہوئی اور ادھر سنہ ۱۸۱۴ع میں راجہ نیپال نے انگریزوں سے
چھیڑ چھاڑ شروع کی اور لڑائیاں شروع ہو گئیں آخر انگریزوں نے اس پر بھی فتح پائی اور عاجز
آ کر راجہ نے اپنا ملک جو انگریزوں نے فتح کیا تھا دیکر اُن سے صلح کر لی۔ اور امیر خان والی
ٹونک جو قوم پنڈاروں کا سب سے بڑا امیر تھا۔ اور مرہٹوں سے لڑتا تھا اور لوٹتا تھا پہلے تو یہ
انگریزوں سے مزاحم ہوا۔ مگر آخر انگریزوں کے وہ بھی تابع ہو گیا۔ اس لیے آج تک اُسکی اولاد
میں یہ ریاست باقی ہے۔ راجہ ناگپور بھی انگریزوں کا مطیع ہو گیا۔ اور ہتھیار ڈال دیے مگر باجی
راؤ راجہ پیشوا جو پونا میں حاکم تھا اور مرہٹوں کا سرغنہ تھا وہ انگریزوں کا مقابل ہو گیا اور کئی
مقام پر لڑائی لڑا مگر نا کے آخر انگریزوں کی فوج کے مقابلہ سے بھاگ نکلا اور گدی سے اتارا
گیا اور انگریزوں نے اسکا بھی ملک لے لیا صرف ستارا کے پاس (جو سیوا جی کی اولاد
سے تھا) تھوڑا سا ملک رہنے دیا اس کے بعد شاہ برہما نے (جو اپنی حد سے آگے بڑھتا تھا)
انگریزوں کو فکر میں ڈالا چنانچہ انگریزوں نے اسکی طرف بھی رُخ کیا اور کئی لڑائیوں کے بعد
اس کے پایۂ تخت تک پہونچ گئے آخر لاچار ہو کر اُس نے انگریزوں کو کئی ضلع ارکان وغیرہ
اور ایک کروڑ روپیہ نقد دیکر اپنے پیچھا چھوڑایا۔ اور بات کو رفع دفع کیا ۱۲۴۲ھ ۱۸۲۶ع میں انگریزوں
نے ہلا کر کے قلعہ بھرت پور کو جو بہت مستحکم تھا فتح کر لیا ۱۲۴۹ھ ۱۸۳۴ع میں راجہ کورگ کو جو میسور کے
متصل ایک چھوٹی سی ریاست ہے شکست دی اور اُسکا ملک لے لیا۔ انہیں ایام میں انگریزوں

نے ہنود کی اس رسم کو قانونًا بند کر دیا کہ جو عورتیں خاوند کے مرنے کے بعد ستی ہوتی ہیں ایسا نہ ہوا کرے
اُسکے بعد کابل کی لڑائی پیش آئی اس کی وجہ یہہ تہی کہ ملک افغانستان میں احمد شاہ درانی کا خاندان
حکمران تہا جب احمد شاہ کے پوتے شاہ شجاع کا عہد ہوا۔ تو اُسکے بہائی محمود نے اُس سے
تخت چہین کر اسکو افغانستان سے نکالدیا۔ پہر بارکزئی پٹھانوں نے محمود کو قتل کر ڈالا شاہ
شجاع افغانستان سے نکلکر ہند میں انگریزوں کے پاس آگیا اور انہوں نے اُسکی خوب خاطر
کی اور پنشن مقرر کر دی انگریزوں نے شاہ شجاع کو اپنا موافق جانکر یہ ارادہ کیا کہ اُسکو کابل کے
تخت پر بٹھا دیں چنانچہ انہوں نے شاہ شجاع کے ساتہہ فوج بہیجکر اُسکو قندہار میں پہونچا کر اسکو
تخت پر بٹھایا اور قلعہ غزنی فتح کر کے لے لیا پہر غزنی سے بڑہکر کابل پر جو پائے تخت افغانستان
ہے جا پہنچے اور تسلط کر لیا۔ اور دوست محمد خاں بارکزئی پٹھانوں کا سردار جو شاہ شجاع
کے بعد کابل کے تخت پر بیٹہہ گیا تہا کابل سے بہاگ کر جنگلوں میں چلا گیا۔ پس اُسوقت انگریزی
فوج کچہہ تو واپس چلی آئی اور کچہہ ملک کی حفاظت کے واسطے کابل میں رہی لیکن جو باقی رہی افغان
اُس کے مقابلہ میں اُٹھ کھڑے ہوئے اور اُسکو ایسا تنگ کیا کہ جسکا بیان نہیں ہو سکتا اس لیئے
یہ انگریزی فوج افغانوں کی منت سماجت کر کے پیچہا چہڑا کر مرتے جیتے ہند کو چلے مگر کہاں جا سکتے
آخر تمام کے تمام سپاہی راستے میں تباہ ہوئے۔ اور سوائے ایک آدمی کے جسکی وجہ سے اس
واقعہ کی خبر جلال آباد میں پہونچی۔ کوئی نہ بچا اور انگریزوں کے دلوں میں یہ واقعہ نہایت پرغم
ہوا یہ واقعہ ۱۸۴۱ء [۱۲۵۷ھ] میں واقع ہوا اور اس حادثہ کا موجب یہہ تہا کہ افغانستان والے دوست
محمد خان کی حکومت کو دوست رکھتے تھے اور شاہ شجاع کو نہیں جانتے تہے چنانچہ آخر ایسا ہی ہوا
کہ انہوں نے شاہ شجاع کو قتل کر ڈالا۔ اور اُسکی جگہہ دوست محمد خان کو اپنا امیر مقرر کر کے تخت
پر بٹھا دیا افغانوں کو یہہ بڑا غصہ تہا کہ شاہ شجاع انگریزوں کا یار غار ہے یہہ حادثہ چونکہ انگریزوں
کے دلوں میں جوش زن تہا اُس لیے انہوں نے اسکے انتقام کے لیے بڑے جوش و خروش کے
۱۸۴۲ء [۱۲۵۸ھ] میں کابل پر چڑہائی کی اور ہندوستان سے بہت سی فوج روانہ کی اور جو تہوڑی سی
فوج جلال آباد میں اکبر خاں بن دوست محمد خان کے مقابلہ کے لیے رکھی تھی اور ایک دستہ
فوج انگریزی کا قندہار میں بھی افغانوں کے ساتھ چمٹا ہوا تہا وہ بہی اس نئی فوج کے ساتھ
شامل ہو کر جلال آباد کے قلعہ سے نکلکر لڑتے تہم لتے مارتے آگے بڑہی اور ہندوستان سے
ایک گروہ انگریزی فوج قندہار میں پہونچا یہ تمام اکٹھے ہو کر پہلے غزنی میں پہونچے اور غزنی کو لیلیا

پھر کابل کی طرف آئے اور کابل کو بھی فتح کرلیا۔ اور دوست محمد خاں کو قید کرکے ہندوستان میں لے
آئے کابل کی لڑائیوں میں چونکہ سرداران سندھ انگریزوں کو تنگ کرتے تھے اسلیے اب انگریز
انکی طرف بھی متوجہ ہوئے اور دو لڑائی کرکے ایک میانی پر اور ایک حیدرآباد میں لڑائی ہوئی۔
سرداران سندھ کو تابع کیا۔ ادہر تو انگریز کابل کی مہم میں تھے دوسری طرف ہندوستان میں
گوالیار کے مرہٹوں نے پھر فساد برپا کیا جسمیں راجہ گوالیار بھی شامل تھا اس لیے انگریزوں
کو اُنسے بھی لڑائی کرنی پڑی۔ انگریزی فوج نے دو لڑائیوں کے بعد انکو بھی شکست دی اور راجہ
نے باجگذار ہونا منظور کیا اور جان بچائی۔

انگریزوں کی پنجاب میں آمد

جب انگریز شاہ شجاع کی مدد کو جا رہے تھے اسوقت
والی پنجاب رنجیت سنگھ کا انتقال ہوگیا تھا۔ اور رنجیت سنگھ
اور اُسکی اولاد اور ارکان ریاست میں باہمی نزاع و جھگڑے و فساد شروع ہوگئے تھے۔ لیکن آخر
کار رنجیت سنگھ کا بیٹا دلیپ سنگھ گدی پر بیٹھا۔ اور انتظام سلطنت کے لیے سکھ سرداروں
کی ایک کونسل مقرر ہوئی۔ اور اُسکا نام خالصہ مقرر ہوا۔ اور رانی جنداں والدہ دلیپ سنگھ اور سردار لال
سنگھ نے اسبات کی کوشش کی تھی . . . . . . کہ تمام ملک پر پورا تصرف ہوجائے مگر چونکہ انکی فوج
پورے طور پر انکی اطاعت نہیں کرتی تھی اسلیے سکھوں کی کونسل نے اسکو ستلج دریا سے عبور کرنے
کا حکم دیا تھا کہ فوج کا جوش دوسری طرف رک جائے اور انگریز یہ جانتے تھے کہ ستلج کے پار ہمارا علاقہ
ہے اسلیے انگریزوں کو بھی فکر دامنگیر ہوا۔ اور لڑائی کے لیے آمادہ ہوگئے اور دونوں فریق کی فوجیں
شہر فیروزپور کے قریب موضع مدکی . . . اور پھیروشہر کے میدانوں میں متعدد جنگ ہوئیں اور دو
لڑائیوں کے بعد انگریزوں نے دو ہفتہ کے اندر سکھوں کو ستلج کے پار ہٹا دیا۔ سکھوں نے پھر
. . . ایک بڑی جمعیت لشکر اور بہتر توپوں کے ساتھ ستلج سے اتر کر انگریزوں سے مقابلہ کیا
اور بدی وال پر سخت لڑائی ہوئی اس لڑائی میں سکھ غالب رہے مگر پھر انگریزوں کی بہت سی
فوج مدد کے لیے پہونچ گئی اور ۱۸۴۶ء (۱۲۶۲ھ) میں علی وال پر لڑائی ہوئی اور انگریز وقتاً فوقتاً آگے
بڑھنے لگے اور سکھ پیچھے ہٹتے گئے حتی کہ ہٹتے ہٹتے ستلج پر آٹھیرے اور شکست کھاکر کچھ
تو بھاگ گئے اور کچھ دریا میں ڈوب گئے۔ اور انگریزوں نے انکی توپیں اور بہت سا گولا بارود
چھین لیا اُس کے بعد انگریزوں نے سکھوں کی فوج پر (جو فیروزپور سے اوپر کی طرف سوبراؤں
کے فاصلہ پر ستلج کے دونو طرف مورچہ باندھے پڑی تھی) حملہ کیا تین گھنٹہ تک دونو طرف سے

خوب گولا برسا پہر انگریزی فوج نے سکھوں پر ہلا بہی کر دیا۔ دونوں فوجیں رو برو سینہ بسینہ دو گھنٹہ
کامل لڑتی رہیں اس لڑائی میں بہت سے سکھوں کے سرداروں نے جانیں دیں مگر لڑائی سے
منہ نہ پہیرا لیکن جب سکھوں کے کچھ خستہ حال سپاہی باقی رہ گئے اور شام سنگھ اٹاری والا
بہی مارا گیا۔ اور تیجا سنگھ بہاگ گیا۔ تو رہے سہے سپاہی بہی گھبرا کر بہاگ گئے۔ اور میدان انگریزوں
کے ہاتھ آیا پہر تین دن کے بعد انگریزی فوج ستلج سے پار اتر کر لاہور کی طرف روانہ ہوی اور
مقام قصور پر گورنر جنرل سے سکھوں کی طرف وکیل سردار گلاب سنگھ وغیرہ آ ملے۔ اور پہر
خود دلیپ سنگھ بہی آ گیا۔ اور انگریزوں کی اطاعت قبول کر لی۔ اور گورنر جنرل کی سب شرطیں
منظور کر لیں۔ اس کے بعد انگریزی فوج لاہور کے قلعہ میں آ کر داخل ہو گئی اور ہزارہ کا علاقہ
اور کشمیر بہی انگریزوں نے لے لیا۔ پہر کشمیر گلاب سنگھ والی جموں کو دیدیا اور اس سے ایک
کروڑ روپیہ بابت خرچہ لڑائی کے لے لیا۔ اُس کے بعد امن ہو گیا۔ لیکن ۱۸۴۸ع ۱۲۶۴ھ میں پنجاب
میں پہر کچھ فساد کی بنیاد قائم ہوی کہ سکھوں نے ملتان میں فساد مچایا اور انگریزوں کو دو افسر
قتل کر کے قلعہ میں لڑائی کی تیاریاں کر دیں انگریز یہہ خبر سنکر پہر چوکس ہو گئے اور جلد فوج
لا کر ملتان پر حملہ کر کے ملتان کو لے لیا۔ اور پہر چلیانوالی پر انگریزوں اور سکھوں کی ایک
بہت بڑی لڑائی ہوئی ۱۸۴۹ع ۱۲۶۵ھ میں گجرات میں ایک بڑی لڑائی ہوئی اور دو دن تک گولا
برستا رہا اسمیں بہی انگریزوں کی فتح ہوی اور شیر سنگھ جو سکھوں کا بڑا سردار تہا انگریزوں
سے آ ملا اور باقی رہی سہی فوج سکھوں کی بہاگ گئی اور انگریزوں نے پنجاب کو انگریزی علاقہ
میں شامل کر لیا۔ اور دلیپ سنگھ کی پنشن مقرر کر دی وہ ابتک انگلستان میں موجود تہا اب
ہے ۱۸۵۲ع ۱۲۶۸ھ میں برہما میں پہر کچھ مخالفت ہوئی انگریزوں نے پہر اُسکو فتح کیا۔ یہہ برہما
میں انگریزوں کی دوسری لڑائی ہوئی ۱۸۵۳ع ۱۲۶۹ھ میں ناگپور کا علاقہ انگریزی عملداری شامل کیا
گیا اور ۱۸۵۶ع ۱۲۷۲ھ میں انگریزوں نے ملک اودھ کو اپنی عملداری میں ملحق کر دیا۔ اور والی اودھ کو
پنشن دیکر کلکتہ میں مقیم کیا۔ اسپر یہہ عذر رکہا کہ وہ اپنے ملک کا انتظام کر نہیں سکتا تہا ۱۸۵۷ع
میں غدر کا واقعہ شروع ہوا یہہ فساد بنگال احاطہ کی فوج ہندوستانی سے شروع ہوا اور اُسکا
موجد ایک شخص ہندو پنڈت نام ملقب بہ نانا اُسکا بانی تہا۔ یہہ شخص مرہٹوں کے اخیر پیشوا کا
لے پالک تہا اسکا خیال تہا کہ میں انگریزوں کی عملداری کو غارت کر کے مرہٹوں کو سلطنت
پر بحال کر دونگا۔ اور کانپور میں بہت انگریزوں کو قتل بہی کر دیا اور نیز اُس نے اور اُس کے

ہم خیال لوگوں نے انگریزی سپاہیوں میں بعض غلط خبریں مشہور کردیں ازاں جملہ خبر مشہور کردی کہ انگریزوں کا یہ خیال ہے کہ ہندو اور مسلمانوں کے مذہب کو بگاڑ دیں اور انکو زبردستی عیسائی کردیں دانا لوگوں نے تو اس خبر کو جھوٹ سمجھا مگر کم اندیش لوگوں نے اسکو صحیح سمجھ لیا اور چونکہ ۱۸۵۷ء کے شروع میں ہند کی فوج کو نئی قسم کے رفل بندوقیں ملیں تھیں اُنکے کارتوسوں کو بندوقوں میں بھرنے سے پہلے چربی وغیرہ سے چکنا کرنا ضروری ہوتا تھا۔ پس مفسدوں نے مشہور کردیا کہ اُن کارتوسوں میں سور اور گائے کی چربی لگائی جاتی ہے اس سے ہندو اور مسلمان کا ایمان جاتا رہتا ہے غرض ایسے واقعات خلاف الاصل مشہور کرکر موجب تنفر فوج اور ملک کا ہوگئی اور میرٹھ اور دہلی اور کانپور وغیرہ میں ماہ مئی و جون و جولائی ۱۸۵۷ء میں غدر شروع ہوکر سپاہیوں کے ہاتھ سے انگریزوں کا قتل ہونا شروع ہوا۔ اور سپاہ نے دہلی کا محاصرہ کرلیا اور بے انتہا مخالف فوج جمع ہوگئی۔ اور دہلی کے قلعے سے سب سامان لڑائی گولا باروت بھی اُنکے ہاتھ آگیا اور جہاں کہیں انگریز مرد و عورت چھوٹے بڑے ہاتھ لگے قتل کردیے یہی حالت تھی کہ ناگاہ پنجاب سے انگریزی فوج کچھ گورے اور کچھ کالے میدان جنگ میں آنکلے اور پھر لڑائی شروع ہوگئی آخر انگریزوں نے دہلی کو فتح کرلیا۔ اور دہلی کے بادشاہ بہادر شاہ کو پکڑ کر کالے پانی میں جلا وطن کیا۔ اور اسکے دو بیٹے اور ایک پوتے کو گولی سے مار دیا۔ اس غدر سے کہ انہوں نے مخالفوں کو مدد دی ہے اور دیگر امرا۔ اور سپاہیوں کو جو ہاتھ آئے گولی سے مار دیا اور بعض کو پھانسی دیا یہاں تک کہ فتنہ فرو ہوا۔ اور اس فتنہ کی انسداد کے لیے ملکہ وکٹوریہ کی طرف سے ۱۸۵۸ء میں ہندوستان میں اس مضمون کا اشتہار جاری ہوا کہ آیندہ کمپنی کی حکومت موقوف کی گئی ہے اور ملکہ معظمہ وکٹوریہ کی حکومت ہوگئی ہے اور ہر ایک کی مذہب ہندو و مسلمان عیسائی یہودی وغیرہ کو سرکار انگریزی .. .. ایک آنکھ سے دیکھے گی مگر تا ہنوز اُسکی پوری تعمیل نہیں ہوئی اُس کے بعد لکھنؤ میں لڑائی ہوئی کہ وہاں کے انگریز بھی مخالفوں سے تنگ آگئے اور لڑ بھڑ رہے تھے اُنکی مدد کے لیے کانپور سے کچھ انگریزی فوج آگئی اور بمشکل سے مخالفت کی آگ بجھی اور پھر رفتہ رفتہ سب جگہہ لڑائی فساد کم ہوگیا۔ اور انگریز بصد مشکل پھر ہندوستان کی سلطنت پر قادر ہوئے۔ انکی فتح کی وجہ یہہ تھی کہ انگریز جہاں کہیں تھے لڑ رہے تھے انہوں نے لڑائی سے دل چرائے تھے اور انہوں نے یہہ بھی جان لیا ہوگا کہ بھاگ کر کہیں جا

نہیں سکتے ہیں اس سے لڑکر مرنا ہی بہتر ہے اور اکثر ریاستیں بھی انکی مددگار رہیں اور بعض نے فوج بھی دی اور بعد امن وامان کے ملکہ وکٹوریہ کی طرف سے یہ قانون جاری ہوگیا کہ ویسرا یعنے نائب السلطنت ہند میں انتظام کرے اور ایک وزیر انگلستان میں ہند کی طرف سے وکیل رہے چنانچہ اس تجویز کے موافق اول لارڈ کیننگ ہند میں ویسرائے مقرر ہوکر آیا اور اسوقت سے ہر گورنر جنرل کا لقب ویسرای ہوگیا ۱۸۶۲ء ۱۲۷۹ھ میں یہہ چلا گیا اور اسکی جگہہ لارڈ الگن ویسرای مقرر ہوکر آیا اسکے بعد ۱۸۶۴ء ۱۲۸۱ھ میں سر جان لارنس آیا ۱۸۶۹ء میں لارڈ میو ویسرای ہوکر آیا اسکو ایک شخص شیر علیخاں افغان نے موقعہ پاکر قتل کرڈالا۔ پھر کچھہ عرصہ تک یہ عہدہ خالی رہا بطور نیابت کے کام چلتا رہا۔ آخر کار ۱۸۷۲ء ۱۲۹۰ھ میں لارڈ نارتھ بروک مستقل ویسرای ہوکر ہند میں آیا۔ اس کے بعد لارڈ لٹن ۱۸۷۶ء ۱۲۹۳ھ میں ویسرای ہوکر آیا لارڈ لٹن کے عہد میں امیر شیر علیخاں کو کہا کہ اپنا علاقہ ہمارے ساتھہ تقسیم کر اس نے انکار کیا۔ اسیواسطے باہم لڑائی ہوی۔ انگریزی فوج بڑی جلدی تین رستے ہوکر افغانستان میں داخل ہوی شیر علیخاں ترکستان کو بھاگ گیا ایک مزار میں جاکر مرگیا اس کے بعد اسکے بیٹے یعقوب خاں سے ۱۸۷۹ء ۱۲۹۶ھ میں بمقام گنداماک میں عہدنامہ قرار پایا۔ اور یہہ شرط قرار پائی کہ یعقوب خاں کابل کا امیر قرار دیا جاے اور ایک انگریزی ریذیڈنٹ مستقل طور پر اس کے دارالخلافہ میں رہا کرے اسوقت لارڈ لٹن گورنر جنرل تھا۔ آخر کار افغانوں نے ریذیڈنٹ مسمی سر نواس گوگنری کو قتل کرڈالا اس کے بعد افغانوں کو سزا دینے کے لیے ایک فوج بسرپرستی سر فریڈ رک رابرٹس کے افغانستان میں بھیجی گئی اس جرنیل نے یعقوب خاں کو قید کر کے ہندوستان میں بھیجدیا۔ مارکئس آف لارڈ لٹن نے ۱۸۸۰ء ۱۲۹۷ھ میں عبدالرحمن خاں کو کابل کے تخت پر بٹھایا اور انگریزی فوج کو افغانستان سے بلالیا۔ لارڈ لٹن کے بعد ۱۸۸۰ء لارڈ رپن مذکور آیا اور اس کے بعد ۱۸۸۴ء ۱۳۰۲ھ میں لارڈ ڈفرن آیا اسکے عہد میں راولپنڈی میں ایک بڑا دربار وجلسہ ہوا۔ امیر عبدالرحمن خان بلاے گئے بڑی خاطر ہوی اور برہما کی تیسری لڑائی ہوی وہاں کا تھیبہ نام بادشاہ قید کیا گیا ملکہ وکٹوریہ کی جوبلی کے جابجا جلسے ہوے اس کے بعد ۱۸۸۸ء میں لارڈ لین سڈون ویسرا ہوکر آیا اس کے بعد لارڈ الگن ویسری ہوئے انکے بعد لارڈ کرزن ہوے ۱۸۹۲ء ۱۳۱۰ھ میں شاہزادہ وکٹوریا ملکہ مرگیا ماتم ہوا۔ بازار بند ہوئے سرکار انگریزی کی حکومت میں گو جرائم اعتقادی کذب افترا فریب سرقہ زنا نے مروتی نااتفاقی خودرائی وغیرہ بہ نسبت سابقہ بکثرت ہیں اور علی العموم ہر چیز گراں بہا اور قحط کی صورت رہتی ہے

مگر انگریزی عملداری میں فوائد بھی بہت ہیں۔ امن اور حفظ مال رعایا کا ایسا انتظام ہے کہ دوسری کسی مملکت میں موجود نہیں اور ہر ایک ملت و مذہب کو جیسے انکی حکومت میں آزادی ہے اور کسی سلطنت میں نہیں مدارس اور تعلیم کا ملک میں بہت کچھ خیال ہے جا بجا شفا خانے خیراتی بنائے گئے ہیں دوا اور معالج سرکار سے مفت ملتے ہیں سڑکوں اور رستوں اور درختوں کا بڑا انتظام ہے اس سے سرکار اور رعایا کو بہت بڑا فائدہ پہنچ رہا ہے خاصکر ریل کا تو بہت ہی فائدہ ہے بہر حال بے عیب پادشاہت تو ایک اللہ تعالی عز و جل کی بادشاہت ہے اور باقی جسقدر بادشاہتیں ہیں وہ سب کسی وجہ سے اچھی اور کسی وجہ سے بری ہیں مگر جس حکومت کے ہم ماتحت ہیں اور جسکا ذکر ہم کر رہے ہیں یہہ بھی بہت ہی غنیمت ہے ہمارے اجتہاد اور خیال میں دیگر بیرونی حکومتوں سے یہ حکومت بہتر اور منتظم ہے اس ہمارے عہد میں ١٨٩٢ء ١٣١٠ھ میں ملتان اور لاہور کے راستے میں دو ریلوں نے ٹکر کھائی سیکڑوں انسانوں کی جانیں ضائع ہوئیں اور دریائے چناب اور اٹک میں ایک طوفان آیا اس سے ہزاروں انسان اور مواشی فنا ہوئے کثرت بارش سے بھی اکثر شہروں میں بہت سے مکانات گرے مگر تاہم قحط سالی موجود ہے اس ١٨٩٢ء ١٣١٠ھ میں ایک شخص (میرزا غلام احمد قادیانی) ضلع گورداسپور نے دعوی کیا ہے کہ میں عیسی مسیح موعود ہوں احادیث نبوی میں جہاں مسیح بن مریم کے آنے کی پیشینگوئی ہے وہ میرے حق میں ہے اور سوا اس کے اور بھی بہت سے اعتقادات مسائل اپنی کتب میں درج کر کے شائع کیے جو نصوص قرآن و حدیث کے مخالف ہیں گو کسیقدر لوگ اسکے معتقد بھی ہو گئے ہیں۔ مگر علی العموم علما وقت اس کے دعوی کے مخالف ہیں بلکہ نامی علما وقت مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب دہلوی مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی۔ اور مولوی محی الدین صاحب بن مولوی محمد صاحب مولف تفسیر محمدی وغیرہ نے اسپر کفر کا فتوی دیا ہے۔ ایک شخص نے دعوی کیا ہے کہ میں مہدی رسول اللہ ہوں۔ اور شہروں اور گاؤں میں منادی کرتا ہے۔ مگر چونکہ بے علم ہے اسکے خیال اور دعوی کی اشاعت نہیں ہوئی اور جہاں جاتا ہے مار کھاتا ہے مگر دعوی سے باز نہیں آتا ہے

افغانستان

یہ ایک بڑا وسیع ملک ہے مغربی جانب سے بلخ تک و ایران تک اور مشرقی جانب سے دریائے سندھ اور حسن ابدال تک ہے اور جانب شمال سے کوہ ہندوکش اور ترکستان تک ہے اور جانب جنوب سے بحر ہند اور بلوچستان

ملک ہے چھ سو میل لمبا اور پانچ سو میل چوڑا ہے اس ملک میں میوے بہت عمدہ اور کثرت سے ہوتے
ہیں۔ آب وہوا اچھی ہے لوگ شجاع ہیں سب مسلمان ہیں اس ملک کا نام ہندوؤں کی
پرانی کتابوں میں بالہیک لکھا ہے۔ جب ایرانیوں کے قبضہ میں آیا تو انہوں نے زابلستان
اور کابلستان مشہور کیا۔ جب سکندر اعظم نے اسکو فتح کیا تب اسکا نام یونانی زبان میں
بکیٹریا پڑا۔ جب مسلمانوں کے قبضہ میں آیا کابل قندہار سے لیکر ایران تک خراسان
نام ہوا۔ اور مشرقی طرف پہاڑی ملک کا نام رُوہ یعنے پہاڑی ملک مشہور ہوا۔ محمد اکبر
بادشاہ نے صوبجات کی تقسیم کے وقت اس صوبہ کا نام کابل رکھا۔ جب نادرشاہ کی
تباہی کے بعد ۱۷۴۸ء میں تخت قندہار پر احمد شاہ ابدالی بیٹھا اسوقت سے اس ملک کا
نام افغانستان[1] مشہور ہوا۔ لیکن مغربی حصہ کو اب بھی لوگ خراسان کہتے ہیں۔ محمد شاہ بادشاہ
دہلی کے وقت جب سلطنت ہندوستان میں ضعف آیا تو نادرشاہ نے ہندوستان کو
لینے کا قصد کیا۔ اور دہلی کو فتح کر کے ایران کو واپس چلا گیا۔ لیکن لوگوں نے جو ایرانیوں
کے ظلم سے تنگ آئے ہوئے تھے انہوں نے موقعہ پا کر اسکو قتل کر دیا احمد شاہ ابدالی
سدوزئی جو فوج ابدالی کا افسر تھا۔ اُس نے نادر کا تمام مال لے لیا۔ اور تخت کا خود مالک
ہوگیا۔ اور اپنی قوم کا نام ابدالی سے بدل کر دُرّانی رکھا۔ اور اپنا دردران لقب مقرر
کیا۔ افغانوں سے یہہ پہلا شخص ہے جس نے دولت افغانیہ کی بنیاد ڈالی ہے افغانستان
کے انتظام کے بعد ہندوستان پر چھ حملے کیے پہلے حملہ میں انبالہ دہلی کے بادشاہ کی فوج
سے لڑائی ہوئی ناکام ہوکر واپس گیا۔ ثانی حملہ میں لاہور اور ملتان کو فتح کر کے میر منو کو پنجاب کا حاکم
مقرر کر کے چلا گیا تیسرے حملہ میں دہلی پر فتح یاب ہوا متھرا کو فتح کیا اور لوٹ میں بہت سا مال لیا
عالمگیر ثانی سے مل جلکر محمد شاہ کی لڑکی کو اپنے نکاح میں لایا۔ اور عالمگیر کی لڑکی کو اپنے لڑکے تیمور
کی زوجہ بنایا خاندان تیموریہ سے یہ رشتہ قائم کر کے اپنے ملک کو واپس گیا۔ چوتھے حملہ میں مرہٹوں
کو پانی پت کے میدان میں شکست دی انہوں نے پنجاب تک ملک لے لیا تھا پانچواں اور چھٹا
حملہ سکھوں پر کیا اور انکو پامال کر کے واپس گیا۔ آخر چوبیس ۲۴ برس سلطنت کر کے فوت ہوگیا۔ اسکے
بعد اُسکا بڑا بیٹا تیمور تخت قندہار پر باپ کی جگہہ بیٹھا۔ اُس کے ساتھ اُس کے بھائی سلیمان

[1] احمد شاہ کے وقت سے چونکہ افغانوں کی یہاں حکومت وسکونت ہوگئی اس لیئے اس ملک کا نام افغانستان
ہوگیا جیسے ہندوؤں کے سبب اس ملک کا نام ہندوستان پڑ گیا۔ لفظ ستان کے معنی زمین اور جگہہ کے ہیں

شاہ نے کچھ مزاحمت کی مگر اُس کی کوئی پیش نہ گئی اُس نے تیس برس سلطنت کی احمد شاہ کے چار
بیٹے تھے۔ تیمور۔ سلیمان۔ سکندر۔ پرویز۔
تیمور کے بعد اُسکا تیسرا بیٹا شاہ زمان تخت پر بیٹھا تیمور کے بیٹوں کے نام یہہ ہیں۔
ہمایوں۔ محمود۔ شاہ زمان۔ عباس۔ شجاع الملک۔ شاہپور۔ حاجی فیروز الدین۔ ہمایوں
بڑا بیٹا قندہار کا حاکم تھا۔ اور محمود ہرات کا۔ آور شاہزمان روسا اور پاندے خاں۔ بارک
زئی۔ والد دوست محمد خاں کی مدد سے تخت قندہار پر بیٹھا۔ آپسمیں بھائیوں کی لڑائی
رہی اس لیے اُنکی سلطنت میں بھی ضعف آنا شروع ہو گیا۔ لیکن پاینده خاں کا قدر زیادہ
ہو گیا اور سرفراز خان کا لقب ملا امرا نے شاہ زمان پاینده وغیرہ سے بدظن کرا کے پاینده
اور کئی سرداروں کو قتل کر ڈالا اس لیے پاینده خاں کے بیٹے فتح خاں نے شاہ محمود سے
متفق ہو کر شاہزمان پر لشکرکشی کی پس محمود نے قندہار اور غزنی اور کابل کو فتح کر لیا۔ شاہ زمان
کو شکست دیکر اُسکو اندھا کر دیا۔
اور محمود شاہ اسی وقت سے تخت کا مالک ہو گیا۔ اور فتح خاں بارک زئی مذکور کو صلہ امداد میں
اپنا وزیر کر لیا اور فتح خاں کو شاہ دولت کا لقب دیا۔ فتح خاں نے دوراندیشی کی اپنے چھوٹے
بھائی دوست محمد خاں کو امور ریاست سکھلانے شروع کر دیے۔
شاہ شجاع الملک جو تیمور کے پانچویں لڑکے تھے اور شاہزمان کے حقیقی بھائی تھے باعانت
حافظ شیر محمد خاں بن شاہ ولی خاں وزیر احمد شاہ نواح خیبر سے بہت فوج جمع کر کے شاہ محمود
پر غالب آیا شجاع الملک نے اُسکو اندھا کرنا چاہا شاہزمان نے اُسکو اس کام سے منع کیا
پس شجاع الملک تخت پر بیٹھ گیا۔ اور شاہ محمود کو قید کر دیا شاہ شجاع نے چند ماہ
بالاستقلال سلطنت کی پھر عطاء اللہ خاں صوبہ دار کشمیر اس سے باغی ہو گیا۔ شاہ شجاع
نے اسپر چڑہائی کی مگر مغلوب ہو کر پکڑا گیا۔ یہہ موقع پاکر محمود قید سے رہائی پاکر تخت پر
بیٹھ کر حکمران ہو گیا ادہر سے شاہ شجاع صاحب بھی کشمیر سے رہائی پاکر چلے آئے پس
افغانستان کے اب دو بادشاہ بن بیٹھے آخر شاہ شجاع نے محمود کو آوارہ کر دیا۔ پھر
بارکزیوں کی ایذادہی سے جو شاہ محمود کے ہواخواہ تھے شاہ شجاع بھی اپنی اصلی جگہہ
سے بےدخل ہو گیا اور جہاں موقع ہوا وہیں حکومت کرنے لگا۔ وزیر فتح خان نے عطاء اللہ
خاں صوبہ کشمیر پر چڑہائی کی تاکہ شاہ محمود کو خوش کرے۔ پس عطاء اللہ خاں کو شکست دیکر

قید کر لیا سکھوں نے عطاء اللہ خاں کی مدد کرنی چاہی۔ فتح خاں اور دوست محمد خاں دونو بہائیوں
نے سکھوں پر چڑہائی کی۔ رنجیت سنگہ کی جانب سے بھی تیس ہزار فوج لڑنے کو نکلی مگر سکھوں
کی فتح ہوئی اور فتح خاں مع دوست محمد خاں مع فوج درانی واپس گئے۔ ادہر سے دوسری مصیبت
یہ پیش آئی کہ شاہ ایران نے ہرات لینے کے لئے فوج بہیجی یہ خبر سُنکر فتح خاں مع دوست محمد خاں
مع فوج اُس کے مقابل کے لیے گیے۔ اور فوج ابدالی کو شکست دی مگر ایک عداوت کی وجہ سے
کامران شاہزادہ بن شاہ محمود نے فتح خاں کو اندہا کر دیا شاہ محمود کو اس سے بظاہر رنج گذرا اور
قوم بارک زئی خصوصًا پایندہ خاں کے بیٹے جو ۱۷ آدمی تہے انکو اس سے بہت بڑا رنج گذرا۔ اور
ارادہ کیا کہ خاندان درانی کو نیست و نابود کر دیں اس شور و فساد سے شاہ شجاع سے لوگ بگڑ گئے
اور آخر شاہ شجاع بے دخل ہوکر پنجاب کو آیا اوہر کامران نے فتح خان کو آگے نابینا تو کر ہی دیا تہا
پہر قتل ہی کر ڈالا۔ اس سے افغان اور بہی زیادہ غیظ میں آگئے اور بغاوت کا جہنڈا کھڑا کیا
لاچار ہوکر محمود اور کامران دونو ہرات کو چلے گئے کچھہ عرصہ کے بعد محمود نے وفات پائی۔ اور
کامران ہرات کا مالک رہا چونکہ اب کابل و ہرات و قندہار درانی بادشاہوں سے خالی ہو گیا۔
پایندہ خاں کے بیٹوں نے کابل غزنی قندہار پشاور کو آپس میں تقسیم کر لیا۔ امیر دوست محمد
خاں نے کابل اور غزنی لے لی۔ باقی افغانستان پر دوسرے بہائی قابض رہے پہر ہرات کامران
کے پاس رہا کشمیر اور اٹک تک ملک رنجیت سنگہہ نے دبا لیا سندھ کے امیر بہی مستقل ہو گئے
شاہ شجاع لودہیانہ کی چہاؤنی میں انگریزوں کے پاس آیا۔ انگریزوں نے چار ہزار روپیہ ماہوار
پنشن مقرر کر دی لیکن شاہ شجاع کے دل میں یہہ خیال تہا افغانستان میں بادشاہی کرونگا اس خیال
سے وہ رنجیت سنگ کے مشورہ سے سنہ ۱۸۳۳ء میں سندھ کے رستہ سے سندھ کے امرا
کو زیر کرتا ہوا قندہار پہونچ گیا۔ ادہر سے امیر دوست محمد خاں بہی کچھہ فوج لے کر مقابلہ کو پہنچا
شاہ شجاع بعد مقابلہ کے شکست کہا کر ہرات کو گیا وہاں سے پہر ہندوستان کو آیا دوست محمد خاں
نام پشاور کا حاکم تہا۔ اس کے ساتھ سکھوں کی لڑائی ہوئی رنجیت سنگہ یار محمد خاں کو شکست
دیکر پشاور پر قابض ہو گیا جب رنجیت سنگہہ وہاں سے واپس آیا تو یار محمد خان پہر پشاور پر قابض ہو گیا
سنہ ۱۸۳۹ء کو انگریزوں نے پہر دوبارہ شاہ شجاع کو انیس ہزار تین سو پچاس سپاہی دیکر پہر افغانستان
کو بہیجا اور چھہ سو آدمی شاہ شجاع کے ساتھ اپنے تہے یہ مدد بدیں خیال تہی کہ امیر دوست محمد خاں سے
انگریز بدظن تہے۔ اور شاہ شجاع سے نیک ظن۔ پس شاہ شجاع صاحب اپنی مفتی فوج اور کمک سے

رستہ کے امراؤں سے لڑتے اور فتحیاب ہوتے ہوئے قندہار کے تخت پر جا مسلط ہوئے۔ اور انگریزی فوج نے غزنی کو بھی فتح کر لیا۔ اب دوست محمد حیران تھا کہ کیا کرے صلح وغیرہ پیش کی مگر بسبب سختی انگریزی شرائط کے قبول نہ کر سکا اور ترکستان کی طرف بھاگ گیا۔ انگریزی فوج کابل میں جا داخل ہوئی پھر انگریزی فوج کچھ تو واپس ہوئی اور کچھ شاہ شجاع کی حفاظت کے واسطے قابل میں رہی دوست محمد خاں نے شاہ بخارا سے مدد مانگی اُسنے بجائے مدد دینے کے اُسکو قید کر لیا سنہ ۱۸۴۰ء میں دوست محمد خاں وہاں سے چھوٹ کر کچھ فوج جمع کر کے انگریزی فوج سے آکر مقابل ہوا۔ لڑائی کی مگر شکست کھائی آخر خود بخود کابل میں انگریزوں کے پاس آگیا اور وہاں سے ہندوستان میں بھیجا گیا۔ اور دو لاکھ روپیہ سالانہ وظیفہ سالانہ مقرر کر دیا گیا۔ اُس کے بعد افغانستان میں کچھ چھوٹے چھوٹے فساد ہوتے رہے جسکا آخر نتیجہ یہ ہوا کہ کابل میں ایسا فساد شروع ہوا کہ سنہ ۱۸۴۱ء میں سر ولیم میکنا ٹن صاحب اور برنس صاحب کابل میں مارے گئے اور جو فوج انگریزی بارہ ہزار کی بہیڑ کابل سے جلال آباد کے بند راستہ کے کھولنے کے لیے آئی تھی وہ افغانوں نے تمام مار دی۔ صرف ایک ڈاکٹر زندہ آیا جسنے یہ خبر دی اور غزنی اور قندہار میں فساد ہوا۔ شاہ شجاع جسکی انگریز حفاظت کرتے تھے اسکو بیٹے صدر جنگ نے جرنیل ناٹ سے قندہار میں لڑائی کی محمد اکبر خاں بن دوست محمد خاں نے بھی انگریزوں کے ساتھ جو کچھ بن آئی کی شاہ شجاع کچھ انتظام کے لیے کابل سے باہر نکلے انکو دوست محمد خاں کے خاص ہوا خواہوں نے کمین میں بیٹھکر چند بندوقوں کا باڑہ مار دیا اب سرکار انگریزی کو یہ خیال ہوا کہ آیندہ افغانستان کے معاملہ میں دخل نہ دی جسکو وہ چاہیں وہ اپنا بادشاہ بنا لیں۔ مگر اسوقت جہاں تک ہو سکے فوج انگریزی جو کابل میں پھنسی ہوئی تھی اُسکو وہاں سے نکال لیا جائے اور محمد اکبر خاں کو بھی کابل سے نکال دیا جائے اور دوست محمد خان کو رہا کیا جائے چنانچہ کئی لڑائیوں کے بعد افغانستان سے خدا خدا کر کے خلاصی ہوئی اور دوست محمد خاں چھوڑ دیا گیا۔ اور اپنی جگہ تخت پر بیٹھکر بدستور سابق حکمرانی کرنے لگا اُس کے بعد امیر دوست محمد خاں نے ہرات کو فتح کرنے کا ارادہ کیا کیونکہ وہاں کا حاکم سلطان خاں جو امیر دوست خاں کا داماد بھی تھا۔ نافرمان ہو گیا تھا۔ امیر دوست محمد خاں نے بہت زور اور حملے سے قلعہ کو فتح کر لیا۔ لیکن سلطان خاں۔ اور اسکی بی بی دوست محمد خاں کی بیٹی اُس سے پہلے قضاء الٰہی سے فوت ہو گئی تھی۔ لیکن امیر دوست محمد خاں کی اجل

نے بھی جلدی کی کر ۱۸۶۳ء میں ہرات میں وفات پائی۔ اُس کے بعد اُسکا بیٹا شیر علیخاں تخت پر
بیٹھا۔ لیکن اس سے اسکے اور بھائی محمد اعظم خاں اور محمد افضل خاں مخالف ہی ہوگئے مگر کسی
کی دال نہ گلی بھائی مغلوب ہوکر دب گئے اور شیر علیخاں نے محمد افضل خان حاکم بلخ کو لڑائی کے
بعد خوب دبایا اور اُسکو قید کر لیا۔ ۱۸۷۹ء لٹن ویسرای کے عہد میں سنیجر گوکنری افغانستان
میں سفیر ہوکر گیا۔ افغانوں نے اُسکو مار دیا اُس لئے انگریزوں نے افغانستان پر چڑہائی کی
اُسی اثنا میں امیر شیر علیخاں عارضہ مرض سے فوت ہوگئے اور انکے بیٹے یعقوب خان مسند پر
بیٹھے اور کچھ لڑے مگر انگریزوں کے ساتھ لڑائی میں پورے نہ اتر سکے گرفتار ہوکر
ہندوستان آگئے اور سرکار انگری نے تخت کابل پر امیر عبد الرحمن خاں کو جو محمد
افضل خاں برادر شیر علیخاں کے بیٹے ہیں بیٹھادیا۔ انہوں نے نہایت لیاقت اور
دبدبہ سے حکومت کی ملک میں ہر طرح کے حربی وصنعتی سامان مہیا کیے ۱۹۰۱ء میں وفات پائی
اب جناب امیر حبیب اللہ خاں صاحب تخت سلطنت پر جلوہ افروز ہیں یہہ بجاے اُنکے
کے خود مختاری اور مجسٹی کا خطاب پاچکے ہیں یعنے بجائے امیری سلطان ہوگئے ہیں

حکومت سکھاں

یہ گروہ پنجاب میں گرو نانک کے مرید ہیں جو بابر بادشاہ کے عہد
میں ہوا ہے۔ گورو نانک لوگوں کو توحید کے مسائل کی تعلیم کرتا
تھا۔ کچھ مسئلے اُسکے اہل اسلام کے مطابق ہیں اور کچھ ہندؤں کے جب کبھی یہ گروہ زور پکڑنے
لگتا تو بادشاہ دہلی انکو دبا دیتے تھے پہلے انہوں نے زور پکڑا تو اورنگزیب نے دبایا
پھر زور انکا ہوا تو بہادر شاہ نے پھر جہاندار شاہ نے پھر فرخ سیر نے انکو قریب بابود کے کردیا
اس کے بعد انکا پھر کچھ ظہور رہوا اس فرقے سے جو نامور شخص ہوا ہے۔ اور جسکی بدولت
یہ گروہ کسی گنتی میں آیا ہے وہ رنجیت سنگہ بن مہاسنگہ تھا ۱۷۸۰ء میں پیدا ہوا جب چھوٹا تھا
تو اس قدر چیچک نکلی کہ زندگی کی امید نہ رہی آخر بچ گیا مگر اس عارضہ سے ایک آنکھ جاتی رہی ۱۷۹۸ء
میں جب شاہ زمان نے پنجاب پر حملہ کیا تو اُسکی کچھ توپیں دریاے جہلم میں گر پڑیں۔ رنجیت
سنگہ نے اسکی توپیں نکلوا دیں۔ اس خدمت کے عوض شاہ زمان نے اُسکو اجازت دی کہ
لاہور پر قبضہ کر لو اسوقت لاہور پر چیت سنگہ قابض تھا۔ پس رنجیت سنگہ نے (اپنے ساتھیوں
کی ہمراہی سے جو اُس کے ساتھ رہتے تھے) لاہور پر قبضہ کر لیا۔ پھر دن بدن زور شمشیر

ترقی کرتا گیا۔ اٹک کا قلعہ افغانوں سے مول لے لیا۔ پہر یار محمد خاں۔ برادر دوست محمد خاں حاکم پشاور سے جا مقابل ہوا پشاور لے لیا جب رنجیت سنگہ واپس آیا تو پھر یار محمد خاں پشاور پر قابض ہو گیا۔ غرض اسیطرح اُس نے اپنی حدود ملک بڑہا لیں۔ اور کل پنجاب کا مالک ہو گیا۔ اور ایسا ہی استحکام ہو گیا۔ کہ کون جانتا تہا۔ یہہ قوم کبہی جائے گی مگر اللہ کی شان دیکہیے اب انکی سلطنت کہاں اور اُس کے آثار کہاں۔ رنجیت سنگہ ۱۸۳۹ء میں مر گیا۔ اُسکے بعد اُسکا بیٹا کہڑک سنگہ سنہ مذکور میں تخت پر بیٹہا۔ اور یہہ بیٹا اُسکا صحیح النسب تہا۔ ۱۸۴۰ء میں مر گیا۔ شیر سنگہ اور تارا سنگہ فرضی بیٹے تہے۔ رنجیت سنگہ کی رانی مہتاب کور نے راجہ خوش کرنے کے لیے یہ بات بنائی کہ مجہے دو لڑکے اکٹہے پیدا ہوئے ہیں۔ تارا سنگہ مُسلمان کا لڑکا تہا یہہ دونو بچے اُس نے انکے والدین سے خرید لیے تہے رنجیت سنگہ نے انکو اپنے بیٹے تسلیم لیے تارا سنگہ نے بھی ۱۸۳۹ء میں قضا کی اور کہڑک سنگہ کے بعد ۱۸۴۱ء میں شیر سنگہ تخت پر بیٹہا اور ۱۸۴۳ء میں سردار چیت سنگہ سندہانوالی کے ہاتہ سے مارا گیا۔ اُس کے بعد ۱۸۴۳ء میں دلیپ سنگہ تخت پر بیٹہا اور دوسری لڑائی پنجاب میں معزول ہو کر ولایت یعنے انگلستان میں بہیجا گیا اب مر چکا ہے اور دین مسیحی رکہتا تہا۔ رنجیت سنگہ کے دو بیٹے اور پشورا سنگہ و کشمیرا سنگہ تہے انکو رنجیت سنگہ نے جاگیریں دیدیں تہیں یہ بہی اسکے فرضی بیٹے تہے اور اسکا ایک بیٹا الخیر سنگہ جو وہ بہی فرضی تہا چہوٹی عمر میں مر گیا تہا۔

ذکر حضرت سید احمد صاحب بریلوی

یہہ صاحب قرآن و حدیث کے مطابق صوفی اور کامل ولی اللہ تہے انہوں نے جب سُنا کہ قوم سکہ اہل اسلام پنجاب کو بڑی ایذا دیتے ہیں اور اذاں دینے اور مذہبی فرائض کے ادا کرنے سے مانع ہوتے ہیں تو آپ کے دل میں حمایت اسلام و نصرت و غمخواری برادران اسلام نے جوش مارا ہیں اس لیے آپ نے ۱۲۴۲ھ میں سکہوں سے جہاد کرنے کا ارادہ کیا اور دس بارہ ہزار آدمی آپ کے مرید و خادم اللہ کی راہ میں آپ کے ساتہ جان و مال نثار کرنے کو تیار ہوئے اور تہانیسر مالیر کوٹلہ۔ ممدوٹ۔ بہاول پور۔ حیدر آباد سندھ۔ شکار پور جاگن۔ خان گڈہ۔ درہ ڈہاڈر۔ درہ بولن۔ پشین۔ قندہار کابل سے ہوتے ہوئے پنجاب میں داخل ہو کر پشاور آئے اور پشاور سے ہشت نگر۔ واقع ملک یوسف زئی میں پہنچکر

عرصہ تک موضع خویشگی پر ٹہرے ۔ پھر نوشہرہ کی طرف تشریف لائے جہاں آپ جاتے تھے ہزاروں
مرد اور عورتیں آپ پر فدا ہونے لگتے تھے اور بیعت کرتے تھے سردار یار محمد خاں والی پشاور
مع برادر خود دوست محمد خاں نے بھی آپ کے ساتھ بیعت کی جب سکھوں کو اس تیاری کی خبر
پہونچی تو بدھ سنگھ دس ہزار لشکر کے ساتھ مقام اکوڑہ پر جو نوشہرہ سے آٹھ کوس پر ہے
چلا گیا سید صاحب نے بھی جنگ سے پہلے سکھوں کو اعلان حسب قاعدہ شریعت لاہور
میں بھیجا کہ اگر تم مسلمان ہو جاؤ تو پھر ہم تمکو کچھ نہیں کہتے جدھر سے آئے ہیں ادھر واپس چلے
جائیں گے اور تمہارے مددگار اور برادر ہو ویں گے اور اگر یہ بات اختیار نہیں تو ہمارے
تابع ہو جاؤ اور جزیہ ادا کرو اس صورت میں بھی ہم تم سے جہاد نہیں کریں گے اور اگر یہ امر بھی
منظور نہیں تو لڑائی کے لیے تیار ہو جاؤ اور مسلمانان ہندوستان اور افغانستان اللہ کی
راہ میں سر دینے کو تیار ہیں سکھوں نے اس اعلان کا کچھ جواب نہ دیا پس سید صاحب موصوف
نے جہاد کی تیاری کر دی اور سردار امیر خاں رئیس اکوڑہ نے بھی آپ کے ہاتھ پر بیعت کر لی
آپ کی آٹھ پلٹنیں تھیں مولنا مولوی محمد اسمعیل رحمۃ اللہ علیہ فاضل فنا فی الاسلام انکے مقدمۃ
الجیش تھے سید صاحب نے الہ بخش نامی ایک شخص کے ہمراہ ۹۰۰ چیدہ آدمی کو بدھ سنگھ کی
فوج کے مقابلہ میں جو اس سے دس گنا زیادہ تھی راہ اللہ میں روانہ کر دیا اُس نے ۱۲۴۹ہجری
۲ جمادی الاول میں اللہ اکبر کہکر رات کو دشمن پر حملہ کیا غازیوں نے حملہ پر حملہ کر کے سکھوں کو
شکست دی اور خون کی ندیاں بہا دیں اور سکھوں کا توپ خانہ بھی چھین لیا اور خود سردار بدھ
سنگھ بھی بھاگ نکلا ۔ مگر اسوقت چونکہ ملکی لوگوں نے کفار کا مال لوٹنا شروع کیا ۔ اس لیے جنگ
کی حالت بگڑ گئی اور بدھ سنگھ نے نقارہ بجا کر پھر فوج سکھ کو جمع کیا ۔ اور دوبارہ پھر حملے شروع
ہوئے اس میں اکثر شجاع مجاہدین شہید ہوئے اور خود جمعدار صاحب بھی شہید ہوئی نماز صبح
کے واسطے مجاہدین لڑائی بند کر کے اذان تکبیر کہہ کر نماز میں مصروف ہوئی ادھر بدھ سنگھ مارے
خوف کے میدان لڑائی چھوڑ کر تین کوس پیچھے ہٹ گیا ۔ اور سیدو نام بستی میں جا اترا مجاہدین
نماز سے فارغ ہو کر سجدۂ شکر بجا لائے اور سید صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر سرگذشت
سے اطلاع دی اور عرض کی کہ ہمارے سینتیس ۳۷ آدمی شہید ہوئے اور ۳۵ مجروح ہوئے اور دشمن
کے ۷۰۰ آدمی جان سے مارے گئے اور ۷۰۰ زخمی ہوئے ۔ سید صاحب نے شہداء کے
لیے دعا کی اور زخمیوں کی مرہم پٹی کی اس لڑائی کے فتح ہونے سے تمام افغانستان و پنجاب

میں شہرت ہوگئی مسلمانوں کے دل دو لنے اور کفار کے سست ہوگئے اور ملکی لوگ کثرت سے
جماعت جماعت سید صاحب کو مبارک باد دینے آنے لگے خادیخاں سردار قلعہ ہنڈ نے بھی آکر آپ
سے بیعت کی۔ اور سید صاحب کو مع لشکر اپنے قلعہ میں لے گیا اور قلعہ مجاہدین کا قیام گاہ بن گیا
اس کے بعد خادیخاں وغیرہ سرداران ملک نے عرض کی کہ حضرو نام ایک بازار سکھوں کا ہے۔
وہاں انکا بڑا مال ومتاع موجود رہتا ہے آپ دعا کریں کہ وہ فتح ہوجائے آپ نے دعا کی مگر سید
صاحب کے لشکر کے آدمی سوا چند قندھاریوں کے خادیخاں کے ساتھ شریک نہوئے خادیخاں وغیرہ
حضرو پر شبخون میں کامیاب ہوئے اور لوٹ اور غنیمت کا مال لے کر واپس آ لئے مگر دشمن کے
کچھ آدمی انکے پیچھے لگ گئے۔ اور بڑھتے گئے حتے کہ پانسو کے قریب اکٹھے ہو گئے جب سید صاحب
نے یہ حال دیکھا تو آپ نے اپنے لشکر کے پچاس ہندوستانیوں کو مدد کے لیے بھیجا اور تھوڑی
ہی دیر میں ان پچاس آدمیوں نے دشمن کے پانچ سو آدمی کو شکست دی۔ لیکن دو آدمی
ہندوستانی شہید ہوئی اب سید صاحب کو تجربہ سے معلوم ہو گیا کہ اس ملک کے لوگ بڑے طمعی ہیں
فتح کے بعد لوٹ کے گرد ہوجاتے ہیں اور اپنے گھروں کو وہ مال لے جاتے ہیں حالانکہ لوٹ
کا مال حسب قاعدہ شریعت تمام مجاہدین میں تقسیم ہونا چاہیے۔ جب خادیخاں نے یہ سنا تو چاہا
کہ وہ لوٹ لڑائیوں کی غنیمت جمع کر کے حسب قاعدہ شریعت تقسیم کیا جائے۔ جب لوگوں سے مال طلب
کیا گیا تو وہ لڑنے کو تیار ہوئے اس لیے بالاتفاق جملہ علما اور رؤسا ہندوستانی و ولایتی یہ
امر قرار پایا کہ سید صاحب سے بیعت امامت کر کے امام اور خلیفہ حق مانا جائے اور حدود شرعی
قائم کی جائیں تو کہ لوگ اطاعت کریں چنانچہ اس بات پر پورا عمل ہو گیا۔ اور یار محمد خاں سردار
پشاور نے بھی اس بات کو پسند کیا اور سید صاحب کی امامت کو بذریعہ خطوط مان لیا۔ اس
بات سے سکھوں کے دلوں میں بڑا فکر پیدا ہوا۔ اور حضرو کی لڑائی کے بعد سکھوں کی دو تین
ہزار فوج اباسین دریا پر قلعہ ہنڈ کے قریب جمع ہوگئی اس حملہ کے روکنے کے لیے ملکی لوگ
اور چند مجاہدین ہندوستانی بارشاد سید صاحب گئے ملکی لوگوں نے جب سکھوں کی
توپ کی آواز سنی اور گولہ بازی دیکھی تو کافور ہو گئے۔ صرف ہندوستانی فوج نے دریائے
مذکور سے عبور کر کے مقابلہ کرنا چاہا مگر سکھوں کے دلوں میں ان غازیوں کی ہیبت بیٹھ گئی
اور بغیر لڑائی کے بھاگ گئے۔ اس وقوعہ کے بعد سرداران یار محمد خان اور پیر خاں سید
صاحب کی ملاقات کے لیے نوشہرہ کے قریب دریائے لنڈہ کے پاس تینتیس ہزار فوج

اور آٹھ اتواب کے ساتھ آاترے سید صاحب بھی انکی ملاقات کے لیے دریائے لنڈہ سے عبور کرکے مع لشکر مجاہدین تشریف لے گئے سید صاحب کی ان سرداروں نے بڑی تعظیم کی اور اطاعت بجالائے اور سید صاحب کے ہمراہ سکھوں سے لڑنے کو تیار ہوئے۔ پس اس وقت مع افواج سرداران پشاور وملک سمہ اور مجاہدین سید صاحب کے زیر حکم ایک لاکھ فوج تھی مسلمانوں کے دلوں میں اسوقت بڑا جوش تھا۔ اور سکھوں کی چھاتیاں کانپ رہی تہیں اور صبح کو ایک جنگ عظیم واقعہ ہونے والا تہا۔ لیکن اس رات میں ایک شخص نذر محمد نام اور ولی محمد کشمیری قوم شیعہ جو یار محمد خاں کے نوکر تھے اور ہمیشہ سید صاحب کے لیے کھانا لایا کرتے تھے وہ اس شب میں کھانے میں سید صاحب کو زہر کھلاگئے زہر اگرچہ قاتل تہا مگر اللہ تعالی نے اثر زہر کی تاثیر سے سید صاحب کو محفوظ رکہا۔ مگر آپ بیمار ہوگئے اور قے پہ قے آنے لگی علی الصبح دو لشکر صف آرا کرکے سیدو کے میدان میں مقابل ہوئے سردار یار محمد خاں نے سید صاحب کے لیے ایک لنگڑا ہاتھی بہیجا۔ مولوی محمد اسماعیل علیہ الرحمۃ آپ کی خدمت شریف میں حاضر ہوئے اور دیکہا کہ آپ بیہوش پڑے ہیں اور قے جاری ہے مولانا موصوف نے عرض کی کہ آپ کی یہہ حالت ہے اور لڑائی شروع ہے اور آپ کے در دولت پر سواری کے لیے ہاتھی کھڑا ہے آپ نے باوجود اس تنگ حالت کے فرمایا کہ مجھکو ہاتھی پر سوار کرکے میدان جنگ میں لے چلو چند آدمیوں نے آپ کو ہاتھی پر اٹہا کر سوار کرکے میدان میں پہنچا دیا۔ جب آپکو مجاہدوں نے دیکھا تو انکی ہمتیں بڑہ گئیں اور حملہ پر حملہ کرنے لگے مگر سید صاحب کی مذکورہ حالت سے سوائے چند آدمیوں کے باقی کو کوئی خبر نہ تہی اور لڑائی نہایت گرم ہو رہی تہی اور ہر طرف سے فتح کے آثار نمایاں تھے مگر اسی وقت سرداران پشاور کے دو سپاہی سکھوں کے سپاہ سالار سے ملکر واپس چلے آئے اور پھر سرداران پشاور سے آملے پس اس کے بعد سرداران مع افواج واتواب خود میدان جنگ سے نکلکر چلے گئے جب سرداران سمہ نے افغانان درانیوں کا یہہ حال دیکھا تو انکے بہی زور ٹوٹ گئے اور بہاگنے لگے اب تمام جنگ کی بوچھاڑ بیچارے ہندوستانیوں پر آپڑی اور حتی الامکان دل توڑکر لڑے سید صاحب کے ہاتھی پر صدہا گولیاں سنسناتی ہوئی آتی تہیں مگر بفضل الٰہی ادادہر گرتی اور مہاوت فیل بہی چونکہ دغابازی میں شریک تہا ہاتھی ادہر ادہر نہیں کرتا تہا ہندوستانی مجاہدوں نے سید صاحب کو ہاتھی سے اتار کر گھوڑے پر بٹھایا اس دغابازی کی وجہ سے

لشکر اسلام تتر بتر ہوگیا۔ اور میدان سکھوں کے ہاتھ میں رہا سردار فتح خاں سیّد صاحب کو جنڈلی
میں لے گئے زہر کہانے کے وقت سے آٹھ دن تک آپ بیہوش رہے جب آپ کو
ہوش آئی تو آپ نے مولانا مولوی محمد اسمعیل ؒ سے حال دریافت کیا۔ مولنا مولوی محمد
اسمعیل صاحب ؒ نے حال زہر دینے اور دغابازی یار محمد خان اور فراری انکی بیان کی تب
آپ نے فرمایا اب تمام مجاہدوں کو جمع کرلو۔ اور فرمایا پیچھے جو گذرا ہے وہ بسبب مواخذہ بعض
میرے خطاؤں کے تہا اُس سے اللہ تعالی نے میرے خطا معاف کردیے اور مجھکو زہر
کا ملنا بہی حکمت سے خالی نہیں تہا۔ اللہ تعالی نے اس سے جناب رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی سُنت میرے پر جاری کرادی اور اللہ تعالی تمکو عزت دیگا۔ ولی محمد اور نذر محمد
کشمیری جنہوں نے آپ کو زہر دیا تہا پکڑے آئے آپ نے براہ حلم و ترحم اُن سے کچھ مواخذہ نہ کیا۔
اور جنہوں نے دغابازی کی تہی انپر علماء ہندوستان اور ولایت کا فتوی نفاق پہ لگ گیا۔
اُس کے بعد آپ نے ملک بنیر اور سوات کا دورہ کیا۔ یہہ لوگ بہت سے آپ کی بیعت میں داخل
ہوگئے کچہہ عرصہ کے بعد ہندوستان سے بہت سے قافلہ اور آپہونچے جنمے ایک قافلہ
مولوی عبدالحی صاحب داماد شاہ عبدالعزیز صاحب کا تہا۔ سیّد صاحب نے ۱۲۴۴ھ ہجری
میں پنجتار کو اپنا قیام گاہ تشکر بنایا اس اثناء میں حبیب اللہ خاں رئیس پکھلی کا ایک وکیل
مع عرضی کے پہونچا جسمیں لکہا تہا کہ سکہوں نے ایک کہڑی پر حملہ کرکے میرے بیٹے کو محصور
کرلیا ہے آپ مہربانی سے کچھ مجاہدین مدد کیلئے بہیجو اسلیے آپنے اُن مسلمانوں کے لیے ایک چھوٹا
سا لشکر بامارت مولنا محمد اسمعیل صاحب بہیجا جب مولانا صاحب وہاں تشریف لے گئے
اور یہ لشکر ایک سو آدمی کا تہا اور ڈیڑہ ہزار آدمی ملکی حبیب اللہ نے دیا تہا اور سکھوں کی فوج
قریبًا تین ہزار فوج موضع دمگلہ میں آگئے تہے پس مولانا نے اپنے لشکر کے سو آدمی سے پچاس
آدمیونکو بہیجا۔ اور میاں محمد مقیم کے زیر حکم بہیجا اور حکم دیا کہ رات کو سکھوں پر حملہ کرو پس حبیب اللہ
خاں کے آدمیوں سے صرف تین سو آدمی باقی رہ گئے اور باقی تمام کافور ہوگئے۔ لیکن
لشکر اسلام جو کچھہ تہا رات کو دمگلہ پر تکبیر کہکر حملہ کیا۔ اور مار مار کر کفار کا ستیاناس کردیا اور
انکو شکست دی اور انکا تین سو آدمی کے قریب قتل کیا۔ اور لشکر اسلام سے کل سات آدمی
شہید ہوئے۔ اور اسیقدر زخمی ہوئے اور خوشی بخوشی یہ مجاہدین لوٹے جب واپس
آگئے تو جہاں مولانا صاحب ٹہیرے ہوئے تہے انپر سکہوں نے حملہ کیا مگر مولانا نے انکو

یہاں بہی اُنکے آنے سے پہلے ہی شکست دیدی تہی۔ لیکن گڑہی سنگاری سے ایک اور لشکر مولانا
پر چڑھ آیا۔ مولانا اُنکے مقابلہ کے لیے بہی جھٹ پٹ تیار ہوگئے اور کفار پر حملہ کیا پہلے تو کفار
بہاگ گئے مگر ایک کافر کے غیرت دلانے پھر کھڑے ہوگئے۔ اُسوقت مولانا کے ساتھ کل بارہ
آدمی تھے اور باقی لوگ قیام گاہ میں تہے مولانا کی یہاں ایک اُنگلی شہید ہوئی لیکن آپ اور آپکے
ساتھیوں نے کفار پر حملہ کیا سوان بارہ آدمیوں نے ایک سو کفار کو ہلاک کردیا۔ اور میدان جیت
لیا۔ اور اسی اثنا میں حبیب اللہ کا لڑکا سکھوں کے کیمپ سے چھوٹ کر چلا آیا اب چونکہ جس ضرورت
کے لیے مولانا تشریف لے گئے تہے وہ کام خدا تعالی نے کردیا۔ اس لیے فتحیاب ہوکر
پنجتار کو لوٹ آئے اور راہ میں خبر سنی کہ ہندوستان سے قافلہ احمد علی ہمشیرہ زادہ سید صاحب
اور قافلہ مولوی مظہر علی عظیم آبادی اور کافلہ مولوی حزم علی اور قافلہ مولوی محمد علی رامپوری
اور قافلہ مولوی محبوب علی دہلوی آیا (رحمۃ اللہ علیہم اجمعین) یہ لوگ قریبًا چھ سو آدمی کے تہے
لیکن مولوی محبوب علی صاحب دہلوی تیز مزاج تہے۔ بن نہ آئی اس لیے دہلی کو واپس تشریف
لائے اُن ہی ایام میں سلیمان شاہ پادشاہ کاشغری نے اپنی لڑکی سید صاحب کو نکاح میں
دی۔ اسوقت ایک اور فتنہ قائم ہوگیا کہ سکھوں نے سرداران پشاور کی عداوت کو جو سید
صاحب سے تھی تیز کیا اور یہہ سردار چار ہزار فوج اور دو توپ لیکر دریاے لنڈہ سے عبور
کرکے مقام اتمان زئی پر سید صاحب موصوف اور مجاہدین کے مقابلہ میں آڈٹے۔ سید صاحب
اُسوقت مقام خیبر میں مقیم تہے یہہ خبر سُنکر آپ بہی اُنکے مقابلہ کو تیار ہوئے اور لشکر کے
دو حصّے کردیے ایک اپنے ساتھ لیکر اور ایک مولوی محمد اسمعیل کے ماتحت کرکے دشمن کی
طرف روانہ ہوئے پہلے مولانا مولوی محمد اسماعیل جا گرے پہر سید صاحب بہی دوسری طرف
جا پہونچے اور لڑائی شروع ہوئی مجاہدین غالب ہوئے اور سردار پشاور درانی تمام دن لڑائی
کرکے بہاگ گئے۔ سید صاحب کے آدمیوں سے ایک کا بہی نقصان نہ ہوا۔ اور افغان
درانیوں کا بہت نقصان ہوا۔ اس کے بعد درانیوں نے دور جا کر ایک اونچی جگہہ پر پناہ
لی۔ لیکن سردار عالم خاں رئیس اتمان زئی اور اہل خیبر جنہوں نے سید صاحب کے ساتھ مدد
دینے کا وعدہ کیا تہا۔ اور عہد و پیمان کیے تہے وہ درانیوں سے مل گئے اس لیے سید
صاحب حکمت عملی سے مع فتح و ظفر واپس چلے گئے ماہ شعبان ۱۲۴۶ ہجری میں جمعہ کے دن
قریبًا دو ہزار علما اور کئی سو خوانین اور ہزارہا رعایا نے جمع ہوکر جملہ احکامات شرع محمدی

پر چلنے کا تحریری عہد کر لیا۔ اس عہد میں نمبر اول اور سابق سردار فتح خاں رئیس پنجتار تھا۔ پھر جا بجا قاضی اور محتسب وغیرہ مقرر ہوگئے اور اس علاقہ میں کوئی مرد و عورت بے نماز نہ رہا۔ اور مقدمات قاضیوں کے پاس فیصل ہوتے اور چوری چکاری قتل خون وغیرہ کا نام تک نہ رہا اس عمل کی برکت سے لوگوں کے دلوں میں ایسا نور ایمان پیدا ہوا کہ انہوں نے اپنی زمینی پیداوار سے لشکر اسلام کو دسواں حصہ دینا بھی قبول کر لیا۔ لیکن افسوس کہ سردار خادیخاں رئیس ہنڈ کو اجرار احکام شریعت ایسا ناگوار گذرا کہ اس عداوت سے اُسنے سکھوں کو اپنے ملک میں بلا لیا چنانچہ سکھوں کا ایک جرنیل دس پندرہ ہزار فوج کے ساتھ خادیخان کی ریاست میں آگیا۔ اور وہاں سے پنجتار کے قریب آپہونچا۔ سیّد صاحب کو جب اُس کی آمد کی خبر پہونچی۔ تو آپ نے بھی جنگ کے لیے مورچہ بندی کی اور پہرے لگا دیے۔ اور مولانا محمد اسمعیل مرحوم نے آیتہ بیعت رضوان کا وعظ شروع کر دیا اسوقت مجاہدین کے نوسو آدمی تھے اس وعظ سے ہزارہا نے سیّد صاحب کے ساتھ جان دینے پر بیعت کی اور خود سیّد صاحب سپاہیانی لباس پہنکر مع لشکر اسلام جنگ کو نکلے اور تمام لشکر اسلام نے بڑے وقار اور انتظام اور کروفر سے آگے بڑھنا شروع کیا اور حملہ پہ حملہ کر کے ہزارہا سکھوں کو واصل جہنم کیا۔ آخر جرنیل اور لشکر سکھ تاب مقابلہ کی نہ لا کر پسپا ہوا۔ اور شکست کھا کر بھاگا۔ اور دریا اباسین سے عبور کر کے لاہور میں آکر دم لیا۔ خادیخاں ہنڈ باوجود پہلے سیّد صاحب سے بیعت کرنے اور انکو اپنا امام حق مان لینے کے جب اجرار احکام شرعیہ سے ناراض ہوا اور سکھوں سے مل گیا۔ اور اہل اسلام سے لڑا اور مسلمانوں کے صدہا گاؤں کو جلا دیا۔ اور مساجد اور مدرسے گرا دیے تو بالاتفاق علماء و رؤساء سے فتوی ہوا کہ اس منافق اور باغی کو سبق دیا جاوے تاکہ اوروں کو بھی عبرت ہو۔ اور آیندہ کوی مسلمان ہو کر ایسا کام نکرے اس لیے ایک لشکر اسلام اس کے مقابلہ کو روانہ ہوا۔ اور اُس کے امیر مولوی محمد اسمعیل رحمتہ اللہ علیہ مقرر ہوئے سنہ ۱۲۴۵ ہجری میں صبح کے قریب یہ لشکر اسلام قلعہ ہنڈ کے پاس جا پہونچا اور مولانا موصوف مع لشکر اسلام قلعہ کے دروازہ سے قلعہ میں گھس گئے اور جو دشمن کا آدمی سامنے آیا قتل ہوا یا افتاں وخیزاں جیسے ہو سکا بھاگ گیا۔ حتی کہ خادیخاں جو سمجھتا تھا کہ یہ فقرار کا گروہ میرا کیا کر سکے گا۔ خواب غفلت سے بیدار ہوا۔ اور اپنے لشکر کو مقابلہ کرنے کا حکم دیا مگر اب کیا ہو سکتا تھا۔ لشکر کہاں وہ تو بھاگ کر قلعہ سے باہر چلا گیا تھا۔ اور تمام قلعہ اور ہتھیار لشکر اسلام کے ہاتھ

آگیا تہا۔ آخر بے قرار اور مضطر ہوکر کوٹھے پر چڑہا۔ ایک مجاہد کی گولی نے اُسکا کام تمام کردیا اور اپنے کئے کی سزا کو پہونچگیا۔ اور مولانا قلعہ پر قابض ہوگئے مگر اسوقت سے ملکی لوگوں کی مجاہدین سے زور بزور عداوت بڑہنے لگی اور امیر خاں رئیس ہریانہ برادر خادیخاں سید صاحب سے منافقانہ جا ملا اور عرض کی کہ یہہ قلعہ مجھکو مجاوے میں آپ کا اور احکام شرع کا مطیع ہونگا سید صاحب نے اُسکی عرض کو منظور کرلیا۔ مگر مولانا محمد اسمعیل صاحب اس فریب کو تاڑ گئے تہے آپ نے سید صاحب کو اس ارادہ سے روکا چنانچہ یہہ فریب ظاہر بہی ہوگیا۔ کہ امیر خاں نے ہزار روپیہ رشوت دینا کرکے یار محمد خاں کو مدد کے لیے بلایا۔ یار محمد خاں سید صاحب کا پہلے ہی دشمن تہا۔ وہ اس موقعہ کو غنیمت سمجھکر تین سو سوار کے ساتھ ریاست ہریانہ میں آگیا۔ اور آکر اپنے لشکر کی بڑی کرو فر دیکہائی جسے ملکی لوگ اس کی پر شوکت دیکھکر بہت اُس کے ساتھ جا ملے اور مجاہدین کی اعانت چہوڑ بیٹھے صرف آپ کے ساتھ ملکیوں سے فتح خاں اور ارسلال خاں رئیس زیدہ اور کچھہ اہل اسلام ملک سمہ رہ گئے سید صاحب نے اسوقت مولانا محمد اسمعیل کو طلب کیا اور قلعہ ہنڈ پر مولوی مظہر علی عظیم آبادی کو دوسو آدمی کے ساتھ چھوڑا۔ اور مولوی صاحب مذکور پر بہی ملکیوں نے حملہ کیا۔ مگر مولوی صاحب کی مستعدی اور مقابلہ نے انکی کمر توڑ دی اور ناکام گئے۔ مگر تاریخ ۱۵ ربیع الاول ۱۲۴۵ھ میں دوشنبہ کے دن یار محمد خاں کا لشکر مع اتواب وسامان زیدہ میں جہاں اب سید صاحب مقیم تہے آپہونچا ادہر لشکر اسلام بہی مقابلہ کے لیے تیار اور آمادہ ہوگیا۔ اور مولانا صاحب سید صاحب کے حکم سے مع لشکر اسلام دشمن پر یکبار حملہ کرکے اللہ اکبر کہکر فی سبیل اللہ ٹوٹ پڑے اور بندوقیں اور اتواب اور شاہیں کی باڑہ پر باڑہ مارنے لگے اور کود کود اور اچہل اچہل کر دشمن پر حملے کیے اور درانی سوار اور پیدل اُنکے آگے آگے بہاگ نکلے اور جو کچھہ تیاری ہتہیار وغیرہ کی تہی اور جو پلاؤ کی دیگیں پکی ہوئی تہیں۔ وہ بہی وہیں رہیں۔ اور جوتی اور کپڑے تک وہیں چھوڑ سے کچھہ مارے گئے اور جو باقی بچے وہ جانیں لیکر بہاگ گئے۔ اور یار محمد خاں خود بہی زخمی ہوا۔ اور پشاور کو بہاگتا ہوا راستہ میں مرگیا مجاہدین نے اُنکے قیام گاہ میں اترکر انکی اتواپ اور شاہیں اور اونٹ ہاتہی گہوڑے خیمے وغیرہ سامان لے لیا۔ اور پلاؤ کی دیگیں اُڑائیں اور باقی اٹھوں روپے کا مال ملکی لوگ لوٹ کرلے گئے۔ جب سید صاحب کو فتح کی خبر پہونچی تو آپ جناب الٰہی میں سجدہ شکر میں گر پڑے اور کچھہ وعظ کے بعد

آپ نے یہ مال غنیمت حسب قاعدہ شریعت خمس نکالکر مجاہدین پر تقسیم فرمایا۔ دوسری طرف مولوی مظہر علی صاحب نے امیر خاں برادر فادیخاں وغیرہ پر حملہ کرکے انکو فتح کیا۔ اور اس سے غنیمت کا مال مجاہدین پر تقسیم کیا۔ زیدہ کی لڑائی میں مجاہدین صرف چار آدمی شہید ہوئے اور سات زخمی ہوئے تھے اور درانیوں کے تین سو آدمی اور بہت سے نامی سردار مارے گئے اسوقت میاں نظام الدین چشتی مع اپنے ساتھیوں کے جنکو سید صاحب نے شاہ بخارا کی طرف سفیر کرکے بھیجا تہا آگئے۔ انہوں نے بیان کیا کہ شاہ بخارا اور حاکم کاشغر اور حاکم فیض آباد اور حاکم قندہار سبکو آپکا نامہ دکہایا۔ ان امرا نے آپکو مدد دینے کا وعدہ کیا ہے اور بڑے خوش ہوئے ہیں انہوں نے اسی اثنا میں خان زمان خاں رئیس گنگری نے سید صاحب کی خدمت میں عرض کی تربیلا پر جو سکھ قابض ہیں اُنسے بھی جہاد کرنا چاہیے چنانچہ خود سید صاحب کچھ اسوار اور پیادے مجاہدین لیکر وہاں تشریف لے گئے اور ایک ہی حملہ سے اسکو فتح کر لیا۔ اور اُسپر قابض ہوگئے۔ مگر بعد ازاں سکھوں کی چونکہ پانچ ہزار فوج پہونچ گئی اس لیے مجاہدین نے بڑی لڑائی کے بعد اس جگہہ کو چھوڑ دینا مناسب سمجھا۔ اس کے بعد سلطان محمد خاں حاکم پشاور برادر یار محمد خاں اپنی والدہ کے غیرت دلانے پر اپنے بہائی یار محمد خاں کا بدلہ لینے کے لیے ایک بڑی فوج کے ساتھ جس فوج کا افسر کیول صاحب انگریز تہا۔ قلعہ ہنڈ پر چڑہ آیا۔ اسوقت اس قلعہ کے اندر پچاس یا ساٹھ غازی تہے وہ باوجود قلعہ کے اندر محصور ہونے کے ایک ہفتہ تک لڑتے رہے آخر جب سلطان محمد خاں قلعہ کو خالی نہ کر سکا تو غازیوں کا رسد اور پانی بند کر دیا۔ اور پہر کیول صاحب کی ضمانت پر غازیوں سے اسبات پر صلح ہوئی کہ قلعہ سے خالی ہاتہہ باہر نکلجائیں اور اُن سے کچہہ تعرض نہ ہوگا۔ مگر جب یہ غازی قلعہ سے باہر نکلے تو غازیوں کو گرفتار کر لیا۔ اور عہد شکنی کی۔ کیول اس بدعہدی سے ناراض ہوکر نوکری چھوڑ کر علیحدہ ہوگیا۔ جب سید صاحب کو یہ وحشت انگیز خبر پہونچی تو آپ نے پشاور پر چڑہائی کی تیاری کر دی۔ جب سلطان محمد خاں نے یہ خبر سُنی تو وہ قلعہ ہنڈ کو چھوڑ کر پشاور کو جلدی چلا گیا اور قلعہ ہنڈ پر سکھ قابض ہوگئے اور جن غازیوں کو سلطان محمد خاں گرفتار کرکے لے گیا تہا وہ راستے سے راتہ چھوٹکر بہاگ گئے اور سید صاحب کے پاس صحیح و سالم پہونچ گئے اس لیے سید صاحب کا عزم پشاور موقوف ہوا۔ چونکہ اسوقت بڑائی سرداران پشاور و ملک سمہ کے لوگ پھر سید صاحب کے مخالف ہوگئے سید صاحب نے ارادہ کیا کہ کشمیر میں کسی

جگہ مقام کریں اس انتظام کے لیے آپ نے مولوی محمد اسماعیل صاحب کو ایک جماعت مجاہدین کے ساتھ کشمیر کو روانہ کیا۔ راستے میں جب وہ مقام آنب کے پاس پہنچے تو وہاں کے حاکم پایندہ خاں نے آپ کو اسطرف جانے سے روکا اس لیے سید صاحب نے پایندہ خاں سے لڑائی کی تیاری کر دی اور لشکر کو درستہ کرکے بھیجدیا اُس نے اس لشکر کی ہیبت سے منافقانہ صلح کر لی۔ اور پھر لشکر اسلام پر چڑھائی کر دی۔ لشکر اسلام بھی اس کے فریب سے غافل نہیں تھا۔ وہ بھی آگے سے تیار ہو گیا۔ آخر لڑائی کے بعد یہ بھی شکست کھا کر بھاگ گیا اور میدان مجاہدین کا رہا۔ اور قلعہ آنب میں آپکا قبضہ ہو گیا۔ اور وہاں بھی احکام شرعی جاری ہو گئے اور دفتر بھی وہاں ہی چلا گیا۔ اور مولوی نظام الدین صاحب چشتی کو کشمیر میں خلیفہ مقرر کرکے وعظ کے لیے بھیجا اور ملک کاغان جو کشمیر کے قریب ہے اُس سے بھی بہت لوگ سید صاحب کی بیعت میں داخل ہوئے کشمیر سے بھی بہت عرضیاں آنے لگیں کہ آپ اس ملک میں آجاؤ ہم سب آپ کے مددگار ہیں کشمیر کو جلد آپ فتح کر لیں گے مگر مولوی محمد اسمٰعیل صاحب نے سید صاحب سے عرض کی کہ ان لوگوں کے عہد و پیمان کا بھی کچھ اعتبار نہیں چونکہ غازی اسوقت فارغ تھے اس لیے سید صاحب کا ارادہ ہوا کہ دریائے اباسین کے پار جو سکھوں کے قلعے ہیں انپر حملے کیے جائیں اس لیے لشکر اسلام تیار ہو کر ادھر کو روانہ ہوا۔ اور مولوی محمد اسمٰعیل صاحب راستے میں ایک گڑھی فتح کرنے کے درپے ہو گئے اور باقی لشکر پھولڑہ میں پہونچ گیا۔ جب یہہ لوگ صبح کی نماز پڑھنے لگے تو لشکر کفار حملہ کرکے اُنکے سر پر آپہونچا۔ ایک ایک غازی کو تین تین سواروں نے گھیر لیا۔ جسمیں چند غازی اور مولوی محمد حسین صاحب اور مولوی سید احمد صاحب بھانجے سید صاحب شہید ہوئے اسی عرصہ میں مولوی اسمٰعیل صاحب آپہونچے اور کفار پر حملہ پر حملہ شروع کیا اور یہہ تمام مواضع سکھوں سے چھین لیے اور سرداران مسلمانوں کے حوالہ کرکے واپس چلے آئے۔

ان دنوں میں رنجیت سنگھ کی طرف سے سید صاحب کی خدمت میں دو وکیل ایک سردار وزیر سنگھ اور دوسرے حکیم عزیز الدین صاحب حاضر ہوئے اور رنجیت سنگھ کا پیغام دیا کہ آپ نے دریائے اباسین کے کنارہ کا ملک فتح کر لیا ہے آپ وہاں رہیئے اور ہمنے آپکو وہ ملک بطور انعام کے دیا اور خاطر جمع سے آپ وہاں احکام شریعت جاری کریں بشرطیکہ دریا کی اس طرف نہ بڑھیں۔ اگر آپ آگے بڑھیں گے تو پھر فقیر اور زاہد نہ سمجھے جائیں گے بلکہ دنیادار طمعی

جاوے جائیں گے اور سخت مقابلہ کرکے آپ کی بیخ کنی کی جاوے گی ۔ یہہ دونو سفیر جب پیغام پہونچا کر آپ سے باتیں کرنے لگے اور ہدایت کے کلمات سننے لگے تو حکیم صاحب کا تو مقتضائے اسلام عاشق ہونا ہی تہا۔ وزیر سنگہ صاحب بھی مسلمان ہوگئے ۔ سیّد صاحب نے انکو فرمایا کہ اسوقت واپس چلے جاؤ ۔ اور اسلام کو ابھی دل میں رکھو اور خفیہ اُس کے مددگار رہو اسی اثنا میں راجہ شیر سنگھ اور جنرل انٹورا صاحب فرانسیس سیّد صاحب کے اس جواب کے لیے جو سیّد صاحب نے سکھوں کی طرف بہیجا ہوا تہا بارہ ہزار لشکر کے ساتھ دریائے لنڈہ کے کنارے پہونچکر اترے ہوئے تہے اس لیے سردار فتح خاں رئیس پنجتار سیّد صاحب کے پاس آنب میں (جہاں آپ کا قیام تہا) گیا اور کہنے لگا کہ شیر سنگھ اور انٹورا صاحب پنجتار پر حملہ کرنے کو تیار ہیں آپ مدد کے لیے کچھ مجاہدین بہیجئے چنانچہ آپ نے مولانا محمد اسمٰعیل صاحب کو کچھ لشکر کے ساتھ پنجتار میں بہیجا۔ مولوی خیر الدین اور حاجی بہادر شاہ خاں صاحب کو آٹھ آدمیوں کے ساتھ وزیر سنگھ اور حکیم صاحب کے ساتھ دربار لاہور میں بہیجا تو کہ رنجیت سنگھ کے خط و پیغام کا جواب دیں۔ یہہ سفارت پہلے راجہ شیر سنگھ اور انٹورہ صاحب کے پاس پہنچی۔ انٹورہ صاحب جنرل مولوی خیر الدین صاحب سے ہم کلام ہوئے۔ مولوی صاحب نے سیّد صاحب کا مطلب بیان کیا۔ آپ ملک و دولت کے واسطے لڑائی نہیں کرتے بلکہ دنیا میں اسلام پہیلانے کے لیے اور فرض مذہبی ادا کرنے کے لیے جہاد کرتے ہیں اور اپنے اللہ کو راضی کرنا چاہتے ہیں اور یہ فرض کل کتب آسمانی میں موجود ہے۔ اور انبیا کی سُنت ہے۔ انٹورہ صاحب نے کہا پہر سیّد صاحب انگریزوں سے کیوں نہیں لڑتے مولوی صاحب نے فرمایا کہ ہمکو مذہبی فرائض کے ادا کرنے سے نہیں روکتے بلکہ مدد دیتے ہیں بخلاف سکھوں کے کہ یہہ ہمکو اذان بہی نہیں دینے دیتے۔

انٹورہ صاحب معقول گفتگو سُنکر دنگ رہ گیا اور بجا بجا اور درست درست کہا مگر گفتگو کے بعد کہا کہ یہہ فوج جسکو آپ دیکہتے ہیں یہ پنجتار میں لڑائی کے لیے پہنچ جائے گی مولوی صاحب نے فرمایا کہ یہہ فوج ہمارا کچھ نقصان نہیں کرسکتی کیونکہ سیّد صاحب آنب میں ہیں اور وہاں پہنچنا مشکل ہے اس کے بعد کچھ اور بہی گفتگو ہوتی رہی آخر انٹورہ صاحب نے مولوی صاحب کو کہا کہ اب آپکو رخصت ہے پہر کسیوقت آپ کو بلاؤنگا۔ دوسرے دن وزیر سنگھ نے جو خفیہ مسلمان ہوگیا تہا آپ کی خدمت میں عرض کی کہ آج راجہ کھڑک سنگھ اور انٹورا

صاحب اور امیر خاں برادر خادمخاں کی مشورت ہوئی ہے کہ یہہ مولوی تو کسی طرح ہمکو ہاتھ نہیں رہنے دیتا مگر آج جب ایک پہررات کا باقی رہے پنجتار پر فوج روانہ کی جاوے پس مولوی صاحب نے ایک مخلص آدمی کو مولانا مولوی محمد اسمعیل کی خدمت میں بہجدیا۔ اور اُس آدمی کو یہہ بھی کہدیا کہ راستے کے گاؤں کے مجاہدین کو اور جو لوگ اُنکے خیرخواہ ہیں انکو بہی خبر کرتے جانا پس جب سب سکھوں کی فوج مقام زیدہ میں جاکر اتر پڑے جو پنجتار سے چھ کوس پر ہے۔ تو یہہ خبر مشہور ہو گئی کہ آج رات پنجتار کا لشکر مجاہدین سکھوں پر حملہ کرے گا۔ پس یہہ خبر سنتے ہی کفار کے بدنوں میں جان نرہی اور رات کا اول حصّہ تو بیقراری میں گذرا مگر آخیر حصّہ رات میں تمام فوج معہ انٹورا صاحب بھاگ نکلی اور دریائے لنڈہ سے عبور کرکے دیوانوں کی طرح کوئی سپاہی کہیں گیا اور کوئی کہیں گیا۔ بلکہ بلا اجازت افسروں کے لنڈہ کا پل بہی توڑ دیا۔ اب مولوی خیرالدین صاحب پنجتار میں مولانا محمد اسمعیل کی خدمت میں پہونچے۔ اور وہاں سے دونو صاحب سید صاحب کی خدمت میں آنب میں پہونچے۔ سید صاحب اس تمام کارروائی سے نہایت خوش ہوئے یہہ خبر سُنکر سکھوں کا لشکر جو قلعہ ہنڈ پر قابض تہا وہ بہی قلعہ مذکور کو چھوڑ کر بہاگ گیا۔ اس کے بعد سید صاحب نے اس ملک کی رسم بد کو بند کیا کہ اُن لوگوں کی لڑکیاں بوڑہیاں ہو جاتی تہیں اور انکا نکاح نہیں کرتے تہے اگر کرتے تو بہت سا روپیہ لیکر کرتے تب تمام لوگوں نے یہ آپکا حکم مان لیا اور اُسپر عمل بہی کیا اُس کے بعد سید صاحب نے احمد خان باغی رئیس ہوتی مردان کے مقابلہ میں مجاہدین کا لشکر بہ معیت مولوی محمد اسمعیل صاحب بہیجا مولوی صاحب نے اسکو جاتے ہی فتح کرلیا اور فتح کرکے احمد خان کے بہائی رسول خاں کو دیدیا۔ اور آپ پنجتار میں واپس آگئے اب دو اور جنگ بہی پیش آگئے ایک طرف تو احمد خاں رئیس ہوتی مردان پشاور سے محمد خاں حاکم پشاور کو چڑہا لایا اور ادہر سکھوں کی فوج آنب کے قریب آنب پر حملہ کرنے کو دریائے اباسین کے کنارے پر گڑہی چتر باری پر گولہ باری کرنے لگے۔ مجاہدین نے سکھوں کی خوب خبر لی آخر سکھ یہاں سے بہی شکست کہا کر بہاگ گئے اب ادہر سے تو مجاہدین کو فراغت ہوئی مگر دوسری طرف سے سلطان محمد خاں حاکم پشاور کی آمد ہوئی اس لیے سید صاحب اس طرف متوجہ ہوئے پہلے آپ نے اُسکو لکہا کہ ہم لوگ صرف سکھوں سے جہاد کرنے کو آئے ہیں نہ کلمہ گو مسلمانوں سے تم لوگ بار بار ہمپر کیوں چڑہ آتے ہو خدا سے ڈرو اللہ کے

کام کرنے والوں سے مزاحم نہ ہو ہمارا ارادہ ملک گیری کا نہیں۔ مگر اس بد سیرت نے انکی کچھ بات نہ سُنی آخر آٹھ ہزار سوار اور چار ہزار پیادے اور چار توپ اور دو شتر نالیں لے کر گڑھی ہمسار میں آڈٹا۔ آخر ناچار سید صاحب بھی ساڑھے تین ہزار مجاہدین لیکر موضع مذکور میں پہونچے۔ فریقین کی صف آرائی کے بعد جنگ شروع ہوئی۔ اور سید صاحب نے اپنی صفوں کے آگے ہو کر ترغیب جہاد دی۔ یہی کہنا تہا کہ مجاہدین شیروں کی طرح میدان جنگ میں باڑہ پہ باڑہ مارتے ہوئے برق کی طرح آگے بڑہے اور خود سید صاحب گھوڑے سے اُتر کر پیدل ہو گئے اور مولوی اسمٰعیل وغیرہ بھی آپ کے دائیں بائیں ہو کر دریا کی موج کی طرح آگے بڑہے اور یہہ افغان دُرانی آٹھ ہزار لشکر دانت ہونٹوں کو اپنے دانتوں سے دبائے ہوئے بڑے غضب و شدت سے غازیوں پہ حملہ آور ہوئے اور نیزہ تلوار وغیرہ ہاتھ میں لیے ہوئے لشکر مجاہدین میں گھس پڑے اور پوچھتے تھے۔ کہ سید صاحب کجاست و سید کجاست۔ اور سید صاحب اُنکے سامنے بڑی تیزی اور بہادری سے بندوق پہ بندوق اور قرابین پہ قرابین مینہ کی طرح برساتے تہے اور فرماتے تہے کہ سید ہمیں ست و سید ہمیں ست اور درانیوں کی لاش پر لاش پہ گر کر لاشوں سے میدان بھر گیا تہا جب کئی ہزار درانی مارے گئے تو سخت ہزیمت کہا کر پسپا ہونے شروع ہوئے اور غازی انکی توپوں پہ جا پڑے اور اُن توپوں سے گولا باری کر کے انپر قیامت برپا کر دی پس میدان غازیوں کے ہاتہ رہا۔ اور تین ہزار درانی مارے گئے۔ اور غنیمت کے مال ہاتہ آئے اور غازیوں کے صرف بتیس ۳۲ آدمی شہید ہوئے اور سید صاحب نے حسب قاعدہ شریعت غنیمت کو تقسیم کیا۔ اور چاروں طرف سے خوانیں اور رؤسا کی مبارکبادیاں آنی شروع ہوئیں اور اس فتح کے بعد سید صاحب نے پشاور کی تسخیر کا ارادہ کیا۔ اور تمام ملک کے خوانین اور سرداران ملک یہہ اپنی فوج لے کر سید صاحب کی مدد کو حاضر ہوئے اور پشاور کے رستہ میں سید صاحب سے کوئی مخالفت کرنے کو کھڑا نہ ہوا بلکہ خوش ہو کر ساتھ شامل ہو گئے جب سید صاحب موضع ایکی میں پہونچے تو آپ کو خبر ملی کہ سلطان محمد خاں نے ڈر کے مارے زن و بچہ و مال و اسباب کو کوہاٹ میں بھیج دیا ہے اور آپ ایک گاؤں میں جا چھپا ہے اسی اثنا میں سلطان محمد خاں کی طرف سے فیض اللہ خاں وکیل آیا۔ اور اُسکی زبانی کہا کہ میں آپ سے مقابلہ کر کے نادم ہوا۔ اور توبہ کر کے آپ سے معافی

چاہتا ہوں اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہوں۔ اور آیندہ غلاموں کی طرح آپکا حکم مانوں گا۔
اور آپکا نائب ہونگا۔ سیّد صاحب رحم دل تھے آپ نے قصور معاف کرکے اُسکو پشاور کا
حاکم رہنے دیا۔ مگر قاضی اپنے مقرر کر دیے اور پشاور میں احکام شریعت کے موافق فیصلے
ہونے شروع ہوئے اور کچھ روز وہاں ٹھیرے تمام مرد و عورت پشاور کے آپکے آنے سے
خوش ہوئے اور ہر قسم کے فسق و فجور بند ہوئے صوم و صلوۃ کے تارک کو سزا ملنے لگی
جب اسطرح سے امن و امان ہو گیا۔ تو سیّد صاحب مع لشکر پنجتار میں تشریف لائے مگر
سلطان محمد خاں نے اپنی عادت قبیح کے موافق پھر بغاوت کرنی شروع کی اور مولوی سیّد
مظہر علی صاحب جسکو سیّد صاحب قاضی پشاور مقرر کر آئے تھے اس کو قتل کر ڈالا۔ اور
جس علاقہ میں سیّد صاحب رہتے تھے اس علاقہ کے لوگوں کو بہکا کر سیّد صاحب
کے مخالف کر دیا۔ ان لوگوں نے سیّد صاحب کے عاملوں کو جس جس گاؤں میں وہ
تھے اُنکو غدر اور فریب سے مار ڈالا سیّد صاحب نے مع تمام لشکر ان چیدہ موحد نمازیوں
کے مارے جانے سے بڑا افسوس کیا۔ اور مصمم ارادہ کر لیا۔ کہ اس ملک کے لوگ بڑے
غدار ہیں عہد و پیمان کا اُن کے دلوں میں کچھ لحاظ نہیں اس ملک سے اب ہجرت کرنی
چاہیے۔ اس ملک کے بعض مخلص لوگوں نے بہت کچھ عرض معروض کی کہ آپ یہاں سے
نہ جائیں۔ مگر آپ کی طبیعت بالکل برداشتہ ہو گئی اور کبھی ان لوگوں پر اعتبار نہ رہا
آخر آپ نے سندھ کا ارادہ کر دیا اور ۱۲۴۶ھ ہجری میں کوچ کر دیا۔ آپ اس ملک یعنی سمہ
سے ہجرت کرکے دو تین منزل پر گئے تھے کہ سکھوں کی فوج اس ملک پر چڑھ آئی اور
اب ان لوگوں کو سیّد صاحب کی قدر معلوم ہوئی سکھوں نے ملک سمہ پر وہ تباہی
کی کہ ہزارہا لوگوں کو قتل کرکے اُن کے گاؤں کو آگ لگا دی اور خاک سیاہ کر دیا۔
اور ان کے بال بچوں اور عورتوں اور مال مویشیوں کو پکڑ کر لاہور لے گئے۔ اس خونریزی
میں سکھوں کے لشکر نے وہ ہلاکت اور ظلم کیا کہ ہلاکو اور چنگیز خاں کو بھی مات کر دیا تھا یہ سزا
انکو اسبات کی اللہ کی طرف سے ملی جو انہوں نے سید صاحب اور غازیوں اہل اللہ کے ساتھ
بے وفائی اور دغا بازی کی تھی سکھ مارتے تھے اور کہتے تھے کہ تم لوگ وہ موذی ہو کہ جنہوں
نے اپنے پیر و مرشد و محسن کے ساتھ غدر کیا جس جس گاؤں میں جس جس قدر غازی ناحق
مارے گئے تھے اب ایک ایک کے بدلے دس دس آدمی مارے گئے غرض چہارم

مورخہ شعبان ۱۲۴۶ ہجری میں سیّد صاحب مقام راج دواری واقعہ ملک کاغان میں پہونچکر مقیم ہوگئے اسی اثناء میں لشکر اسلام نے سکھوں کے لشکر کی طرف جو دودہ پہونگڑ منگ میں پڑا تہا۔ بزیر کمان مولانا محمد اسمعیل صاحب کے لڑائی کی تیاری کردی اور مولوی خیر الدین صاحب نے یہاں سکھوں پر حملہ پہ حملہ کرکے انکو پسپا کردیا اور مولانا مولوی اسمعیل صاحب نے بڑہ کر بالاکوٹ پر قبضہ کرلیا۔ اور مولوی خیر الدین صاحب وغیرہ نے مظفر آباد کو جو سکھوں کا اسطرف دار الریاست تہا سکھوں سے فتح کرلیا۔ یہہ ماجرا سُنکر راجہ شیر سنگھ گڑہی حبیب اللہ میں آ اُترا شیر سنگہ نے پہلے سید صاحب کی طرف جو بھونگڑ منگ میں تہے تیاری کردی تو مولانا مولوی محمد اسمعیل نے بالاکوٹ کو حبیب اللہ خاں کے سپرد کرکے سیّد صاحب کی طرف بھونگڑ منگ کی تیاری کردی۔ جب راجہ شیر سنگہ نے یہ خبر سُنی تو اُس نے بالاکوٹ کو خالی جانکر اسپر حملہ کردیا حبیب اللہ خاں نے سیّد صاحب سے مدد طلب کی سید صاحب نے مع تمام لشکر بالاکوٹ کی طرف چڑہائی کردی اسوقت سکھوں کو لڑائی کے لیے ایک ایسی جگہہ مل گئی کہ انکی گولیاں وغیرہ غازیوں پر اچہا نشانہ کرتی تہیں اور غازی ایسی بے ڈہب جگہہ کھڑے تہے کہ انکی گولی اور ہتہیار خوب کام نہیں دیتے تہے مگر تاہم بہی کشمکش سے سیّد صاحب اور مولوی محمد اسمعیل صاحب اور مولوی احمد اللہ صاحب ناگپوری اور مولوی جعفر علی نقوی اور ارباب بہرام صاحب رئیس پشاور اور تمام لشکر تشنہ شہادت مشکل جگہوں اور دل دلوں کو چیرتے ہوئے اور کودتے پہاندتے سکھوں سے جا جٹے اور جہاں کوئی غازی تہا وہیں مست ہاتہی کی طرح لڑائی میں سر دے رہا تہا۔ غازیوں نے کفاروں کو یوں آگے رکھ لیا جیسے بہیڑ اور بکریوں کے گلے کو شیر آگے رکھ لیتا ہے۔ اور انپر قیامت برپا کردی یہ اُن کفار کا حال تہا جو غازیوں کے آگے تہے مگر وہ کفار جو پہاڑ پر تہے انکی دنش لہزار کے قریب گولیاں غازیوں پر چھوٹ رہی تہیں اور غازیوں کی گولیاں پہاڑ کی چوٹی تک پہونچ نہ سکتی تہیں اور نہ کوئی اوپر چڑہنے کا رستہ ملتا تہا۔ اسی اثنا میں سیّد صاحب شیر کی طرح جماعت غازیوں میں بڑہے ہوئے تہے۔ اور کفار کو واصل جہنم کررہے تہے کہ یک بیک نظروں سے غائب ہوگئے۔ مولوی جعفر علی صاحب نقوی جو آپ کے منجملہ اور محافظوں کے آپ کے کندہے کے ساتھ تہے اُنکا مقولہ ہے کہ جناب حضرت امیر المؤمنین در ہمان جماعت از نظر من غائب شدند۔ پس آپ کی

غائب ہونے کے بعد تمام لشکر میں ل جل پڑگئی ہر ایک غازی شیدائے سید صاحب اپنی جان کا بچانا بھول کر دیوانوں کی طرح پھرنے لگا اور پوچھنے لگا کہ حضرت سید صاحب کہاں ہیں بس پھر توسکھوں کو اور بھی موقعہ مل گیا۔ انہوں نے غازیوں کو گولیوں سے بھون دیا۔ اور دیکھا کہ کہیں مولوی محمد اسمٰعیل صاحب شہید ہوئے پڑے ہیں۔ اور کہیں کوئی مولوی صاحب اور کوئی منشی صاحب اور کہیں کوئی عارف۔ اور کہیں کوئی زاہد۔ غرض یہہ لوگ اپنی جس مراد کو دل میں لیکر اپنے پیارے دیس پردیس ہوئے تھے وہ پالی اور اپنی جانوں اور اپنی اولادوں کو ابراہیم خلیل اللہ اور حضرت اسمٰعیل کیطرح سے رب العزت رب العالمین کے آگے نذر کردیا۔ اور دین اور دنیا کی دولت لے لی اور خدا تعالیٰ کے قرآن شریف پر عمل کرکے اور سنت سید المرسلین پر عاشق صادق بنکر دکھا دیا اور رضی اللہ عنہم و رضوان اللہ علیہم کے مصداق بن گئے یہ کوئی تر تہا جبکہ اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے نہ وہ اُنکے اخلاص سے امید تھی کہ وہ تمام دنیا کے بادشاہ بن جاتے۔ ہاں البتہ ظاہر میں یہہ سمجھ آتا ہے کہ ولائتیوں نے آپ کو کامیاب نہ ہونے دیا ورنہ اگر ولائتی لوگ سید صاحب سے دغا نہ کرتے اور سید صاحب بھی اُن کے عہد و پیمان پر بھروسا نہ کرتے تو بے شک آج سید صاحب یا سید صاحب کے اتباع کی تمام دنیا میں سلطنت ہوتی اس بات میں کچھ اختلاف ہے کہ سید صاحب کیا ہوئے۔ کوئی کہتا ہے سید صاحب غائب ہوکر زندہ ہیں کوئی کہتا ہے فوت ہوگئے۔ واللہ اعلم ظاہر شریعت کے طور پر تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ فوت ہوگئے ہیں۔ ان لوگوں کی صفات کہانے پینے لباس معاشرت اور اخلاق اور عبادات و حالات میں اصحاب آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے ملتے تھے کبھی کہانے کو وافر ملتا تہا۔ کبھی کئی کئی فاقے گذر جاتے تھے۔ موٹے سوٹے پھٹے پرانے کپڑے جیسے میسر آتے تھے پہنتے تھے جو کام کرتے تھے وہ دین کا کام کرتے تھے تمام لوگوں کی طرح جنگل سے گھاس اور ایندھن کا گٹھا لاتے تھے اپنے ہاتھ سے گھوڑے کی لید اٹھاتے تھے چکی آپ ہی پیستے تھے۔ کیا سید صاحب اور کیا مولانا مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیکھنے والا سردار اور عالم فاضل اور ادنیٰ سپاہی اور خدمتگار میں فرق نہیں کرسکتا تہا۔ میں کہتا ہوں درحقیقت جب تک مولویت اور صوفی پن وغیرہ برنگ عادات و اخلاق محمدی و اصحاب کرام و بزرگان دین نہ ہوجائے کوئی پورا صادق مسلمان نہیں ہوتا۔

بقول شخصے ؎

صوفی و فقیہ و عالم و دانشمند　　این جملہ شدی ولی مسلمان نشدی

یعنے جب تک طبیعت میں سے فخر و کبر و نخوت نہ نکلے تب تک انسان مسلمان نہیں ہوتا اگرچہ نام کو چودہ طبق کا عالم و فاضل و عقیل ہو۔ میںنے اس گروہ کے ایک عالم مولوی حیدر علی صاحب نامی مرحوم کو دیکھا ہے جو آخر عمر میں موضع ملوال ضلع فیروزپور میں آرہے تھے۔ اور موضع مذکور کے افغان وصل خاں صاحب نامی انکو لائے تھے میںنے ایسا کوئی عالم متبع سنت و شریعت نہیں دیکھا اگر میں انکے پورے حالات لکھوں تو ایک کتاب بنتی ہے۔ اس خاکسار پر ان مولوی صاحب کے بڑے احسان ہیں جو کچھ میںنے علم پڑھا ہے اس میں انکی مدد رہی ہے۔ افغانان ملوالی سلطان خاں صاحب سکندر خاں صاحب جمال الدین خاں صاحب آپ کی بڑی عزت کرتے تھے اور اس عاجز کے ایک برادر حافظ محمد اسمعیل صاحب بجائے خلیفہ تھے یہ سب لوگ اب زیر خاک سوئے ہوئے ہیں۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَھُمْ وَارْحَمْھُمْ۔

ذکر ریاستہائے اسلامی ہندوستان

خاندان داؤدپوتران ریاست بہاولپور

یہ خاندان عباسی ہے حضرت عباسؓ کی اولاد سے ہیں ان نوابوں کے اباو اجداد پہلے شکارپور میں (جو کہ سندھ میں واقع ہے) بستے تھے اور حرفہ زراعت وغیرہ کرتے تھے بڑے امیر اور مالدار ہوگئے تھے سکھر کے صوبہ دار سے ازکا بسبب ادا کرنے لگان کے جھگڑا واقع ہوگیا۔ اور صحرا کی جانب چلے گئے۔ درانی سواروں نے انکا پیچھا کیا۔ آخرکار ان لوگوں نے اُنسے تنگ آکر اپنے بال بچوں اور عورتوں کو قتل کرکے درانیوں سے دل کھول کر لڑائی کی اور انکو شکست فاش دی۔ لیکن بخوف صوبہ دار مذکور کے شکارپور میں واپس نہ گئے اور دریائے سندھ کے بائیں طرف سے ہوتے ہوتے الہ آباد میں جو اس صوبہ میں ہے ۱۷۳۰ء میں آئے اور بہاول پور کو اپنی ریاست کے سرداروں میں تقسیم کردیا۔ اور بہاول پیرجانی کو اپنا امیر مقرر کرلیا۔ اس سے بہاولپور کی بنیاد پڑی اور قوم گرگھنی کا ایک بلوچ جو سندھ سے انکے ہمراہ آیا تھا۔ اُسکو اُس نے

اپنا وزیر مقرر کر لیا۔ اس بلوچ نے بہاول خاں ثانی کے عہد میں امیروں کے اختیارات کو بہت گھٹا دیا۔ اور ۱۸۰۹ء میں بہاول خاں ثالث نے سلطنت کو بڑھایا۔ اور اس خاندان کے تمام لوگوں نے اپنا اس کو سردار قبول کیا۔ اور اپنے اپنے حصہ کی جاگیریں اس سے اس شرط پر لیں کہ بوقت ضرورت جنگ اسکی مدد کیا کرینگے بہاول پور کے ساتھ اسوقت ڈیرہ غازیخاں اور ملتان اور منٹگمری کے اضلاع کا بہت سا حصہ اور بیاس جنوبی کے اضلاع بھی شامل تھے اضلاع ڈیرہ غازیخاں ملتان و منٹگمری تو درانی خاندان کے حکام نے دیے تھے اور بیاس کے اضلاع رنجیت سنگھ نے اس بہانہ سے کہ رئیس بہاول پور لگان اچھی طرح ادا نہیں کرتا اس سے تمام اضلاع مذکور چھین لیے اور صرف بہاولپور اسکے پاس رہنے دیا بہاولخاں نے سکھوں کے خوف سے انگریزوں کی حکومت میں پناہ گزین ہونا پسند کیا اس سے سکھوں کے جور و جفا سے بچ گیا۔ بہاول خاں ثالث کے مرنے پر اسکا دوسرا بیٹا خود بخود نواب بن گیا۔ لیکن اس خاندان کے سرداران نے بغاوت کر کے اسکو تخت سے اتار دیا۔ اور اس کے بڑے بھائی فتح خاں کو نواب مقرر کر دیا ۱۸۵۹ء میں یہہ بھی فوت ہو گیا۔ اور اسکی جگہہ اسکا بیٹا بہاول خاں چہارم تخت نشین ہوا اسوقت اس خاندان کے سرداران نے پھر بغاوت کی مگر کامیاب نہ ہوئے بلکہ مغلوب ہو کر انگریزی علاقہ میں بھاگ آئے اور انکی جاگیریں نواب نے ضبط کر لیں ۱۸۶۶ء میں نواب مذکور مر گیا۔ اور اسکا بیٹا صادق خاں نواب ہوا۔ اور کمشنر ملتان نے اسکو سرکار انگریزی کی طرف سے راہ و رسم ادا کیں نواب مذکور چونکہ اس وقت خورد سال تھا اس لیے سرکار انگریزی نے کرنل چن صاحب کو وہاں کے انتظام کے لیے بھیجا اس صاحب نے ہر طرح سے اچھا انتظام کیا۔ اب یہہ نواب جوان ہے اور ریاست کا خود منتظم ہے۔ خدا تعالی اسکی عمر اور دولت زیادہ کرے۔ اور خلفاء عباسیہ کا اسکو دین و دنیا میں نائب کرے اور دین محمدی کا حامی بناوے اس ریاست کی آمد ہے چھبیس لاکھ اسی ہزار چالیس روپیہ مگر اب کونسل انہار کی مدد سے آمد دن بدن بڑھ رہی ہے خراج نہیں دیتے انکی ستارہ توپ سلامی ہے۔

خاندان ریاست مالیر کوٹلہ

اس خاندان کے اعلی بزرگ شیخ احمد زندہ پیر تھے انکے پانچ بیٹے تھے۔ ان کے بڑے شیخ صدر الدین معروف صدر جہاں افغانستان سے ہندوستان کے سیر کو آئے پرہیزگار

زاہد تھے مقام مالیر میں پہونچکر ستلج کے ایک نالے پر اقامت کر کے چھپر ڈالکر خدا کی عبادت
میں مصروف ہو گئے پہلے یہان کچھ آبادی نہ تھی صرف ایک چھوٹا سا موضع جھوم نام تہا
وہان کی ایک ضعیفہ عورت قوم مالی سے انکی معتقد ہو گئی۔ سلطان بہلول لودہی بارادہ
سلطنت گیری دہلی جارہا تہا۔ اتفاقاً اسکا گذر یہاں سے ہوا۔ تو شیخ مذکور کے تکیہ کے
قریب ایک دن ٹہیر گیا۔ اور انکی کرامات سنکر انکا معتقد ہو گیا۔ اور دل میں نیت کر لی کہ اگر
میں دہلی سلطنت پر قابض ہو گیا تو اس بزرگ باخدا سے اپنی لڑکی کی شادی کر دونگا
سلطان بہلول کو دہلی کی سلطنت نصیب ہوئی تو اُس نے وعدہ ایفا کیا۔ اور اپنی لڑکی
صدرالدین کو بیاہ دی اور بارہ گاؤں بڑے اور چھپن موضع چھوٹے چھوٹے جہیز میں
دیے اور دیگر اشیا بہی بہت سی عنایت کیں دوسری شادی انہوں نے راجپوتوں کے
خاندان میں کی ۱۵۱۵ء میں آپ نے وفات پائی انکی خانقاہ مالیر خاص میں موجود ہے
جو انکی اولاد شاہزادی سے ہوئی وہ تو خانقاہ مذکور کی مجاور رہی اور جو اولاد راجپوتوں کی لڑکی
سے ہوئی وہ جاگیر مذکور کی رئیس ہوئی ایک بازید خاں نام جو صدرالدین کی پہٹی جد سے
رشتہ دار تہا اور یہان آگیا تہا۔ اُس نے مالیر کے قریب ایک اور شہر کوٹلہ کے
نام سے بنایا اور آباد کیا۔ اور بہت دیہات جاگیر موروثی پر بہی اپنا دخل کر لیا۔ اور مالیر
چہوڑکر کوٹلہ میں سکونت اختیار کر لی اور صدرالدین کی اولاد بدستور سابق مالیر میں
رہی اُس کے بعد اسکے بیٹوں سے فیروز خاں رئیس ہوا۔ یہ بڑا اقبال آدمی تہا اُس کے
بعد اُسکا بیٹا شیر محمد خاں ہوا۔ یہ ۱۷۰۲ء میں فوج ناظم سرہند کے ہمراہ ہوکر گورو گوبند سنگھ
پیشوا سکھوں سے لڑا اور پہر بادشاہ دہلی کے حکم سے ایک سردار روہیلہ بداؤن کو پکڑ کر
شاہ دہلی کے سامنے حاضر کیا۔ عالمگیر اورنگ زیب کے عہد میں فوت ہوا۔ اُسکے
بعد اسکا بیٹا غلام حسین رئیس ہوا۔ اُسپر عثمان یار خان روہیلہ جسکے باپ کو شیر محمد خاں
نے پکڑ کر بادشاہ کے سامنے حاضر کیا تہا۔ بلشکر کثیر چڑھ آیا۔ غلام حسین خاں نے بنظر مصلحت
اسوقت اُس سے صلح کر لی اور اپنی دختر بلاقن سے اُس کی شادی کر دی عثمان یار خاں
اپنی بیوی کو لیکر واپس چلا گیا۔ غلام حسین کے بعد اُسکا بہائی شیر محمد خان کا بیٹا جمال خان
رئیس ہوا۔ جمال خاں سرہند کی لڑائی میں مارا گیا۔ اُس کے بعد اسکا بیٹا بھیکھن خاں
رئیس ہوا۔ اُس کے عہد میں احمد شاہ ابدالی دہلی کو آیا۔ اسنے اُس خاندان کی بڑی عزت کی

اور اُنکے علاقہ کو کچھ وسیع بھی کردیا ۱۷۶۲ء میں بھیکھن خاں میں اور راجہ پٹیالہ آلاسنگھ میں لڑائی ہوئی بھیکھن خاں کے بعد اُسکا چھوٹا بھائی بہادر خاں رئیس ہوا ۱۷۶۶ء میں سکھوں سے لڑکر شہید ہوا۔ اسوقت راجہ پٹیالہ وغیرہ نے اس ریاست کا کچھ حصہ دبا لیا بہادر خاں کے بعد اس کے اور چھوٹے بھائی عمر خاں اسد اللہ خاں عطاء اللہ خاں اپنی اپنی نوبت پر حکومت کرکے فوت ہوئے مگر عطاء اللہ خاں مذکور کے عہد میں رنجیت سنگھ والی لاہور نے مع فوج کثیر مالیر کوٹلہ کی طرف رجوع کیا اور عطاء اللہ خاں سے ڈیڑھ لاکھ نذرانہ طلب کیا عطاء اللہ خاں نے جیسے ہوسکا کچھ نذرانہ ادا کیا۔ اور کچھ اُدھار کیا۔ اتنے میں رؤسا کی خوش قسمتی سے سرکار انگریزی کا دور آگیا اور رنجیت سنگھ کو اُس نے خوب دبایا اور دریائے ستلج تک اسکی حد مقرر کردی تب رؤسا نواح پنجاب سے راجہ فریدکوٹ و نواب ممدوٹ جمال الدین خان اور افغان یوسف علیخاں بہادر ساکن ملوال قدیم وغیرہ نے ٹھنڈا سانس لیا عطاء اللہ خاں کی وفات کے بعد سرکار انگریزی کی حمایت سے بھیکھن کی اولاد میں نسلاً بعد نسلٍ حکومت ریاست مقرر ہوئی چنانچہ ۱۸۱۰ء میں بھیکھن خاں کا بڑا بیٹا وزیر خاں رئیس ہوا۔ اور عطاء اللہ کی اولاد اپنے خاص علاقہ میں قابض رہی وزیر خاں کی وفات کے بعد اُسکا بیٹا امیر خاں صاحب مسند نشین ہوا پہلے یہہ رئیس خاں صاحب سے ملقب ہوئے تھے اب سرکار انگریزی نے امیر خاں کو نواب کا لقب عطا کیا۔ یہہ ۱۸۴۶ء میں فوت ہوئے اُس کے بعد فرزند ارجمند نواب محبوب علیخاں مسند آرا ہوئے جب انہوں نے ۱۸۵۷ء میں انتقال کیا تو انکی جگھ اُنکے خلف رشید سکندر علیخاں مالک ریاست ہوئے چونکہ سکندر علیخاں لاولد تھے اور انکی نسب سے ابراہیم علیخاں زیادہ قریب تھے اس لیے مسند نشین ہوئے یہ ابراہیم علی خاں بن دلاور علی خاں بن رحمت علی خاں بن عطاء اللہ خاں بن جمال خاں کی اولاد میں یہ دو بھائی ہیں محمد ابراہیم علیخاں اور محمد عنایت علیخاں سُنا ہے کہ یہہ دونو بھائی نہایت خوش وضع اور نیک اور متدین رئیس ہیں خصوصاً ابراہیم علیخاں تو نہایت ہی صالح اور فیاض ہیں مگر افسوس کہ بیماری خلل دماغ میں مبتلا ہوگئے ہیں ریاست کا کام حکام انگریزی کرتے ہیں امیر مذکور کو کچھ خبر نہیں خدا تعالی انکو کامل صحت عطا کرے اب اُنکے صاحبزادہ جناب نواب احمد علی صاحب ۱۹۰۵ء میں با اختیار ہوگئے ہیں۔ اور خدا کے فضل سے کاروبار نہایت عمدگی سے چل رہا ہے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالی عزوجل اس ریاست کو قائم رکھے اور انکو سا

کو اُسکے انتظام کے لائق کرے اور دین کا شوق عنایت کرے یہ دو لاکھ کی ریاست ہے۔
۹ توپ سلامی ہے۔

ریاست ممدوٹ یہ پنجاب میں قوم افغانوں کی قریبًا دو لاکھ کی ریاست ہے بانی اس ریاست کے نظام الدین خاں و قطب الدین خاں ہم عصر رنجیت سنگھ ہیں جب نظام الدین مقتول ہوگیا تو اُس کے بعد قطب الدین رنجیت سنگھ کے ماتحت ہو کر حاکم رہا۔ اس کو فتح دین خاں بن نظام الدین نے مجروح کرکے نکال دیا اور آپ حاکم ہوگیا اُس کے بعد اسکا بیٹا جمال الدین حاکم ہوا انگریزوں نے اسکو معزول کرکے وہ علاقہ فیروزپور کے ساتھ ملحق کر دیا۔ اسکی موت کے بعد اُسکا بھائی قطب الدین خاں رئیس ہوا یہ فوت ہوا۔ تو اُسکا بیٹا خورد سال نظام الدین خاں نواب ہوا ۱۸۹۱ء میں انکا بھی انتقال ہوا۔ اب انکا خورد سالہ صاحبزادہ مستحق ہے یہ ریاست پہلے رنجیت سنگھ کے ماتحت تھی پھر انگریزوں کے ماتحت رہی جمال الدین خاں کے عہد سے اب تک زیر نگرانی و تصرف سرکار انگریزی ہے۔

ریاست ٹونک والیان ٹونک پٹھان ہیں محمد شاہ کے زمانہ میں طالعہ خاں نام اپنے وطن موضع چوہر علاقہ بونیر سے ہندوستان میں آیا اور علی محمد خاں روہیلہ کی فوج میں نوکر ہوکر شجاعت مشہور ہوا حیدر خاں خلف طالع خاں نے سنبھل علاقہ مراد آباد میں جاگیر حاصل کی اور بجائے سپاہ گری کے علم و دینداری میں زیادہ فضیلت پیدا کی ۱۷۶۶ء میں اُنکے صاحبزادہ امیر خاں صاحب پیدا ہوئے اُن کی الوالعزمی و اقبال و شجاع و لڑائیوں میں بڑی بڑی تاریخیں لکھی گئی ہیں یہ بھی بہت بڑے متدین و پرہیزگار تھے نواب امیر خاں اپنی جاگیر مذکور سے چند آدمیوں کو لیکر مالوہ کو گئے۔ وہاں کبھی کبھی بعض امراء بھوپال وغیرہ کے ملازم رہے۔ پھر اپنے زور شمشیر سے لڑ بھڑ کر خود رئیس ٹونک بن گئے۔ اور سرکار انگریزی نے انکی بڑی قدر کی اور انکو عطیات سے فخر بخشا ایک تو انکی یہہ حالت تھی۔ اور ایک یہہ حالت ہوگئی کہ درویش صفت ہوگئے کوئی انکو اجنبی آدمی دیکھہ کر امیر و نواب نہیں کہہ سکتا تھا سید احمد صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت سے انکو یہہ فائدہ ہوگیا اور یہہ انکے نہایت معتقد تھے۔ ۱۸۳۴ء میں انکا انتقال ہوا۔ انکی اولاد دو بیٹے تھے اور نو بیٹیاں تھیں امیر خاں کے بعد انکا بڑا بیٹا

وزیر محمد خان عرف وزیر الدولہ مسند نشین ہوئے یہ شریعت کے بہت ہی پابند تھے اشیا منشی شراب وغیرہ کی خرید و فروخت و استعمال پر سزا ملتی تھی اُنکے عہد میں مساجد آباد تھیں اور ہندوں کے مندر ویران تھے ہندو کو ملازم بھی کم رکھتے تھے۔ عدالت کا کام بذات خود کرتے تھے بڑے عادل و فیاض و رحیم دل تھے جب کوئی خدا کا واسطہ درمیان لاتا جبتک اُسکا کام پورا نہ کر دیتے دوسری طرف متوجہ نہ ہوتے۔ اگر اتفاقیہ کوئی انکی تعریف کا کلمہ اُنکے منہ پر کہہ بیٹھتا تو فوراً خدا کی طرف متوجہ ہوکر جناب باری میں آہ و زاری و اظہار انکساری کرنے لگتے اور بہت دیر میں متفرق ہوتے۔ انکی فیاضی کی یہ حالت تھی کہ ہزاروں مکار فریبی لوگ بھی زاہد و عابد و حاجی و مولوی خداترس بن کر سینکڑوں روپے پیدا کرتے تھے اہل اللہ لوگوں پر تو جان و مال نثار کرتے تھے۔ اس لیے یہ ریاست ہمیشہ مقروض و زیر بار رہتی تھی بجز انصرام امور ریاست و یاد الٰہی و مطالعہ کتب و اشاعت دین کچھہ نہیں کرتے تھے۔ سید احمد صاحب و مولانا مولوی محمد اسماعیل صاحب کے بڑے معتقد تھے۔ سید صاحب کے حال میں آپ نے ایک کتاب بھی لکھی تھی انکی اولاد کی بھی عزت کرتے تھے اور جاگیر بھی عنایت کی اُنکے عہد میں اکثر علما ہی کارکن ریاست تھے ۱۸۶۴ء میں آپکا انتقال ہوا۔ سات لڑکے اور چھہ لڑکیاں پیچھے چھوڑیں۔ اُنکے بعد انکی بڑی کوشش سے چوتھے لڑکے نواب محمد علیخان مسند نشین ہوئے انہوں نے بھی نہایت مستعدی سے ریاست کا انتظام کیا۔ ہندو لوگ اُنسے ناخوش تھے۔ انکی خاطر کم کرتے تھے۔ اور اہل اسلام کی زیادہ قدر کرتے تھے۔ دینداری میں بھی سابق قدم تھے مولوی لوگ کارکن تھے۔ ادہیرت سنگھہ ٹھاکر رئیس لاوہ باجگذار ریاست ٹونک سرکش ہوگیا۔ نواب محمد علیخاں نے اسپر ایک دفعہ فوج کشی کی فساد ہوا۔ کشت خون ہوا آخر انجام یہ ہوا کہ سرکار انگریزی نے اسمیں دخیل ہوکر اس شورش کا یہ انتظام کیا کہ ۱۸۶۷ء میں نواب محمد علیخاں کو ریاست سے علیحدہ کردیا اور اُنکے بڑے بیٹے نواب محمد ابراہیم خاں کو مسند نشین کردیا اور لاوہ کو ہمیشہ کے واسطے ریاست ٹونک سے علیحدہ کرکے انگریزی عملداری کے ماتحت کردیا۔ اور نواب محمد علیخاں کی سات ہزار روپیہ پنشن مقرر کردی اور حکم دیا کہ ہمیشہ بنارس میں رہیں بلا اجازت سرکار انگریزی کہیں نہ جائیں اور یہ اب تک بنارس میں موجود ہیں انکے بارہ لڑکے ہیں اور پانچ لڑکیاں اللہ کا فضل ہے کہ ان سب رئیسوں کی اولاد کثرت سے ہوتی رہی اور اُن کی اولاد کا لقب صاحبزادہ چلا آیا ہے۔

نواب محمد ابراہیم خاں صاحب مسند نشینی کے وقت بائیس سال کے تھے۔ اس واسطے سرکار انگریزی نے ریاست کے انتظام کے لیے صاحبزادہ عبادالله بن امیر خاں کو نواب صاحب کے ساتھ بمنزلہ وزیر مقرر کر دیا ۱۸۷۰ء میں سرکار انگریزی نے نواب صاحب کو اختیارات عنایت کر دیے نواب محمد ابراہیم خاں صاحب دن بدن ریاست کے کام میں ہوشیار ہوتے جاتے ہیں الله انکو دین و دنیا میں کامیاب کرے یہ ہمارے زمانہ میں موجود ہیں یہ کل گیارہ لاکھ کی ریاست ہے خراج معاف ہے سلامی ۱۷ توپ ہے۔

حالات ریاست رامپور

بادشاہ دہلی محمد شاہ کے عہد میں جب سلطنت دہلی کمزور ہو گئی تو علاقہ بریلی و رامپور و مراد آباد وغیرہ میں ایک شخص شاہ عالم افغان روہیلہ آکر جاگیردار بن گیا اُس نے اپنے غلام داؤد خاں کو جاگیر کا مختار کر دیا۔ اور اُسکو بیٹوں کی طرح دیکھنے لگا۔ کیونکہ اوس وقت شاہ عالم کا کوئی بیٹا نہ تھا۔ اس اثنا میں الله تعالے نے شاہ عالم کے گھر میں بھی بیٹا دیا اور اُسکا نام رحمت خاں رکھا داؤد خاں مخالفوں سے لڑتا بھڑتا رہا کبھی کسی رئیس کا تابع اور کبھی سرخود ہو گیا۔ لیکن جسوقت ولایتی افغان اُس کے پاس جمع ہو گئے اُس وقت زور پکڑ گیا۔ اسی وجہ سے اس علاقہ کو کتب تاریخ و جغرافیہ میں روہیل کھنڈ لکھا ہے یعنے افغان روہیلہ کی جگہہ و علاقہ ایک دفعہ داؤد خاں بانکولی پرگنہ جو محلہ کے لوٹنے کو گیا۔ تو وہاں کا سردار زمیندار اس سے بھاگ گیا۔ اور کچھ لوگوں کو اُس نے پکڑ لیا ان میں سے ایک لڑکا نہایت خوبصورت سات برس کا انکی نظر پڑا۔ اور اُسپر باپ کی طرح شفقت کرنے لگا۔ اور اُسکا نام علی محمد رکھکر اپنا فرزند بنا لیا۔ جب داؤد خاں مرگیا تو رؤسا نے علی محمد خاں کو اُسکا جانشین کر دیا۔ محمد شاہ پادشاہ دہلی نے علی محمد خاں کو جاگیر مذکور سے موقوف کر دیا۔ اور اسکو احمد شاہ ابدالی کے مقابلہ میں جو وہ سرہند پر آیا ہوا تھا بھیجا لیکن اس خوف سے کہ احمد شاہ ابدالی افغان ہے اور یہہ بھی افغان ہے کہیں اس سے مل نہ جائے اس لیے اس کو بلا لیا۔ اور ۱۱۵۵ھ میں پھر جاگیر مذکور پر اُسکو بحال کر کے سند شاہی لکھہ دی۔ لیکن اس لڑائی میں احمد شاہ نے علی محمد خاں کے دو بیٹے عبد الله اور فیض الله جو اُس کے ہمراہ تھے علی محمد خاں کی عداوت کی وجہ سے پکڑ لیے اور جب سرہند سے واپس ہوا اُن دونوں کو اپنے ساتھ وطن میں لے گیا۔ علی محمد خاں نے اُس کے بعد خوب ترقی کی اور ریاست کو مضبوط کیا ۱۱۶۱ھ میں اسکا انتقال ہوا۔ جب فوت ہوا اسکے چھ لڑکے تھے اور کئی لڑکیاں تھیں چونکہ بڑے

دو بیٹے مذکور احمد شاہ کے پاس قید تھے اس لیئے مرتے وقت اپنے تیسرے بیٹے سعد اللہ
خاں کو ریاست کا نواب مقرر کر دیا۔ اور وصیت کی میرے پر رحمت خاں اور اُس کے باپ
شاہ عالم اور داؤد خاں کے بڑے حقوق ہیں تم انکے ساتھ احسان کرتے رہنا اور میں نے جو ریاست
بمشکل تمام پیدا کی ہے اسکو برباد نہ کرنا۔ اور رحمت خاں مذکور کو مہتمم و محافظ ریاست بنایا کیونکہ
سعد اللہ خاں ابھی خورد سال تھا۔ رحمت خاں نے ریاست کو مخالفوں کی مخالفت سے خوب
مضبوط رکھا کئی لڑائیاں ہوئیں مگر کامیاب ہوتا رہا۔ اس اثنا میں جب احمد شاہ ابدالی دوبارہ دہلی
میں آیا تو محمد علیخاں کے لڑکے عبد اللہ اور فیض اللہ خاں کو ہمراہ لایا۔ لیکن رحمت خاں نے اُس کے
پاس منت سماجت کر کے چھڑا لیا۔ پس اسوقت یہہ ملک یوں تقسیم ہوا۔ کہ تین لاکھ کے قریب
ملک عبد اللہ خاں اور مرتضے خاں کو ملا اور رامپور وغیرہ علاقہ فیض اللہ خان اور محمد یار خاں کو ملا اور سات
لاکھ کے قریب علاقہ اللہ یار خاں اور سعد اللہ خاں کو ملا اور مراد آباد وغیرہ دوندے خاں کو ملا۔
اور بدایوں وغیرہ فتح خاں سامان کو دیے۔ اور پرگنات کوٹ وغیرہ بخشی سردار کو دیے اور
بریلی پیلی بھیت وغیرہ رحمت خاں کے تعلق میں رہے سنہ ۱۱۸۸ ہجری میں نواب سعد اللہ خاں نے
بعارضہ سِل وفات پائی اُس وقت حافظ رحمت خان مذکور نے جو ریاست کے مختار تھے
فیض اللہ خاں کو نواب کر دیا۔ اور نیز سرکار انگریزی کی طرف سے نواب مقرر ہوئے اور حکمران
رہے۔ سنہ ۱۲۰۸ ہجری میں انتقال فرمایا۔ اور آٹھ بیٹے چھوڑے۔ اُنکے بعد بڑے بیٹے محمد علی
خاں نواب ہوئے۔ لیکن یہ چونکہ متکبر و بے پرواہ تھے۔ رؤسا اُنکے مخالف ہو گئے اور
انکے برادر غلام محمد خاں کو ریاست دیدی اس لیے غلام محمد خاں علی محمد خاں کو مجروح کر کے
نکال کر سنہ ۱۲۰۹ ہجری میں آپ رئیس بن گیا اس سے آصف الدولہ والی لکھنؤ غصہ میں آکر انگریزوں
کو غلام محمد پر چڑھا لایا۔ غلام محمد خاں میدان میں نکلا مقام بھٹورا پر لڑائی ہوئی آخر غلام محمد خاں
کو شکست ہوئی رامپور چھوڑ گیا۔ آصف الدولہ نے نواب احمد علیخاں خلف نواب محمد علی خاں مذکور
کو سنہ ۱۲۰۹ میں مسند پر بٹھایا سنہ ۱۲۵۶ ہجری میں احمد علی خاں نے انتقال کیا چونکہ انکا کوئی
نرینہ اولاد نہ تھی اس لیے حکام انگریزی نے محمد سعید خاں بن نواب غلام محمد خاں کو لائق
جانکر رئیس مقرر کر دیا۔ انہوں نے بھی سنہ ۱۲۷۱ ہجری میں انتقال کیا اُنکے بڑے بیٹے محمد
یوسف علی خاں جو ولی عہد بھی تھے مسند نشین ہوئے ایام غدر میں انہوں نے سرکار انگریزی
کی بڑی مدد کی سرکار نے انکو اس خدمت کے عوض میں اور ملک بھی دیدیا۔ یہہ عالم فاضل

تھے مگر شیعہ مذہب تھے۔ مولوی فضل حق خیرآبادی کے شاگرد تھے۔ سنہ ۱۲۸۱ ہجری میں اُن کا
انتقال ہوا۔ اُنکے بعد اُنکے بڑے بیٹے کلب علی خاں ولی عہد مسند نشین ہوئے ایام
طالب علمی میں اس عاجز نے نواب کلب علی خاں کو دیکھا ہے کہ صوم صلوٰۃ تلاوت قرآن مجید
کے پابند تھے۔ شعار اسلام جمعہ و عیدین میں بڑی دھوم دھام کیا کرتے تھے۔ اپنی ریاست
میں شراب نہیں بکنے دیتے تھے۔ اور سنی مذہب تھے علماء کی قدر کرتے تھے خصوصاً مولانا
مولوی عبد الحق بن مولوی فضل حق اور جناب مولوی ارشاد حسین صاحب اور مفتی سعد اللہ صاحب
کی بہت خاطر کرتے تھے مولوی عبد الحق صاحب تمام ہندوستان سے علوم عقلیہ منطق فلسفہ
وغیرہ میں بڑے ماہر ہیں علوم عقلیہ میں یہ اس عاجز کے بھی اوستاد ہیں اب تک موجود ہیں
نواب صاحب کی وفات کے بعد صاحبزادے نواب مشتاق علی خاں صاحب مسند نشین
ہوئے سنہ ۱۳۰۶ ہجری میں انکا انتقال ہوا۔ اُنکے بعد انکا بیٹا نواب حامد علی خاں نواب ریاست
ہے۔ یہ نہایت علم دوست شخص ہیں۔ یہہ چودہ لاکھ ساٹھ ہزار چالیس سو روپیہ کی آمدنی
کی ریاست ہے۔ اب اس کی آمدنی بھی بہت بڑھ گئی ہے خراج معاف ہے تیرہ توپ
سلامی ہے۔

ریاست حیدرآباد

اس ریاست کی ابتدا سنہ ۱۱۳۲ ہجری سے ہے چنانچہ محمد شاہ
بادشاہ دہلی کی جانب سے آصف جاہ نظام الملک میر
قمر الدین فتح جنگ اس علاقہ کے حاکم مقرر ہوئے۔ اُنکے بعد اُنکے دوسرے فرزند میر
احمد نظام الدولہ ناصر جنگ مسند نشین ہوئے سنہ ۱۱۶۴ ہجری میں فرانسیسوں کی لڑائی میں
شہید ہوئے اُنکے بعد اُنکے بڑے بیٹے فیروز جنگ مسند آرا ہوئے اُنکے اُمہات
نے انکو زہر دیا مر گئے اُنکے بعد سنہ ۱۱۶۴ ہجری میں ہدایت محی الدین خاں آصف جاہ کے نواسے
بیٹے یہ بھی اسی سال میں فرانسیسوں کے ہاتھ سے مارے گئے۔ اُنکے بعد آصف خاں کے
بیٹے امیر الملک تخت پر بیٹھے اُنکو اُنکے چھوٹے بھائی نظام علیخاں بن آصف نے ۱۱۷۵
ہجری میں قید کیا سنہ ۱۱۷۷ ہجری میں فوت ہو گئے انکی جگہہ میر نظام علیخاں ثانی سنہ ۱۱۷۵ ہجری
میں سریر آرا ہوئے سنہ ۱۲۱۸ ہجری میں فوت ہوئے انکی جگہہ اُنکے بیٹے میر اکبر علی
خاں سکندر جاہ تخت پر بیٹھے سنہ ۱۲۴۴ ہجری میں فوت ہوئے اُنکے بعد ناصر الدولہ
فرخندہ علی خاں آصف جاہ سکندر جاہ کے بیٹے مسند نشین ہوئے سنہ ۱۲۷۳ھ میں فوت

ہوے انکے بعد انکے بیٹے میر تہنیت علی خاں افضل الدولہ تخت پر بیٹھے سنہ ۱۲۸۵ ہجری میں
فوت ہوے انکے بعد انکے بیٹے میر محبوب علی خاں مسند نشین ہوے سنہ ۱۲۸۳ ہجری میں
پیدا ہوئے سنہ ۱۳۰۲ ہجری میں مسند آرائے ہوے جب میر تہنیت علی خاں فوت ہوے
تھے یہ قریباً دو برس کے تھے اب خدا تعالیٰ کے فضل سے جوان ہیں انکے وقت میں اول
مختار الملک نواب علی خاں سالار جنگ نائب ریاست رہے سنہ ۱۳۰۰ ہجری میں فوت ہوگئے
اب نائب ریاست شمس الامرا نواب خورشید جاہ بہادر ہیں انکے بعد جناب مہاراجہ کشن
پرشاد وزیر دولت ہیں ۔ یہ ریاست اول ہی ہمیشہ سنی ہر نائب کبھی شیعہ کبھی ہندو رہتے ہیں یہ دو کروڑ کی ریاست ہے

ریاست بھوپال

یہہ ریاست سرحد مالوہ پر ہے ۔ فرخ سیر بادشاہ کے عہد میں
جب سلطنت دہلی ضعیف ہو کر طوائف الملوکی ہو رہی تھی ۔ امیر
دوست محمد خاں مرزئی خیل تیراہ سے آکر انہوں نے اس قلعہ کو سنہ ۱۱۳۰ ہجری میں فتح کر لیا ۔
سنہ ۱۱۵۳ ہجری میں فوت ہوگئے انکے بعد انکے بیٹے یار محمد خاں نظام الملک آصف جاہ کی
مدد سے سنہ ۱۱۵۳ ہجری میں رئیس ہوے سنہ ۱۱۶۷ ہجری میں فوت ہوگئے انکے بعد انکے بیٹے
فیض محمد خاں رئیس ہوے سنہ ۱۱۹۱ ہجری میں لاولد فوت ہوگئے انکے بعد انکے بھائی
حیات محمد خاں مسند نشین ہوے سنہ ۱۲۲۳ ہجری میں فوت ہوے انکے بعد انکے بیٹے غوث
محمد خاں برائے نام رئیس ہوے سنہ ۱۲۲۴ ہجری میں فوت ہوے انکے عہد میں وزیر محمد خاں
فرزند نبیرہ دوست محمد خاں مختار ریاست ہوگئے سنہ ۱۲۳۱ ہجری میں مرگئے انکے بعد انکے بیٹے نظر
محمد خاں داماد غوث محمد خاں رئیس ہوے سنہ ۱۲۳۳ ہجری میں کمپنی سرکار انگریزی سے معاہدہ
ہوا سنہ ۱۲۳۵ ہجری میں فوجدار محمد خاں کے ہاتھ سے مارے گئے یہ انکے سالے تھے انکے
بعد انکی بی بی قدسیہ بیگم ریاست کی مختار رہیں سنہ ۱۲۵۳ ہجری میں جہانگیر محمد خاں بن امیر محمد خاں
بن وزیر محمد خاں داماد قدسیہ بیگم مستقل رئیس ہوگئے سنہ ۱۲۶۱ ہجری میں یہہ نوجوان مرگئے انکی بی بی
نواب سکندر بیگم بنت نواب نظر محمد خاں مختار ریاست ہوئیں پھر اپنی بیٹی نواب شاہ جہان بیگم بنت
جہانگیر محمد خاں کی اجازت سے مستقل رئیسہ ہوگئیں نواب سید صدیق حسن خاں صاحب
انکے زمانہ میں بھوپال تشریف لائے تھے اور تا انکی وفات وہاں ملازم رہے اس رئیسہ نے سنہ ۱۲۷۹
میں جاکر حج کیا سنہ ۱۲۸۵ھ میں انتقال کیا ۔ انکے بعد انکی بیٹی نواب شاہ جہان بیگم رئیسہ ہوئیں ان کا
اول نکاح باقی محمد خاں سے ہوا ۔ یہہ فوج کے منشی تھے فوج میں عہدہ بخشی گیری کا رکھتے تھے

نوابی کا خطاب ملا ساڑھے ہزار کی جاگیر عنایت ہوئی ۱۲۸۴ ہجری میں مر گئے۔ پھر ۱۲۸۸ ہجری میں نواب سید محمد صدیق حسن خاں سے ثانی نکاح کیا۔ اس سے پہلے نواب سید صدیق حسن خاں مہتمم مدرسہ تھے پھر میر منشی ہوئی پھر اُنکے شوہر ہوئے ۲۴ ہزار کی جاگیر ملی پھر گورنمنٹ کی طرف سے اُنکو خطاب والا جاہ امیر الملک بہادر ملا اور پچھتر ہزار کی جاگیر ملی سترہ ضرب توپ سلامی عنایت ہوئی نواب صاحب باوجود اس امارت کے دین کے ایسے حامی تھے کہ تمام عمر تصنیف و تالیف اور اسلام اور اہل اسلام کی خدمت گذاری و خیر خواہی میں گذاری۔ قرآن شریف کی عربی تفسیر فتح البیان لکھی اور قریباً ڈیڑھ سو کتاب مختلف فنون میں لکھی اور لاکھوں روپیے کی کتابیں مسلمانوں کو مفت تقسیم کر دیں۔ اُنکے عہد کا کوئی مسلمان بہت کم ہوگا جسکو ان سے کسی نہ کسی طرح کا فائدہ نہ پہونچتا ہو۔ صحیح مسلم و ترمذی و نسائی و موطا امام مالک وغیرہ کا ترجمہ کرا کے شائع کیا ۲۹ ماہ جمادی الثانی میں ۱۳۰۷ ہجری میں بعارضہ استسقا انتقال فرمایا۔ نواب شاہ جہان بیگم فرائض مذہبی کی تعمیل میں پارسا ہیں عدل و انصاف میں بہت اچھی ہیں اللهم زد فزد۔ یہہ ۶۸۰۰ مربع میل کی ریاست ہے ۱۹ توپ سلامی ہیں۔

ریاست لکھنؤ

اسکا دار الریاست پہلے کشور آباد تھا۔ یہہ ملک پہلے راجاؤں کے قبضہ میں تھا ۷۹۶ ہجری میں محمد شاہ بن فیروز شاہ نے جونپور میں اپنے نام کا خطبہ و سکہ جاری کیا اس کے بعد ۷۹۸ ہجری میں اسکا بیٹا ناصر الدین بیٹھا ۸۰۲ ہجری میں مبارک شاہ بیٹھا ۸۰۳ ہجری میں ابراہیم شاہ ہوئے ۸۴۳ ہجری میں محمود ہوا ۸۶۲ میں شاہ محمد بیٹھا ۸۸۱ ھ میں یہہ خاندان لودیوں کے ہاتھ سے ختم ہوا اور لودیوں کا طبقہ شروع ہوا ۹۳۳ ہجری میں اس ملک کو ہمایوں بادشاہ نے فتح کیا ۱۱۳۶ ہجری میں منصور علیخاں صفدر جنگ کے قبضہ میں آیا۔ یہ ۱۱۶۱ ہجری میں احمد شاہ کے وزیر بھی ہوگئے تھے ۱۱۶۵ ہجری میں بادشاہ سے رنج ہوکر اودھ کو چلے آئے ۱۱۶۷ ہجری میں فوت ہوگئے ان کی جگہہ شجاع الدولہ بیٹھے یہ ۱۱۷۸ ہجری میں موضع بکسر میں انگریزوں سے لڑے پھر صلح ہوگئی ۱۱۸۸ ہجری میں رحمت خاں والی ملک کہیڑ سے لڑے رحمت خان مارے گئے۔ اُن کا ملک لے لیا اُنکے بعد انکی جگہہ آصف الدولہ ہوئے یہہ ۱۲۰۸ ہجری میں رئیس پہور سے لڑے اُنکے بعد چار ماہ کے لیے وزیر علیخاں بیٹھے پھر سعادت علیخاں بنارس سے آئے ۱۲۱۶ ہجری میں انگریزوں نے اُن سے آدھا ملک لے لیا۔ زہر سے مارے گئے

اُنکے بعد اُنکے بیٹے غازی الدین حیدر بیٹھے اُنکے بعد نصیر الدین حیدر بادشاہ ہوئے اُنکے بعد محمد علی شاہ انگریزوں کی صلح سے بیٹھا اُنکے بعد امجد علی شاہ تخت پر بیٹھے۔ اُنکے وقت شیعہ کے مجتہد کی خوب ترقی ہوئی اُنکے بعد واجد علی شاہ مسند نشین ہوئے غدر سے پہلے سنہ ۱۲۷۲ ہجری معزول ہو کر کلکتہ بھیجے گئے لاکھ روپیہ ماہوار ملتا رہا۔ اُنکے بعد سنہ ۱۲۷۳ ہجری میں برجیس قدر تخت نشین ہوئے سنہ ۱۲۷۵ ہجری میں علاقہ راجہ نیپال کو بھاگ گئے دو چار برس ہوئے ہیں واجد علیشاہ فوت ہوگئے ہیں یہہ سب شیعہ مذہب تھے۔

ریاست جوناگڈھ

یہ ریاست بمبئی کے احاطہ میں ہے پندرہ لاکھ کی ریاست ہے گیارہ توپ اس کی سلامی ہے اس ریاست کا والی خاندان بلوچی ہے۔ جو اسوقت رئیس ہے اُسکا نام نواب بہادر خاں ہے۔

ریاست جاورہ

یہ ریاست احاطہ بنگال میں ہے اس ریاست کا والی ایک خاندان افغان ہے جو بالفعل رئیس ہیں اسکا نام نواب محمد اسمعیل خاں ہے ۷۹۹۳۰۰ روپے آمدنی کی ریاست ہے ۱۳ توپ سلامی ہے۔

ریاست رادھن پور

یہ ریاست بمبئی احاطہ میں ہے خاندان مغلی کی ریاست ہے اسوقت جو ریاست پر متمکن ہیں انکا نام نواب بسم اللہ خاں ہے پانچ لاکھ کی ریاست ہے گیارہ توپ سلامی ہے سرکار اس سے خراج نہیں لیتی۔

ریاست پالن پور

یہہ ریاست بھی احاطہ بمبئی میں واقع ہے اسکا والی ایک افغان خاندان ہے۔ اسوقت جو افغان رئیس ہے اُسکا نام دیوان شیر محمد خاں ہے چار لاکھ کی ریاست ہے۔ گیارہ توپ سلامی ہے۔

ریاست گدی

یہہ ریاست بمبئی احاطہ میں ہے۔ اسکا رئیس ایک خاندان افغان ہے اسوقت جو امیر ہے اسکا نام نواب جعفر علی خاں ہے تین لاکھ پچاس ہزار کی ریاست ہے۔ خراج نہیں دیتی گیارہ توپ سلامی ہے۔

ریاست خیرپور

یہہ ریاست بھی احاطہ بمبئی میں واقع ہے خاندان پٹھان بلوچی کی ریاست ہے چوبیس ہزار کی ریاست ہے۔

ریاست باؤنی

یہہ احاطہ بنگال میں پٹھانوں کی ریاست ہے اسوقت نواب محمد حسین خاں گدی نشین ہے ایک لاکھ کی ریاست ہے گیارہ توپ

ریاست بالاسینور یہہ احاطہ بنگال ہیں مغل خاندان کی ریاست ہے - اسوقت نواب منور خاں رئیس ہے اسی ہزار کی ریاست ہے، توپ سلامی کی ۹ ہیں -

کوروائی یہہ افغان اور گزئی خاندان کی ریاست ہے اسوقت نواب محمد منور علیخان رئیس ہیں - ہنود کی ریاستیں ۸۶ ہیں جنکا اختصار کی غرض سے نقشہ دیا جاتا ہے جو ذیل ہیں ہے

نام ریاست	آمدنی ریاست	ریاست احاطہ	نام ریاست	آمدنی ریاست	ریاست احاطہ	نام ریاست	آمدنی ریاست	ریاست احاطہ
اجی گڈھ	۳۲۵۰۰۰	بنگال	چرکہاری	۵۰۰۰۰۰	"	جیسلمیر	۱۰۰۰۰۰	بنگال
علی راجپور	۲۰۰۰۰۰	"	چھوٹا اودیپور	۳۰۰۰۰۰	"	جھابوا	۳۲۵۰۰۰۰	"
الور	۳۳۰۰۰۰۰	"	کوچین	۱۳۰۸۵۱۴	مدراس	جھالاواڑ	۱۶۰۰۰۰۰	"
بانسدا	۱۰۲۸۳۶	بمبئی	دتیا	۱۰۰۰۰۰۰	بنگال	جیند	۶۵۰۰۰۰	"
بانسواڑہ	۳۰۰۰۰۰	بنگال	دیواس	۶۱۱۸۹۰	"	کچھ	۱۳۰۰۰۰۰	بمبئی
بریا	۱۷۵۰۰۰	"	دہار	۸۰۰۰۰۰	"	کھلار سینہ بالاسینور	۱۰۰۰۰۰	بنگال
بڑودہ	۱۰۲۵۰۰۰۰	متعلق بمبئی	دھرمپور	۲۵۰۰۰۰	بمبئی	کپورتھلہ	۱۷۰۰۰۰	پنجاب
بڑوانی	۸۷۷۰۰۰	بنگال	دھرول	۱۵۰۰۰۰	"	قرولی	۱۵۰۰۰۰۰	بنگال
بنارس	۸۰۰۰۰۰	"	دھولپور	۱۱۰۰۰۰۰	بنگال	کھرونڈ	۲۰۰۰۰۰	"
بروندہ	۲۸۰۰۰	"	دنگرہ	۴۰۰۰۰۰	بمبئی	کھلچی پور	۱۷۵۰۰۰	"
بہاونگر	۲۱۵۰۰۰۰۰	بمبئی	دونگرپور	۱۵۰۰۰۰	بنگال	کشن گڈھ	۱۳۰۰۰۰۰	"
بھرت پور	۲۸۷۵۰۰۰	بنگال	ایڈر	۲۵۰۰۰۰	۰	کولاپور	۳۰۴۷۲۴۳	"
بجاور	۲۲۵۰۰۰	"	فرید کوٹ	۳۰۰۰۰۰	پنجاب	کوٹا	۲۲۰۰۰۰۱	بنگال
بیکانیر	۱۰۲۰۲۲۷	"	گرہوال یعنی ٹہری	۸۰۰۰۰	"	کوچ بہار	۱۰۰۰۰۰۰	"
بوندی	۸۰۰۰۰۰	"	گوندال	۸۸۰۰۰۰	بمبئی	لیمڑی	۲۰۰۰۰۰	بمبئی
کشمیر	۸۳۳۲۰۰۰	پنجاب	گوالیار	۱۲۰۰۰۰۰	بنگال	لوناواڑہ	۱۳۵۰۰۰	بنگال
چنبہ	۱۸۹۳۷۰	بنگال	اندور	۵۰۰۰۰۰۰	"	میسور	۱۰۲۶۰۷۴۳	مدراس
چھتر پور	۲۵۰۰۰۰	"	جیپور	۴۷۵۰۰۰۰	"	منڈی	۳۰۶۵۰۰۰	بنگال

نام ریاست	آمدنی ریاست	احاطہ	نام ریاست	آمدنی ریاست	احاطہ	نام ریاست	آمدنی ریاست	احاطہ
منی پور	۵۰۰۰۰	بنگال	پرتاب گڈھ	۶۰۰۰۰۰	بنگال	ستھر	۴۰۰۰۰	بنگال
مارواڑ یعنی جودھپور	۲۵۰۰۰۰۰	"	پنا	۵۰۰۰۰۰	"	ساونت واڑی	۳۹۴۰۰۰	بمبئی
میواڑ یعنی اودے پور	۶۴۰۰۰۰۰	"	پلٹینا	۳۰۰۰۰۰	بمبئی	سروہی	۱۱۰۰۰۰	بنگال
مردی	۶۵۵۰۰۰	بمبئی	پٹیالہ	۴۴۰۰۰۰۰	پنجاب	سلانا	۱۳۱۴۰۰	"
جھبیر	۸۰۰۰۰	بنگال	پلورنیڈ	۴۰۰۰۰۰	بمبئی	سوزنا ہین	۲۸۵۰۵۴	"
نابھہ	۶۵۰۰۰۰	پنجاب	راج پیپلیا	۰	بنگال	سیتامئو	۱۵۰۰۰۰	"
ناگود	۱۵۰۰۰۰	بنگال	راجکوٹ	۱۲۰۰۰۰	بمبئی	سونتھ	۸۰۰۰۰	"
نرسنگ گڈھ	۴۰۰۰۰	"	ریوان	۲۵۰۰۰۰۰	بنگال	سوکیت	۶۷۷۵۴	"
نوانگر	۱۷۰۰۰۰۰	بمبئی	رتلام	۵۸۰۰۰۰	"	پتھیر	۱۸۶۶۳۲	"
ٹراونکور	۵۳۵۰۰۰۰	مدراس	اورچھہ	۹۰۰۰۰۰	بنگال	بردوان	۳۵۰۰۰۰	بمبئی
ڈنکاتیر	۱۲۵۰۰۰	بمبئی	راجگڈھ	۳۵۰۰۰۰	بنگال			

خلاصہ علم جغرافیہ انگریزی

دنیا میں کل زمین جو پیمائش میں آچکی ہے چار کروڑ پچانوے لاکھ ساٹھ ہزار میل مربع ٹھہر کر پانچ حصوں پر منقسم ہے ۔ یورپ ۔ ایشیا ۔ افریقہ ۔ امریکہ ۔ اوشینیا ۔

یورپ کی زمین انتالیس لاکھ میل مربع ہے ۔ اس میں ۱۶ سلطنتیں ہیں ٹرکی[1] ۔ انگلستان[2] فرانس[3] ۔ ہالینڈ[4] ۔ بیلجیم[5] ۔ جرمنی مع پروشیا[6] ۔ آسٹریا[7] ۔ سوئیٹزرلینڈ[8] ۔ اٹالی[9] ۔ اسپین[10] پرتگال[11] ۔ یونان[12] ۔ ڈنمارک[13] ۔ سویڈن[14] ۔ ناروے[15] ۔ روسیا[16] ۔ ان میں سے صرف ٹرکی سلطنت مسلمان[1] ہے ۔ باقی سب عیسائی ہیں ۔

ایشیا کی زمین ایک کروڑ چھہتر لاکھ میل مربع ہے یہاں قریب ستر کروڑ آدمی بستے ہیں ۔ اس میں چودہ لاکھ پچاس ہزار (۱۴۵۰۰۰۰) میل میں ٹرکی سلطنت ہے ۔ اس حصہ میں علی العموم اہل اسلام بستے ہیں ۔ پانچ لاکھ میل مربع سلطنت ایران کے ماتحت

---

[1] سلطنت ٹرکی کی زمین یورپ میں دو لاکھ میل مربع تھی لیکن جنگ ۱۸۷۸ء سے تین صوبہ آزاد ہوگئے کہ جس سے دس ہزار میل مربع کم ہوگئی یعنے ایک لاکھ نوے ہزار زمین رہی باقی یورپ کی تمام زمین عیسائی حکومتوں کے ماتحت ہے ۔ لیکن ۱۹۰۸ء میں بوسنیا و ہرزیگوینا کے علیحدہ ہونے سے دس ہزار مربع میل اور کم ہوگئے ہیں ۔

سے ہے مسلمان شیعہ مذہب ہیں دو لاکھ میل مربع میں افغانستان کی سلطنت ہے۔ یہہ اہل اسلام ہیں ایک لاکھ پچاس ہزار میل مربع میں بلوچستان کی حکومت ہے۔ اہل اسلام ہیں۔ پانچ لاکھ میل مربع میں بخارا[1] کی سلطنت ہے یہ کل لوگ تین خوانین کے ماتحت ہیں۔ بخارا۔ خیوا[2]۔ کوکن۔ یہہ سب اہل اسلام ہیں اور روس کے ماتحت ہیں پندرہ لاکھہ میل مربع ہندوستان کی زمین ہے۔ اس میں انگریزی حکومت ہے اور کچھہ ریاستوں کی حکومت ہے اور وہ بہی تحت سرکار انگریزی ہیں اس زمین میں ہر مذہب کے لوگ بکثرت ہیں پچیس لاکھہ میل مربع میں چین کی حکومت ہے اس میں عام مذہب بدھ رائج ہے بادشاہ کی پوجا کرتے ہیں مسلمان بہت کم ہیں چھپن لاکھہ میل مربع میں روس کی حکومت ہے اس میں اہل اسلام زیادہ ہیں اور عیسائی اُن سے کم اور مذہب بدھ کے لوگ اُن سے بھی کم ہیں آٹھ لاکھہ پچاس ہزار میل مربع میں جزائر ہیں حاکم یہاں پر مختلف اقوام عیسائی و اہل اسلام و ہنود ہیں اور ہر مذہب کے لوگ اس میں ہیں۔

زمین افریقہ

حصہ سوم افریقہ کی زمین پیمائشی ایک کروڑ بیس لاکھہ میل مربع ہے اس میں یہہ حکومتیں عیسائی ہیں۔ ابیسینیا۔ یعنی حبش سینگمبیا و گینی کیپ کالونی۔ نیٹال۔ اس جگہہ انگلستان کی حکومت ہے۔

---

[1] بخارا کی سلطنت کا بادشاہ حال امیر سید عبدالاحد ہے۔ جو مرحوم امیر کا چوتھا بیٹا ہے جو کہ ۱۸۶۹ء میں پیدا ہوا تھا۔ اور اُس نے روس میں تعلیم پائی تہی اور وہ ۱۸۸۵ء میں تخت پر بیٹھا۔ اور یہہ روس کے ماتحت ہے میر مظفرالدین نے روس والوں کے ساتہہ جہاد کرنے کی نیت کی جسپر کہ روس نے اُسپر حملہ کیا اور اُس سے عہد نامہ کرا لیا کہ وہ کچھہ اضلاع اپنے دیدے۔ پہر ۱۸۶۸ء میں ایک عہد نامہ کرایا جس سے یہہ قرار پایا کہ وہ کسی شخص کو اپنے ملک میں نہ آنے دے جس کے پاس روسی ٹکٹ نہ ہو۔

[2] سید محمد رحیم خاں اپنے والد کی جگہہ پر ۱۸۶۵ء میں بادشاہ ہوا وہ ۱۸۴۵ء میں پیدا ہوا تہا۔ یہہ سلطنت بہی بخارا کی مانند اوذبکوں کی سلطنت ہے جسکا آغاز اٹھارہویں صدی میں ہوا جبکہ (روسی مورخوں کے قول سے) خیوا کے خانوں نے زار کی اطاعت منظور کی ۱۸۷۳ء میں روسیوں نے اس غدر پر کہ انہوں نے کرکہیز کی سرکش قوم کو مدد دی ہے اُن پر حملہ کیا اور دارالخلافہ پر گولہ باری کی اور آخرکار خاں سے ایک عہد نامہ لکھوایا جس سے سلطنت خیوا روس کے ماتحت کی گئی اور ۲۲۴۰۰۰ پونڈ جرمانہ کیے گئے جسکو کہ خان بخارا آج تک قسطوں کے ذریعہ ادا کرتا ہے۔

الجیریا اس میں فرانس کی حکومت ہے سوا انکے افریقہ میں کل سلطنتیں اسلامی ہیں۔ مصر۔ نوبیا
تونس۔ ترپولی۔ فیضان۔ بارنکا۔ نگرٹیا۔ مراکو۔ ہوسا۔ زنجبار۔ بربر۔ وادی

حصہ چہارم زمین امریکہ

یہ زمین جنوبی و شمالی بشمول کل جزائر بحساب پیمائش ایک کروڑ پچاس لاکھ میل مربع ہے یہاں زیادہ سلطنتیں عیسائی ہیں دیگر کم ہیں۔

ف۱ تونس کا امیر سیدی علی بن سیدی احسن ۱۵ اکتوبر ۱۸۱۷ء کو پیدا ہوا اور اپنے بہائی سید محمد اصدق کی وفات کے بعد اکتوبر ۱۸۸۲ء کو تخت پر بیٹہا وہ خاندان جوکہ اب ٹیونس میں حکومت کرتا ہے۔ وہ بن علی ترکی کی اولاد میں سے ہے جو کہ جزیرۂ قریطس کا باشندہ تہا۔ اُس نے اس ملک کو فتح کیا۔ لیکن ۱۵۷۵ء تک سلطان روم کے ماتحت رہا اب ۱۸۸۱ء میں قصر السعید کے عہدنامہ سے فرانسیسوں کے ماتحت ہے ف۲ مراکو کا امیر مولوی حسن بن سلطان سید محمد ۱۸۳۱ء میں پیدا ہوا اور ۱۸۷۳ء میں اپنے باپ کی وفات پر تخت پر بیٹہا۔ حال کے سلطان کا لقب امیر المومنین ہے وہ چودہواں بادشاہ اسیدیول کے خاندان میں سے ہے۔ اور پینتیسواں بادشاہ حضرت علی کی نسل سے ہے یہ ہر ایک سلطان اپنی وفات سے پہلے اپنے ایمان سے جسکو وہ اپنی سلطنت کے لیے بہتر جانتا ہے مقرر کردیتا ہے اور پادشاہ وقت کی وفات کے بعد جمعہ کے نماز کے بعد دوسرا مقرر کردہ شخص پادشاہ بنایا جاتا ہے یہاں کا پادشاہ سنیوں کے مالکی فرقہ کا ہے ف۳ زنجبار کا سلطان سید علی سید بن سلطان بادشاہ مرحوم کے وزیر کا بہائی شاہ وقت کی وفات کے بعد ۱۸۹۰ء میں تخت پر بیٹہا۔ وہ ۱۸۵۵ء میں پیدا ہوا تہا سلطان مرحوم کا صرف ایک بہائی ہے جو کہ مسقط میں رہتا ہے سلطنت زنجبار کو مسقط کے اماموں نے مختلف تاریخوں پر ۱۶۹۸ء اور ۱۸۵۷ء تک حاصل کیا کچہہ تو پرتگیزوں پر فتوحات حاصل کرکے اور کچہہ اصلی باشندوں کو فتح کرنے سے اور یہ ملک سید کی وفات تک مسقط کا صوبہ رہا اسکی وفات پر امام مسقط اور سید مجید شاہ زنجبار میں (جوکہ سگے بہائی ہیں) بادشاہ بننے کیلیے اختلاف پڑ گیا۔ سلطنت زنجبار مسقط سے جدا کی گئی اور سید مجید کے ماتحت کی گئی ف۴ سلطنت وادی اسوقت وسطی سوڈان میں سب سے زبردست ریاست ہے یہاں کا بادشاہ ایک قوم میں سے ہے جسکا نام مساباس ہے وہ حبشی قوم ہے اور مسلمان ہے اور انکی زبان تمام ملک میں بولی جاتی ہے یہاں کا سلطان سلطان

حصہ پنجم زمین اوشینیا

اسکی پیمایش زمین کل چالیس لاکھ میل مربع ہے اور یہ تین حصوں میں منقسم ہے۔ ملنشیا۔ آسٹریلیا۔ پولنیشیا اس حصہ میں بارہ لاکھ میل مربع زمین مقبوضہ عیسائی ہے۔ اور اٹھارہ لاکھ میل مربع مقبوضہ اسلام ہے۔ اور دس لاکھ میل مربع مذہب بدھ کی حکومت ہے۔ پس کل حصوں کی زمین عیسائی مذہب کی دو کروڑ پچھتر لاکھ دس ہزار ہے اور مذہب اسلام کی کل زمین ایک کروڑ باون لاکھ نوے ہزار ہے اور سوائے امریکہ کے ہر حصہ میں اسلام کی ہی حکومت ہے اور مذہب بدھ کی زمین کل ستر لاکھ ساٹھ ہزار میل مربع ہے۔ اور اسکی حکومت یورپ اور افریقہ اور امریکہ میں نہیں صرف ایشیا اور اوشینیا میں ہی ہے۔

خلاصہ مردم شماری دنیا

ازروئے مردم شماری مرتبہ ۱۹۰۸ء تمام انسان ایک ارب اکیس کروڑ دس لاکھ ہیں جس سے مسلمان تیرہ کروڑ ہیں عیسائی سینتیس کروڑ پچاس لاکھ ہیں۔ یہود ساٹھ لاکھ اور بدھ ہندو ستر کروڑ ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب تم

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۶۵: شیخ علی ہے جو کہ خود مختار ہے اور قرآن کے حکموں کے موافق وہاں حکومت ہوتی ہے اور علماء اور فقیہ لوگ پڑھاتے ہیں اور سلطنت کینیم بھی اسی کے ماتحت ہے اور وادی کا نائب ماؤ میں رہتا ہے۔ دوسری سلطنت جو اسکی مطیع ہے وہ بگرامی ہے ۱۲ ھ یورنو وسطے سوڈان میں سب سے بڑی آباد مسلمانی ریاست ہے قوم کنورا اور گولی وسطی افریقہ میں سب سے زیادہ مہذب قومیں ہیں اور انکے برتن اور دھات کی بنی ہوئی اشیاء اور ساخت کی چیزیں سوڈان میں بہت پسند کی جاتی ہیں اس جگہ کے سلطان کو شیخ کہتے ہیں جو خود مختار بادشاہ ہے اسکا دارالخلافہ کوکا ہے جس میں پچاس ساٹھ ہزار کی آبادی ہے ۱۲

قطعہ تاریخ تالیف کتاب ہذا از مولوی فقیر اللہ صاحب مرحوم تاجر کتب لاہور

دسویں اسلام کی چھپی زیبا	قلت طوبیٰ لسائر الطلباء
ہے مصنف رحیم بخش بنام	رحمہ اللہ واعطہ الانعام
درس تفسیر اور حدیث سے کام	خلد اللہ درسہ بنظام

اس میں تاریخ اور علم سیر
اور حالات والیان عظام
بے سرِ یب سال ختم تمام

مجملا ذکر واقعات الٰہ
خلد اللہ ملکم بسلام
عشرہ کاملہ بخاص وعوام

تاریخ وفات مولوی رحیم بخش صاحب مرحوم مصنف کتب سلسلہ اسلام
از مولینا مولوی غلام رسول صاحب ساکن جاول گڑھ

آں عالم علم دین برحق
فرمانبردار ربّ مطلق

آں فاضل متقی وموحّد
گردیدہ براستی موفق

ماحی البدعہ بقول آلین
حامی السنہ بلفظ اصدق

تفسیر وحدیث را مدرس
سابق بکمال بلکہ اسبق

بکشاد زبان بدرس تدریس
بربستہ میاں بجل مغلق

از لغو کلام کردہ تجرید
پوشیدہ ز زہد وورع یلمق

از دافع شرک والحساد
آں رافع ضر سن تحزندق

بشاش وحلیم ونیک سیما
خوش خلق وکریم طبق وایق

پاکیزہ لباس وپاک طینت
خوش صورت وخوب وضع وارشق

تصنیفاتش بخانہ دین
چوں نور چراغ دادہ رونق

فیضش خانہ بخانہ در ملک
چو پرتو مہر گشتہ مشرق

در مسجد چینی از امامت
دلہا کردہ بجود معلق

آوخ کہ بعمر کامرانی
عیشش شدہ ناگہاں معوق

اولاد وعیال او ازیں حال
در آتش غم شدند محرق

تاریخ وفات او خرد خواند
ماواہش جوار رحمت حق
۱۳ م

ولہ ایضاً

آں سراج منیر راہ ہدیٰ
نور بخش سرای دین خدا

عالم باعمل نکو اخلاق — صاحب زهد و ورع علم و حیا،
بر مصلائے مسجد حسینی۔ — فرض پنجوقت کرده ادا
بسته عقد جماعت اسلام — با وجود مبارکش صد جا،
در امام نماز و جمع کثیر — اقتدا کرده صف بصف بقضا،
بگمان مسجد حسینین مشهور — بامام چنین بود زیبا،
واعظ خوش بیان که تقریرش — کرده تاثیر تام در دلها،
بود پاکیزه صورت و سیرت — روز و شب فیض بخش خلق خدا
درس تفسیر با حدیث ہمہ۔ — کار او بود هر صباح مسا،
وآن تصانیف او که در دین کرد — رونق دین فزود در دنیا،
قریه و شهر ملک زین فیضش — پر شده همچو فیض مهر سما،
ناگهان عزم کرد راه سفر — سوی دار البقا، ز دار فنا،
از صفر بود روز شانزدهم — کین سفر پیش آمدش ز قضا،
عقد تسبیح آن جماعه گسست — گم شد از درمیان امام اعلی
اهل دین را این مصیبت سخت — دل شکسته شده است پشت دوتا
این زیان را تدارک است محال — لیک رب قدیر بے همتا،
از پے ما تلافے ما فات — میکند از کرم همیشه عطا،
چشم بر لطف او که روحش را — درمیان بهشت بخشد جا،
بنعیم قدیم حور و قصور۔ — وارثش خویش بخور می ابدا،
هم امام حسینین با این مسجد — سازد از فضل عام خود بر پا،
یا الهی بحاک او هر دم — ابر رحمت ببار سر تا پا،
نام او یاد میکنم بدعا، — یا غفور و رحیم بخش اورا
بهر تاریخ وصل او هاتف — گفت در ۱۳۴ مبیغ ۴۴ رفت ۱۳۰ مهر هدی ۱۴

لا اله الا الله محمد رسول الله

تذکرہ بہادران اسلام (الملقب بہ) اصلاح امت

بزبان اردو مصنفہ مولوی کرم الٰہی صاحب صوفی مصنف سوانح عمری خالد بن ولید رضؓ اس کتاب میں
اطوار صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین و غزوات بہادران بنی امیہ مثل عقبہ بن نافع فہری حسان غسانی
طارق بن زیاد۔ فاتحان افریقہ و اندلس (سپین)، ہارون الرشید۔ مامون الرشید۔ معتصم باللہ عباسی کے
جہاد اور خاندان عباسیہ کا عروج و زوال۔ سسلی وغیرہ جزائر واقع بحیرہ روم کی اسلامی فتوحات مذاہب
قرامطہ۔ اسماعیلیہ۔ ملاحدہ کا استقلال۔ بعدہٗ شاہان سلجوقیہ۔ طغرل بیگ۔ الپ ارسلان۔ ملک شاہ کی
حسن بن صباح کے فتن۔ یورپ کے متفقہ حملات۔ بیت المقدس پر عیسائیوں کا قبضہ اور شاہ
الاسلام عماد الدین زنگی کا مسلمانوں کے دلوں میں جوشیلی روح پھونکنا۔ اور غازی نور الدین محمود کا اقبال
سکہ بٹھانا اور مجاہد فی سبیل اللہ سلطان صلاح الدین کا غازیانہ حملات سے بیت المقدس اور کل شام کو فتح
کرنا اور دیگر فتوحات سے تیسرے صلیبی جنگ کا خاتمہ۔ بعدہٗ خاندان ایوبیہ صلاحیہ کے حالات نیز تاتاریوں
ظالمانہ سفاکانہ حملات اور غلبہ اور مسلمانوں کی تباہ شدہ حالت کا نقشہ پھر صداقت اسلام سے خود بخود تاتار
میں داخل ہو کر موجب ترقی اسلام ہونا اسکے بعد اندلس (ہسپانیہ) کے مسلمان مشہور سلاطین بنی امیہ کی ملکی جنگی
اقبال و زوال اور عیسائیوں کے حملات اور مجاہد سلاطین مراکو۔ مرابطین۔ موحدین۔ بنی مرین کا بار بار مسلمانان
انکو سنبھالے رکھنا۔ آخر خانہ جنگی۔ نفاق۔ بیدینی۔ بد اخلاقی۔ فساد عقائد سے سپین (اندلس) کو ہمیشہ کیلئے اپنے
عیسائیوں کے بیگناہ مسلمانوں پر تابڑ توڑ مظالم لاکھوں کو جبراً عیسائی کرنا لاکھوں کو بے خانماں کرنا اور ہزاروں کو جز
دینا بعدہٗ ملجائے اسلام۔ خلافت پناہ خاندان عثمانیہ کے مفصل حالات اور اس خاندان کی ترقی و تنزل کے موجو
پالیسی اور سلطنت کی مشکلات اور موجودہ پیچیدگیوں اور انکے واقعی علاج کے متعلق مفصل بحث کی ہے تقطیع
کل صفحات ۵۲۸ ہیں قیمت صرف

تذکرہ بہادران اسلام حصہ دوم۔ اس میں بہادران ہندوستان و افغانستان کے حالا
ضروری احوال ایران نیز ہند و مسلمانوں کے گذشتہ موجودہ اور آئندہ باہمی تعلقات کے متعلق مورخانہ بحث
کی گئی ہے اور گورنمنٹ انگلشیہ کے مسلمانوں کے ساتھ گذشتہ اور موجودہ تعلقات پر پوری پوری روشنی
یہ کتاب اپنے موضوع کے نرالی اور قابل دید ہے زیر طبع ہے **علماے اسلام** جیسا کہ اسکے نا
ہے اس میں کل ائمہ کبار مفسرین و محدثین و فقہا کے مفصل حالات درج ہیں زیر طبع ہے نیز اسی اصول
متکلمین الاسلام و کتاب **صوفیاے اسلام** بھی زیر تصنیف ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان پر فضل کرے

اشتہار

اِس سلسلہ سے بعونہ تعالےٰ چودہ کتابیں اسلام کی تیار ہو گئی ہیں۔ اسلام کی پہلی کتاب میں تمام مسائل عقائد و اخلاق ہیں دوسری تیسری چوتھی میں کل مسائل عبادات و معاملات ہیں۔ پانچویں میں غزوات عرب و خطوط آنحضرت صلے اللہ علیہ آلہ وسلم و صحابہ کرام ہیں۔ چھٹی میں اذکار ہیں۔ ساتویں اور آٹھویں اور نویں میں وعظ ترغیب و ترہیب ہیں۔ دسویں میں کل دنیا کی تاریخ ہے۔ گیارہویں میں تمام عقائد اسلام یعنی ثبوت صانع عالم اور ثبوت توحید اور ثبوت حدوث عالم او صفات باریتعالےٰ اور ثبوت نبوت وغیرہ وغیرہ مسائل مفصل و مدلل بیان ہیں۔ بارہویں کتاب سے چودھویں تک اس وعدہ کا ایفا ہوا ہے جو دوسری کتاب میں وعدہ تھا کہ ہر ایک مسئلہ کے دلائل آخری کتاب میں لکھے جاوینگے۔ پس اہلِ اسلام کو واجب ہے اس سلسلہ کی ضرور قدر کریں اور اپنے بچوں کو اُن کے مطالعہ پر مجبور کریں اور اُن کے دینی تعلیم کے فرض سے سبکدوش ہوں ؏

اشتہار۔ یہ کتاب حسب ضابطہ قانون بست و نہم مصدرہ ۱۸۶۷ء رجسٹری ہو گئی ہے کوئی صاحب بلا اجازت پسران مصنف قصد طبع نہ فرماویں ؏

قیمت کتب۔ قاعدہ۔ پہلی۔ دوسری۔ تیسری۔ چوتھی۔ پانچویں۔ چھٹی۔ ساتویں۔ آٹھویں

نویں۔ دسویں۔ گیارہویں۔ بارہویں۔ تیرہویں۔ چودہویں ؏

المشتہر

خاکسار عبدالرحیم پسر مولوی رحیم بخش

مسجد چینیاں